

صحیح

شرعیہ

شرح شریعت

۴۲۲ء اخلاصیہ ہدی کا شیخ پرفراں اور ایمان فوز و خیر

علامہ محمد تقی عثمانی



۴۲۲ احادیث نبوی کا صحیح پرفراور ایمان افزہ ذخیرہ

صحیح

مُشْتَرِف

شرح صحیح نبوی

جلد



امام مسلم بن الحجاجؒ نے کئی لاکھ احادیث نبوی سے انتخاب فرما کر  
مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:

علامہ وحید الرحمنؒ





# فہرست صحیح مسلم مترجم مع شرح نووی جلد پنجم

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۳	یہودیوں کو ملک جاز سے نکال دینا۔	۱۱	کتاب الجہاد
۳۵	یہود اخصاری کو جزیرہ عرب سے نکالنے کا بیان	۱۱	جہاد اور سفر کا بیان۔
۳۵	جو عہد توڑ دے اس کو۔ تاہم دست ہے۔ راج	۱۱	امام احمد بن حنبل کی کتاب میں اور بنی کلابی کے طریقے کی طرح
۳۸	جہاد میں جلدی کرنا اور دونوں کام ضروری ہیں تو کسی کو پہلے کر۔	۱۲	قتلا سے۔
۳۹	انصار نے جو صحابہ ہیں کو دیا تھا وہ ان کو انکس بنا۔	۱۳	معاہدہ میں آسانی پیدا کرنے اور عزت کو ترک کرنے کے
۴۱	قیامت کے دن میں اگر کھانا ہو تو اس کا کھانا درست ہے۔	۱۳	بار سے میں
۵۱	دارالحرب میں	۱۳	عہد شکنی حرام ہے۔
۵۱	رسول اللہ کے خط کا بیان جو آپ نے شام کے بادشاہ برقیل کو لکھا	۱۶	لڑائی میں اگر جہاد درست ہے۔
۵۱	قتل اسلام لانے کے لیے	۱۶	جنگ کی زد کو نہ مٹا دینے اور جنگ کے وقت میرزا لڑا رہا ہے
۵۴	رسول اللہ ﷺ کے خط کا فقرہ بادشاہوں کی۔	۱۷	بشیر سے لڑتے وقت فتح کی دعا کرتا۔
۵۴	جنگ عین کا بیان۔	۱۸	لڑائی میں عورتوں اور بچوں کے مارنے کی ممانعت
۶۲	حاکم کی لڑائی کا بیان۔	۱۸	رات کو اگر چھاپ ماریں اور عورتوں اور بچوں کو قتل درست ہے
۶۲	وہی لڑائی کا بیان۔	۱۸	بشر میں عورتوں۔
۶۳	کدو کے بیج ہونے کا بیان۔	۱۹	کافروں کے درست کاٹنا اور جلا ہوا درست ہے۔
۶۴	کدو کے اور کدو کے بیج سے پاک کرنے کا بیان	۱۹	اس سے اس کے لیے خاص نوت کا حال ہوتا۔
۶۴	اس چیز کا بیان کہ کدو کو قتل کرنا نہ کیا جائے	۲۱	نوت کے بیان میں۔
۶۸	سنگ عین کا بیان۔	۲۳	قفل کا قتل کا بیان ہوتا۔
۷۳	قرآن کا یاد رکھنا۔	۲۸	تہذیب کے اور عیسوی سلطان تہذیب کو آدھ کر دینے کا بیان
۷۴	جنگ عین کا بیان۔	۲۹	جو مال کافروں کا ہے لڑائی کے ہاتھ آئے اس کا بیان۔
۷۶	جنگ عین کا بیان	۳۳	رسول اللہ ﷺ کا قول کہ جو مال ہم چھوڑ جائیں۔
۷۸	جس کو رسول اللہ ﷺ قتل کریں اس پر اللہ کا عذاب سخت ہے۔	۳۹	قیامت کا بیان کی طرح تہذیب ہوگا۔
۷۸	رسول اللہ ﷺ نے کافروں اور منافقوں کے ہاتھ سے جو	۳۹	فرشتوں کی دعا و دعا کی لڑائی میں عورتوں کا مباح ہونا
۷۸	تکلیف پائی اس کا بیان۔	۴۲	تہذیب کی دعا و دعا ہونا۔

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۱۳۳	اگر سیر شرع کے خلاف کوئی کام کرے تو اس کو براہِ ناجائز ہے۔	۸۳	رسول اللہ ﷺ کی مددگار رہنے والی چیزیں کی مخالفت
۱۳۴	دیکھو اور بڑے جاکوں کا بیان۔	۸۵	ابو جہل مراد کے بارے میں کافران
۱۳۵	لوٹی کے وقت مسلمانوں سے بیعت لینا مستحب ہے۔	۸۵	کعب بن اشرف کا ذکر۔
	جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کرے اس کو وہاں آن کر	۸۷	غیر کی لڑائی کا بیان۔
۱۳۶	دشمن کا احترام ہے۔	۹۱	فرود و احزاب کا بیان۔
۱۳۸	کسی شخص کے بعد اسلام یا جہاد یا جنگ پر بیعت نہ کرنا۔	۹۳	ذی قرد و غیرہ کا بیان۔
۱۳۹	خوشی کی خبر نہ دینا۔	۱۰۳	آیت و حدیث کے مابین حکم کے اترنے کا بیان۔
۱۴۰	بیعت کرنا بخیر اور ناسخ ہو جانے تک ہو سکے۔	۱۰۴	موتوں کا مردوں کے ساتھ لڑائی میں شریک ہونا۔
۱۴۱	آدی کب جہاد نہ کرے۔	۱۰۵	جو شخص جہاد میں شریک ہو اس کو ان کا نفع ملے گا۔
۱۴۱	قرآن مجید کا مردوں کے تک میں لے جانا صحیح ہے۔	۱۰۹	رسول اللہ ﷺ نے کتنے جہاد کیے۔
۱۴۲	گھوڑہ روز کا بیان۔	۱۱۱	ذات الرقاع کے جہاد کا بیان۔
۱۴۳	گھوڑوں کی غنیمت۔	۱۱۱	کاظم سے جہاد میں مدد لینے کا صحیح ہے مگر ضرورت سے جائز ہے۔
۱۴۴	گھوڑوں کی کوئی نہ تہمتیں ہونی چاہی۔		<b>کتاب اصوات</b>
۱۴۴	اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔	۱۱۳	خلیفہ قریش میں سے ہونا چاہیے۔
۱۴۶	اللہ کی راہ میں شہید ہونے کی غنیمت۔	۱۱۶	خلیفہ کا نام نہ ہونا۔
۱۴۸	اللہ کی راہ میں جنگ یا شام کو چلنے کی غنیمت۔	۱۱۹	حکومت کی درخواست اور رضی کرنا صحیح ہے۔
۱۴۹	جہاد کرنے والے کے گھر و جوں کا بیان۔	۱۲۰	بے ضرورت حاکم ہونا چاہی نہیں ہے۔
	شہید کا ہر گناہ و عبادت کے وقت معاف ہو جاتا ہے سوائے	۱۲۱	حاکم عادل کی غنیمت اور حاکم ظالم کی برائی۔
۱۵۰	قرض کے	۱۲۵	قیمت میں پوری کرنا کیسا گناہ ہے۔
۱۶۰	شہیدوں کی راہ میں جنت میں ہیں۔	۱۲۷	جو شخص سرکاری کام پر مقرر ہو وہ جنت لے۔
۱۶۱	جہاد اور دشمن کو کتا کتنے رہنے کی غنیمت۔		بادشاہ یا حاکم یا امام کی اطاعت واجب ہے اس کام میں جو گناہ نہ
۱۶۳	قاتل اور مقتول کب جنت میں جائیں گے۔	۱۲۹	ہو۔
۱۶۴	جو شخص کسی کو قتل کرے مگر ایک عمل پر قائم رہے۔	۱۳۵	اسلام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔
۱۶۴	اللہ کی راہ میں صدقہ دینے کا ثواب۔	۱۳۵	اس خلیفہ سے پہلے بیعت ہوا کسی کو قائم رکھنا چاہیے۔
۱۶۴	غازی کی مدد کرنے کی غنیمت۔	۱۳۷	حاکموں کے ظلم اور بے جا ترقی پر صبر کرنے کا بیان
۱۶۶	جہاد میں کی غنیمتوں کی حرمت کا بیان۔		فکر و فساد کے وقت بلکہ ہر وقت مسلمانوں کی جماعت کے
۱۶۶	مظاہرہ جہاد میں نہیں ہے۔	۱۳۸	ساتھ رہنا چاہیے۔
۱۶۶	شہید کے لیے جنت ہونا۔	۱۳۹	جو شخص مسلمانوں کے اطفال میں ظلم ڈالے
۱۶۷	جو شخص اس لیے لڑے کہ اللہ کا دین غالب ہو وہ اللہ کی راہ میں	۱۴۳	جب وہ ظلم سے بیعت ہو۔

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۰۳	ذبح یا قتل بھی طرح کرتا جائے اور چھری کو تیز کر لینا چاہیے۔	۱۷۰	لڑتا ہے۔
۲۰۳	جانوروں کو ہانا نہ کرنا منع ہے۔	۱۷۱	جو شخص لڑائی اور لڑکھانے کے لیے لڑے وہ جہنمی ہے۔
۲۰۶	<b>کتاب قربانیوں کے بیان میں</b>	۱۷۳	جو شخص جہاد کرے اور لوٹ کر اس کا ثواب کم ہے۔
۲۱۰	قربانیوں کی عمر کا بیان۔	۱۷۳	بر حمل کا ثواب نیت سے ۲۰۲ ہے۔
۲۱۲	قربانی اپنے ہاتھ سے کھانا کھینچتا ہے۔	۱۷۴	اللہ کی راہ میں شہادت مانگنے کا ثواب۔
۲۱۳	ذبح ہر حج سے بہتر ہے۔	۱۷۵	جو شخص بغیر جہاد یا نیت جہاد کے مرنے کی برائی۔
۲۱۳	تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے کی ممانعت اور اس کے	۱۷۵	جو شخص بیماری یا عذر کی وجہ سے جہاد نہ کر سکے اس کا ثواب۔
۲۱۴	منسوع ہونے کا بیان۔	۱۷۵	دو بیس جہاد کرنے کی فضیلت۔
۲۱۸	قرع اور صحرہ کا بیان۔	۱۷۷	اللہ کی راہ میں پیرو دینے کی فضیلت۔
۲۱۸	قربانی کرنے والا ذی الجہر کی پہلی تاریخ سے قربانی تک ہال اور	۱۷۸	شہیدوں کا بیان۔
۲۱۸	ناخن نہ کھرانے۔	۱۷۹	تیر مارنے کا ثواب۔
۲۲۰	جو علف کے ساتھ رکھی کی تقسیم کے لیے جانور ذبح کرے وہ ملعون	۱۸۰	رہے گا۔
۲۲۰	ہے اور ذبح حرام ہے۔	۱۸۲	جانوروں کی پہلائی کا ذیل رکھنا۔
۲۲۲	<b>کتاب شرابیوں کے بیان میں</b>	۱۸۳	سفر ایک عذاب ہے۔
۲۲۲	شرک حرمت کا بیان	۱۸۳	سفر اپنے گھر میں نہ لانے۔
۲۲۷	شراب کاسر کرنا حرام ہے۔	۱۸۳	<b>کتاب شکار اور ذبیحوں کے بیان</b>
۲۲۷	شراب سے علاج کرنا حرام ہے۔	۱۸۳	<b>میں۔ الخ</b>
۲۲۸	مگھور کی شراب بھی حرام ہے۔	۱۸۵	سودھانے ہوئے کتوں سے بھاگنے کا بیان۔
۲۲۸	مگھور اور انگوٹھا نہ کھنا حرام ہے۔	۱۸۵	برداشت والے دوسرے اور ہر چھ دن والے پرندے کی حرمت کا
۲۲۸	مرجان اور قوسے اور ہنر لاگتی برتن وغیرہ میں خبیث ہانے کی	۱۸۹	بیان۔
۲۲۸	ممانعت الخ۔	۱۹۱	دو ایکے مردے کا پہاڑ ہونا۔
۲۳۷	برخشا لٹنے والی شراب حرام ہے۔ اور ہر شراب حرام ہے۔	۱۹۳	شیری گوشتوں کا گوشت حرام ہے۔
۲۳۹	جو شخص دنیا میں شراب پئے اور توبہ نہ کرے۔	۱۹۷	گھوڑوں کا گوشت حلال ہے۔
۲۴۰	جس خبیث شے میں حیوانی شے ملا ہو وہ حلال ہے۔	۱۹۷	کود کا گوشت حلال ہے۔
۲۴۳	دوا دینے کا بیان۔	۲۰۲	نڈی کھانا درست ہے۔
۲۴۳	برتن کو ذرا عذاب دینے اور اور باتوں کا بیان۔	۲۰۲	خوکوں کا گوشت حلال ہے۔
۲۴۷	کھانے اور پینے کے آداب کا بیان۔	۲۰۳	شکار کے لیے اور ڈرنے کے لیے جو سامان ضروری ہو وہ
۲۵۰	کڑے ہو کر پانی پینے کا بیان۔	۲۰۳	درست ہے۔ لیکن چھوٹی چھوٹی لکڑیاں کھانا درست ہے۔
۲۵۱	پانی پینے وقت برتن کے اندر سانس لینا مکروہ ہے۔		

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۲۹۱	سودھو پکڑا ہین لینا اور لباس میں تواضع کرنا۔	۲۹۲	دودھ پانی اور کوئی چیز شروع کرنے والے کے دہائی طرف سے
۲۹۲	قائمین پاسوریزاں کا پین۔	۲۹۳	تقسیم کرنا۔
۲۹۳	حاجت سے زیادہ بچھونے اور لباس بٹکانا منع ہے۔	۲۹۴	کھانے کے آداب کا بیان۔
۲۹۴	غور سے کپڑا کا حرام ہے۔	۲۹۵	اگر مہمان کے ساتھ کوئی غلطی ہو جائے تو کیا کرے۔
۲۹۵	کپڑوں وغیرہ پر اثر انداز کرنا اور کڑکڑ چلنا حرام ہے۔	۲۹۶	اگر مہمان کو بھینس ہو کر میربان کی دوسرے شخص کے ساتھ لے
۲۹۶	سوئے کی انگلی سر کو حرام ہے۔	۲۹۷	جائے سے ڈراش نہ ہوگا تو ساتھ لے جا سکتا ہے۔
۲۹۸	دولت مند کے لئے تم کے بادشاہوں.....	۲۹۸	شورے کو رکھنا بیان۔
۲۹۹	انگوٹیاں پہننے کی حد بیان	۲۹۹	سجور کھاتے وقت گھٹایاں ملکہ روکنا مستحب ہے۔
۳۰۰	ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں انگلی	۳۰۰	سجور کے ساتھ گلوئی کھانا۔
۳۰۱	دستی اور اس کے ساتھ والی.....	۳۰۱	جب لوگوں کے ساتھ کھانا ہو تو دور سے اپنے اور مجبور میں ایک سے
۳۰۲	تہی پہننا مستحب ہے۔	۳۰۲	پارہ کھانے
۳۰۳	پہلے دھونا اور پتے اور پہلے پاؤں اتارے اور صرف ایک جوتا	۳۰۳	سجور یا اور غلو غیر وہاں بچوں کے لیے منع کرکھنا۔
۳۰۴	دکان کر چلنا مکروہ ہے۔	۳۰۴	مدینہ کی مجبور کی فضیلت۔
۳۰۵	ایک ہی کپڑا سارے بدن پر پھاڑنے اور اسے نہ ممانعت۔	۳۰۵	محبوبی کی فضیلت تاریخ۔
۳۰۶	چت لینے اور چت لینے کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے سے منع	۳۰۶	راک کے پھل کی فضیلت۔
۳۰۷	کرے کا بیان	۳۰۷	سر کی فضیلت۔
۳۰۸	مرد کو دھڑان لگانا یا دھڑان میں رنگ ہوا کپڑا پہننا منع	۳۰۸	لباس کا کھانا درست ہے۔
۳۰۹	ہے۔	۳۰۹	مہمان کی خاطر رادی کرنا چاہیے۔
۳۱۰	بڑھاپے میں ہاتھوں پر خضاب کرنا مستحب ہے۔	۳۱۰	تھوڑے کھانے میں مہمانی کرنے کی فضیلت۔
۳۱۱	جانور کی موت کا حرام ہے۔	۳۱۱	مومن ایک آنٹ میں کھانا ہے اور کافر سات آنٹوں میں۔
۳۱۲	سفر میں گھٹا اور کھانے کی ممانعت۔	۳۱۲	کھانے کا حسبِ شہر بیان کرنا چاہیے۔
۳۱۳	جانور کا ہڈی کے گھٹے میں ڈالنے کی ممانعت۔	<b>کتاب لباس میں</b>	
۳۱۴	جانور کے پیرانے اور داغ لگانے کی ممانعت۔		
۳۱۵	سوا آدھی کے ہر ایک جانور کو اس کو بٹا درست ہے۔	۳۱۰	اور زینت کے بیان میں۔
۳۱۶	قزوح کی ممانعت۔	۳۱۱	مرد یا عورت کسی کو چاندی یا سونے کے برتن میں کھانا اور پینا
۳۱۷	راستوں میں چٹنے کی ممانعت۔	۳۱۲	درست نہیں۔
۳۱۸	ہاتھوں میں جوڑ لگانا وغیرہ کی حرمت۔	۳۱۳	چاندی اور سونے کے استعمال کا بیان۔
۳۱۹	آن مردوں کا بیان جنہوں نے ہونے میں گن گئی ہیں۔	۳۱۴	مرد کو ختم پہننا غلو وغیرہ کسی عذر سے درست ہے۔
۳۲۰	فریب کا لباس پہننے وغیرہ کی ممانعت۔	۳۱۵	کسم کا رنگ مرد کے لیے درست نہیں۔
۳۲۱		۳۱۶	سین کی چادر والی کی فضیلت۔

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۳۶	زیر وحی دار ہے۔	۳۳۶	کتاب آداب کے بیان میں
۳۳۶	تکڑا شیشی عورت کے پاس نہ جائے۔	۳۳۶	الافلاس کہتے دیکھنے کی ممانعت۔
۳۳۷	اگر شیشی عورت داہن میں تکی لگاتی ہو تو اس کو اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے۔	۳۳۷	برے ماسوں کا بیان۔
۳۳۷	تیسرے کی رضامندی کے۔	۳۳۷	برے ماسوں کا بدلہ لانا مستحب ہے۔
۳۳۹	علاق اور چاری اور ستر کا بیان۔	۳۳۷	شب بیدار نام دیکھنے کی حرمت۔
۳۴۰	باپ جلاو کے بیان میں۔	۳۳۷	بچے کے سٹش کچھ چا کر ڈالنے کا اور چیزوں کا بیان۔
۳۴۳	زیر کا بیان۔	۳۳۹	بیس کا بچہ نہ ہوا اس کو اس گھن کوالتیت رکھنا درست ہے۔
۳۴۳	چار پر مقرر ہونا۔	۳۳۹	غیر کے لڑکے کو بچا کہنا۔ راج
۳۴۵	نظر اور غلط اور ہر کے لیے مضر کا مستحب ہے۔	۳۴۰	اہانت چاہنے کے بیان میں۔
۳۴۸	قرآن پڑھنا سے مضر کہ اس میں ہر اجرت لیکر درست ہے۔	۳۴۳	بپ کوئی باہر سے نکالے اور اعد سے پوچھیں کون ہے تو اس کے جواب میں پانچ نام لے۔ راج
۳۴۹	دعا کے وقت پانچ اچھو دے کے مقام پر رکھنا۔	۳۴۳	غیر کے گھر جھانکنا حرام ہے۔
۳۵۰	لہاز میں شیطان کے دوسرے پناہ گاہ۔	۳۴۵	جو نظر پانچ نہ چاہے۔
۳۵۰	ہر بیماری کی ایک دوا ہے اور دوا کا مستحب ہے۔	۳۴۶	کتاب سلام کا بیان
۳۵۳	حد میں دو لڑائی لڑنے کی کراہت کا بیان	۳۴۶	سورہ بیل کو سلام کرے۔ راج
۳۵۵	تیسرے کا بیان جو ہمیشہ کے دل کو خوش کرتا ہے	۳۴۶	راہ میں دیکھنے کا حق یہ ہے کہ سلام کا جواب دے۔
۳۵۶	طاہر اور بدھائی اور کھانت کا بیان۔	۳۴۷	مسلمان کا حق سلام کا جواب دینا بھی ہے۔
۳۵۷	بیماری کا لگ جانا اور بدھائی اور ہر گھائی اور ہر مضر اور نود اور غول یہ سب لغو ہیں اور بیمار کو تندرست کے پاس نہ رکھے۔	۳۴۸	بیہودہ اور نصاریٰ کو خوش سلام نہ کرے۔
۳۵۷	بدھائی اور نیک قال کا بیان اور کن چیزوں میں عورت ہے۔	۳۴۹	بچوں کو سلام کرنا مستحب ہے۔
۳۵۷	کہانت کی حرمت اور کھانوں کے پاس جانے کی حرمت۔	۳۴۹	یہ بھی اہانت نہ سمجھنے کی ایک شکل ہے کہ پردہ افشانے۔
۳۵۸	جنائی سے پرہیز کرنے کا بیان۔	۳۴۹	عورتوں کو ضروری حاجت کے لیے باہر لگانا درست ہے۔
۳۵۹	سانپوں کے مارنے کا بیان۔	۳۴۹	دشمنی عورت کے پاس تنہائی میں بیٹھنا اور اس کے پاس جانا حرام ہے۔
۳۶۰	گرگشت کا بیان مستحب ہے۔	۳۴۹	جو شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت میں اور دوسرے کسی شخص کو دیکھے تو اس سے کہہ دے کہ میری بیوی با عزم ہے تاکہ اس کو بدگمانی نہ ہو۔
۳۶۱	خودنی کے مارنے کی ممانعت۔	۳۴۹	جو شخص مجلس میں آئے اور صف میں جگہ پائے تو بیٹھ جائے ورنہ پیچھے بیٹھے۔
۳۶۸	بلی کے مارنے کی ممانعت۔	۳۴۹	جب کوئی اپنی جگہ سے کھڑا ہو چلا تو اس سے کہہ کر آئے تو وہ اس جگہ کا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
۳۹۵	کتاب شعر کے بیان میں	۳۸۹	یا نور! کو چلانے اور کھلانے کی فضیلت
۳۹۷	چوسر کھانا حرام ہے۔	۳۹۰	زمانے کو برا کہنے کی ممانعت۔
۳۹۸	کتاب خواب کے بیان میں۔	۳۹۱	انگو کو کرم کہنے کی ممانعت۔
۴۰۲	رسول اللہ ﷺ کے اس قول کا بیان	۳۹۲	عبداللہ یا رسولی یا سیدان اللہوں کے بولنے کا بیان۔
۴۰۳	برائی اور شیطانی خواب کو نہ بیان کرنے کا بیان	۳۹۳	یہ کہنا کہ میرا نفس بچا ہوا گیا ہے مکرر ہے۔
۴۰۴	خوابوں کی تعبیر کا بیان	۳۹۴	مذکورہ بیان اور خوشبو کو کھیرا دینے کی ممانعت۔



## کِتَابُ الْجِهَادِ وَالسَّيْرِ

### جہاد اور سفر کا بیان

بَابُ جَوَازِ الْإِغَارَةِ عَلَى الْكُفَّارِ الَّذِينَ  
بَلَغَتْهُمْ دَعْوَةُ الْإِسْلَامِ مِنْ غَيْرِ تَقْدِمِ  
الْإِعْلَامِ بِالْإِغَارَةِ

باب: جن کافروں کو دین کی دعوت پہنچ چکی ہو ان پر  
بغیر دعوت دیے حملہ کرنے کا بیان

۴۵۱۹- عَنْ ابْنِ عُرْوَةَ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى نَافِعٍ  
أَسْأَلُهُ عَنِ الْإِغَارَةِ قِيلَ لِلْقَتَالِ قَالَ فَكُتِبَ إِلَيَّ بِمَنَّا  
كَانَ ذَلِكَ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ عِذَا أَعَارَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ عَلَى نَبِيِّ الْمُشْطَلِينَ وَهُمْ عَارُونَ وَاقْتَضَاهُمْ  
نَسَقُوا عَلَى الْمَاءِ فَقَتَلَ مُقَابِلَتَهُمْ وَسَيَّ سَتَهُمْ  
وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ قَالَ يَحْيَى لَحْسِيَهُ قَالَ حُوتَرِيَّةُ أَوْ  
قَالَ ابْنَةُ ابْنَةِ الْحَارِثِ وَحَدَّثَنِي هَذَا الْحَدِيثُ  
عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَكَانَ فِي ذَلِكَ الْحَبَشِيِّ.

۴۵۱۹- ابن عروہ سے روایت ہے میں نے نافع کو لکھا کہ لڑائی  
سے پہلے کافروں کو دین کی دعوت دینا ضروری ہے؟ انہوں نے  
جواب میں لکھا کہ یہ حکم شروع اسلام میں تھا جب کافروں کو دین  
کی دعوت نہیں پہنچی تھی اور جناب رسول اللہ ﷺ نے  
بنی مصطلق پر حملہ کیا اور وہ عاقل تھے ان کے جانور پانی پی رہے  
تھے آپ نے انہیں کیا ان میں سے جوڑے اور باقی کو قید کیا اور اسی  
دن جویریہ بنت حارث کو پکڑا۔ نافع نے کہا یہ حدیث مجھ سے  
عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کی وہ اس لفظ میں شریک تھے۔

(۴۵۱۹) ☆ غروٹی نے کہا اس حدیث سے یہ ثابت ہے کہ جن کافروں کو اسلام کی دعوت پہنچ چکی ہو ان پر پاکیزہ حملہ کرنا غفلت کی حالت میں  
درست ہے اور اس مسئلہ میں حق مذہب ہیں۔ ایک قویہ کہ مطلقاً اطلاع دینا ضروری نہیں یہ اس سے بھی زیادہ ضعیف ہے یا باطل ہے۔ تیسرے یہ کہ اگر ان کو دعوت نہ پہنچی ہو تو اطلاع دینا واجب ہے ورنہ  
مستحب ہے اور یہی صحیح ہے اور یہی مذہب ہے لیکن اور شافعی اور ابو حنیفہ کا اور اس حدیث سے یہ بھی لگاکہ عربوں کو غلام اور لونڈی  
جانا درست ہے کیونکہ بنی مصطلق عرب ہیں خنساء کی اولاد اور یہی قول ہے شافعی کا جہدہ اور مالک اور ابو حنیفہ اور نوافی کا اور ایک جماعت کے  
نزدیک عرب غلام اور لونڈی نہیں ہو سکتے اور یہی قول مذہب ہے شافعی کا۔

۴۵۲۰- عَنْ أَبِي عَوْنٍ مِمَّنَ الْأَشْجَادِ مَيْلَةً وَقَالَ  
خُوَيْرِيَّةُ بَنَتْ الْحَارِثَ وَلَمْ يَمُتْ.

بَابُ تَأْيِيدِ الْإِيمَانِ الْأَمْرَاءَ عَلَى الْبُعُوثِ  
وَوَصِيَّتِهِ إِيَّاهُمْ بِأَذَابِ الْفُزْوَ وَغَيْرِهَا  
۴۵۲۱- عَنْ يَحْيَى بْنِ إِدْمَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ  
أَمَلْنَا عَلَى بِلَالَةٍ.

۴۵۲۲- عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كُنَّ أُمَيْرًا عَلَى حَتَبٍ أَوْ  
سَرِيٍّ أَوْ صَاءٍ فِي حَاصِبِهِ يَتَقَوَّى اللَّهُ وَمَنْ مَنَّهُ  
مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ ثُمَّ قَالَ «الْفُزْوَ بِاسْمِ اللَّهِ  
فِي مَسِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ أَغْزَاوْا وَلَا  
تَغْلُوا وَلَا تَغْلِيْزُوا وَلَا تَمْتَلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيَدَا  
وَإِذَا لَقِيتُمْ غُزُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ  
إِلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ جَلَالٍ فَإِنْ هُمْ مَا أَجَابُواكَ  
فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى  
الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُواكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ  
ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحْوِيلِ مَنْ دَارَهُمْ إِلَى دَارِ  
الْمُتَّحِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَلَهُمْ  
مَا لِلْمُتَّحِرِينَ وَعَنْهُمْ مَا عَلَى الْمُتَّحِرِينَ فَإِنْ

۴۵۲۰- حضرت ابن عوف سے بھی مذکورہ بالا حدیث اس سند  
سے مروی ہے۔

باب: امام امیروں کو لڑائی پر کیونکر بھیجے اور ان کو لڑائی  
کے طریقے کیونکر بتلاوے  
۴۵۲۱- سفیان نے کہا کہ اس نے ہمیں حدیث لکھوائی۔

۴۵۲۲- بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم جب کسی کو امیر مقرر کرتے تھے پراسریر پر (سریر کہتے  
ہیں چھوٹے ٹکڑے کو اور بعضوں نے کہا سریر میں چار سو سوار  
آدھے ہیں جو رات کو چھپ کر جاتے ہیں) تو خاص اس کو حکم  
کرتے اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں  
کو حکم کرتے بھلائی کرنے کا۔ پھر فرماتے جہاد کر اللہ تعالیٰ کا نام  
لے کر اللہ کے راستہ میں لڑو اس سے جس نے نہ مانا اللہ کو۔ جہاد  
کر اور چوری نہ کرو لوٹ کے مال میں اور اقرار نہ توڑو اور مشرک نہ  
کرد (یعنی ہاتھ پاؤں ناگ کان نہ کاٹو) اور مت مارو بچوں کو (جو  
جاہل ہوں اور لڑائی کے لائق نہ ہوں) اور جب اپنے دشمن سے  
لے شرکوں سے تو بلا ان کو تین باتوں کی طرف پھر ان تین  
باتوں میں سے جو مان لیں تو بھی قبول کر دو ہزارہ ان سے (یعنی  
ان کو مارنے اور لوٹنے سے) پھر بلا ان کو اسلام کی طرف (یہ ایک

(نarr) کوئی نے کہا کہ مطلب حدیث کا یہ ہے کہ جب وہ اسلام لادیں تو ان کو ہندو مت کی طرف ہجرت نہ دیکھ رہے اگر وہ ہجرت  
کر لیں تو مہاجرین کے برابر ہو جائیں گے قیمت اور صلح کے حصہ میں نہیں تو وہ مثل عام لوگوں کے جو جنگ اور دیہات میں رہتے ہیں رہیں  
گے جو جہاد کرتے ہیں نہ ہجرت ان پر اسلام کے احکام جاری ہو گئے پر قیمت میں اور صلح کے بدلے سے حصہ نہ لیں گے البتہ نذرا کے بدلے سے  
اگر وہ مستحق ہوں تو حصہ نہ لیں گے نام شافعی نے کہا ہے کہ مسلمان غیرہ کو صدقات میں حصہ نہ لیں گے صلح کے بدلے میں سے حصہ نہیں  
اور صلح کا بدلہ ان کے لیے ہے اور ان کو صدقات میں نہ ملے گا اور ان کی دلیل یہی حدیث ہے لیکن ایک اور راوی حنفیہ کے نزدیک  
دو دنوں بدل برابر ہیں اور ہر ایک دونوں قسموں میں صرف ہو سکتے ہیں اور راوی حنفیہ نے کہا ہے حدیث منسوخ ہے یہ حکم لو اسل اسلام میں تھا پر اس کی  
دلیل نہیں۔ اجماعی فقہاء



بات ہوئی ان عین میں سے (اگر وہ مان لیں تو قبول کر لور ہار وہ ان سے۔ پھر بلا ان کو اپنے ملک سے نکل کر مہاجرین مسلمانوں کے ملک میں رہنے کے لیے اور کہہ دے ان سے اگر وہ ایسا کریں گے تو جو مہاجرین کے لیے ہے وہ ان کے لیے بھی ہو گا اور جو مہاجرین پر ہے وہ ان پر بھی ہو گا) یعنی نفع اور نقصان دونوں میں مہاجرین کی مثل ہو گئے (اگر وہ اپنے ملک سے نکلتا منظور نہ کریں تو کہہ دے ان سے وہ جنگی مسلمانوں کی طرح رہیں اور جو اللہ کا حکم مسلمانوں پر چتا ہے وہ ان پر بھی چلے گا اور ان کو لوٹ اور صلح کے مال سے کچھ حصہ نہ ملے گا پر جس صورت میں وہ مسلمانوں کے ساتھ لڑیں (کافروں سے تو حصہ ملے گا) اگر وہ اسلام لانے سے انکار کریں تو ان سے جزیہ (محصول نکلیں) مانگ۔ اگر وہ جزیہ دینا قبول کریں تو ان لے لور ہار وہ ان سے اگر وہ جزیہ بھی نہ دیں تو اللہ سے مدد مانگ اور لڑ ان سے اور جب تو کسی قلعہ وادوں کو گھیرے اور وہ تجھ سے خدا یا اس کے رسول کی پناہ مانگیں تو خدا اور رسول کی پناہ نہ دے لیکن اپنی اور اپنے یاروں کی پناہ دے۔ کس لیے کہ اگر تم سے اپنی اور اپنے یاروں کی پناہ ٹوٹ جائے تو ہجر ہے اس سے کہ اللہ اور اس کے رسول کی پناہ ٹوٹے اور جب تو کسی قلعہ وادوں کو گھیرے اور وہ تجھ سے یہ چاہیں کہ خدا تعالیٰ کے حکم پر تو ان کو باہر نکالے تو مت نکال تو ان کو خدا کے حکم پر بلکہ نکال ان کو اپنے حکم پر اس لیے کہ تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم تجھ سے ادا ہوتا ہے یا نہیں۔

أَبُو: أَنْ يَتَّخِذُوا مِنْهَا قَاعِبْرَهُمْ اللَّهُ يَكُونُونَ كَأَغْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللَّهِ الَّذِي يَجْرِي عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي النَّفْسَةِ وَالْقَبْرِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَسَلَّطَهُمُ الْجَزِيَّةُ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوا فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْتَعِنَ بِاللَّهِ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا خَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوا أَنْ يَخْلَعُوا لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَخْلَعْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللَّهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَلَكِنْ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ أَصْحَابِكَ فَإِنْ كُنْتُمْ أَنْ تُخَفِّرُوا وَفَضَلْتُمْ وَذِمَّتُمْ أَصْحَابَكُمْ أَهْلُونَ مِنْ أَنْ تُخَفِّرُوا ذِمَّةَ اللَّهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِذَا خَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوا أَنْ تَنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ فَلَا تَنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ وَلَكِنْ انْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتَنْصِبُ حُكْمَ اللَّهِ فِيهِمْ أَمْ لَا) قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ هَذَا لَوْ تَخَوَّلُوا وَزَادَ بِسُحْقٍ فِي آخِرِهِ حَدِيثُهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَنَسٍ قَالَ مَا كُنْتُ هَذَا الْحَدِيثَ لِمُقَاتِلٍ فِي حِتْلَانٍ قَالَ تَحْسَبُ نَفْسِي أَنْ عَقَلْتَنِي بِقَوْلِهِ لَئِنْ حَيَّانَ فَقَالَ حَدَّثَنِي مُسْلِمٌ بْنُ حَنِصَمٍ عَنْ الثَّعْلَبَانِ بْنِ مُفَرَّقٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

انہ تمام روایتی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جزیہ ہر ایک کافر سے لینا درست ہے عربی ہوا یا گجی یا اٹالی ہوا یا کسی یا شرک وغیرہ ملک اور اوزا علی کا بلکہ مذہب ہے اور اسلام اور عقیقہ کے نزدیک سب کافروں سے جزیہ قبول کیا جاتا ہے گا مگر وہ اپنے شر میں لور تو اس سے لور شامانی کے نزدیک جزیہ قبول نہ ہو گا مگر اہل کتاب سے یا گجس سے عربی ہوا یا گجی۔ اب اختلاف ہے جزیہ کی مقدار میں اہل شامانی کے نزدیک کم سے کم ایک دینار ہے سال پھر میں مال دار ہو یا جو مطلق لور زیادہ جو غنیمت ہائے اور مالک کے نزدیک وہ سوئے وادوں پر چار دینار ہیں اور چاندی وادوں پر چالیس درہم ہیں ہر سال میں اور اہل اسلام عقیقہ اور اہل کے نزدیک مالدار ہر ایک یا تالیس درہم ہیں اور متوسطاں چوبیس اور فقیر ہر بارہ مانگیا۔

۴۵۲۳- عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا نَهَتْ أُمِيرًا أَوْ سَرِيحَةً دَعَاهُ فَأَوْصَاهُ وَسَاقَ فَحَدِيثٌ يَنْطَلِقُ حَدِيثُ سَعِيدَانَ.

۴۵۲۴- عَنْ فَحْمِ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا بَابُ فِي الْقَامَرِ بِالْقَيْسِ وَتَوَكُّدِ التَّحْفِيفِ

۴۵۲۳- حضرت بريد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب آپ ﷺ کسی امیر لشکر کو روانہ فرماتے تو اس کو بلا کر اسے صحبت فرماتے۔ باقی حدیث سفیان کی حدیث کے مثل ہے۔

۴۵۲۴- مذکور بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: معاملہ میں آسانی پیدا کرنے اور نفرت کو ترک کرنے کے بارے میں

۴۵۲۵- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا نَهَتْ أَسْحَابًا مِنْ أَسْحَابِهِ فِي نَعْبِ أَمِيرٍ قَالَ ((نَشْرُوا وَلَا تَغْرُوا وَتَسْرُوا وَلَا تُغْسَرُوا)).

۴۵۲۶- عَنْ أَبِي مُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْهُ وَمُعَدَّاءَ إِلَى أَبِيهِ فَقَالَ بَسْرًا وَلَا ((تَغْسَرُوا وَلَا تَغْرُوا وَلَا تَطْلَوْعًا وَلَا تَحْتَلِفُوا)).

۴۵۲۵- ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب کسی کو اپنے اصحاب میں سے کوئی کام دے کر بھیجتے ہیں تو فرماتے خوشخبری سناؤ اور نفرت مت دلاؤ اور آسانی کرو اور دشواری مت ڈالو۔

۴۵۲۶- حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ نے ان کو اور معاذ کو بھیجا یمن کی طرف تو فرمایا آسانی کرو اور دشواری اور سختی مت کرو اور خوش کرو اور نفرت مت دلاؤ اور اتفاق سے کام کرو پھوٹ مت کرو۔

۴۵۲۷- عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ نَهَى حَدِيثَ شُعْبَةَ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِ وَتَدْبِئُ أَبِي النَّبِئَةِ ((وَتَطْلَوْعًا وَلَا تَحْتَلِفُوا)).

۴۵۲۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَسْرُوا وَلَا تُغْسَرُوا وَلَا تَغْرُوا وَلَا تَطْلَوْعُوا وَلَا تَحْتَلِفُوا)).

۴۵۲۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ نہیں ہے کہ اتفاق سے کام کرو پھوٹ مت کرو۔

۴۵۲۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آسانی کرو اور سختی مت کرو اور آرام دو اور نفرت مت دلاؤ۔

### باب: تحریم الغدَر

۴۵۲۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

باب: عہد شکنی حرام ہے

۴۵۲۹- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

(۴۵۳۵) ☆ تاکہ لوگ دین اسلام کو جلدی جلدی قبول کریں۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ فطوح عید کو بیان کرنا اور صرف لوگوں کو ڈرانا اور وہ نہ چاہا نہیں بلکہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد اور کریم اور بخشش کو بھی بیان کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح تبلیغ لاکھوں اور نو مسلموں اور گنہگاروں پر آسانی کرنی چاہیے اور یہ بیان کرنا چاہیے کہ تم سب گناہوں کو بیٹھ دیتی ہے اور اسلام سب گناہوں کو خاک کر دیتا ہے۔

(۴۵۲۹) ☆ امام نووی نے کہا عرب کا قاعدہ تھا کہ مشہور کرنے کے لیے بازار میں جھنڈا اکھڑا کرتے۔ دنیا بھر میں ہے جو مدہ کرے ہمارا اس کو پورا کرے اور اس حدیث سے دنیا بڑی کی حرمت نقلی خاص کر اس شخص کے لیے جو حاکم ہو کیونکہ اس کی دنیا بڑی سے ہزاروں فی

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( إِذَا حَضَرَ اللَّهُ الْآلُودِينَ وَالْأَجْرِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لِكُلِّ عَادِرٍ لَوَاءٌ فَيُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ مِنْ فُلَانٍ ))۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب خدا تعالیٰ جمع کرے گا سب اگلے اور پچھلوں کو قیامت کے دن ہر ایک دعا باز عہد توڑنے والے کا جھنڈا اونچا کیا جائے گا پھر کہا جاوے گا یہ دعا بازی ہے فلاں نے کی جو فلاں نے کا دینا ہے۔

۴۵۳۰- عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا الْحَدِيثِ۔

۴۵۳۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِنَّ الْعَادِرَ يَنْصَبُ اللَّهُ لَهُ لَوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ آلا هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ ))۔

۴۵۳۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ يَسْعَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (( لِكُلِّ عَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ))۔

۴۵۳۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (( لِكُلِّ عَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ ))۔

۴۵۳۴- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَكَانَ فِي خَبَرِهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ (( يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ ))۔

۴۵۳۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لِكُلِّ عَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ ))۔

۴۵۳۶- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لِكُلِّ عَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ ))۔

۴۵۳۷- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لِكُلِّ عَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ ))۔

۴۵۳۸- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لِكُلِّ عَادِرٍ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ ))۔

یہ عقلی اند کو نقصان پہنچاتا ہے۔ ماضی معاشی نے کہا کہ دونوں دعا بازوں میں وہ جو کبھی ہیں ایک امام اور حاکم کی جراثیم سے دعا بازی کرے یا اور کاروں سے یا جو اہل اللہ تعالیٰ نے اس کو دی ہے اس کا حق نواز کرے یعنی عدل و انصاف نہ کرے علی اللہ کو آسان کرے اور راحت دے دے ان کے جان و مال اور حق پر با حق ستم کرے۔ دوسرے رحمت کی امام کے ساتھ کہ وہ رحمت کو توڑنا نہیں اور بلا کہ شرعی اس کی مخالفت کریں۔

۳۵۳- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر دعا باز کے سر میں پر ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن۔

۳۵۳۸- حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا ہر دعا باز کے لیے ایک جھنڈا ہوگا قیامت کے دن جو بلند کیا جاوے گا اس کی دعا بازی کے موافق اور کوئی دعا باز اس سے بڑھ کر نہیں جو خلق اللہ کا حاکم ہو کر دعا بازی کرے۔

باب: لڑائی میں مکر اور حیلہ درست ہے

۳۵۳۹- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لڑائی مکر اور حیلہ ہے۔

۳۵۴۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے جس میں اوپر گزری۔

باب: جنگ کی آرزو کرنا منع ہے اور جنگ کے وقت

صبر کرنا لازم ہے

۳۵۴۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت آرزو کرو دشمن سے لڑنے کی اور جب ملو تو صبر کرو۔

۳۵۴۲- ابو اسحقؓ سے روایت ہے اس نے کتاب پر بھی عبد اللہ بن ابی اونی کی جو قبیلہ اسلم سے تھے اور صحابی تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ انہوں نے کھامر بن عبید اللہ کو جب وہ

۴۵۳۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ (( لِكُلِّ عَادِي لَوَاةٍ عِنْدَ اسْتِثْوَاءِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ))۔

۴۵۳۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لِكُلِّ عَادِي لَوَاةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرْفَعُ لَهُ بِغَدَرٍ غَيْرُهُ أَلَا وَلَا عَادِي أَظْلَمُ غَدْرًا مِنْ أَمِيرٍ غَلَقٍ ))۔

بَابُ جَوَازِ الْخِدَاعِ فِي الْحَرْبِ

۴۵۳۹- عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( الْحَرْبُ خِدْعَةٌ ))۔

۴۵۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( الْحَرْبُ خِدْعَةٌ ))۔

بَابُ كَرَاهَةِ تَمَتِّي لِقَاءِ الْعَدُوِّ وَالْأَمْرِ

بِالصَّبْرِ عِنْدَ اللَّقَاءِ

۴۵۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( لَا تَمُتُوا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا ))۔

۴۵۴۲- عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ رَسْبٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ عِنْدَ اللَّهِ بُنْ أَبِي نُؤْفَى مَكْتُبٌ إِلَى عَمْرِ

(۳۵۳۸) ☆ کیونکہ اس کی دعا بازی سے ایک عالم کو نقصان پہنچتا ہے برخلاف غریب کی دعا بازی کے کہ اس سے ایک یاد مخصوص کو نقصان پہنچتا ہے۔

(۳۵۴۰) ☆ یعنی جنگ میں حذر اور مکر ضروری ہے اور یہ دعا بازی نہیں ہے کیونکہ دعا اس کو کہتے ہیں جو قول دے کر قتلے اور غریب اور مکر اور چر ہے وہ کافروں کے ساتھ درست ہے۔ لام کوئی نے کہا ہے کہ حدیث سے بھوت ہونا جن مقاموں میں درست ہے ایک لڑائی میں اور ہر اس بھوت سے گناہ ہے اور ظاہر ہے کہ حقیقت بھوت بھی درست ہے۔

(۳۵۴۱) ☆ دورا اشتغال سے لڑو اور میدان سے نہ ہٹو۔

گئے خار جیوں کے پاس جو حرو راہیں رہتے تھے (ان سے لڑنے کو) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن دنوں میں دشمن سے ملاقات ہوئی انتظار کیا یہاں تک کہ جب آفتاب اُٹھ گیا تو آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو! امت آرزو کرو دشمن سے لڑنے کی اور اللہ تعالیٰ سے سلامتی چاہو جب تم دشمن سے ملو تو صبر کرو اور یہ سمجھ لو کہ جنت تمہارے سائے کے نیچے ہے پھر آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا اے اللہ! کتاب کے اُتارنے والے اور پادشاه کی چلانے والے اور جنتوں کو بھگا دینے والے بھگا دے ان کو اور ہماری مدد کر ان کے سامنے۔

باب: دشمن سے بھڑتے وقت فتح کی دعا  
ما تَغْنَا

۳۵۳۳۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے بد دعا کی احزاب پر (جس دن کافروں کی کئی جماعتیں آپ سے لڑنے آئی تھیں) ۵۵ھ میں اور آپ شہداء میں تھے تو آپ نے فرمایا اے اللہ! ہمارے واسطے کتاب کے اجلہ حساب لینے والے بھگا دے ان جنتوں کو۔ واللہ! بھگا دے ان کو ہلا دے ان کو۔ ۳۵۳۴۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۳۵۳۵۔ ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۳۵۳۶۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے احد کے دن اللہ! اگر تو چاہے تو کوئی تیری پرستش کرنے والا نہ رہے گا زمین میں۔

ثُمَّ غَشِيَ اللَّهُ حِينَ سَارَ فِي الْحَرُورِ يُخْبِرُهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَعْضِ أَهْلِيهِ لَمِنْ لَمَعٍ فِيهَا لَعْنَةُ تَنْتَبِهُ حَتَّى يَذَا مَالَتْ الشَّمْسُ فَأَمَّ بِهِمْ فَقَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَّبِعُوا بَقَاةَ الْغَدَاةِ وَاسْأَلُوا اللَّهَ الْعَاقِبَةَ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْرَبُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْغَضَّةَ نَحْنُ هَذَا السُّيُوفُ ثُمَّ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ اللَّهُمَّ فَزِلْ أَكْثَابَهُمْ وَمُخْرِجِي السَّحَابِ وَهَازِمِ الْأَخْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصِرْنَا عَلَيْهِمْ))

بَابُ اسْتِجَابَةِ الدُّعَاءِ بِالنَّصْرِ  
عِنْدَ لِقَاءِ الْغَدَاةِ

۴۵۴۳۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَخْزَابِ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ فَزِلْ أَكْثَابَ مَرْيَعِ الْجَسَابِ اهْزِمِ الْأَخْزَابِ اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ))۔

۴۵۴۴۔ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَثَلِ حَبِشَةَ خَالِطٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((هَازِمِ الْأَخْزَابِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ اللَّهُمَّ))۔

۴۵۴۵۔ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْإِسْطَوِيَّ وَزَادَ مِنْ أَبِي عَمْرٍاءَ فِي رِوَايَتِهِ ((مُخْرِجِي السَّحَابِ))۔

۴۵۴۶۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ ((اللَّهُمَّ إِنَّا نَعْنَا لَكَ نَعْبَتُ فِي الْأَرْضِ))۔

(۳۵۳۶) اس میں صلیم ہے امر الہی کی یاد دہانہ ہے کہ جو کچھ میں شرکا کا اللہ نہیں اس کی تقدیر ہے جو تاپے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے بدر کے دن یہ فرمایا اور شاید دونوں دن فرمایا ہو۔

## بَابُ تَحْرِيمِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فِي الْحَرْبِ

۱۵۴۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَةً وَجَدَتْ فِي بَعْضِ مَغَارِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَقْتُولَةً فَأَتَتْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَتَلَ النِّسَاءَ وَالصِّبْيَانِ

۱۵۴۸- عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ وَجَدْتُ امْرَأَةً مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ بِلَدِ الْمَغَارِي بَنَتْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

## بَابُ جَوَازِ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فِي الْبَيِّنَاتِ مِنْ غَيْرِ تَعَمُّدٍ

۱۵۴۹- عَنْ الصُّغْبَرِيِّ فِي حُدُودِهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَكْرِيِّ بْنِ الْمَشْرِكِينَ يَتِيمُونَ يَكْبِتُونَ مِنْ بَنَاتِهِمْ وَذَرَكْرِيهِمْ فَقَالَ ((لَهُمْ مِنْهُمْ))

۱۵۵۰- عَنْ الصُّغْبَرِيِّ فِي حُدُودِهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَعْرِيبُ فِي الْبَيِّنَاتِ مِنْ ذَرَكْرِيِّ الْمَشْرِكِينَ قَالَ ((لَهُمْ مِنْهُمْ))

۱۵۵۱- عَنْ الصُّغْبَرِيِّ فِي حُدُودِهِ وَحُجِيِّ اللَّهِ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ لَهُ لَوْ أَنَّ حَيْكَلًا أَهْلَكَتْ مِنَ النَّبْلِ فَأَصَابَتْ مِنْ أَهْلَاءِ

## بَابُ لَزَائِيٍّ فِي عَمْرٍو وَبَنَاتِهِمْ كَيْفَ مَانَعَتْ

۱۵۴۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَوَيْتِ عَنْهُ أَنَّ بَنَاتِ عَمْرٍو كَانَتْ فِي بَعْضِ مَغَارِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ مَانَعَتْ عَمْرٍو كَانَتْ فِي بَعْضِ مَغَارِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ مَانَعَتْ عَمْرٍو كَانَتْ فِي بَعْضِ مَغَارِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۱۵۴۸- عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ وَجَدْتُ امْرَأَةً مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ بِلَدِ الْمَغَارِي بَنَتْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ

## بَابُ رَأْيِ كَوَافِرٍ فِي جَوَازِ قَتْلِ عَمْرٍو وَبَنَاتِهِمْ كَيْفَ مَانَعَتْ

۱۵۴۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَوَيْتِ عَنْهُ أَنَّ بَنَاتِ عَمْرٍو كَانَتْ فِي بَعْضِ مَغَارِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ مَانَعَتْ عَمْرٍو كَانَتْ فِي بَعْضِ مَغَارِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ مَانَعَتْ عَمْرٍو كَانَتْ فِي بَعْضِ مَغَارِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۱۵۵۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَوَيْتِ عَنْهُ أَنَّ بَنَاتِ عَمْرٍو كَانَتْ فِي بَعْضِ مَغَارِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ مَانَعَتْ عَمْرٍو كَانَتْ فِي بَعْضِ مَغَارِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ مَانَعَتْ عَمْرٍو كَانَتْ فِي بَعْضِ مَغَارِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۱۵۵۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَوَيْتِ عَنْهُ أَنَّ بَنَاتِ عَمْرٍو كَانَتْ فِي بَعْضِ مَغَارِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ مَانَعَتْ عَمْرٍو كَانَتْ فِي بَعْضِ مَغَارِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ مَانَعَتْ عَمْرٍو كَانَتْ فِي بَعْضِ مَغَارِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

(۳۵۴) ☆ نووی نے کہا اعلان ہے علماء کہ عورتوں اور بچوں کو نہ مارنا چاہیے بشرطیکہ وہ لڑتے نہ ہوں اور جو لڑتے ہوں تو قتل کے جائز۔ اسی طرح ضعیف بزرگوں کا مارنا بھی ناجائز ہے بشرطیکہ وہ خود نہ دے ہوں ورنہ قتل کے جائز اور بھرتی دور و لمحوں کے مارنے میں اختلاف ہے بالکلیہ اور حنفیہ کے نزدیک نہ مارے جائیں گے اور نام شافی کے نزدیک قتل کے جائز ہیں۔

(۳۵۵) ☆ یعنی دنیا کے حکم میں ان کا شہرہ کاروں میں ہے قورات کو جب نہ جرح اور اور شائستگی نہ ہو سکے تو بھوں کے ساتھ اگر عورتیں اور بچے بھی قتل ہو جائیں تو کسی پر گناہ نہیں۔ اور آخرت میں کفار کی اولاد میں اختلاف ہے لیکن گناہ جب یہ ہے کہ وہ جلتی ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ جلتی ہیں۔ تیسرے یہ کہ کچھ معلوم نہیں۔

النَّسْرِ كَيْفَ قَالَ (( هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ ))۔

ہیں (یعنی شرکوں میں سے)۔

بَابُ جَوَازِ قَطْعِ أَشْجَارِ الْكُفَّارِ

باب کافروں کے درخت کاٹنا اور جلانا

وَتَحْرِيقِهَا

درست ہے

۴۵۵۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۳۵۵۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ

خَرَقَ نَخْلَ بَنِي النَّصِيرِ وَفَطَعَ وَهَبِي الْيُوزَاقَةَ

رسول اللہ ﷺ نے بنی نصیر کے کھجوروں کے درخت جلا دیے اور

قَتَبَهُ وَالْبَنِي رَمَحَ فِي حَدِيثِهِمَا فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

کاٹ ڈالے جن کو بومر کہتے تھے۔ تب اللہ نے آیت استہری کہ جو

وَجَلَّ (( مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِبْنٍ لَوْ فَوَسَّخْتُمْوهَا فَابَسَتْ

درخت تم نے کاٹے یا چھوڑ دیا ان کو کھڑا ہوا اپنی جڑوں پر وہ اللہ

عَلَى أَصُولِهَا فَيَذَنِ اللَّهُ وَبِخَيْرِ الْقَاسِقِينَ ))۔

تعالیٰ کے حکم سے قہاس لیے کہ رسوا کرے گناہگاروں کو۔

۴۵۵۳- عَنْ أَبِي عَمْرٍ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ

۳۵۵۳- حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ نَخْلَ بَنِي

ﷺ نے بنی نصیر کے درخت کنواڈالے اور جلا دیے۔ اور حسان

النَّصِيرِ وَخَرَقَ وَلَهَا بَقُولُ حَسَّانَ وَمَنْ عَلَى

بن ثابتؓ کا یہ شعر اسی باب میں ہے۔ ترجمہ اس کا یہ ہے کہ کل

سَرَقَ بَنِي لُؤَيٍّ خَرَقَ بِالْيُوزَاقَةِ مُسْتَعْبِلًا۔

ہوئی لوی کے شریوں اور سرداروں پر جلاتا بومر کا جس کی انکاراڑ

۴۵۵۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَرَقَ

۳۵۵۴- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَخْلَ بَنِي النَّصِيرِ

اللہ ﷺ نے بنی نصیر کے کھجور کے درخت جلا دیے۔

بَابُ تَحْلِيلِ الْغَنَائِمِ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ خَاصَّةً

باب اس امت کے لیے خاص لوٹ کا حلال ہونا

۴۵۵۵- عَنْ هِشَامِ بْنِ مَسْرُوقٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا

۳۵۵۵- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

فرمایا جہاد کیا پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر نے تو اپنے لوگوں سے کہا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَخْبَارِيَّتَ مِنْهَا وَقَالَ

میرے ساتھ وہ مرد بٹے جس نے نکال کیا اور وہ جانتا ہو کہ اپنی

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( غَزَا بَنِي

عورت سے صحبت کرے اور ہنوز اس نے صحبت نہیں کی اور نہ وہ

(۳۵۵۴) ☆ نوٹی لے کہ اس حدیث سے یہ لگا کہ کافروں کے درخت کاٹنا جلانا اسی طرح آگے بڑھنا کھیت تک کہ چار درست ہے اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسلم علیؓ کا اور ابو بکر صدیقؓ اور علیؓ اور اوزاعیؓ اور ابو ثورؓ کے نزدیک درست نہیں۔

(۳۵۵۵) ☆ یہ پیغمبر حضرت ج شہ بن نونؓ تھے حضرت سہیلؓ کے خلیفہ شام کے ملک میں کہ یہاں شہر میں لڑائی ہوئی تھی بعد کے دن خدا تعالیٰ نے ان کی وجہ سے آفتاب کو روک رکھا یہاں تک کہ رگ ہو گئی۔ نوٹی لے کہ یہ روکنا اسی طرح ہے کہ آفتاب پھیر دیا جائے تاکہ مقام پر یہ ظہر گیا اسی جگہ جہاں تمنا کی حرکت دیر میں ہونے لگی اور یہ سب باتیں ملزوم ہیں اور ہمارے پیغمبرؐ کے لیے بھی دوبار آفتاب روکا گیا ہے ایک تو عثمانؓ کے روز جب مصر کی نماز تھا ہو گئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے آفتاب کو پھیر دیا یہاں تک کہ مصر کی نماز پڑھی۔ ذکر کیا اس کو غلطی نے لاد کہا کہ یہ

مِنَ الْاَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ لَا يَنْعَمِي رَجُلٌ فُذْ  
مَلَكَ نَضَحَ امْرَاةً وَهُوَ يُرِيدُ اَنْ يَتَيْ بِهَا وَلَمَّا  
بَيَّنَّ وَلَا اَخْرَ فُذْ بَنَى بَيْنَانًا وَلَمَّا يَرْفَعُ سَفْعُهَا  
وَلَا اَخْرَ فُذْ اَشْتَرَى غَنَمًا اَوْ خَيْلًا وَهُوَ  
مُنْتَظَرٌ وَلَا ذَهَبًا قَالَ فَعَزَّوْا فَاَذَانِي بِالْفَرَقَةِ حِينَ  
صَلَاةِ الْغَصْرِ اَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ لِلْمُشْرِكِ  
اَنْتَ مَأْمُورَةٌ وَاَنَا مَأْمُورٌ اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيَّ  
حَتّٰى فُحِصْتُ عَلَيْهِ حَتّٰى تَفْجَ الْمَلَّةُ عَلَيْهِ قَالَ  
فَحَضَمُوا مَا عَبَّوْا فَاَقْبَلْتُ النَّارَ فَاَكَلَتْهُ فَاقْبَلْتُ  
اَنْ تَصْنَعَنِي فَقَالَ فَيَكُمُ غُلُوٌّ فَلْيَبْغِي مِنْ كُلِّ  
قَبِيلَةٍ رَجُلًا فَيَبْغَوْهُ فَلْيَصِفْتُ يَدَ رَجُلٍ يَبْدُو  
فَقَالَ فَيَكُمُ الْغُلُوُّ فَلْيَبْغِي قَبِيلَتَكَ فَيَبْغِنِي  
قَالَ فَلْيَصِفْتُ يَدَ رَجُلَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ فَقَالَ فَيَكُمُ  
اَلْغُلُوُّ اَنْتُمْ غَلَلْتُمْ قَالَ فَاَخْرَجُوْا لَهُ بِمِثْلِ رَاسِ  
بَغْرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ فَوَضَعُوْهُ فِي الْمَالِ وَهُوَ  
بِالصَّجِيدِ فَاَقْبَلْتُ النَّارَ فَاَكَلَتْهُ فَلَمْ تَجْعَلِ الْغَنَامُ

فحص جس نے مکان بنایا ہو اور بنو اس کی چھت بلند نہ کی ہو اور نہ  
وہ فحص جس نے کھریاں یا گا بھن اوٹیاں خریدی ہوں اور وہ ان  
کے بننے کا امید وار ہو (اس لیے کہ ان لوگوں کو ان چیزوں میں  
لگا رہے گا اور اطمینان سے جہاد نہ کر سکیں گے) پھر اس بیٹھنے والے  
جہاد کیا تو عصر کے وقت یا عصر کے قریب اس گاؤں کے پاس پہنچا  
(جہاں جہاد کرنا تھا) تو بیٹھنے سے سو رنج سے کہا تو بھی تاجدار ہے  
اور میں بھی تاجدار ہوں یا اللہ! اس کو روک دے تھوڑی دیر  
میرے اوپر (تاکہ ہند کی رات نہ آجائے کیونکہ ہند کو لڑنا حرام  
تھا اور یہ لڑائی جہد کے دن ہوئی تھی) پھر سورج رک گیا یہاں  
تک کہ اللہ تعالیٰ نے حق دہی من کو۔ پھر لوگوں نے اکٹھا کیا ہو لوٹا تھا  
اور انکار (آسمان سے) آئے اس کے کھانے کو لیکن اس نے نہ  
کھایا۔ بیٹھنے کے کہا تم میں سے کسی نے چوری کی ہے (جب تو یہ خبر  
قبول نہ ہوئی) تو تم میں سے ہر گروہ کا ایک آدمی بیعت کرے مجھ  
سے۔ پھر بیعت کی سب نے۔ ایک فحص کا ہاتھ جب بیٹھنے کے  
ہاتھ سے لگا تو بیٹھنے کے کہا تم لوگوں میں چوری معلوم ہوتی ہے  
تو تہہ دار قبیلہ مجھ سے بیعت کرے۔ پھر اس قبیلے نے بیعت کی تو

تھو اس کے راوی اشد ہیں۔ دوسرے معراج کی صبح کو جب آپ نے کافہ آنے کی خبر دی تھی آپ نے پچھنے سے اس کو یہ کہہ کر ان کے لیے سیرۃ  
ان اس طرح کی بات میں نقل کیا ہے۔ اور حضرت شیخ ابن کثیر نے کہا ہے کہ اس جہاد میں نہ لیا کیونکہ ان کا دل  
لگا رہے گا اور ان سے جہاد بخیر نہ ہو سکے گا۔ معلوم ہوا کہ جہاد فارغ الہائی لوگوں سے خوب ہوتا ہے اور ان کی امتوں میں معمول تھا کہ قربانی  
اور قیمت کے بل کو آسانی آگ جہاد میں جہاد بھی نکالی تھی قبول کی اور قیمت کا بل لیجان کو جہاد نہ تھا امت محمدی کو مطالب ہو گیا۔

حرم کرتا ہے کہ اس حدیث کے ظاہر سے یہ ظاہر ہے کہ آپ انہی دشمن کے گرد گردش کرنا ہے اور قدیم یمنی قبیلوں کا بھی یہی  
خیال تھا اور مسلمانوں کی رہائی میں جو انھوں نے جو باندھوں سے حاصل کی یہی ۱۰ بیعت ہوا ہے اور ایک طاقتور حکماء اور جہاد کے اہل بیعت کا یہ قول  
ہے کہ زمین گردش کرتی ہے اور اگر یہی قول صحیح ہو تو جس شخص سے یہ مراد ہے جس شخص ہو گیا اور صور کا گیا جس شخص ہو گیا کیونکہ جس ظاہر  
میں چہا معلوم ہوتا ہے جیسے وہ بلکہ کشتی پر سے تھام رہے اور وہاں مکان پہلے نظر آتے ہیں۔ اب یہ جس قسم جانتے۔ نہ ہوا کھیل جگہ چلے جانے سے  
دیر میں حرکت کرنے سے ہر طرح ممکن ہے اور اس کے متعلق کچھ بھی حدیث میں نہیں بلکہ کتاب آسمانی یعنی تورا اور شریف میں موجود ہے۔  
پھر جو امر ممکن ہے اس پر اللہ تعالیٰ کو قدرت ہے اور یہ عجیب حماقت کی بات ہے کہ خدا نے تعالیٰ کو ان سب چیزوں کی حرکت دینے کے اور ایک  
مقرر ہو کر چلائے اور توپ کے گولے کی حد زیادہ تیز پھرانے کی قدرت ہو پھر ظہر اسے یاد رکھنے کی قدرت نہ ہو۔ ایسے خیال وہ لوگ تھ



لَا حَرَّ مِنْ قَلْبِنَا ذَلِكَ بَأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى  
رَأَى ضَعْفَنَا وَغَضَبَنَا فَطَهَّبَنَا لَنَا»

دو یا تین آدمیوں کا ہاتھ پیچھے کے ہاتھ سے لگا تو پیچھے کے ہاتھ  
سے چوری کی ہے پھر انھوں نے بیل کے سر کے برابر سونا نکال کر  
دیا وہ بھی اس بیل میں رکھا گیا (جو چلانے کے لیے رکھا تھا) زمین پر  
اور انکارے آئے اس کے کھانے کو اور کھا گئے اس کو۔ اور ہم سے  
پہلے کسی کے لیے لوٹ درست نہیں ہوئی اور ہم کو درست ہوئی  
اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری ضعیفی اور عاجزی دیکھی تو حلال  
کر دیا ہمارے لیے لوٹ کو۔

### باب: لوٹ کا بیان

۵۵۶ھ میں معصب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں  
نے سنا اپنے باپ سے کہا کہ میں نے فہم میں سے ایک کھوار بیل پھر  
رسول اللہ کے پاس آیا اور عرض کیا یہ کھوار مجھ کو بخش دیجئے؟  
آپ نے انکار کیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری یَسْأَلُونَكَ عَنِ  
الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ (یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے  
لوٹ کے بارے کو تو کہہ لوٹ اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اور اس کے  
رسول کے لیے ہے)۔

### بَابُ الْأَنْفَالِ

۴۵۵۶- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخَذَ أَبِي مِنَ الْخُمْسِ سِتْمًا فَأَتَى  
بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَبْ لِي  
هَذَا فَأَنَّى فَأَلْزَمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْأَلُونَكَ عَنِ  
الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ.

۵۵۷ھ میں معصب بن سعد سے روایت ہے انھوں نے سنا اپنے  
باپ سے کہا کہ میرے باپ میں چار آیتیں اتاریں ایک ہار ایک  
کھوار مجھے ملی لوٹ میں وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لائی گئی میں  
نے کہا یا رسول اللہ! وہ مجھے عنایت فرمائیے؟ آپ نے فرمایا اس کو  
رکھ دے۔ پھر میں کھڑا ہوا تو رسول اللہ نے فرمایا رکھ دے اس کو

۴۵۵۷- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَزِمْتُ فِي الرِّبْعِ أَهْمًا أَصْبَحْتُ سِتْمًا  
فَأَتَى بِهِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَقْلِبُوهُ  
فَقَالَ ضَعُوهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ (( ضَعُوهُ  
مِنْ حَيْثُ أَخَذْتَهُ )) ثُمَّ قَالَ فَقَالَ تَقْلِبُوهُ يَا

اللہ رتے ہیں جن کی عقلیں شریف ہیں یا جو خوبی غور نہیں کرتے وہ نہ جانتے ہیں جو وہ دیکھتے سنے بڑے بڑے عالم جو زمین سے بڑی چیزوں کو انھوں  
جیسے بڑے ہیں یہ دیکھتے اور وہ سب اپنی مقررہ جگہوں میں محسوس ہے ہیں اور ممکن نہیں کہ کوئی اپنے مقام سے رہتی برابر اور حرم پر ہونے پر دوسرے  
سے لڑے یا اس سے بے غش ہو سکا کہ ان کو قہم دے یا ان کی حرکت خلیفہ کر دے۔ افسوس ان لوگوں نے خدا کی قدرت اور جلالت  
پر غور نہیں کیا اور نہ وہ ان کی کوئی کافیلی بھی نہ کرتے اور شیطان کے اس دعوے میں نہ جاتے۔

(۳۵۵۷) صحیح ہے یہاں ایک ہی آیت کو بیان کیا اور اس آیت میں اختلاف ہے۔ بعضوں نے کہا منسوب ہے اس آیت سے واعلموا  
ان ما غنمتم من شئ فان لله حصه وللرسول۔۔۔ الخیر تک۔ اور پہلی آیت کا منسوب ہے تھا کہ لوٹ سب رسول اللہ کی ہے پھر

جہاں سے تو نے لی ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! یہ کموار مجھے دے دیجئے؟ کیا میں اس شخص کی طرح رہوں گا جو بخارا ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دے اس کو جہاں سے تو نے لی ہے جب یہ آیت اتری پس تلونک عن الانفال قل الانفال لله والرسول۔

۳۵۵۸۔ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک سریہ بھیجا میں بھی اس میں تھا نجد کی طرف وہاں بہت سے لوٹ لوٹ میں آئے تو ہر ایک کے حصہ میں بارہ ہار دیا گیا وہ گیارہ لوٹ آئے اور ایک ایک اونٹ انعام میں ملا۔

۳۵۵۹۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرل۔

۳۵۶۰۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرل۔

۳۵۶۱۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرل۔

رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ (( حَنْفَةُ )) فَقَامَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَقْلِبُونِي أَوْ جَعَلْتُ حَنْفَنِي لَأَعْلَى لَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ (( حَنْفَةُ مِنْ حَيْثُ أَحْبَبْتَهُ )) قَالَ فَتَرَأَتْ هَذِهِ آيَةً يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْأَنْفَالِ قُلِ الْأَنْفَالُ لِلَّهِ وَالرَّسُولِ.

۴۵۵۸۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَعَتْ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً وَأَنَا فِيهِمْ قِيلَ نَحْبُ فَنَجَّيْنَا إِيَّاهُ كَثِيرَةً فَكَانَتْ سَهْمَاتُهُمْ اثْنَا عَشَرَ بَعِيرًا أَوْ أَحَدُ عَشَرَ بَعِيرًا وَتَقَلُّوا بَعِيرًا بَعِيرًا.

۴۵۵۹۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَعَتْ سَرِيَّةً قِيلَ نَحْبُ وَفِيهِمْ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَّ سَهْمَاتَهُمْ بَلَغَتْ اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَتَقَلُّوا سَبْعِي ذَلِكَ بَعِيرًا فَلَمْ يُعِيرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۴۵۶۰۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَعَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً إِلَى نَحْبٍ فَخَرَّحْتُ فِيهَا فَأَصْبَنَا إِيَّاهُ وَغَنَمًا قَبْلَتْ سَهْمَاتُنَا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا اثْنَيْ عَشَرَ بَعِيرًا وَتَقَلُّنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعِيرًا بَعِيرًا.

۴۵۶۱۔ عَنْ عُثَيْبِ بْنِ أَبِي هَاشِمٍ.

دوسری آیت سے ایک شخص اس کا اللہ اور اس کے رسول کے لیے خیر اور ہمارے نفس مجاہدین کے اور یکن قول ہے ان عباس کا اور ایک جماعت کا اور بعضوں نے کہا یہ آیت حکم ہے اور لام کو اختیار ہے کہ خاتم میں سے جس کو جس قدر چاہے انعام دے اور بعضوں نے کہا یہ آیت خاص مرا کے لوٹ میں ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ پھر آپ نے وہ کو رسد کو دے دی اور فرمایا اے مجھ کو دی اور میں نے تجھ کو دی۔ (نودی)

(۳۵۵۸) نودی نے کہا انعام یعنی نعل پر اجماع ہے علماء کا لیکن اختلاف ہے کہ یہ نعل کہاں سے دیا جائے گا؟ آپ اصل لوٹ سے یا اس کی چار قسم میں سے یا کسی کے قسم میں سے۔ اور شافعی کے خیال میں قول ہیں اور صحیح ہے کہ وہ جس کے قسم میں سے دیا جائے گا اور یکن مذہب ہے ابن سبیت اور مالک اور ابو حنیفہ کا اور حسن بصری اور ابو داؤد اور احمد۔ اور ابو ثور کے نزدیک لوٹ میں دیا جائے گا اور نعل لام کی روانے پر منحصر ہے جن لوگوں کو حساب کیجے دے۔ چنانچہ ابن عمرؓ نے یہ کہا کہ انعام میں سے ایک ایک اونٹ اس سے بھی غرض ہے کہ جو لوگ انعام کے مستحق تھے ان کو ملانے کہ سب لوگوں کو سر یہ کے۔ (نودی مختصر)

۱۵۶۲- عَنْ نَافِعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ

۱۵۶۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَفَقْنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَفَقًا سَبْعَ سِنِينَ مِنْ الْفَتَنِ فَاصْبَحِي شَارِفَ وَالْمَشَارِفُ الْمُسِينُ الْكَبِيرُ.

۱۵۶۴- عَنْ ابْنِ جِهَانَ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَفَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةَ سِنِينَ حَدِيثُ ابْنِ رَجَاءَ

۱۵۶۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَدْ كَانَ يُنْفَقُ بَعْضُ مَنْ يَنْفَعُ مِنْ فَسْرَانَا يَأْتِيهِمْ سَاعَةً سَبْعَ سِنِينَ غَائِمُ الْحَبَشِ وَالْحَبَشُ فِي ذَلِكَ وَاجِبٌ كَلَّهُ.

بَابُ اسْتِحْقَاقِ الْقَاتِلِ سَلْبِ الْقَبِيلِ

۱۵۶۶- عَنْ أَبِي مُخَيْمٍ الْفَضْلِيِّ وَكَانَ حَلَبِيًّا يَأْتِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ وَاقْصُرْ الْحَدِيثَ.

۱۵۶۷- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ قَالَ وَسَأَلَ الْحَدِيثَ.

۱۵۶۸- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَائِمَ حَبَشٍ فَلَمَّا أَتَيْنَاهَا كَانَتْ لِلْمُسْلِمِينَ حَوْلَةٌ قَالَ فَرَأَيْتُمْ رَحْلًا مِنْ الْفُتُورِ كَيْفَ قَدْ عَا رَحْلًا مِنْ الْفُتُورِ فَمَا تَسْتَدْرِكُ عَلَيْهِ حَتَّى أَتَيْتُهُ مِنْ

۳۵۶۲- ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گذرل۔

۳۵۶۳- حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے سوا ہمارے حصہ کے خمس میں سے زیادہ دیا تو میرے حصہ میں ایک شارف آیا۔ شارف کہتے ہیں بڑے مسن اونٹ کو۔

۳۵۶۴- ترجمہ وہی جو اوپر گذرل۔

۳۵۶۵- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیٹھے سریہ والوں کو زیادہ دیتے بہ نسبت اور تمام لشکر والوں کے اور خمس ان سب ماہوں میں واجب تھا۔

باب: قاتلوں کو مقتول کا سامان دلانا

۳۵۶۶- ابو محمد انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ مصاحب تھے ابو قتادہ کے کہا کہ ابو قتادہ نے بیان کیا پھر ذکر کیا حدیث کو جیسے آگے آتی ہے۔

۳۵۶۷- ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت ہے جیسے آگے آتی ہے۔

۳۵۶۸- ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے جس سال حنین کی لڑائی ہوئی۔ جب ہم لوگ دشمنوں سے بڑے تو مسلمانوں کو گلست ہوئی (یعنی کچھ مسلمان بھاگے اور رسول اللہ اور کچھ لوگ آپ کے ساتھ میدان میں تھے رہے۔ کچھ میں نے ایک کافر کو دیکھا وہ ایک مسلمان پر چڑھا تھا (اس کے مارنے کو)

(۳۵۶۶) ☆ یہاں امام مسلم نے عادت کے خلاف کیا کہ حدیث بیان کرنے سے پہلے اس کے صحاحات کو ذکر کیا۔

(۳۵۶۸) ☆ یعنی مقتول کا سامان قاتل کو ملے گا یہ آپؐ نے رحمت دینے کے لیے فرمایا تاکہ لوگ لڑائی کے لیے مستعد ہوں اور کافروں کو ماریں۔ نوٹی نے کہا امام نے اختلاف کیا ہے اس حدیث کے معنی میں تو شافعی اور مالک اور امام ابو حنیفہ اور ابو ثور اور احمد اور ابو حنیفہ اور مالک نے ایک جگہ کے نزدیک تمام لڑائیوں میں مقتول کا سامان قاتل ہی کو ملے گا خواہ حاکم نے ایسا حکم دیا ہو یا نہ دیا ہو اور امام ابو حنیفہ اور مالک نے

میں محکوم کر اس کی طرف آیا اور ایک بار لٹکائی سوئٹھ سے لور گردن کے پچ میں۔ اس نے مجھ کو ایسا دھپکا کہ موت کی تصویر میری آنکھوں میں پھر گئی۔ بعد اس کے خود مر گیا اور اس نے مجھ کو چھوڑ دیا میں حضرت عمر سے ملا انھوں نے کہا لوگوں کو کیا ہو گیا (جو ایسا بھاگ بھاگ تھے) ۹ میں نے کہا خدا تعالیٰ کا حکم ہے پھر لوگ لوٹے اور رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا جس نے کسی کو مارا اور وہ گولہ رکتا ہو تو سامان اس کا وہی لے۔ ابو قتادہ نے کہا یہ سن کر میں کھڑا ہوا پھر میں نے کہا میرا گولہ کون ہے بعد اس کے میں بیٹھ گیا پھر آپ نے دوبارہ ایسا ہی فرمایا میں کھڑا ہوا پھر میں نے کہا میرے لیے کون گولہ ہے گھم میں بیٹھ گیا پھر تیسری بار آپ نے ایسا ہی فرمایا میں کھڑا ہوا آخر رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا ہوا تجھے اسے ابو قتادہ میں نے سارا قصہ بیان کیا۔ ایک شخص بولا کہ کہتے ہیں ابو قتادہ یا رسول اللہ! اس شخص کا سامان میرے پاس ہے تو راضی کرو دیجئے ان کو کہ اپنا حق مجھے دے دیں یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق نے کہا نہیں خدا کی قسم ایسا کبھی نہیں ہو گا اور رسول اللہ ﷺ کبھی قصہ نہ کریں اللہ تعالیٰ کے شیروں میں سے ایک شیر کا جو لڑتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے اسباب تجھے دلانے کے لیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابو بکر صدیق کہتے ہیں (اس حدیث سے حضرت ابو بکر صدیق کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے فتویٰ دیا اور آپ نے ان کے فتویٰ کو سچ کہا) تو دیدے ابو قتادہ کو وہ سامان پھر اس نے وہ سامان مجھ کو دے دیا۔ ابو قتادہ نے کہا میں نے اس سامان میں سے زور کو بچا اور اس کے بدل ایک ہاتھ خریدنا جو سلسلہ کے محلہ میں اور یہ پہلا مال ہے جس کو میں نے کمایا اسلام کی حالت میں۔ اور

وَرَأَى فُضْرَتَهُ عَلَى حَتَبِ غَابِطٍ وَالتَّبَلَّ عَلَى نَصْمِي حُشَّةً وَخَذْتُ مِنْهَا رِيحَ الْمَوْتِ ثُمَّ أَدْرَكْتُ الْخُوْثَ فَأَرَسْتَنِي فَلَجَفْتُ عَمْرُ بْنُ الْقُطَيْبِ فَقَالَ مَا لِيْ بِإِسْمِي فَقُلْتُ أَمَرُ اللّٰهُ ثُمَّ بَدَأَ شَأْنَ رَجَعُوا وَحَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مَنْ قَتَلَ قَبِيْلَةً عَلَيْهِ بَيْتَةٌ فَلَهُ مِثْلُهَا)) قَالَ لَقُتُ فَقُلْتُ مَنْ يَنْهَدُنِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ فَقَالَ فَقُلْتُ مَنْ يَنْهَدُنِي ثُمَّ جَلَسْتُ ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ فَقَالَ فَقُلْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا لَكَ يَا أَبَا قَتَادَةَ)) فَقَضَعْتُ عَلَيْهِ الْخَيْصَةَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ صَدَقَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَلَبَ ذَلِكَ الْقَبِيْلَ عِنْدِي فَأَرْضُوْهُ مِنْ خَبْرِهِ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَا هَا اللّٰهُ إِيَّاهُ لَا يَغِيْبُ إِلَى أَسَدٍ مِنْ أَسَدِ اللّٰهِ يُغَالِبُ عَنْ اللّٰهِ وَعَنْ رَسُولِهِ كَيْفَ طَبِيعَتِ سَبَّةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((صَدَقَ فَأَعْطَاهُ بِهَا)) فَأَلْفَظَ لِيْ قَالَ فَبِعْتُ الشَّرْعَ فَأَبَيْتُ بِهِ مَخْرَجًا هِيَ نَحْبِي سِلَاقَةً فَإِنَّهُ لَأَكْوَلُ مَا لِي تَأْتِيَنِي فِي الْإِسْلَامِ وَهِيَ خَدِيْشَةٌ فَلَمَّا أَبُو بَكْرٍ كَلَّمَ نَا يُعْطِيهِ أَصْبَغَ مِنْ فَرْشِي وَتَدَخَّلَ أَسَدًا مِنْ أَسَدِ اللّٰهِ وَهِيَ خَدِيْشَةٌ فَلَمَّا لَأَكْوَلُ مَا لِي تَأْتِيَنِي.

ہن کے نزدیک یہ سامان ملی قیمت میں شریک کیا گیا ہے گا اور اس میں سب کا حصہ ہو گا مگر جب حاکم حکم الہی سے تو حاکم کی کوئی گاہ۔  
 نوٹ: کیا صحیح مسلم کے فتوے میں صحیح ہے خدا جملہ اور میں سے جو حقیر ہے خلاف قیاس شیعی کی اور شیخ کلثوم کو کہتے ہیں اور بعض نسخوں میں صحیح ہے صاد جملہ اور میں جملہ سے جس کے متقی درجہ ہوا ایک چٹا ہے اور خصوصاً اس سے حقیر ہے اس شخص کی بمقابلہ ابو قتادہ کے۔

لیٹ کی روایت میں یہ ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا ہر گز نہیں رسول اللہ ﷺ یہ اسباب کبھی نہ دیں گے قریش کی ایک لومڑی کو کبھی نہ چھوڑیں گے ایک شیر کو اللہ کے شیروں میں سے۔

۵۶۹ھ عبدالرحمن بن عوفؓ سے روایت ہے میں بدر کی لڑائی میں صف میں کھڑا ہوا تھا میں نے اپنے دادا یعنی اور ہائیں طرف دیکھا تو دو انصار کے لڑکے نظر آئے تو جوان لڑکھڑائی میں سے آرزو کی کاش ہائیں ان سے زور آور شخص کے پاس ہوتا (یعنی آرزو ہارو اچھے قوی لوگ ہوتے تو زیادہ اطمینان ہوتا)۔ اسنے میں ان میں سے ایک نے مجھے دیا اور کہا اے بچا تم کو جہل کو پہچانتے ہو؟ میں نے کہا ہاں اور حیرا کیا مطلب ہے ابو جہل سے اے بیٹے میرے بھائی کے اس نے کہا میں نے سنا ہے کہ ابو جہل رسول اللہ کو برا کہتا ہے، قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر میں ابو جہل کو پاؤں تو اس سے جدا نہ ہوں جب تک ایک نہ مرے جس کی موت پہلی آئی ہو۔ عبدالرحمن نے کہا مجھ کو قہقہہ ہوا اس کے ایسا کہنے سے کہ بچہ ہو کر ابو جہل جیسے قوی بیکل کے مارنے کا اور اور کتنا ہے پھر دوسرے نے مجھ کو بلایا اور ایسا ہی کہا۔ تھوڑی دیر نہیں گزری تھی کہ میں نے ابو جہل کو دیکھا وہ پھر رہا ہے لوگوں میں، میں نے ان دونوں لڑکوں سے کہا میں وہ شخص ہے جس کو تم پوچھتے تھے۔ یہ سنتے ہی وہ دونوں دوڑے اور تھوڑوں سے اسے مارا یہاں تک کہ مار ڈالا پھر دونوں لوٹ کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور یہ حال بیان کیا آپ نے پوچھا تم میں سے

۵۶۹ھ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ قَالَ: «بَيْنَا أَنَا وَابْنُ أَبِي الْعَشَفِ يَوْمَ بَدْرٍ نَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي فَإِنَّا بَيْنَ عِلْمَيْنِ مِنَ الْفُتُورِ حَدِيثُهُمَا مِثْلُهُمَا تَمَنَيْتُ لَوْ كُنْتُ بَيْنَ أَصْلَحِ مِثْلُهُمَا فَفَعَزَمَنِي أَخَذَهُمَا فَقَالَ يَا عَمَّ هَلْ نَعْمُفَ كُنَّا جَهْلِي قَالَ قُلْتَ نَعَمْ وَمَا حَاجُكَ لِأَيُّو يَا أَمْنُ أَحَبِي قَالَ أَتُحِبُّونَ اللَّهَ يُسَبِّحُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَزَلْ يَدِي بِدِي لَيْفٍ وَرَأَيْتُهُ لَا يُعَارِفُ سَوَاطِي سَوَادَهُ حَتَّى مَيِّتُ لَأَفْضَحَنَّ بَيْنَا قَالَ فَتَعَجَّبْتُ لِذَلِكَ فَفَعَزَمَنِي الْآخَرُ فَقَالَ بَلَّغْنَا قَالَ فَلَمَّ أَتَيْتُ أَن نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَزُولُ فِي النَّاسِ قُلْتُ أَلَا تَرَانِ هَذَا صَاحِبُكُمْ الَّذِي تَسْأَلَانِ عَنْهُ قَالَ فَابْتَدَرَاهُ فَصَرَبَاهُ بِسَيْفَيْهِمَا حَتَّى قَتَلَاهُ ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ فَقَالَ أَتَيْتُمَا قَتَلَهُ فَقَالَ كُلُُّ وَاجِبٍ مِثْلُهُمَا أَنَا قُلْتُ فَقَالَ ((هَلْ مَسْخُحًا)) سَبَّحْتُمَا فَقَالَ لَا فَتَطْرَفُ فِي السَّيِّئِينَ فَقَالَ ((بَلَّغْتُمَا قَتَلَهُ)) وَقَضَى بِسَيْفِهِ لِسْعَانِي

(۳۵۶۹) نوٹی نے کہا اگرچہ دونوں شخص ابو جہل کے مارنے میں شریک تھے پر معاذ بن عمروؓ نے پہلے زخم کاری کیا اور ابو جہل اس زخم کی وجہ سے گر کر مر گیا تو آپ نے ان کا سر ملان معاذ بن عمروؓ کو لایا کیونکہ وہ حقیقت کا قائل اور خدا کو دوسرے سے بھی بلند کو دشمنی کا اور یہ فرمایا تم دونوں نے مارا تو دونوں کا دل خوش کرنے کو فرمایا۔ ہمارا وہ ہے ہمارا مالک کے نزدیک ملامت کا اہل ہے جس کو چاہے مقتول کا ملان دے۔ اور امام بخاریؒ کی ایک روایت میں ہے کہ ابو جہل کے قاتل معاذ کے دونوں بیٹے تھے جو ایک روایت میں ہے کہ معاذ بن عمروؓ نے اس کو مارا اور شاید سب قاتل میں شریک ہوں۔

عُثِرُوا فِي الْخُجُوعِ وَالْمُحَلِّينَ مَعَادُ نُنْ عَثِرُوا فِي  
الْخُجُوعِ وَمَعَادُ نُنْ عَثِرُوا.

کس نے مارا؟ ہر ایک بولنے لگا میں نے مارا۔ آپ نے فرمایا کیا تم  
نے اپنی ٹکڑی صاف کر لیں؟ وہ بولے نہیں۔ جب آپ نے  
دونوں کی ٹکڑیوں دیکھیں اور فرمایا تم دونوں نے اس کو مارا ہے۔  
پھر اس کا سامان معاذ بن عمرو بن جموح کو دلایا اور وہ دونوں لڑکے  
یہی تھے ایک معاذ بن عمرو بن جموح اور دوسرے معاذ بن عمروؓ

۳۵۷۰۔ حضرت عوف بن مالک سے روایت ہے کہ (ایک  
قبیلہ ہے) کے ایک شخص نے دشمنوں میں سے ایک شخص کو مارا  
اور اس کا سامان لینا چاہا لیکن خالد بن ولیدؓ نے (جو سر دار تھے لشکر  
کے رسول اللہؐ کی طرف سے) نہ دیا اور وہ حاکم تھے تو عوف بن  
مالک رسول اللہؐ کے پاس آئے اور آپ سے یہ حال بیان کیا۔ آپ  
نے خالد سے فرمایا تم نے اس کو سامان کیوں نہ دیا؟ خالدؓ نے کہا وہ  
سامان بہت تھا یا رسول اللہؐ (تو میں نے) وہ سب دینا مناسب نہ  
جانتا۔ آپ نے فرمایا دے دے اس کو۔ پھر حضرت خالدؓ حضرت  
ان عوفؓ کے سامنے سے نکلے اور اس نے ان کی چادر کھینچی اور کہا  
جو میں نے بیان کیا تھا رسول اللہؐ سے وہی ہوا تھا (یعنی خالدؓ کو  
شرمندہ کیا کہ آخر تم کو سامان دینا پڑا کہ یہ سن کر رسول اللہؐ غصے  
ہوئے اور فرمایا اے خالدؓ مت دے اس کو۔ اے خالدؓ مت دے  
اس کو کیا تم چھوڑنے والے ہو میرے سر داروں کو۔ تمہاری ان کی  
مثال ایسی ہے جیسے کسی نے اونٹ یا بکریاں چرانے کو لیں پھر چرایا  
ان کو اور ان کی پیاس کا وقت دیکھ کر عوض پر لاپید انہوں نے چنا

۳۵۷۰۔ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ جَيْشِ رَسُولِ اللَّهِ مِنْ الْعَنْثَرِ مَالِكًا  
مِنْهُمْ فَتَنَعَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَكَانَ وَلِيًّا عَلَيْهِمْ  
فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَوْفُ  
بْنُ مَالِكٍ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لِمَالِكٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ  
تُعْطِيَهُ سَلْبَةً قَالَ اسْتَكْرَهْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ  
(ادْفَعْهُ إِلَيْهِ) فَمَرَّ خَالِدٌ بِعَوْفٍ فَمَحَّرَ بِرَدِّهِ  
ثُمَّ قَالَ هَلْ اسْتَحْزَنْتَ لَكَ مَا ذَكَرْتَ لَكَ مِنْ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَهُ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَغْضِبَ فَقَالَ لَا  
تُعْطِيَهُ يَا خَالِدُ لَا تُعْطِيَهُ يَا خَالِدُ هَلْ أَتَيْتَ  
فَأَرَى كُنْتُ لِي أَمْرًا بِي إِنَّمَا مَنَعَكُمْ وَمَنَعَهُمْ كَمَنْعِي  
وَجَلِي اسْتَرْعَى إِلَيَّ أَوْ غَنِمًا فَرَعَاهَا ثُمَّ تَحَقَّنَ  
سَبْقُهَا فَأَلْزَمَهَا حَوْشًا فَشَرَعَتْ فِيهِ فَشَرِئَتْ  
صَبْغَةً وَتَوَكَّتْ كَثْرَةَ فَصَبَّغَتْ لَكُمْ وَكَثْرَةَ

(۳۵۷۰) یہ واقعہ خود موت کا ہے جو ۸ھ میں ہوا رسول اللہؐ نے زید بن حارثہؓ کو تین ہزار لشکر کا سر دار کر کے شام کے ملک میں بھیجا  
اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہوں تو جعفر بن ابی اسودؓ کو سر دار چن لو اگر جعفر بھی شہید ہوں تو عبد اللہ بن رواحہؓ کو سر دار چن۔ چنانچہ موت میں جو مقام میں  
ایک قریب ہے لڑائی ہوئی اور اتفاق سے تین سر دار شہید ہوئے۔ آخر خالد بن ولیدؓ مسلمانوں کی صفوں سے سر دار ہوئے۔ آخر ٹکڑیوں ان کی  
لڑتے لڑتے ٹوٹ گئیں خرب لڑے جب کہ اسے قتالی سے مسلمانوں کو فتح دی حالانکہ نصاریٰ کا لشکر شہر میں ایک لاکھ تھا اور مسلمان تین ہزار تھے  
حضرتؐ نے عوفؓ کے خلاف سے جو غلہ گوریا ہو اور وہ کیا اور ان کی ہمت نہ کی تاکہ مسلمان سر داروں کی اطاعت کریں اور سر داروں کا رعب  
باقی رہے۔ نو دہائی نے کہا اس میں یہ لاکھ ہوتا ہے کہ حضرتؐ نے ذی حق کے حق کو کیسے روکا؟ اور اس کا جواب یہ ہے کہ شاید آپ نے جو

عَلَيْهِمْ ۝

شروع کیا پھر صاف صاف پی گئیں اور کھٹ چھوڑ دیا تو صاف  
(یعنی اچھی باتیں) تو تمہارے لیے ہیں اور بری باتیں سرداروں پر  
ہیں (یعنی بدنامی اور موانعِ خدا سے ہو)۔

۴۵۷۱- خوف بن مالک اچھی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں  
جو لوگ زیہ بن حارث کے ساتھ گئے ان کے ساتھ گیا غزوہ موذ  
میں اور میری مدد میں سے بھی آگئی۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی  
طرح جیسے اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ خوف نے کہا اے خالد اتم  
کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان قاضی  
کو دلایا ہے۔ خالد نے کہا بے شک مگر مجھے یہ سلمان بہت معلوم  
ہوتا ہے۔

۴۵۷۲- سلمہ ابن الاکوف سے روایت ہے ہم نے جہاد کیا رسول  
اللہ کے ساتھ ہوا قرن کا جو ۸ھ میں ہوا ایک دن ہم صحیح کائنات کر  
رہے تھے رسول اللہ کے ساتھ اسے میں ایک شخص آیا مال اونٹ  
پر سوار اس کو بٹھا پھر ایک قسم اس کی کمر سے لگا اور اس سے  
باندھ دیا۔ بعد اس کے آیا اور لوگوں کے ساتھ کھانا کھانے لگا اور  
دوھر اور دیکھنے لگا (دو ہاسوس (گو کندہ) تھا کافروں کا) اور ہم  
لوگ ان دونوں باتوں سے اور بیٹھے پیدل بھی تھے (جس کے پاس  
سواری نہ تھی) اسے میں ایک ایک دوڑا اور اپنے اونٹ کے پاس آیا  
اور اس کا قسم کھوا اس کو بٹھا پھر آپ اس پر بیٹھا اور اونٹ  
کو کھڑا کیا اونٹ اس کو لے کر بھاگا (اب چلا کافروں کو خبر دینے  
کے لیے) ایک شخص نے اس کا پیچھا کیا تا تک رنگ کی اونٹنی پر۔

۴۵۷۱- عَنْ عَوْفٍ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ  
خَرَجْتُ مَعَ مَنْ خَرَجَ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فِي  
غَزْوَةِ مُؤْتَةَ وَرَافِقِيهِ مَذْيَبُ بْنُ الْيَمَنِ وَصَافِي  
الْحَدِيثِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَوْفِهِ  
عَزَّ اللَّهُ قَالَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ عَوْفٌ فَلَقْتُ بَا  
عَالِدًا أَنَا عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى  
بِالسَّلَامِ لِلْقَاتِلِ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي اسْتَكْرَهُ.

۴۵۷۲- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَفِ قَالَ  
غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَوَارِدَ فَبَا نَحْنُ تَتَضَخَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ عَلَى حِمْلٍ أَجْمَرٍ  
فَأَنَاحَهُ ثُمَّ انْتَرَعَ طَلْقًا مِنْ حَقَبٍ فَكَبِدَ بِهِ الْحِمْلَ  
ثُمَّ تَقَدَّمَ يَتَدَلَّى مَعَ الْقَوْمِ وَجَعَلَ يَنْظُرُ وَيَبْصُرُ  
صَنِغَةً وَرَقَةً فِي الطَّيْرِ وَتَغَضُّا مُشَابَهُ إِذْ خَرَجَ  
يَتَشَدَّى فَاتَى حِمْلَهُ فَاطْلَقَ قِدْدَهُ ثُمَّ أَلَامَهُ وَتَقَدَّمَ  
عَلَيْهِ فَأَنَارَهُ فَأَشْدَتْ بِهِ الْحِمْلَ فَاتْبَعَهُ رَجُلٌ عَلَى  
نَلَقٍ وَرَفَاقَةٍ قَالَ سَلَمَةُ وَخَرَجْتُ أَشْدُّ فَكُنْتُ  
عِنْدَ وَرَثَةِ الْبَلَاءِ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ

جہاد کو کیا ہو لیکن اس وقت نہ دیا تاکہ خالد کو نہ ہو دوسرے یہ کہ آپ نے اس کا بدل قاضی کو کچھ اور دلایا جس سے وہ اس سلمان کے  
چھوڑنے پر راضی ہو گیا اور اس میں مصلحت بھی تھی اچھی۔

(۳۵۷۲) اس حدیث سے یہ لاکھ جاسوس عربی کا قتل دوسرے ہے اور اس پر اتفاق ہے کہ جاسوس کی کا بھی قتل مالک اور عروانی کے  
تذریک و دست ہے اس لیے کہ جاسوس سے اس کا ہدف ٹوٹ گیا اور مجبور کے نزدیک عہد نہ لگا اور جاسوس مسلمان کو سرخوئی کے انکار کا بھی  
قول ہے اور مالک کے نزدیک اس کو قتل کریں گے۔ (نودی مختصر)

سلاطین نے کہا میں بیدل دوڑتا چلا پہلے میں اونٹنی کے سرین کے پاس تھا (جو اسکے تعاقب میں چار دیواری میں) اور آگے بیڑیا یہاں تک کہ اونٹ کے سرین کے پاس آگیا اور آگے بیڑیا یہاں تک کہ اونٹ کی گھیل میں نے پکڑ لی اس کو بھلیا۔ جو غمی اونٹ نے اپنا گھنا زمین پر لٹکا میں نے تگوار سوتلی اور اس مرد کے سر پر ایک دو کپڑا گر پڑا پھر میں اونٹ کو کھینچا ہوا اس کے سامان اور ہتھیار سمیت لے کر آپ رسول اللہ کو گلوں کے ساتھ تھے جو آگے تشریف لائے تھے (میرے انتظار میں) مجھ سے ملے اور پوچھا کس نے مارا اس مرد کو؟ لوگوں نے کہا کورع کے بیٹے نے۔ آپ نے فرمایا اس کا سب سامان کورع کے بیٹے کا ہے۔

باب: قیدیوں کے ذریعے مسلمان قیدیوں کو آزاد کرانے کا بیان

۳۵۷۳ھ سلاطین کورع سے روایت ہے کہ ہم نے جہاد کیا فزارة سے (جو ایک قبیلہ ہے مشہور عرب میں) اور ہمارے سردار حضرت ابو بکر صدیق تھے۔ رسول اللہ نے ان کو امیر بنایا تھا ہم پر جب ہمارے اور پانی کے بیچ میں ایک گڑی کا صلا رہا (یعنی اس پانی سے جہاں فزارة رہتے تھے) حکم کیا ہم کو ابو بکر نے ہم کھجلی رات کو اترنے سے پھر ہر طرف سے حکم کیا حملے کا اور پانی پر پہنچے۔ وہاں جو مرد اگیا وہ مارا گیا اور جو قید ہوئے اور میں ایک ٹکڑے کو تاک رہا تھا جس میں بچے اور عورتیں تھیں (کافروں کی)۔ میں ڈرا کہیں وہ مجھ سے پہلے یہاں تک نہ پہنچ جائیں۔ میں نے ایک حیر مارا ان کے اور پہاڑ کے بیچ میں۔ حیر کو دیکھ کر وہ غمگین۔ میں ان سب کو ہانکا ہوا الا ان میں ایک عورت فزارة کی جو چڑا ہستی تھی اس کے ساتھ ایک لڑکی تھی نہایت خوبصورت میں ان سب کو

وَرَبِّكَ فَحَمَلْتُ ثُمَّ تَقَدَّمْتُ حَتَّى أَخَذْتُ بِجَعَامِ الْحَمَلِ فَأَلَحَّضْتُهُ فَلَمَّا وَضَعْتُ رُكْبَتِي فِيهِ الْأَرْضَ اسْتَرْطَطْتُ سَبْعِي فَصَرَمْتُ رَأْسَ الرُّحْلِ فَتَدَرَّتْ ثُمَّ جِئْتُ بِالْحَمَلِ أَشْوَدَّ عِلْبِهِ رَحْلُهُ وَسِلَاحُهُ فَاسْتَفْتَيْتَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَنْسُ مَعَهُ فَقَالَ مَنْ قَتَلَ الرُّحْلَ قَالُوا إِنَّهُ لَا أَكْوَاجَ قَالَ لَهُ سَلِّهُ أَخْمُجْ.

باب: التَّغْيِيلِ وَفِدَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِالْأَسَاوِ

۳۵۷۳ھ عَنِ سَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَجِ قَالَ غَزَوْنَا فَزَارَةَ وَعَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ أَمْرًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَلَمَّا كَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمَاءِ سَاعَةً أَمَرَنَا أَبُو بَكْرٍ فَعَرَضْنَا ثُمَّ شَرُّنَا فَعَارَةً فَوَرَدَ الْمَاءَ فَقَتَلَ مَنْ قَتَلَ عَلَيْهِ وَسَيِّ وَأَنْعَلُوا بَنِي عُنُقٍ مِنْ الثَّلَاثِ فِيهِمُ الْمَرْكُوبِيُّ فَحَشِيتُ أَنْ يَسْبِقُونِي إِلَى الْفَحْلِ فَرَمَيْتُ بِسَهْمٍ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْفَحْلِ فَلَمَّا رَأَوْا السَّهْمَ وَقَفُوا فَحَلَّتْ بِهِمْ أَسْوَفُهُمْ وَفِيهِمْ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي فَزَارَةَ عَلَيْنَا فَشَغَّ مِنْ أَدَمٍ قَالَ الْفُشْغُ الْفُشْغُ مَعَهَا ابْنَةٌ لَهَا مِنْ أَحْسَنِ الْعَرَبِ فَسَقَطَتْ حَتَّى لَأَيْتُ بِهِمْ أَنَا بَكْرٍ فَقَتَلْتَنِي أَبُو بَكْرٍ ابْنَتَهَا فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَمَا

(۳۵۷۳ھ) توفیق لے کہا اس حدیث سے کہ یہ کاجڑ لٹکا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت کے بدلے مردوں کا چھڑانا جائز ہے اور ماں بیٹی میں

جہادی کرنا اور سب سے جب بیٹی جوان ہو۔ اسی مختصر



حضرت ابو بکرؓ کے پاس لایا انہوں نے وہ لڑکی انعام کے طور پر مجھ کو دے دی۔ جب ہم مدینہ میں پہنچے اور ابھی میں نے اس لڑکی کا کپڑا تک نہیں کھولا تھا تو جناب رسول اللہؐ مجھ کو بازار میں لے اور فرمایا اسے ستر دو لڑکی مجھ کو دیدے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! قسم اللہ کی وہ مجھ کو بھلی لگی ہے اور میں نے اس کا کپڑا تک نہیں کھولا۔ پھر دوسرے دن مجھ کو رسول اللہؐ بازار میں لے اور فرمایا اسے ستر دو لڑکی مجھ کو دے دے تیرا پاپ بہت اچھا تھا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! وہ آپ کی ہے قسم خدا کی میں نے تو اس کا کپڑا تک نہیں کھولا۔ پھر رسول اللہؐ نے وہ لڑکی مکہ والوں کو بھیج دی اور اس کے بدلے کئی مسلمانوں کو چھڑ لیا جو مکہ میں قید ہو گئے تھے۔

باب: جو مال کافروں کا بغیر لڑائی کے ہاتھ

آئے اس کا بیان

۴۵۷۴۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس بستی میں تم آئے اور وہاں تمہارے تو تمہارا حصہ اس میں ہے اور جس بستی والوں نے خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کی یعنی لڑائی کی تو پانچواں حصہ اس کا اللہ اور رسول کا ہے اور باقی چار حصے تمہارے ہیں۔

۴۵۷۵۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا بنی قریظہ کے مال ان مالوں میں ہے جسے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو دینے اور مسلمانوں نے ان پر چڑھائی نہیں کی گھوڑوں اور

کشتہ کیا تو تمہاری فقیہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم می شوق قتال یا سلمۃ حب لی فخرۃ فقلت یا رسول اللہ واللہ لقد اغتشی و ما کتفت لہا تو ما ثم فقیہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فقد فی الشوق قتال لی یا سلمۃ حب لی فخرۃ للہ ابولہ فقلت میں لک یا رسول اللہ فواللہ ما کتفت لہا تو ما فمت بہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی اکل منکۃ فقدی بہا فاما من المسلمین کاتوا اسروا بکۃ۔

باب حکم الفیء

۴۵۷۴۔ عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ ﷺ فذکر أصحابہ بنہا وقال قال رسول اللہ ﷺ (( ایتما قریۃ اتشوموا وافضم فیہا فسنہکم فیہا وایما قریۃ غصت اللہ وزسولہ فإن حفسہا للہ ولزسولہ ثم ہی لکم))۔

۴۵۷۵۔ عن عمر قال کانت لثوالب بنی النضیر مہا افاۃ اللہ علی رسولہ مہا ثم یوجف علیہ المسلمون یحیل ولما رکنوا

(۴۵۷۴) اس حدیث میں بیان ہے مال فتح اور غنیمت کا بھی جو ملک بدون جنگ کافروں نے خالی کر دیا اس سے قابو میں آیا وہ سب کا سب مال ہے بیت المال کا اس کو بھی کہتے ہیں اس میں غازیوں کا حصہ مقرر نہیں لیکن اگر وہاں جا کر غنیمتیں تو ہلو حصے حصہ نہیں کے اس واسطے کہ مصارف بیت المال میں غازی بھی داخل ہیں۔ اور جو ملک جنگ سے رنج ہو اس میں پانچواں حصہ بیت المال کا ہے اور باقی چار حصے غازیوں کے۔ اس کو غنیمت کہتے ہیں (غنائم) شہداء کو دی کہ کہا ثانی کے نزدیک یعنی میں بھی کس واجب ہے جیسے غنیمت میں واجب ہے اور باقی مالہ نے انکسار کیا ہے کہ میں میں نہیں ہے۔ اسی مقدمہ نے کہ سوا ثانی کے کن سے پہلے کوئی نہیں جس کا قتل نہیں ہوا۔

(۴۵۷۵) نوٹی نے کہا ایک سال کا خرچ کالے لیکن سال پورا ہونے سے پہلے وہ صرف ہو جائیگا کاموں میں۔ اسی وجہ سے وہ

لوٹوں سے کیسے مال غاصم رسول اللہ ﷺ کے تھے آپ اس میں سے اپنے گھر کا خرچ ایک سال کا نکال لیتے اور جو بچ رہتا وہ گھوڑوں اور احمیادوں کی خرید میں صرف ہوتا۔

۳۵۷۶۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرل۔

۳۵۷۷۔ زہری سے روایت ہے کہ مالک ابوس کے بیٹے نے حدیث بیان کی ان سے مجھے حضرت عمرؓ نے بلا بھیجا میں ان کے پاس دن چڑھے آیا وہ اپنے گھر میں تخت پر بیٹھے تھے گدی پر اور کوئی فرش اس پر نہ تھا اور کچھ لگے ہوئے تھے ایک چڑے کے کچے پر۔ انہوں نے کہا اے مالک! امیری قوم کے کئی گھروالے دوڑ کر میرے پاس آئے میں نے ان کو کچھ تھوڑا دلا دیا ہے تو ان سب کو بانٹ دے۔ میں نے کہا کاش یہ کام آپ اور کسی سے لیوں۔ انہوں نے کہا تو لے لے اے مالک! اسے میں یرغام (ان کا عرض بیگے اور خدمت گار) آیا اور کہنے لگا اے امیر المؤمنین! عثمان بن عفان اور عبدالرحمن بن عوف اور زبیرؓ اور سعدؓ حاضر ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا اچھا ان کو آنے دے۔ وہ آئے پھر یرغام غلام آیا اور کہنے لگا عباسؓ اور علیؓ آنا چاہتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا اچھا ان کو بھی اجازت دے۔ عباسؓ نے کہا اے امیر المؤمنین! امیر اور اس جموں کے گھوڑے اور عا ہاڑ چور کا فیصلہ کر دیجئے اور ان کو اس نئے سے

فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةٌ فَكَانَ يُبْقِي عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَنَةً وَمَا تَقَى بَعْمَتَهُ فِي الْفَرَاحِ وَالسَّاحِ عُدَّةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

۳۵۷۶۔ عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۳۵۷۷۔ عَنْ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ مَالِكَ بْنَ أَوْسٍ حَدَّثَنَا قَالَ أُرْسِلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَجِئْتُهُ حِينَ تَغْلِي النَّهَارَ قَالَ فَوَجَدْتُهُ فِي تَبِيٍّ جَلِيسًا عَلَى سَرِيرٍ مُغْضِيًا إِلَيَّ رُمَالَهُ مُنْجِفًا عَلَى وَسَادَةٍ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ لِي يَا مَالِكُ إِنَّكَ قَدْ دَفَأَ أَهْلُ أَيْمَانٍ مِنْ قَوْمِكَ وَقَدْ أَمَرْتُ فِيهِمْ بِرَضْعٍ فَحَلَلُهُ فَلَفِيسَةً يَنْهَهُمْ قَالَ قُلْتُ لَوْ أَمَرْتُ بِهَذَا غَيْرِي قَالَ حَدَّثَنَا مَالٌ قَالَ فَخَاتَمَ يَرْفَعُ فَقَالَ حَلَّ لَكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يَا عُثْمَانُ وَعَبُو الْخَضَنِيِّ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدُ فَقَالَ عُمَرُ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ فَذَسَلُوا ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ حَلَّ لَكَ يَا عِثْمَانُ وَغُلِي قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمَا فَقَالَ عِثْمَانُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَقْضِي تَبِيَّ وَتَبِيَّ هَذَا الْكَأَذِبُ فَأَذِنَ

تو جب آپ نے وہ وقت پائی تو آپ کی راجہ کے بدل کر وہ بھی اور عثمانؓ آپ نے بیٹے بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

(۳۵۷۷) ہذا یہ چاروں اہل حق جموں کے گھوڑے اور عا ہاڑ چور حضرت علیؓ کو کئے اور اس کی تاویل یوں کی ہے کہ یہ شرط کے طور ہیں اور شرط محذوف ہے یعنی اگر حضرت علیؓ انصاف نہ کریں اور حق پر راضی نہ ہوں تو وہ ایسے ہونگے یا بطور پیار کے جیسے باپ بیٹے کو کہتا ہے۔ کیوں کہ عباسؓ بچا تھے اور مثل باپ کے تھے۔ امام بازرگانی نے کہا کہ حضرت علیؓ کی شان بہت بڑی ہے اور ان میں ان چاروں اوصاف میں سے کوئی دو صفت نہ تھا کہ وہ سچے راست باز ایک لائق دار تھے گو ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ معصوم تھے بلکہ معصوم صرف رسول اللہ ﷺ تھے یا جس کو آپؐ نے معصوم کہا اور ہم کو حکم ہے صحابہ کرام کے ساتھ ایک گمان کرنے کا اور ہر ایک پر ایک بات ہے ان کو کہا کہ کھینے کا اور اگر تاویل نہ ہوتے تو یہ کہیں کے کہ راویوں نے جوت کہا اور یہ تاویل بھی ہو سکتی ہے کہ ایک امر ایک کے نزدیک خطا ہے اور دوسرے کے نزدیک نہیں ہوتا جیسے مالکی نہیں چیتے والے کو ناقص الدین کہے پر کئی اس کو کامل الدین کہے گا جیسے ہی ہو سکتا ہے کہ حضرت عباسؓ حضرت علیؓ کی کارروائی کو قتلہ کہتے ہوں لیکن حضرت علیؓ اس کو تلک کہتے ہوں۔ اجماعی مختصراً ۛ

راحت دیجئے۔ مالک بن اوس نے کہا میں جانتا ہوں کہ ان دونوں نے (یعنی حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ نے) عثمانؓ اور عبدالرحمنؓ اور زبیرؓ اور سعدؓ کو اس لیے آگے بھیجا تھا کہ وہ حضرت عمرؓ سے کہہ کر فیصلہ کراویں۔ حضرت عمرؓ نے کہا تمہرو میں تم کو قسم دیتا ہوں اس خدا کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہم ظالموں کے مال میں وارثوں کو کچھ نہیں ملتا اور جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے؟ سب نے کہا ہاں ہم کو معلوم ہے۔ پھر حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا میں تم دونوں کو قسم دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کی جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہم ظالموں کو کوئی وارث نہیں ہو گا جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے؟ ان دونوں نے کہا ہاں شک ہم جانتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا اللہ تعالیٰ نے رسول اللہؐ کے ساتھ ایک بات خاص کی تھی جو اور کسی کے ساتھ خاص نہیں کی، فرمایا اللہ نے جو دیا اپنے رسول کو گاؤں و باؤں کے مال میں سے وہ اللہ اور رسول کا ہی ہے (مجھے معلوم نہیں کہ اس سے پہلے کی آیت بھی انہوں نے پڑھی یا نہیں)۔ پھر حضرت عمرؓ نے کہا تو رسول اللہؐ نے تم لوگوں کو نبیؐ تفسیر کے مال بابت دیئے اور قسم خدا کی آپ نے مال کو تم سے زیادہ نہیں سمجھا اور نہ یہ کیا کہ آپ لیا ہو اور تم کو نہ دیا ہو یہاں تک کہ یہ مال رو گیا اس میں سے رسول اللہؐ ایک سال کا بچا

الْقَادِرِ الْخَائِبِ فَقَالَ الْقَوْمُ اَحَلَّ نَا اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَالْفَضِي بَيْنَهُمْ وَارْتَفَعَتْ فَقَالَ مَالِكُ بْنُ اَوْسٍ يُحِبُّنَ اَيُّيْهِ اَتَتْهُمْ قَدْ كَانُوا فَلَغَوْهُمْ لِذَلِكَ فَقَالَ عُمَرُ اَيُّهَا اَنْتُمْ كُنْتُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي يَدْفَعُوْهُ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ اَنْتُمَنْ اَنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( لَا نُؤْوِي مَا تَرَكْتُمْ صَدَقَةً )) قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ اُخْبِرَ عَلِيُّ التَّمِيْمِي وَغُلِيْ فَقَالَ اَنْتُمْ كُنْتُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي يَدْفَعُوْهُ تَقُوْمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ اَنْتُمَنْ اَنْ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( لَا نُؤْوِي مَا تَرَكْتُمْ صَدَقَةً )) قَالَا نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ اللّٰهَ حَلَّ وَغَزَّ كَلَامَ عَصْرٍ رَّسُوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَاصَّةٍ لَّمْ يُخَصَّصْ بِهَا اَحَدٌ غَيْرُهُ قَالَ مَا اَعَاذَ اللّٰهُ عَلٰی رُسُوْلِهِ مِنْ اَحَلِّ الْفَرِيْ فَوَلَّوْهُ وَلِلرَّسُوْلِ مَا اُذْرِيْ حَلَّ فَرَأَ الْاَيُّهُ اَيُّيْهِ قَبْلَهَا اَمْ لَا قَالَ فَفَسَمِعَ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَكُمُ اَمَوَانَ يَبِيِ النَّظِيْرِ فَوَلَّوْهُ مَا اَسْتَأْذَنَ عَلَيْكُمْ وَتَا اَحَدًا فَوَلَّوْكُمْ حَتّٰى اَيُّيْهِ هَذَا اَمَامًا فَكَانَ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ مِنْهُ نَفَقَةً

تھ حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ کو یہ حدیث معلوم تھی تو پھر انہوں نے کیوں جھگڑا کیا؟ علماء نے اس کا جواب دیا ہے کہ ان دونوں کا بھڑکا تقسیم کے لیے تھا وہ یہ چاہتے تھے کہ جائیدادوں میں بٹ جائے اور ہر ایک اپنے حصہ میں رہی کہ خبر ہے جسے رسول اللہؐ کرتے تھے پر حضرت عمرؓ نے اس کی تقسیم نہ جانور کی اس وجہ سے کہ جب بہت نلند گزار جائے تو لوگ اس کو میراث نہ سمجھتے لیکن خاص کر ایسی حالت میں کہ نبیؐ کا حصہ بچا کے ساتھ آدھوں آدھوں ہوتا ہے تو کوئی خیال کرے گا کہ یہ تقسیم بلور حاکم کے تقسیم کی تھی اور جب حضرت علیؓ کی خلافت ہوئی تو انہوں نے بھی اس کو تقسیم نہیں کیا بلکہ صدقہ کے طور پر قائم رکھا اور سلطان نے اس شخص کو جس نے حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کا ظلم ناک کے باب میں بیان کیا تھا یہی جواب دیا کہ کیا حضرت علیؓ کر اللہ وجہ نے بھی تھ پر ظلم کیا ہے جب وہ چپ ہو گیا اور سلطان نے اس کو سخت اور سخت کہا۔

خرج نکال لینے اور یوں کہ رہا وہ بیت المال میں شریک ہو گا۔  
 حضرت عمرؓ نے کہا میں تم کو قسم دیتا ہوں اس اللہ تعالیٰ کی جس نے  
 حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں تم یہ سب جانتے ہو یا نہیں؟  
 انہوں نے کہا ہاں جانتے ہیں۔ پھر حمدی عباسؓ اور علیؓ کو کسی سی  
 انہوں نے بھی یہی کہہ۔ پھر حضرت عمرؓ نے کہا جب رسول اللہؐ کی  
 وفات ہوئی تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کہا میں ولی ہوں جناب  
 رسول اللہؐ کا تو تم دونوں اپنا ترکہ مانگنے آئے عباسؓ تو اپنے بیٹے کا  
 ترکہ مانگتے تھے (یعنی رسول اللہؐ عباسؓ کے بھائی کے بیٹے تھے)  
 اور حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ اہل بیؓ کی کا حصہ ان کے باپ کے مال  
 سے چاہتے تھے (یعنی حضرت فاطمہؓ زہراؓ کا جو بی بی حمیم حضرت  
 علیؓ کی اور بنی حمیم حضرت رسول اللہؐ کی) ابو بکرؓ نے یہ جواب دیا  
 کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے ہمارے مال کا کوئی وارث نہیں ہو تا جو  
 ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے تم نے ان کو جو مال گوارہ دعا باز چور  
 سمجھا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ سچے نیک ہدایت پر تھے حق نے  
 تالیق تھے پھر حضرت ابو بکر صدیقؓ کی وفات ہوئی اور میں ولی ہو۔  
 رسول اللہؐ گوارہ ابو بکر کا تم نے مجھ کو بھی جو مال گوارہ دعا باز چور  
 اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں سچا ہوں 'نیک ہوں' ہدایت پر ہوں'  
 حق کا تالیق ہوں میں اس مال کا بھی ولی رہا پھر تم دونوں میرے پاس  
 آئے اور تم دونوں ایک ہو اور تمہارا حکم بھی ایک ہے (یعنی اگرچہ  
 تم ظاہر میں دو شخص ہو مگر اس لحاظ سے کہ قرابت رسول دونوں

سَبَّحَ ثُمَّ يَحْمِلُ مَا يُفِي أَسْوَدَ الْعَالِ ثُمَّ قَالَ  
 لَشَيْئِكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي يَذِيقُ نَفْسُومَ السَّمَاءِ  
 وَتَوَضُّعُ الْعُلَمَاءِ فَلَمَّا قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ نَشَدَ  
 عَنَّا وَعَلَيْ بَيْنِي مَا نَشَدُ بِهِ فَفُتِحَ الْقَلْعَانِ  
 ذَلِكَ قَالَا نَعَمْ قَالَ فَلَمَّا تَوَقَّعَ رَسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَا  
 نَطْلُبُ مَوَازِنَ مِنْ أَمْرِ أَمِيرِكُمْ وَتَطْلُبُ هَذَا  
 مَوَازِنَ مِنْ أَمْرِ أَمِيرِكُمْ فَلَمَّا قَالَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَا  
 نُورِثُ مَا تَوَرَّثْتُمْ صَدَقَةٌ )) فَأَرَبْنَا كَأَنَّا  
 إِنَّمَا عَادُوا حَابِيًا وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ لَصَادِقٌ بَارٌّ  
 رَاضِيٌ نَابِغٌ لِلْحَقِّ ثُمَّ تَوَقَّعَ أَبُو بَكْرٍ وَأَنَا وَلِيُّ  
 رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَلَّى أُمِّي  
 بَكْرٌ فَأَرَبْنَا سَبَّحَ كَأَنَّا إِنَّمَا عَادُوا حَابِيًا وَاللَّهُ  
 يَعْلَمُ إِنِّي لَصَادِقٌ بَارٌّ رَاضِيٌ نَابِغٌ لِلْحَقِّ  
 فَوَلَّيْنَا ثُمَّ جِئْنِي أَهْلًا وَهَذَا وَأَتَيْنَا جَمِيعَ  
 وَأَمْرُكُمْ وَنَجِدُ نَفْسُومَ الْأَعْيُنِ إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّا  
 جِئْتُمْ دَعَاكُمْ عَلَى أَنَّ عَلَيْكُمْ عَهْدُ  
 اللَّهُ أَن تَعْمَلُوا فِيهَا بِأَلْبَابِي كَمَا تَعْمَلُونَ رَسُولُ

ہو یہاں بھی وہی جو ہے جو پھر حضرت عباسؓ کے قول کی گوری جو انہوں نے حضرت علیؓ کے لیے کہا تھا وہی انتقام کے چار ہوں گا جو  
 جناب رسول اللہؐ کرتے تھے اب دیکھا جائے کہ شیعہ جو حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کو کہتے ہیں کہ انہوں نے ہمارے مذکر غیرہ  
 میں حضرت فاطمہؓ زہراؓ کا حق نہ دیا اور اس کو ہمارا کیا ہے طعن کس قدر نامستول ہے کیونکہ حضرت ابو بکرؓ نے جو حدیث حضرت سے سنی تھی اس  
 کے خلاف کہیے عمل کر سکتے تھے؟ البتہ اگر حضرت ابو بکر صدیقؓ اس مال کو خود کھا جاتے یا اپنے صحابہؓ میں لاتے اور حضرت کے گھر بار پر صرف  
 نہ کرتے تو بھی طعن کا موقع ہو گا اور اسی طعن میں جو تو قوں کو طعن آئی کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے اور حدیث اور یوں کہ ظالم اور غیر اور غیر  
 اور شام کے حاکم ہو چکے تھے جو انھوں کر دونوں روپیہ حاصل کا مالک تھا اور جس کی سلطنت اتنی وسیع ہو اور وہ اس میں رہتی برابر ہے ایمانی تھے

میں موجود ہے جس ایک شخص کے (ہو) تم نے یہ کہا کہ یہ مال ہمارے پروردگار میں نے کیا اچھا اگر تم چاہے ہو تو میں تم کو دے دیتا ہوں اس شرط پر کہ تم اس مال میں وہی کرتے رہو گے جو جناب رسول اللہ کیا کرتے تھے۔ تم نے اسی شرط سے یہ مال مجھ سے لیا پھر حضرت عمرؓ نے کہا کیوں ایسا ہے؟ انہوں نے کہا میں حضرت عمرؓ نے کہا پھر تم دونوں اب میرے پاس آئے ہو فیصلہ کرانے کو اور قسم اللہ کی میں سو اس کے اور کوئی فیصلہ کرنے والا نہیں قیامت تک الہتہ اگر تم سے اس مال کا بند و بست نہیں ہو تا تو مجھ کو پھر دے دو۔

۵۷۸ھ۔ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: رسول اللہ ﷺ کا قول کہ جو مال ہم چھوڑ جائیں اس کا کوئی وارث نہیں بلکہ وہ صدقہ ہوتا ہے۔

۵۷۹ھ۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کی بیویوں نے حضرت عثمانؓ کو حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس بھیجا چاہا اپنا ترکہ مانگنے کے لیے رسول اللہ کے مال سے 'حضرت عائشہؓ نے کہا ان سے کیا جناب رسول اللہ ﷺ نے نہیں فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہو تا جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَتْهَا بِذَلِكَ قَالَتْ أَكْذَبْتُ فَلَا تَعْمَ قَالَتْ ثُمَّ جِئْتَنِي بِأَفْصَى بَيْتِكُمْ وَكَأَنَّ اللَّهَ لَا أَفْصَى بَيْتِكُمْ بَعَثَ فَلَئِنْ تَقُومُ السَّاعَةُ فَإِنِّي عَصَرْتُهَا عَنْهَا فَرَدْتُهَا إِلَيَّ.

۵۷۸ھ۔ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ بْنِ أَحَدَثَانِ قَالَ أُرْسِلَ إِلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ خَضَعَ أَعْلَى أَهْلَ الْبَيْتِ مِنْ قَوْلِكَ بِتَخَوُّ حَنِيتِ مَالِكٍ غَيْرَ أَنِّي فِيهِ فَكَانَ يُثْبِتُ عَلَيَّ أَهْلِي مِنْهُ سَنَةً وَرَبَّمَا قَالَ مَغْفَرٌ بِخَيْرٍ قُوتِ أَهْلِي مِنْهُ سَنَةً ثُمَّ يُجْعَلُ مَا بَقِيَ مِنْهُ مُجْعَلٌ مَالِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ

۵۷۹ھ۔ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَرْوَاحَ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ نُؤْمَرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَأُرْخَذَ أَنْ يَتَخَنَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ إِلَيَّ أَبِي يَخْرُجُ فَسَأَلَهُ مِمَّا فَهُوَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ عَائِشَةُ لَهُنَّ الْقِسْمُ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَمَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ))

ترجمہ: اور سب مسلمانوں کا برابر صدقہ ہے اور چند وخت مجھ کے لیے کیسے چاہیائی کرے گا خدا اس کے حضرت عمر فاروقؓ نے اپنی خلافت میں دو سب مال حضرت عثمانؓ کو دے دیا اس کے پروردگار سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ سے رسول اللہ اس مال کو نصیب کرنے کی نہ تھی اس لیے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ اور اس میں حضرت عمر فاروقؓ کی رائے پر چلنے تھے۔

۱۵۸۰- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
تَعَالَى عَنْهُمَا بَنَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ أَرَسَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ نِسَاءً  
مِيزَانَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مِثْلَ لَدَةِ اللَّهِ عَلَيْهِ بِالنُّعُونِ وَقَدْ كَرِهَ وَمَا بَيْنَ  
مِنْ حُمْسٍ عَشَرَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( لَا تُؤْزُتْ  
مَا تَرَكْتَا صِدْقًا إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْقَالِ )) وَإِنِّي  
وَاللَّهِ لَا أَفَرُّ شَيْئًا مِنْ صِنْفَةِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَالَتِهَا النَّبِيِّ تَخَلَّتْ  
عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَلَأَعْتَمِلَنَّ فِيهَا بِمَا غَوَى بِهِ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَبُو بَكْرٍ أُنْذِنُ  
إِلَى فاطِمَةَ شَيْئًا فَوَحَدْتُ فاطِمَةَ عَلَى أَبِي  
بَكْرٍ فِي ذَلِكَ قَالَ فَهَمَزْتُ فَلَمْ تَكُنْ حَتَّى

۳۵۸۰- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے حضرت  
فاطمہ زہرا رسول اللہ کی صاحبزادی نے حضرت ابو بکر صدیق کے  
پاس کسی کو بھیجا اپنا ترکہ مانگتے کہ رسول اللہ کے ان مالوں میں سے  
جو اللہ تعالیٰ نے دیے آپ کو مدینہ میں اور فدک میں اور جو کچھ  
بچا تھا خیر کے قسم میں سے۔ حضرت ابو بکر نے کہا رسول اللہ  
نے فرمایا ہمارا کوئی دولت نہیں ہو تا اور جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ  
ہے اور حضرت محمد کی اولاد اسی مال میں سے کھائے گی اور میں  
تو قسم خدا کی رسول اللہ کے صدقہ کو کچھ بھی نہیں بدلوں گا اس  
حال سے جیسے رسول اللہ کے زمانہ مبارک میں تھا اور میں اس میں  
وہی کام کروں گا جو جناب رسول اللہ کرتے تھے۔ غرض کہ حضرت  
ابو بکر نے انکار کیا حضرت فاطمہ کو کچھ دینے اور حضرت فاطمہ کو  
غصہ آیا انہوں نے حضرت ابو بکر سے ملاقات چھوڑ دی اور بات نہ  
کی یہاں تک کہ وفات ہوئی ان کی (نودہائی نے کہا ہے ترک ملاقات  
وہ ترک نہیں جو شرع میں حرام ہے اور وہ یہ ہے کہ ملاقات کے  
وقت سلام نہ کرے یا سلام کا جواب نہ دے اور رسول اللہ کے  
بعد صرف چھ مہینہ زندہ رہیں۔ (یہ حضوں نے کہا آٹھ مہینے یا نو مہینے

(۳۵۸۰) ☆ نودہائی نے کہا حضرت علی نے جو بیعت میں رہے اس کی اس کی وجہ خود حضرت علی نے اس روایت میں بیان کر دی اور حضرت ابو بکر  
نے ان کا قدر قبول کیا اور باوجود اس کے کہ حضرت علی نے بیعت میں رہی ابو بکر کی بیعت میں کچھ خلل نہیں ہو تا اس لیے کہ بیعت کی صحت  
کے لیے سب لوگوں کا بیعت کا ضروری نہیں بلکہ جس قدر لوگ طحا اور درسا اور معراج آویں میں سے بیعت کر لیں آسانی سے وہی کافی  
ہے بشرطیکہ دوسرے معجز لوگ خلاف نہ کریں اور حضرت علی کو مہالہ وجہ نے حضرت ابو بکر صدیق کا خلافت نہیں کیا تھا مگر طرک کی وجہ سے  
صرف انہوں نے وہی کار و تدبیر چاہا بلکہ جو ان کی جلالہ قدر اور عظمت شان کے ان کو منظور میں شریک نہیں کیا اس وجہ سے ان کو دروغ  
ہو لا اور بکرا اور عرج کا جلدی کر مخالفت کے لیے اس وجہ سے تھا کہ وہ نہایت ضروری ہو گیا تھا اور یہ کرنے میں ڈر تھا کہ کہیں اور کوئی فتنہ اٹھ  
نہ کھڑا ہو اور اسی واسطے رسول اللہ کے دفن پر بھی اس کو حتم کیا۔ (انجلی مختصر)

حضرت عمر فاروق کا آمان کو مانہند تھا اس لیے کہ حضرت عمر فاروق کے حراج مبارک میں غنی اور مفاتیح تھی وہ دارے کہیں  
حضرت ابو بکر صدیق کی مدد کے لیے کوئی سخت بات کہ جنسین اور بی باہم کے دنوں کو رسول اللہ کی وفات سے دروغ میں تھے اور زیادہ رخ اور  
اور مصلحت فوت ہو جائے کیونکہ حضرت علی نے ان کو ابو بکر کے ساتھ بیعت کر لینے پر راضی کر لیا تھا اور حضرت عمر نے حضرت ابو بکر صدیق  
کو اکیلے جانے سے منع کیا اس خیال سے کہ وہ نرم دل ہیں اور صابر تو نبی باہم ان کو اکیلے یا کچھ سخت نہ کہ جنسین اور شاید اس کی وجہ سے

یاد دہانیے یا ستر دن) بہر حال تین تاریخ رمضان مبارک اللہ  
مقدس کو انہوں نے انتقال فرمایا۔ جب ان کا انتقال ہوا تو ان کے  
خادم حضرت علی بن ابی طالبؓ نے ان کو رات کو دفن کیا اور  
حضرت ابو بکرؓ کو خبر دی کہ (اس سے معلوم ہوا کہ رات کو دفن کرنا  
بھی جائز ہے اور دن کو افضل ہے اگر کوئی عذر نہ ہو) اور نماز پڑھی  
ان پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اور جب تک حضرت فاطمہ  
زہراؓ زندہ تھیں تب تک لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف  
مائل تھے (یہ وجہ فاطمہ کے)۔ جب وہ انتقال کر گئیں تو حضرت علیؓ  
نے دیکھا لوگ میری طرف سے بھر گئے۔ انہوں نے حضرت  
ابو بکرؓ سے صلہ کر لینا چاہا اور ان سے بیعت کر لینا مناسب سمجھا اور  
ابھی تک کسی میں سے گزرے تھے انہوں نے بیعت نہیں کی تھی  
حضرت ابو بکرؓ سے تو حضرت علیؓ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو بلا  
بھیجا اور یہ کہلا بھیجا کہ آپ اکیلے آئیے آپ کے ساتھ کوئی نہ  
آوے کیونکہ وہ حضرت عمرؓ کا آہٹا پسند کرتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے  
حضرت ابو بکر صدیقؓ سے کہا قسم خدا کی تم اکیلے آگے پاس نہ جاؤ  
گے۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا وہ میرے ساتھ کیا کریں گے قسم خدا  
کی میں تو آیا ہوں گا۔ آخر حضرت ابو بکرؓ ان کے پاس گئے  
اور حضرت علیؓ نے تشہد پڑھا (جیسے خطبہ کے شروع میں پڑھتے  
ہیں) پھر کہا ہم نے بچپان سے ابو بکرؓ کی تہادری فضیلت کو اور جو اللہ

تَوَكَّلْتُ وَعَاسَتْ نَفْسُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَتْ أَشْهُرَ فَلَمَّا تَوَكَّلْتُ فَلَمَّا رُوحَهَا عَلَيَّ مِنْ أَبِي طَالِبٍ لَيْلًا وَلَمْ يُؤَدِّ بِهَا أَبَا بَكْرٍ وَصَلَّى عَلَيْهَا عَلَيَّ وَكَانَ يَلْقَى مِنْ النَّاسِ وَحَنَةً حَيَاةً فَطَلَبْتُ فَلَمَّا تَوَكَّلْتُ اسْتَكْرَ عَلَيَّ وَهُوَ النَّاسِ فَانْتَسَرَ مُصَاحَبَةُ أَبِي بَكْرٍ وَمَتَابَعَتُهُ وَلَمْ يَكُنْ يَتَّبِعْ بَلْكَ الْاَشْهُرَ فَاَرْسَلْتُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنْ أَتِنَا وَلَا تَأْتِنَا مَعَكَ أَخَذَ كَرَاهِيَةً مَحْضَرِ عُمَرَ مِنْ الْخَطَابِ فَقَالَ عُمَرُ يَا بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا تَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَخَذَكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَمَا عَسَاغَهُمْ أَنْ يَخْلَعُوا بِِي بَنِي وَاللَّهِ لَا يَأْتِيَهُمْ فَدَخَلَ عَلَيْهِمْ أَبُو بَكْرٍ فَتَشَهُدَ عَلَيْهِ مِنْ أَبِي طَالِبٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّا قَدْ خَرَقْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَبِئْسَ لَكَ وَمَا أَفْعَاكَ اللَّهُ وَلَمْ يَنْتَسِرْ عَلَيْهِمْ حِينَ سَأَلَهُ اللَّهُ بِئْسَ وَلَكِنَّ اسْتَبَدَّتْ عَلَيْهِمُ الْبَالِغَةُ وَكُنَّا نَحْنُ نَرَى قَاتَا حَقًّا لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُ أَبَا بَكْرٍ حَتَّى فَاَضَتْ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا نَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ وَأَقْبَضِي

تو ابو بکرؓ کا دل پھر چاہے اور دوسرا اہل اللہ کہڑا اور حضرت عمرؓ کے ساتھ دونوں طرف دونوں پر عبور بنا تھا اور حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضرت عمرؓ کی قسم کو توڑ دیا کیونکہ قسم کا پورا کرنا جب ہی ضروری ہے کہ اس سے کوئی فائدہ نہ ہو۔

حضرت ابو بکرؓ نہایت نرم دل اور بردبار اور رقیب القلوب تھے ان کو ذرا سی بات میں رونا آجاتا جب حضرت علیؓ نے اپنی قربت اور رشتہ داری اور اپنی فضیلت جو رسول اللہؐ نے بیان فرمائی تھی بیان کی ان کی آنکھیں پھر آئیں اور اسی وقت حضرت علیؓ نے بھی حضرت ابو بکرؓ سے بخوبی بیعت کی۔ صحابہ کرامؓ بھی یہی حال تھا تو اللہ تعالیٰ ان کی شان میں فرماتا ہے اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ وَحَمَّاءُ بَيْنَهُمْ سَخِرَ مِنْ قَادِرِينَ لَهُ ارادہ ملامت میں۔ یہ بات کہ حضرت ابو بکرؓ سے حضرت فاطمہؓ زہراؓ رضی اللہ عنہا کو آگئیں تو حضرت ابو بکرؓ کا اس میں کچھ ضرورت نہ تھانکہ انہوں نے حضرت کی حدیث علیؓ اور ان کا تفریق ہی طرح قائم کرکے اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تفریق فرماتے تھے حضرت ابو بکرؓ نے یہ نہیں ہی

نے تم کو دیا اور ہم رشتہ نہیں کرتے اس نعمت پر جو اللہ نے تم کو دی (یعنی خلافت اور حکومت) لیکن تم نے اکیلے اکیلے یہ کام کر لیا اور ہم سمجھتے تھے کہ ہمارا بھی حق ہے اس میں کیونکہ ہم قربت رکھتے تھے رسول اللہ سے۔ پھر برابر حضرت ابو بکرؓ سے بات کرتے رہے یہاں تک کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی آنکھیں بھر آئیں۔ جب حضرت ابو بکرؓ نے گفتگو شروع کی تو کہا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جناب رسول اللہؐ کی قربت کا لحاظ مجھ کو اپنی قربت سے زیادہ ہے اور یہ جو مجھ میں اور تم میں ان باتوں کی بابت (یعنی فدک اور نصیر اور خمس غیر و غیرہ) اختلاف ہوا تو میں نے حق کو نہیں چھوڑا اور میں نے وہ کوئی کام نہیں چھوڑا جس کو میں نے دیکھا رسول اللہؐ کو کرتے ہوئے بلکہ اس کو میں نے کیا۔ حضرت علیؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا چھا آج۔ پھر کو ہم آپ سے بیعت کریں گے۔ جب حضرت ابو بکرؓ ظہر کی نماز سے فارغ ہوئے تو منبر پر چڑھے اور تشہد پڑھا اور حضرت علیؓ کا قصہ بیان کیا اور ان کے دیر کرنے کا بیعت سے اور جو خدا انہوں نے بیان کیا تھا وہ بھی کہا پھر دعائی مغفرت کی اور حضرت علیؓ نے تشہد پڑھا اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کی فضیلت بیان کی اور یہ کہا کہ میرا دیر کرنا بیعت میں اس وجہ سے نہ تھا کہ مجھ کو حضرت ابو بکرؓ پر شک ہے یا ان کی بزرگی اور فضیلت کا مجھے انکار ہے بلکہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ اس خلافت میں ہمارا بھی حصہ ہے اور حضرت ابو بکرؓ نے اکیلے بغیر صلاح کے یہ کام کر لیا اس وجہ سے ہمارے دل کو یہ رنج

نفسی یندو لقراۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أحبُّ إلیَّ من أصل من قرأنی وأما فادی شحر بنی وینکم من ہذہ المؤمنین فإنی لم أکن فیہا عن فحشٍ وللم أزلما أمراً رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنعہ فیہا إنا صنعہ فقال علیؓ یا بئس بکر مؤعدک فعدیۃ للبیعة فلما صلی أبو بکر صلاۃ الظہر زہی علی المنبر فتشہد و ذکر شان علیؓ وتخلعہ عن البیعة وعذرة بالذی اعتذر إلیہ ثم استعقر وتشہد علیؓ بن أبی طالب فنعظ حق أبی بکر وأتتہ لم یحیلہ علی الذی صنع ففاسد علی أبی بکر ولا إنکاراً للذی فضله اللہ بہ وتکلیفاً لکما نری لکما فی الظاہر نمیباً فاستبد علیاً بہ فوجدنا فی أنفسنا قسراً بذلک المسلمون وقالوا أمتبت فکان المسلمون إلی علیؓ قریباً حیث رجع الظاہر المعروف.

تھ کیا کہ وہ اہل وادعوت دہا لیتے یا اپنے صرف میں لاتے آپ کے بیٹوں اور رشتہ داروں کو نہ دیتے۔ اگر ابو بکر صدیقؓ کی ایسی نیت ہوتی تو اپنا رد وپہر اہل حضرت پر آپ کی زندگی میں کیوں شکر کرتے اور صحابہ کرامؓ ان کی خلافت کو کیوں منظور کرتے ہیں ہمہ حضرت ابو بکرؓ حضرت علیؓ کے جانے پر اکیلے اگلے پاس چلے گئے حضرت عمر فاروقؓ نے منع بھی کیا لیکن نہ ناف اگر احق میں حضرت کے دلوں میں عداوت یا دشمنی ہوتی تو اس طرح ایک دوسرے سے نہ ملنے جلتے یہ سب دھندلیوں کا طوفان ہے جو صحابہ کرامؓ کی شان میں ایسے بے لوثی کے لحاظ نہ لگتے ہیں اور اس کا بدلہ بہت قریب ہے۔



ہو۔ یہ سن کر مسلمان خوش ہوئے اور سب نے حضرت علیؑ سے کہا تم نے ٹھیک کام کیا۔ اس روز سے مسلمان حضرت علیؑ کی طرف مائل ہو گئے جب انہوں نے واجبی امر کو اختیار کیا۔

۳۵۸۱۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہراؑ اور حضرت عباسؑ دونوں حضرت ابو بکرؓ کے پاس آئے اپنا حصہ مانگتے تھے رسول اللہؐ کے مال میں سے اور وہ اس وقت حلب کرتے تھے فدک کی زمین اور خیبر کا حصہ ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح چپے اوپر گزری اس میں یہ ہے کہ پھر حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ کھڑے ہوئے اور حضرت ابو بکرؓ کی بڑائی بیان کی اور ان کی فضیلت اور سبقت اسلام کا ذکر کیا پھر ابو بکرؓ کے پاس گئے اور ان سے بیعت کی۔ اس وقت لوگ حضرت علیؑ کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے آپ نے ٹھیک کیا اور اچھا کیا اور اس وقت سے لوگ ان کے طرفدار ہو گئے جب سے انہوں نے واجبی بات کو مان لیا۔

۳۵۸۲۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد ابو بکرؓ سے اپنا حصہ مانگا رسول اللہ ﷺ کے ترکہ سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے تو یہ فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا اور جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے اور حضرت فاطمہؑ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد صرف چھ بیٹے تھے زہراؑ ہیں اور وہ اپنا حصہ مانگتی تھیں خیبر اور فدک اور مدینہ کے صدقہ میں سے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ رضی اللہ عنہ نے نہ دیا اور یہ کہا کہ میں کوئی کام جس کو رسول اللہ ﷺ کرتے تھے چھوڑنے والا نہیں میں ڈر تا ہوں کہیں مگر اوتہ ہو جاؤں۔ پھر مدینہ

۴۵۸۱۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَتَمَسَّكَانِ مِرْثَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِمَّا جِيئَهُمَا بِطَلْحَانَ أَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ وَنَهْمُهُ مِنْ خَيْبَرٍ فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَ الْخَبِيثَ بِبَنِي مَعْنَى حَدِيثِ عَقِيلٍ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا قَامَ عَلِيٌّ فَعَزَلَهُمْ مِنْ حَقِّ أَبِي بَكْرٍ وَذَكَرَ فَضِيلَتَهُ وَسَابِقَتَهُ ثُمَّ مَضَى إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَبَايَعَهُ فَأَقْبَلَ النَّاسُ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالُوا أَصَبَتْ وَأَحْسَنْتِ فَكَانَ النَّاسُ قَرِيبًا إِلَى عَلِيٍّ حِينَ قَارَبَ الْاَمْرَ الْمَعْرُوفَ

۴۵۸۲۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقْضِيَهُمَا لَهَا مِيرَاثَهُمَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَثَرِهِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا نَوْرُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً)) قَالَ وَغَالَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيِّئَةُ أَهْلِهِمْ وَوَحَاكَتِ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ قَضِيَّتُهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



بَابُ كَيْفِيَّةِ قِسْمَةِ الْفَيْصِمَةِ بَيْنَ الْخَاضِرَيْنِ

٤٥٨٦- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ فِي الْقَلْبِ لِلْفَرَسَيْنِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلَيْنِ سَهْمًا.

٤٥٨٧- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْإِسْمَاعِيلِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ يَقُولُ:

بَابُ الْإِسْمَاعِيلِ بِالْمَلَكَةِ فِي غَزْوَةِ بَذْرٍ وَإِبَاحَةِ الْقَتْلِ

٤٥٨٨- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَذْرِ نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَبِسَبْعَةِ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَيْصِمَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ فَخَمَلَ نَيْفَهُ بَرَبُو ((اللَّهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ آتِ مَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ إِنْ تَهْلِكْ هَذِهِ الْعِصْمَانِ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تَعْبُدْ فِي الْأَرْضِ)) فَمَا زَالَ نَيْفُهُ بَرَبُو مَدًّا

باب: قیمت کا بل کیوں کر تقسیم ہوگا

٥٨٦- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قیمت کے مال میں سے دو حصے گھوڑے کو دلائے اور ایک حصہ آدمی کو۔

٥٨٧- عبد اللہ بن اسماعیل نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ وہ

باب: فرشتوں کی مدد و بدر کی لڑائی میں اور مباح ہونا لوٹ کا

٥٨٨- حضرت عمرؓ سے روایت ہے جس دن بدر کی لڑائی ہوئی تو جناب رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں کو دیکھا وہ ایک ہزار تھے اور آپ کے اصحاب تین سو انیس تھے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں کو دیکھا اور قبلہ کی طرف منہ کیا پھر دونوں ہاتھ پھیلائے اور پکار کر دعا کرنے لگے اپنے پروردگار سے (اس حدیث سے یہ نکلا کہ دعا میں قبلہ کی طرف منہ کرنا اور ہاتھ پھیلنا مستحب ہے) یا اللہ! پورا کر جو تو نے وعدہ کیا مجھ سے۔ یا اللہ! اے مجھ کو جو وعدہ کیا تو نے مجھ سے۔ یا اللہ! اگر تو چاہے تو اس جماعت کو مسلمانوں کی تو بکھرتا پوجا جاوے گا تو زمین میں (بلکہ جھاڑ پہاڑ پوسے جاویں

(٥٨٩) ﴿٥٨٩﴾ ترجمہ کے تین حصہ ہوئے اور یہ بل کا ایک حصہ اور یہی قول ہے کہ ان عباس اور محمد بن حسن اور ابن سیرین اور عمر بن عبد العزیز اور مالک اور ابو داؤد اور ترمذی اور یحییٰ اور شافعی اور ابو یوسف سف اور احمد اور ابی نعیم اور ابو حنیفہ اور ابن جریر اور جبور طحاوی اور ابو حنیفہ نے کہا کہ سوار کے دو حصہ ہیں اور یہ بل کا ایک حصہ ہے اور جو کوئی اپنے ساتھ کئی گھوڑے لے گا اسے تو ایک ہی گھوڑے کا حصہ پائے گا۔ جبور طحاوی نے کہا کہ یہ اور ابو داؤد اور ترمذی اور یحییٰ اور ابو یوسف سف کے نزدیک دو حصہ ہیں۔ جب ترمذی نے لکھا۔

(٥٨٨) ﴿٥٨٨﴾ بدر کی لڑائی سب سے پہلی لڑائی ہے جو مسلمانوں نے کی اور بدر ایک پانی کا نام ہے اور ایک گاؤں ہے چار منزل پر مینہ سے۔ ابن قتیبہؒ نے کہا کہ ان کو اس خاک کی کاٹور اس کے مالک کا نام بدر تھا پھر وہ کنوئیں کا نام ہو گیا۔ ابن قتیبہؒ نے کہا کہ ابی قتیبہؒ سے ایک شخص کا نام تھا اور بدر کی لڑائی جس کے دن سحر میں رمضان المبارک کو ہوئی وہ شخص اس کا نام تھا۔ اور حافظ ابن القاسم نے اس مسئلہ سے متعلق حدیث میں روایت کیا کہ وہ پیر کے دن ہوئی لیکن اس کی سند میں کئی شخص ضعیف ہیں۔ حافظ نے کہا کہ محفوظ یہی ہے کہ یہ لڑائی جس کے دن ہوئی اور صحیح بخاری میں عبد اللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ بدر کا دن گریوں کا دن تھا۔ (ترمذی)

يَذُوهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتَّى سَطَعَ رِذْوَانُهُ عَنْ  
مَنْكِبَيْهِ فَلَمَّا هُوَ بِمَكْرِ فَأَخَذَ رِغَابَهُ فَلَمَّا هُوَ عَلَى  
مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ الْقَرْمَةُ مِنْ رِزْقِهِ وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ  
كَفَلْنَا مُنَاسِدَتَكَ رِثْلَ فَإِنَّهُ سَمِعَهُ لَكَ مَا  
وَعَدْنَا فَأَنزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِذَلِكَ تَسْتَبِيحُونَ وَرِثْلَكُمْ  
فَاسْتَحَبَّ لَكُمْ أَنِّي مُبْدِئُكُمْ بِالْفَرْغِ مِنْ مُنَاسِدِكُمْ  
مُرْتَبِينَ فَلَمَّا نَزَلَ اللَّهُ بِالنَّبِيِّكَ قَالَ أَبُو زَيْدٍ  
فَحَدَّثَنِي أَبُو عُبَيْدٍ قَالَ يَنْبَغِي رِثْلًا مِنْ  
الْمُسْلِمِينَ يَوْمَئِذٍ يَنْشُدُ فِي أَمْرِ رِثْلٍ مِنْ  
الْمُسْلِمِينَ لَمَّا نَزَلَ بِذَلِكَ سَمِعَ حَضْرَتَهُ بِالسُّوْطِ فَوَقَفَ  
وَصَوْتُهُ الصَّارِمُ يَقُولُ أَفْبَدُ سَمِعْتُ رِثْلًا بِأَيِّ  
الْمُسْلِمِينَ أَمَّا هُوَ فَحَرَّ مُسْتَقْبِلًا قَطْرًا إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ  
قَدْ عَظِمَ لِقَاءُهُ وَشَقَّ وَخُفَّتْ حَضْرَتُهُ السُّوْطِ  
فَاحْضَرُ ذَلِكَ أَجْنَعُ فَجَاءَهُ الْقَائِلُ بِأَيِّ فَحَدَّثَتْ  
بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ  
(« صَدَقْتَ ذَلِكَ مِنْ مَنَاقِبِ الشَّهَادَةِ النَّبِيِّيَّةِ  
فَقُتِلُوا ») يَوْمَئِذٍ سَتَبِينَ وَأَسْرُوا سَتَبِينَ قَالَ أَبُو

محمد (جسے) پھر آپ برابر دعا کرتے رہے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے  
یہاں تک کہ آپ کی چادر مبارک موٹے صوف سے اتر گئی۔ حضرت  
ابو بکر آئے اور آپ کی چادر موٹے صوف پر ڈال دی پھر پیچھے سے  
لیٹ گئے اور فرمایا ہے نبی اللہ تعالیٰ کے بس آپ کی اتنی دعا کافی  
ہے اب اللہ تعالیٰ پورا کرے گا وعدہ جو کیا آپ سے اب اللہ نے  
یہ آیت اتاری اذْهَبْهُمْ وَرِثْلَكُمْ فَاسْتَحَبَّ لَكُمْ الْفَرْغَ تک  
یعنی جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے اور اس نے قبول کی دعا  
تہماری اور فرمایا میں تمہاری مدد کروں گا ایک ہزار فرشتے سے  
لگا ہوا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مدد کی آپ کی فرشتوں سے۔ ابو زید  
نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابن عباسؓ نے نہ اس روز ایک  
مسلمان ایک کافر کے پیچھے دوڑ رہا تھا جو اس کے آگے تھا اسے میں  
کوڑے کی آواز اس کے کان میں آئی اوپر سے اور ایک سوار کی آواز  
سنائی دی اوپر سے وہ کہتا تھا یہ اے حمزہ دم (حمزہ دم اس فرشتے کے  
گھوڑے کا نام تھا)۔ پھر جو دیکھا تو وہ کافر چٹ گر چڑا اس مسلمان  
کے سامنے۔ مسلمان نے جب اس کو دیکھا کہ اس کی تاک پر نشان  
تھا اور اس کا منہ پھٹ گیا تھا جیسے کوئی کوڑا مارا ہے اور وہ سب بڑ  
ہو گیا تھا (کوڑے کے زہر سے) پھر مسلمان انصاری رسول اللہؐ

تھا اس حدیث سے رو رو گیا وعدہ پورا ہو گا جو سمجھتے ہیں کہ معاذ اللہ جھٹا بیٹا سب خدا ہیں ان کے نزدیک یہ بت چنا بھی خدا تعالیٰ کا ہے۔  
اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا آپ سے ایک چیز کا دو چیزوں میں سے کاٹنے کا لکڑی کا ٹکڑا کاٹ دیا تو چاہا گیا لیکن لکڑی سے مقابلہ ہوا ہر چہ آپ  
کو یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو گا لیکن آپ نے مسلمانوں کی تسلی اور کھف کے لیے وہ بار دہرایا۔  
ہر چہ اللہ جل جلالہ کا ایک عظیم الشان فرشتہ ہوا سب کافروں کو چاہ کر کے لیے کافی تھا ہر اس کو یہ منظور ہوا کہ مسلمان جن کو اپنی  
کئی کئی بار خوش ہو چاہیں اپنی قدر بڑھاتے ہیں۔ یہ کہ آپ مسلمان فرشتوں سمیت ایک ہزار تین سو اسی ہجرت کے لیے یاد رکھنا کہ یہ منظور ہوا کہ  
فرشتے آدمیوں کی طرح زمین اسی طاقت سے جو آدمی میں ہوتی ہے۔

ابن ہشام نے اپنی سیرت میں ہنادیج ابن عباسؓ سے روایت کیا کہ ایک شخص نے بنی فزار میں سے ان سے کہا میں اور میرا ایک  
بچہ دو بھائی دونوں مشرک تھے۔ در کے دن ایک بیڑا چڑھ گئے اس انتظار میں کہ دیکھیں کس کی فطرت ہوتی ہے تو ہم لوٹے انہوں نے ساتھ  
شریک ہوں۔ ہم بیڑا پر ہی تھے کہ ایک ابر کا ٹکڑا انار سے نزدیک آجاس میں گھوڑوں کی آواز آ رہی تھی۔ میں نے نہ کیا کہ وہ بیڑا چڑھ  
چڑھ رہا ہے حال دیکھ کر میرے بھائی کھل دئی گیا اور وہ اسی جگہ گر گیا میں بھی مرنے کے قریب ہو گیا پر اپنے تئیں سنبھالا۔ ابن اسحاقؒ

کے پاس آیا اور قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا تو حج کہتا ہے یہ وہ تیسرے آسمان سے آئی تھی آخر مسلمانوں نے اس دن ستر کافروں کو مارا اور ستر کو قید کیا۔ ابو ذریعہ نے کہا ابن عباس نے کہا جب قیدی گرفتار ہو کر آئے تو رسول اللہؐ نے ابو بکرؓ اور عمرؓ سے کہا تمہاری کیا رائے ہے ان قیدیوں کے بارے میں؟ ابو بکرؓ نے کہا اے اللہ کے رسولؐ یہ ہماری برادری کے لوگ ہیں اور کہتے والے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ ان سے کچھ مال لے کر چھوڑ دیجئے جس سے مسلمانوں کو طاقت ہو کافروں سے مقابلہ کرنے کی اور شاید ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت کرے اسلام کی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا تمہاری کیا رائے ہے اے خطابؓ کے بیٹے؟ انہوں نے کہا نہیں قسم اللہ کی یا رسول اللہؐ اور رائے نہیں ہے جو ابو بکر صدیقؓ کی رائے ہے۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ ان کو میرے حوالے کیجئے ہم ان کی گردنیں ماریں تو عقل کو حضرت علیؓ کے حوالے کیجئے وہ ان کی گردنیں ماریں اور مجھے میرا ملاں عزیز دیجئے میں اس کی گردن ماروں کیونکہ یہ لوگ کفر کے مہر کی مہر ہیں۔ پر رسول اللہؐ کو حضرت ابو بکر صدیقؓ کی رائے پسند آئی اور میری رائے پسند نہیں آئی۔ جب دوسرا دن ہوا تو میں رسول اللہؐ کے پاس آیا آپ اور ابو بکرؓ دونوں بیٹھے دوڑ رہے تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہؐ آپ اور آپ

رُتِلَی قَالَ اِنَّ عِثَامَ قُلْتُ اَسْرُوا النَّسْرَی قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بَی بَیْخِرْ وَعَمْرٌ (( مَا تَوَزَّوْنَ فِیْ هٰذِلَہِ النَّسْرَی )) فَقَالَ اَبُو بَیْخِرٌ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ هُمْ بَنُو النَّمَرِ وَالْمَنْجِرَةِ اَرِیْ اَنْ تَاْمَحُدَ بِجَنَہِمْ مَّوْبَہَ فَتَكُوْنَ لَنَا قُوَّةٌ عَلٰی الْکُفَّارِ فَحَسَنَی اللّٰهُ اَنْ یَّہْدِیَہُمْ لِلْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ (( مَا تَرٰی یَا اِبْنُ الْخَطَّابِ )) قُلْتُ لَا وَاللّٰہِ یَا رَسُولَ اللّٰہِ مَا اَرِیْ فَاَبِی رَاٰی اَبُو بَیْخِرٌ وَلَکِنِّیْ اَرِیْ اَنْ تُسَکِنَا فَمَضْرَبَ اَعْدَائِہُمْ فَمَتَّحَنْ عِثَامٌ مِنْ عِثَلٍ فَمَضْرَبَ عِثْمَہُ وَتَمَتَّحَنِ مِنْ قَلَانِ نَسِیَا یُعْمَرُ فَاَمَضْرَبَ عِثْمَہُ فَلَانَ هٰذَا اَبِیْہُ الْخُفَیْرُ وَصَادِقُہَا فَہَوَیْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ اَبُو بَیْخِرٌ وَلَمْ یَہْزُ مَا قُلْتُ فَلَمَّا کَانَ مِنْ الْغَدِی جِئْتُ فَلَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَابُو بَیْخِرٌ فَاعِدَسَ نِیْکَانَ قُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰهِ اُعْزِیْہِ مِنْ اَمْرِ غَیْہِ نِیْکَیْ اَنْتَ وَصَاحِبُکَ فَلَانَ وَحَدَّثْتُ بِکَآءَ تَکْبُتُ وَاِنْ لَمْ

نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے عبد اللہ بن ابی بکرؓ نے انہوں نے صاحب بنی ساعدہ سے انہوں نے ابو اسید مالک بن ریحہ سے وہ بدر کی لڑائی میں شریک تھے ان کی آنکھ ہاتھی رہی تھی۔ وہ کہتے تھے کہ میں بدر میں ہوا اور میری بیوی ہوتی تو میں تم کو وہ گمانی ملا دیتا جس میں سے فرشتے نکلے تھے مجھے اس میں کسی طرح کا شک نہیں اے اسحاقؓ نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی ابو اسحاقؓ بن ریحہ نے انہوں نے بنی مازن بن حجار کے کئی آدمیوں سے سنا انہوں نے ابو اذہر دہلی سے وہ بدر کی لڑائی میں موجود تھے انہوں نے کہا میں بدر کے دن ایک مشرک کا پیچھا کر رہا تھا اس کے مارنے کے لیے مگر میرے پیچنے سے پہلے اس کا سر گردنا جب میں نے چاکر اس کو گداسو شخص نے مارا ابن اسحاقؓ نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی اس شخص پر جس پر میں حسرت نہیں کرتا (یعنی وہ لڑتا تھا) اس نے ساقس سے اس نے عبد اللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کافر مشقوں کے سر پر بدر کے دن سفید غما سے جو لگے ہوئے تھے وہ نہ تک اور حنین کے دن سرخ غما سے تھے۔ ابن بشامؓ نے کہا مجھ سے بعض اہل علم نے بیان کیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا اے یزیدؓ میں عرب کے اور بدر کے دن فرشتوں کے سر پر بھی سفید غما سے تھے چونکہ اللہ کے ہوئے حق

أَجِدُ بَكَاءَ نِكَاحَتِ بِرَبِّكَ كَمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ « أَتَبْكِي لِغُلْبِي عَرْضَ عَلِيٍّ امْتَحَانَتِ مِنْ أَخْبِهِمُ الْفِيءَةَ لَقَدْ عَرْضَ عَلِيٍّ غُلْبَانَهُمْ أَذْنَى مِنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ »  
 شَحْرَةً قَرِيبَةً مِنْ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَا كَانَ لِيُنَبِّئِي أَنْ يَكُونَ لَهُ أُنْسَرَى حَتَّى يُنَجِّنِي فِي الْأَرْضِ أَبِي فَوَكَّلُوا بِمَا غِيَسْتُمْ خَلَالًا عَلَيْهِ فَاحْلُ اللَّهُ الْغَيْبَةَ لَهُمْ  
 بَابُ رَقَبَةِ الْقَامِ وَحَبْسِهِ وَجَوَازِ الْمَنْ

عَلَيْهِ

۴۵۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ نَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَيْثَا قِيلَ لَخَيْلٍ فَتَانَتِ بِرَحْلِي مِنْ نَبِيٍّ خِيْفَةً يُقَالُ لَهُ نُسَانَةٌ مِنْ أَهْلِ سَيْدِ أَعْلَى الْيَمَامَةِ فَرَمَطُوهُ بِسَبْرَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمُسَجِدِ فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ « مَاذَا عِنْدَكُمَا يَا فُتَاتَةَ » فَقَالَ جَنُوبِي يَا مُحَمَّدُ خَيْرٌ بِأَنْ تَقْتُلَ نَفْسًا فَا دِمَ وَإِنْ تَتَّبِعَ تَتَّبِعَ عَلِيٌّ شَاكِرٌ وَإِنْ كُنْتَ تَرِيدُ الْمَالَ فَسَلْ تُعْطَ

کے ساتھی کیوں روتے ہیں؟ اگر مجھے بھی رونے کا تو روؤں گا ورنہ رونے کی صورت بچوں کا آپ دونوں کے رونے سے۔ رسول اللہ نے فرمایا میں روتا ہوں اس واقعہ سے جو پیش آیا تمہارے ساتھیوں کو قیدی لینے سے میرے سامنے ان کا عذاب لایا گیا اس درخت سے بھی زیادہ نزدیک (ایک درخت تھا رسول اللہ کے پاس پھر اللہ نے یہ آیت سن کر "ما کان لیسى ان یکون له امسى" اخیر تک یعنی نبی کو یہ درست نہیں کہ وہ قیدی رکھے جب تک زور نہ توڑ دے کافروں کا زمین میں۔

باب: قیدی کو باندھنا اور بند کرنا اور اس کو مفت

چھوڑ دینا جائز ہے

۴۵۸۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے کچھ سواروں کو نجد کی طرف بھیجا وہ ایک شخص کو پکڑ کر لائے جو بنی ضیقہ میں سے تھا اور اس کا نام ثمامہ بن اخیال تھا وہ سردار تھا میرے والوں کا۔ پھر لوگوں نے اس کو باندھ دیا مسجد کے ایک ستون سے۔ رسول اللہ اس کے پاس گئے اور فرمایاے ثمامہ! میرے پاس کیا ہے؟ وہ بولا میرے پاس بہت کچھ ہے اگر آپ مجھ کو مار ڈالیں گے تو ایسے شخص کو ہدیں گے جو خون والا ہے اور اگر آپ احسان کریں گے تو ایسے شخص پر احسان کریں گے جو شکر

جو شکر حضرت ہر ایک کے سر پر درد غما تھا بھی

اس حدیث سے حضرت عمرؓ کی بڑی فضیلت ظاہر ہے بھی معلوم ہوا کہ کبھی کہہ دے والے کی رائے سے بچ رہے ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ کی ہر رائے دینی سے نہ تھی مگر آپ کو اپنی رائے کی عقلی دینی سے معلوم ہو جاتی دوسرے کسی کو یہ وجہ نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت عمرؓ کی برحق تھے وہ نہ اپنی رائے کی عقلی کیوں ظاہر فرماتے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قریشی آدمیوں کی عقل پر بن سکتے ہیں اور حضرت ہر ایک بھی کبھی وجہ عقلی کی عقل پر آیا کرتے تھے۔

(۴۵۸۹) نو روئے لے گیا اس سے یہ لگا کہ قیدی کو باندھنا اور اس کو بند کرنا درست ہے اور مسجد میں کافر کا آنا درست ہے۔ اور شاہی کا مذہب یہ ہے کہ مسلمان کی اہانت سے کافر کو مسجد میں جانا درست ہے خود وہ کٹہی ہوا شریک اور عربی عداوت اور عداوت اور مالک کے نزدیک درست نہیں۔ اور ابو حنیفہ کے نزدیک کتابی کو درست ہے شریک کو درست نہیں اور اہل سب کے مقابل میں یہ حدیث ہے اور یہ

گزارش کرے گا اور جو آپ دہیہ چاہے ہیں تو مانگئے جو آپ چاہیں گے ملے گا۔ رسول اللہ نے اس کو رہنے دیا پھر تیسرے دن آپ تشریف لائے اور پوچھا کیا ہے تیسرے پاس اسے ٹماہ اس نے کہا وہی جو میں آپ سے کہہ چکا ہوں اگر آپ احسان کرو گے تو احسان ماننے والے پر کرو گے اگر بار ڈالو گے تو اچھی عزت والے کو بار ڈالو گے اگر دہیہ چاہے ہو تو جتنا مانگو ملے گا۔ پھر آپ نے اس کو رہنے دیا۔ اسی طرح دوسرے دن پھر تشریف لائے اور پوچھا تیسرے پاس کیا ہے اسے ٹماہ اس نے کہا وہی جو میں آپ سے کہہ چکا احسان کرتے ہو تو کرو میں شکر گزار ہوں گا مارتے ہو تو مارو لیکن میرا خون جانے والا نہیں مل چاہے ہو تو جتنا مانگو دوں گا۔ رسول اللہ نے فرمایا اچھا چھوڑ دو ٹماہ کہ وہ مسجد کے قریب ایک کھجور کے درخت کی طرف گیا اور غسل کیا پھر مسجد میں آیا اور کہنے لگا اشهد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبده ورسوله اے محمد! قسم خدا کی تم سے زیادہ کسی کا منہ میرے لیے برا نہ تھا اور اب تمہارے منہ سے زیادہ کسی کا منہ مجھے محبوب نہیں ہے قسم خدا کی آپ کے دین سے زیادہ کوئی دین میرے نزدیک برتر نہ تھا اور آپ کا دین اب سب دینوں سے زیادہ مجھے محبوب ہے قسم خدا کی کوئی شہر آپ کے شہر سے زیادہ مجھے برتر معلوم ہوتا تھا اب آپ کا شہر سب شہروں سے زیادہ مجھے پسند ہے آپ کے سواروں نے مجھ

مِنْهُ مَا حَيْثُ هَرَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدَا فَقَالَ (( مَا عَيْتُكَ يَا لَمَامَةُ )) قَالَ مَا قُلْتُ لَكَ اِنْ تَتَّبِعُ تَتَّبِعُ عَلِيَّ شَاكِرًا وَابْنُ نَقْلٍ نَقْلٍ ذَا دِمٍ وَابْنُ كَثْتٍ تَرِيدُ الْفَنَاءَ فَسَلْ نَقْطُ مِنْهُ مَا حَيْثُ هَرَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدَا فَقَالَ (( مَاذَا عَيْتُكَ يَا لَمَامَةُ )) فَقَالَ عَيْتِي مَا قُلْتُ لَكَ اِنْ تَتَّبِعُ تَتَّبِعُ عَلِيَّ شَاكِرًا وَابْنُ نَقْلٍ نَقْلٍ ذَا دِمٍ وَابْنُ كَثْتٍ تَرِيدُ الْفَنَاءَ فَسَلْ نَقْطُ مِنْهُ مَا حَيْثُ هَرَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( اَطْلِقُوا لَمَامَةَ فَانْطَلَقَ اِلَى نَحْلٍ )) فَرَسِمَا مِنْ فَرْسِمِجٍ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللَّهُ وَاشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ مَا مُحَمَّدٌ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَيَّ فَارَضٍ وَحَقٌّ اَنْتَضَى اِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَقَدْ اَصْبَحَ وَجْهِكَ احَبَّ اِلَيَّ مِنْ كُلِّهَا اِلَيَّ وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ وَجْهِ اَبْدَحَ اِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ فَاصْبَحَ وَجْهِي احَبَّ اِلَيَّ مِنْ كُلِّهَا اِلَيَّ وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ تَلْبِيٍّ اَنْتَضَى اِلَيَّ مِنْ تَلْبِيَّتِكَ فَاصْبَحَ تَلْبِيَّتُكَ احَبَّ اِلَيَّ مِنْ كُلِّهَا اِلَيَّ وَابْنُ حَيْلِكَ اَحْدَثَنِي وَابْنُ اُرَيْدَةَ الْغُفْرَةَ

اللہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا شرک نہیں ہیں وہ مسجد حرام میں نہ جلیں وہ غاص ہے حرم سے اور حرم میں کافر کا ہاتھ دھرتے نہیں۔ اچھا یعنی اس کا بدلہ اور لوگ نہیں گئے۔ غرض یہ ہے کہ میں کوئی غریب شخص نہیں ہوں جو میری جان کی کوئی پرہیز کرے بلکہ میں نہیں ہوں اگر آپ میری گے تو میرا بدلہ اور لوگ نہیں گئے۔ اور بعضوں نے کہا اس کا معنی یہ ہے کہ اگر آپ میری گے تو اس کو میری گے جس کا دانا درست ہو گیا یعنی آپ کو اس کا احتفاظ حاصل ہے اور بعض روایوں میں "خافم" ہے یعنی صاحب حرمت اور عزت کو میری گے مگر یہ روایت ضعیف ہے۔

نودہوی نے کہا ہمارے اصحاب کا یہ قول ہے کہ جب کافر مسلمان ہو جائے غسل کے لیے دین کرے اور کسی کو درست نہیں ہے کہ اس کو غسل تک دیر کرنے کی اجازت دے بلکہ پہلے مسلمان ہو جائے پھر غسل کرے اور غسل واجب ہے جو

فَمَآذَى نَرَىٰ فَيْسْرَهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَمْرَهُ لَا يَخْصِرُ قَلْمًا قَدِيمٌ مَّكَهٌ قَالَ لَهُ قَائِلٌ أَصْبَحْتَ فَقَالَ لَا وَلَكِنِّي أَتَيْتُ نَبِيَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَنَاوَلُوهُ لَا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْبَيْتَةِ حَتَّىٰ يَخْطُبَ حَتَّىٰ يَأْذَنَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۴۵۹۔ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ يَقُولُ يَغْتَابُ رُسُلُكُمْ

بَابُ إِخْلَاءِ الْيَهُودِ مِنَ الْحِجَازِ

٤٥٩١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ نَبِيُّنَا تَحْيَىٰ  
فَمَسْجِدُهُ إِذْ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ  
«(انْطَلِقُوا إِلَى يَهُودَ)» فَمَرَحْنَا مَعَهُ حَتَّى  
جِئْنَاهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَنَاكَمَهُمْ فَقَالَ  
«(يَا مَعْشَرَ يَهُودَ اسْلَمُوا تَسْلَمُوا)» فَقَالُوا قَدْ  
بَلَغْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ  
أُرِيدُ اسْلَمُوا تَسْلَمُوا فَقَالُوا قَدْ بَلَغْتَ يَا أَبَا  
الْقَاسِمِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ أُرِيدُ  
فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ فَقَالَ «(اعْلَمُوا أَنَّمَا الْأَرْضُ  
لِلَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنِّي أُرِيدُ أَنْ آجِبَكُمْ مِنْ هَذِهِ

کو پکڑ لیا، میں عمرے کو جاتا تھا اب کیا کروں؟ رسول اللہؐ نے اس کو خوش کیا اور حکم کیا عمرہ کرنے کا۔ جب وہ مکہ پہنچا تو لوگوں نے کہا تو نے دین بدل ڈالا۔ اس نے کہا نہیں بلکہ میں مسلمان ہوا رسول اللہؐ کے ساتھ، قسم خدا کی میرا سے ایک دن گیارہ سال کا قلم تک نہ ہینچے گا جب تک رسول اللہؐ عمارت نہ دے دیں۔

۵۹۰۔ ترجمہ دیا ہے جو اوپر گزرا۔

باب: یہودیوں کو ملک حجاز سے نکال دینا

۵۹۱۔ البدر بڑا سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں بیٹھے تھے اسے میں رسول اللہ ﷺ پھر تشریف لائے اور فرمایا یہودیوں کے پاس چلو۔ ہم آپ کے ساتھ گئے یہاں تک کہ یہود کے پاس پہنچے رسول اللہ کھڑے ہوئے اور ان کو پکھڑا اور فرمایا اے یہود کے لوگو! مسلمان ہو جاؤ۔ انہوں نے کہا آپ نے پیام پہنچا دیا (اللہ کا) اے ابوالقاسم! رسول اللہ نے فرمایا میں یہی جانتا ہوں پھر رسول اللہ نے فرمایا اے یہودیو! مسلمان ہو جاؤ وہ کہنے لگے آپ نے پیغام پہنچا دیا اے ابوالقاسم! رسول اللہ نے فرمایا میں یہی جانتا ہوں (کہ تم اقرار کرو خدا کے پیام پہنچ جانے کا)۔ پھر آپ نے تیسری بار یہی کہا اور فرمایا جان لو کہ زمین اللہ اور اس کے رسول کی ہے اور میں جانتا ہوں کہ تم

حق اگر کفر کی حالت میں وہ یقینی ہو اور اگرچہ فعل بھی کر چکا ہو۔ اور بعضوں کے نزدیک اگر فعل کر چکا ہو کفر میں تو غسل واجب نہیں اور مالکیہ کے نزدیک کسی حال میں غسل واجب نہیں اور اسلام سے جنابت کا حکم ساقط ہو جانے کا بھی گونا گونا قول ہے جیسا اور اس پر اعتراض یہ ہے کہ وضو واجب ہے بالا جماع اور حدیث کا اثر اسلام سے ساقط نہیں ہو گا اور اگر وہ کفر کی حالت میں یقینی عقیدہ ہو اور تو غسل مستحب ہے اور نام اہم کے نزدیک واجب ہے اور حضرت نے عین رد ذمہ شامہ کو اتانا کہ اس کے دل میں اسلام کی محبت پیدا ہو جائے اور وہ خوب غور کر لے اور مرد کا حکم اس کے لیے اختیار کیا نہ کہ وجوب۔ اسی مختصراً



کو اس ملک سے باہر نکالیں تو یہ شخص اپنے مال کو بیچ کر وہاں آئے اور انہیں قویہ سمجھ لو کہ (میں اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

۳۵۹۲۔ عہد اللہ بن عمر سے روایت ہے بنی نضیر اور قرظہ کے یہودی رسول اللہ ﷺ سے لڑے۔ آپ نے بنی نضیر کے یہودیوں کو نکال دیا اور قرظہ کے یہودیوں کو رہنے دیا بلکہ ان پر احسان کیا۔ پھر قرظہ اس کے بعد لڑے (اور حضرت سے دعا ہادی کی جنگ احزاب میں مشرکوں کے ساتھ ہو گئے) تب آپ نے ان کے مردوں کو مار ڈالا اور ان کی عورتوں اور بچوں اور مالوں کو مسلمانوں میں بانٹ دیا مگر جو رسول اللہ سے مل گئے تھے آپ نے ان کو امن دیا وہ مسلمان ہو گئے اور نکال دیا رسول اللہ نے مدینہ سے یہود کو بالکل "بنی قریظہ" کو جو عہد اللہ بن سلام کی قوم تھی اور بنی حارثہ کو اور ہر ایک یہودی کو جو مدینہ میں تھا۔

۳۵۹۳۔ ترجمہ وہی جوا پر گزرا۔

باب: یہود و نصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکالنے کا بیان۔

۳۵۹۴۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اہل بیت میں نکال دوں گا یہود اور نصاریٰ کو عرب کے جزیرہ سے یہاں تک کہ انہیں رہنے دوں گا اس میں مگر مسلمانوں کو۔

۳۵۹۵۔ ترجمہ وہی ہے جوا پر گزرا۔

باب: جو عہد توڑ ڈالے اس کو مارنا اور ست ہے اور قلعہ والوں کو کسی عادل شخص کے فیصلے پر۔

لَا رَحِيٍّ فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِهَا شَيْئًا فَلْيَبِغْهُ وَإِلَّا فَاغْلِبُوا أَنْ الْقَارِضَ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ)).

۴۵۹۲۔ عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ يَهُوذَ بْنَ النَّضِيرِ وَفَرِظَةَ حَارِثُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْلَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ النَّضِيرِ وَفَرِظَةَ وَقَدْ قَتَلَتْ رِبَاغَهُمْ حَتَّى حَارَسَتْ فَرِظَةَ بَعْدَ ذَلِكَ قَتَلَتْ رِبَاغَهُمْ وَقَسَمَ بِنِسَانِهِمْ وَالْوَلَدُغُمْ وَأَمَرَهُمْ بَيْنَ فَتُسَلِّمِينَ إِلَّا أَنْ يَغْلِبَهُمْ لِحَقِّهِمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَتَهُمْ وَأَسْلَمُوا وَأَخْلَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَهُوذَ بْنَ النَّضِيرِ كُلَّهُمْ بَيْنَ فَبُتْغَاغَ وَهُمْ قَوْمٌ عَدُوٌّ لِلَّهِ مِنْ سَلَامٍ وَيَهُوذَ بْنَ حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُودِيٍّ كَانَ بِالْمَدِينَةِ.

۴۵۹۳۔ عَنْ سُوَيْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثَ وَحَدِيثَ أَبِي حُرَيْجٍ أَكْثَرَ وَأَقْبَحَ.

بَابُ إِخْرَاجِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

۴۵۹۴۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((فَأَخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ حَتَّى لَا ذَاغَ إِلَّا مُسْلِمًا)).

۴۵۹۵۔ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِقَوْلِهِ.

بَابُ جَوَازِ قِتَالِ مَنْ نَقَضَ الْعَهْدَ وَجَوَازِ إِنْزَالِ أَهْلِ الْحِصْنِ عَلَى حُكْمِ حَاكِمِهِ

(۳۵۹۴) ☆ جزیرہ اس کو کہتے ہیں جس کے چاروں طرف پانی ہو اور عرب کے عین طرف سے وہ اس لیے بصورت جزیرہ ہے۔ ہودی نے کہا ای کا قریب عہد توڑ ڈالیں تو وہ عربی ہو جاتے ہیں اور نام کو اختیار ہے ان میں سے جس کو چاہے قید کرے اور جس کو چاہے قتل چھوڑ دے اور چھوڑنے کے بعد اگر وہ لڑے تو عہد ٹوٹ جائے گا۔ اٹھا

## عَذَابُ أَفْلٍ لِلْحَكَمِ

اتارنا درست ہے

۴۵۹۶- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مُعَاوِيَةَ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مُعَاوِيَةَ قَالَ عَلَى جَنَابٍ فَلَمَّا دَفَا قَرِيبًا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلَاغِيَانِ ((فَوُفُوا إِلَيَّ مَبْدُؤَكُمْ)) أَوْ خَيْرَكُمْ ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكُمْ)) قَالَ تَقْتُلُ مُقَاتِلَتَهُمْ وَتَسْبِي ذُرِّيَّتَهُمْ قَالَ فَقَالَ فَبِئْسَ صِلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ بِحُكْمِ اللَّهِ وَرَبِّمَا قَالَ ((فَصَبَّ بِحُكْمِ الْمَلِكِ)) وَلَمْ يَذْكُرْ إِنْ أَلْمَسَ وَرَبِّمَا قَالَ ((فَصَبَّ بِحُكْمِ الْمَلِكِ)).

۴۵۹۷- عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْأَسَدِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ حَكَمْتُ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللَّهِ وَقَالَ ((مَرَّةً لَقَدْ حَكَمْتُ بِحُكْمِ الْمَلِكِ)).

۳۵۹۶- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قریطہ کے یہودی سعد بن معاذ کے فیصلہ پر اترے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو بلا بھجوا دیا ایک گدھے پر سوار ہو کر آئے جب مسجد کے قریب پہنچے رسول اللہ نے انصار سے فرمایا اٹھو اپنے سردار کی طرف یا اپنی قوم کے بہتر شخص کی طرف۔ پھر فرمایا کہ یہ لوگ بنی قریطہ کے تمہارے فیصلہ پر اترے ہیں قلہ سے۔ سعد نے کہا ان میں جو لڑائی کے لائق ہیں ان کو تو قتل کیجئے اور ان کے بچوں اور عورتوں کو قید کیجئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے موافق یا بلا شہادہ (اللہ تعالیٰ) کے حکم کے موافق یا فرشتے حضرت جبرائیل کے حکم کے موافق (جیسا وہ خدا کی طرف سے لایا تھا) فیصلہ کیا۔

۴۵۹۷- شعبہ سے اسی کی مثل مروی ہے اور اس نے اپنی حدیث میں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو نے اللہ کے حکم پر فیصلہ کیا اور ایک دفعہ یوں فرمایا کہ بلا شہادہ کے حکم پر فیصلہ کیا۔

(۳۵۹۶) بنا قریطہ طیف تھے اس کے اور اس انصار کا ایک بڑا قبیلہ تھا جس کے سردار سعد بن معاذ تھے۔ جب قریطہ نے جنگ حدق میں حضرت سے دعا کیا اور کافروں کے شریک ہو کر مسلمانوں کو مارا تو حضرت نے اس جنگ کے فتح ہونے پر بنی قریطہ کا کاسرہ کیا وہ ایک قلعہ میں تھے۔ جب ان کو تکلیف ہوئی تو اس شرط سے قلعہ خالی کیا کہ سعد بن معاذ جو فیصلہ دے گا اسے حق میں گردیں دو ہم کو حضور ہے۔ نوٹی نے کہا اس حدیث سے بیانات کا ثبوت نکلا ہے جس کو حکیم کہتے ہیں اور یہ بالحق اسلام درست ہے سو انوارِ کمال کے اور یہ حکم فیصلہ کر دے تو اس کا حکم لازم ہے اب لام کیا بن لوگوں نے اس کو حکم کیا اس کے فیصلہ سے پھر بدست نہیں جانتے تھے پہلے پھر سکتے ہیں۔ اسی

اس لیے کہ سعد دشمن تھے اور بخیرہ دے ان کا گدھے پر سے اترنا شہادہ تھا وہ یہ قیام تقیم کے لیے نہ تھا اس لیے کہ رسول اللہ نے فرمایا است کڑے ہو جیسے ہم کے لوگ کڑے ہو اگر تے ہیں۔ نوٹی نے کہا کہ جمہور علماء نے اس کو قیام تقیم پر محمول کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ علماء اور فضلاء کی تقیم کے لیے کڑے ہو نا باب وہ آدمی مستحب ہے۔ قاضی عیاض نے کہا یہ وہ قیام تقیم ہے جو مستحب ہے بلکہ مستحب و قیام ہے کہ کوئی شخص بیٹا ہو اور لوگ اس کے ساتھ کڑے رہیں جب تک وہ بیٹا ہے (جیسے ہند کے امیروں کے وہاں میں وہاں ہے) نوٹی نے کہا اگر دے والا صاحب فضیلت ہو تو اس کی طرف کڑا ہونا مستحب ہے۔ اور اس باب میں کیا حد شیخ آئی ہیں اور اس کی ممانعت میں کوئی مرتبہ حد نہیں آئی اور میں نے اس مسئلہ کو آٹھ ایک رسالہ میں بیان کیا ہے۔ (انجمنی مختصر)

۴۵۹۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْحَنْدِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ فُرَيْشٍ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْفَرْقَةِ رَمَاهُ فِي فَاقِ كُنْزٍ فَضْرَبَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَّةً فِي الْمَسْجِدِ نَعُوذُ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْحَنْدِ وَضَعَ السَّلَاحَ فَأَقْبَلَ فَإِنَّهُ جَبْرِيلُ وَهُوَ يَنْفُخُ رَأْسَهُ مِنَ الْغُبَارِ فَقَالَ وَضَعْتَ السَّلَاحَ وَاللَّهِ مَا وَضَعْتَهُ اءِجْرُجْ بِكِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَيْنِ فَأَشَارَ إِلَى نَبِيٍّ فُرَيْطَةً فَقَالَتْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأْتُمْ عَلَى حَنُكُم رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَسِمَ فَرْدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحْكَمَ فِيهِمْ إِلَى سَعْدٍ قَالَ فَإِنِّي أُحْكَمُ فِيهِمْ أَلَا نَقُتِلُ الْمُتَغَابِلَةَ وَأَلَا نَتَسَى الدَّرِيَّةَ وَالنِّسَاءَ وَنُفَسَمَ أُمُوتُوهُمْ.

۴۵۹۹- عَنْ هِشَامٍ قَالَ قَالَ أَبِي فَأَعْبَرْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ حَكَمْتُ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللَّهِ عَزَّ وَرَجَلٌ.

۴۶۰۰- بَعَثَ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ سَعْدًا قَالَ وَنَحْزَرَ كَلِمَةً بَشَرًا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّا لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أُخَاضَ فِيكَ مِنْ قَوْمٍ كُنَّا بِنَا رَسُولَكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْرَجُوهُ اللَّهُمَّ فَإِن كَانَ نَفِيٍّ مِنْ حَرْبٍ فَرُتِشَ خِيَةً فَأَلْفَنِي أُخَاضَهُمْ لِيكَ اللَّهُمَّ فَإِنِّي أَلْفَنُ أَلَاكَ قَدْ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَإِن كُنَّا وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَأَخْرَجْنَا

۴۵۹۸- ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے سعد بن معاذ کو شہر کے دن ایک شخص نے جو قریش میں سے تھا عرفہ (اس کی ماں کا نام ہے) کا بیٹا ایک تیرہ ماہہ حیران کی اکل (شریان) میں لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کے لیے مسجد میں ایک خیمہ لگا دیا (اس سے معلوم ہوا کہ مسجد میں سونا اور پتھر کا کارہا درست ہے) اور اس ٹھکانے سے ان کو پوچھ لیتے۔ جب آپ خندق کی لڑائی سے لوٹے تو تمہارا رکھ دیے اور غسل کیا پھر حضرت جبرائیلؑ آپ کے پاس آئے اپنا سر جھکتے ہوئے غبار سے اور کہا آپ نے تمہارا سر اچھڑا لیا اور ہم نے تو قسم خدا کی تمہارا سر نہیں رکھے چلو ان کی طرف۔ آپ نے فرمایا کہ عمرؓ انہوں نے اشارہ کیا نبی قریطہ کی طرف۔ پھر لڑے ان سے رسول اللہؐ اور وہ قلعہ سے اترے آپ کے فیصلہ پر راضی ہو کر آپ نے ان کا فیصلہ سعد پر رکھا۔ کیونکہ وہ طیف جیسے سعد کے۔ سعد نے کہا میں یہ حکم کرتا ہوں کہ ان میں جو لڑنے والے ہیں وہ تو مار دیے جاویں اور بچے اور عورتیں قیدی نہیں اور ان کے مال تقسیم ہو جائیں۔

۴۵۹۹- ہشامؓ نے اپنے باپ عروہؓ سے سنا انہوں نے کہا مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے سعدؓ سے فرمایا تو نے نبی قرطہ کے باب میں وہ حکم دیا جو اللہ عزوجل کا حکم تھا۔

۴۶۰۰- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے سعد بن معاذ کا زخم سوکھ گیا اور اچھا ہونے کو تھا۔ انہوں نے دعا کی یا اللہ! اتو جانا ہے کہ مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے سے ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے حیرے رسول کو بھڑایا اور نکالا کوئی چیز زیادہ پسند نہیں ہے۔ یا اللہ! اگر قریش کی لڑائی ابھی باقی ہو تو مجھے زخم رکھ میں ان سے جہاد کروں گا۔ یا اللہ! میں سمجھتا ہوں کہ ہماری ان کی لڑائی تو نے ختم کر دی اگر ایسا ہے تو اس زخم کو کھول دے اور میری موت اسی میں کر دے (یہ آرزو ہے شہادت کی اور موت کی آرزو نہیں ہے)

جو منع ہے) پھر دوزخ میں پہنچنے کا پہلی کے مقام سے یا گردن سے یا سی  
رات کو پہنچے گا (یہ جب ہے کہ حدیث میں من لیلۃ ہو۔ قاضی  
عیاض نے کہا یہ صحیح ہے) اور لوگ جنہیں ڈرے مگر مسجد میں ان  
کے ساتھ ایک خیر قاتی غدار کا ٹھکانا اس طرف پہنچے گا تب وہ  
بولے اے خیر دانو! یہ کیا ہے جو تمہاری طرف سے آرہا ہے؟  
(معلوم ہوا کہ سعد کا زخم بہہ رہا ہے) آخر اسی زخم میں مرے  
(اور اللہ تعالیٰ نے شہادت دی)۔

۳۶۰۱۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرل اس میں یہ ہے کہ زخمی رات  
کو چاری ہو گیا اور چاری رہا یہاں تک کہ دوسرے گئے؟ اتنا زیادہ ہے کہ  
شاعر نے اسی باب میں یہ تین شعر کہے ہیں۔ ان کا ترجمہ یہ ہے۔  
اے سعد! بیٹے معاذ کے قرطبہ اور نصیر کیا ہوئے؟ قسم تیری عمر کی  
کہ سعد جس صبح کو تم مصیبت اٹھا رہے ہو خاموش ہے اے  
اوس (جو حلفا تھے قرطبہ کے) تم نے اپنی ہانڈی خالی چھوڑ دی اور  
قوم کی ہانڈی (یعنی خورج دوسرے قبیلہ کی) گرم ہے۔ اہل رعی  
ہے۔ ایک قس ابو حباب نے (عبداللہ بن ابی بن سلول منافق  
نے جس نے رسول اللہ سے ہی قحطاع کے یہود کی سفارش کی اور  
آپ نے اس کی سفارش قبول کی) کہہ دیا ہے تمہارے رہو قحطاع  
دانو اور مت چلو حالانکہ وہ لوگ شیر میں ایسے ذلیل تھے جیسے میٹھا  
(ایک پہاڑ کا نام ہے) میں پھر ذلیل چلے۔ غرض اس سے یہ ہے کہ  
سعد بنی قرطبہ کی سفارش پر مستعد ہوں اور ان کو پہلایں۔

باب: جہاد میں جلدی کرنا اور دونوں کام ضروری ہوں  
تو کس کو پہلے کرنا

۳۶۰۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے جب آپؐ غزوہ  
احزاب سے لوٹے تو آپ کے منادی نے پکارا کوئی ظلم کی تمنا نہ

وَاجْتَنِبْ مُرُومِي فِيهَا فَانْقَضَتْ مِنْ كَيْفِهِ فَلَمْ  
يَرْغَبْهُمْ وَكَيْ الْمَسْجِدِ مَعَهُ حَيْمَةَ مِنْ بَنِي جَدَارٍ  
إِلَّا وَالدِّمُ نَسِيلُ بِأَيْهِمْ فَقَالُوا يَا أَعْلَى الْحَيْمَةِ مَا  
هَذَا الَّذِي يَأْتِيَا مِنْ بَيْنِكُمْ فَلَمَّا سَعَدَ خُرُوجُهُ  
يَعِدُّ دَمًا لَمَنَاتٍ بَيْنَهَا.

۴۶۰۱۔ عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ  
قَالَ فَانْقَضَتْ مِنْ كَيْفِهِ فَمَا زَالَ نَسِيلُ حَتَّى مَاتَ  
وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ فَذَلِكَ حِينَ يَقُولُ الشَّاعِرُ

أَلَا يَا سَعْدُ سَعْدٌ بَنِي مُعَادٍ  
فَمَا نَعَلْتُ قُرَيْظَةَ وَالنَّصِيرُ  
لَعَمْرُكَ إِنْ سَعْدٌ بَنِي مُعَادٍ  
غَدَاةً نَحْمِلُوا لَهْمُ الصَّيُورِ  
تَرَكْتُمْ فِلْزَكُمْ لَا شَيْءَ فِيهَا  
وَقَدَرْتُ الْقَوْمَ حَالِيَةً تَقُورُ  
وَقَدْ قَالَ الْكُرَيْمُ أَبُو حَسَابٍ  
أَتَيْتُهَا فَنُفَّاعٌ وَلَا تَتَبَدَّوْا  
وَقَدْ كَانُوا يَنْتَدِيهِمْ بِقَالٍ  
كَمَا تَقَلَّتْ بِمِثْلَانِ الصَّخُورُ  
بَابُ الْمُبَادَرَةِ بِالْغَزْوِ وَتَقْدِيمِ أَهْمِ  
الْأَمْرَيْنِ الْمُتَعَارَضَيْنِ

۴۶۰۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
نَادَى بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ

انصرفت عن الخراب (( اَنْ لَا يَصْلَيْنِ أَحَدُ  
الظُّلُمِ إِلَّا فِي بَيْتِ فُرَيْطَةَ )) فَصَوَّفَ نَاسٌ فَوَزَتْ  
فَوَزَتْ أَصْلُوا حُونَ بَيْتِ فُرَيْطَةَ وَقَالِ أَخْرُونَ لَا  
نُصَلِّي إِلَّا حَيْثُ أَمَرْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَإِنْ  
فَاتَنَا الْوُزْتُ قَالَ فَمَا عَثَبٌ وَاحِدًا مِنَ الْقَرِيبَيْنِ.

بَابُ رَدِّ الْمُهَاجِرِينَ إِلَى الْأَنْصَارِ  
فَنَالَتْهُمْ مِنَ الشَّحْرِ وَالْقَمَرِ حِينَ  
اسْتَعَاَوْا عَنْهَا بِالْفَتْوحِ

۱۶۰۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ لَمَّا قَدِمَ الْمُهَاجِرُونَ مِنْ مَكَّةَ الْمَدِينَةَ  
قَدِمُوا وَالنَّاسُ بِالْمَدِينَةِ شَيْءٌ وَكَانَ الْأَنْصَارُ أَهْلَ  
قَارِصٍ وَفَقَدَارٍ فَقَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ  
أَعْطَوْهُمْ الْأَصَافَ بِشَرِّ أَمْوَالِهِمْ كُلِّ غَافٍ  
وَيَكُونُوا لَهُمُ الْعَمَلُ وَالْعَوْنَةُ وَكَانَتْ أُمُّ أَنَسِ بْنِ  
مَالِكٍ وَهِيَ تُذَكِّي أُمَّ شَيْمٍ وَكَانَتْ أُمُّ عُبَيْدِ اللَّهِ  
بِنِ أَبِي طَلْحَةَ كَانَ أُمًّا يَأْنَسِ يَأْتِي وَكَانَتْ  
أَصْلَتْ أُمُّ أَنَسِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عِدًّا لَهَا  
فَاعْطَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمْ يُبَيِّنْ مَوْلَانَهُ لَمْ  
أُسْتَأْذِنْ مِنْ زَيْدٍ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ  
ابْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا فَرَغَ مِنْ يُنَالِ  
أَهْلِي عَمِيرٍ وَانصرفت إِلَى تَلْمِيذِيهِ رَدُّ

پڑے جب تک بنی قریظہ کے محلہ میں نہ پہنچے۔ بعض لوگ دارے  
ایسا نہ ہو کہ نماز قضا ہو جاوے انہوں نے وہاں کھینچے سے پہلے پڑھ  
لی اور بعضوں نے کہا کہ ہم نہیں پڑھیں گے مگر جہاں رسول اللہ ﷺ  
نے حکم دیا ہے اگرچہ نماز قضا ہو جاوے۔ پھر آپ دونوں گروہوں  
میں سے کسی گروہ پر فتا نہیں ہوئے۔

باب: انصار نے جو مہاجرین کو دیا تھا وہ ان  
کو واپس ہونا جب اللہ تعالیٰ نے غنی کر دیا  
مہاجرین کو

۳۶۰۳- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب  
مہاجرین مکہ معظمہ سے مدینہ طیبہ کو آئے تو وہ غالی ہاتھ تھے اور  
انصار کے پاس زمین تھی اور درخت تھے (یعنی کھیت بھی تھے اور  
بارغ بھی) تو انصار نے مہاجرین کو اپنا مال بانٹ دیا اس طور سے کہ  
آدھا میوہ ہر سال ان کو دیتے اور وہ کام اور محنت کرتے۔ انس بن  
مالک کی ماں جن کا نام ام سلیم تھا اور وہ عبد اللہ بن ابی طلحہ کی ماں  
بھی تھیں جو انس کے دادا ہی تھیں انہوں نے رسول اللہ کو اپنا  
ایک درخت دیا سمجور کا رسول اللہ نے وہ ام ایمن کو دیا جو آپ کی  
لوٹری تھیں آزادی ہوئی اور ماں انھیں اسامہ بن زید کی (اس  
سے معلوم ہوا کہ ام سلیم نے وہ درخت آپ کو بخش دیا  
تھا اور وہ صرف میوہ کھانے کو دیتیں تو آپ ام ایمن کو کیسے  
دیتے۔ ابن شہاب نے کہا کہ خبر دی مجھ کو انس بن مالک نے پھر  
جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھخیر کی لڑائی سے فارغ ہوئے

تو لوگ خبر پڑھ چکے تھے اور بعض نہیں تو جنہوں نے میں پڑھی ان کو حکم ہوا کہ بنی قریظہ میں پڑھنے کا اور جو پڑھ چکے تھے ان کو یہ حکم ہوا  
کہ عصر کی نماز وہاں کھینچ کر پڑھو۔ اسی فقرہ  
(۳۶۰۳) یعنی مساکت کے طور پر اور بعضوں نے بغیر محنت کے جوں بھی قبول کر لیا۔ اس حدیث سے انصار کی فضیلت ۵ بات ہوئی کہ  
انہوں نے اپنے بھائی مسلمانوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا اور اللہ تعالیٰ ان کی شان میں فرماتا ہے: وَالَّذِينَ قَبِلُوهُ وَالَّذِينَ أَلْبَسُوا مِنْ لِبَاسِهِمْ  
وَيَحْنُونَ مِنْ هَاجِرِهِمْ خَيْرٌ مَكَّ۔

اور مدینہ کو لوٹے تو مہاجرین نے انصار کو ان کی دی ہوئی چیزیں پھیر دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی میری ماں کو ان کا درخت پھیر دیا اور ام ایمن کو اس کی جگہ اپنے بلوغ سے دے دیا۔ انکن شہاب نے کہا ام ایمن جو اسامہ بن زید کی ماں تھیں وہ لوطی تھیں حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب کی (جو والد ماجد تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے) اور وہ عیش کی تھیں جب آسمان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جتنا آپ کے والد کی وفات کے بعد تو ام ایمن آپ کو کھلائیں یہاں تک کہ آپ بڑے ہوئے جب آپ نے ان کو آزا کر دیا۔ پھر ان کا نکاح زید بن حارثہ سے پرہیز کیا اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے پانچ مہینے بعد مر گئیں۔

۶۰۴ھ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو کوئی اپنی زمین کے درخت حضرت کو دیتا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے صحیح قرطہ اور نصیر کو آپ نے شروع کیا پھر دینا ہر ایک کو جو دیتا تھا اس نے۔ انس نے کہا میرے لوگوں نے مجھے بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ آپ سے مانگوں وہ جو میرے لوگوں نے آپ کو دیا تھا سب یا تو وہ اس میں سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ام ایمن کو دے دیا تھا۔ میں آپ کے پاس آیا اور مانگا آپ نے وہ مجھے دے دیا۔ اتنے میں ام ایمن آئی اور اس نے کپڑا میرے گلے میں ڈالا اور کہنے لگیں قسم اللہ کی ہم تو وہ تھے نہ دیں گے۔ رسول اللہ نے فرمایا اے ام ایمن دے دے اس کو اور میں تجھے یہ دوں گا۔ وہ یہی کہتی تھی ہرگز نہ دوں گی قسم اللہ کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ آپ فرماتے تھے چھوڑ دے میں تجھے یہ دوں گا یہ دوں گا یہاں تک کہ آپ نے ام ایمن کو اس مال کا اس گناہ اس گناہ کے قریب دیا۔

فَمَنْ جَرُّونَ بَنِي النَّصَارِ مَنَاجِيَهُمْ اُنِّي كَتَبْتُ لَهُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَءِئِيلَ قَالَ قَرَأْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَنِي أُمِّي عِزَّةً وَأَهْلِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اُنْمِئْنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَاطَبٍ قَالَ اِنَّ شِهَابِي وَكَانَ مِنْ شَأْنِ اُمِّ اَيْمَنَ اَمْ اَسَاسَةً فِي زَيْتٍ اَنَّهُمَا كَانَتَا وَصِيَّةً لِعَبْدِ اللَّهِ فِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَتَا مِنْ هَاجِرَتِهِ فَلَمَّا وَلَدَتَا آمَنَهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ مَا تَوَفَّيَ أَبُوهُمَا فَكَانَتَا اُمِّ اَيْمَنَ تَحْضِيهِ حَتَّى خَبَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّحَتْهُ ثُمَّ اَنَكَحَهَا زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ ثُمَّ تَوَفَّيَتْ بَعْدَ مَا تَوَفَّيَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِخَمْسَةِ اشْهُرٍ

۴۶۰۴۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَحْلًا وَفَّانَ حَامِيَةً وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ عَلِيًّا ابْنُ الرَّحْلِ كَانَ يَحْتَمِلُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَطَاةَ مِنْ أَرْضِيهِ حَتَّى قُبِحَتْ عَلَيْهِ فَرِيضَةُ وَالنَّصِيرُ فَحَقَّلَ بَعْدَ ذَلِكَ يَزِدُّ عَلَيْهِ مَا كَانَ أُعْطَاهُ قَالَ أَنَسٌ وَإِنِّي أَعْلَيْتُ أَمْرِي أَنِ آتَيْتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْأَلَهُ مَا كَانَ أُعْطَاهُ أَوْ بَعْضُهُ وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُعْطَاهُ اُمِّ اَيْمَنَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْلَيْتُ لَهُنَّ فَحَانَتَا اُمِّ اَيْمَنَ فَحَقَّلَتْ هَوْبِي فِي عُنُقِي وَقَالَتْ وَاللَّهِ لَا تُعْطِيَكُمُنَّ وَقَدْ أُعْطَايَهُنَّ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُمِّ اَيْمَنَ اُتْرِكِي وَلَوْ كَذَا وَكَذَا وَتَقُولُ كَذَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَحَقَّلَ يَقُولُ كَذَا حَتَّى أُعْطَايَا عَشْرَةَ أَشْهُابٍ أَوْ قَرِيبًا مِنْ عَشْرَةِ أَشْهُابٍ



کے حج میں تھمیری تھی (یعنی صلح حدیبیہ کی مدت جو ۶ھ میں ہوئی) کرواہ ہوں میں شام کے ملک میں قتال سے میں رسول اللہ کی کتاب بچیں ہر قل کو یعنی روم کے بلاشاہ کو اور وجہ کبھی وہ کتاب لے کر آئے تھے۔ انہوں نے بصری کے رئیس کو دی اور بصری کے رئیس نے ہر قل کو دی۔ ہر قل نے کہا یہاں کوئی ہے اس شخص کی قوم کا جو تغیر کی کا دعویٰ کرتا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں ابو سفیان نے کہا میں بلایا گیا اور بھی چند آدمی تھے قریش کے ہم ہر قل کے پاس پہنچے اس نے ہم کو اپنے سامنے بٹھلایا اور پوچھا تم میں سے کون رشتہ میں زیادہ نزدیک ہے اس شخص سے جو اپنے تئیں تغیر کہتا ہے؟ ابو سفیان نے کہا میں۔ (یہ ہر قل نے اس واسطے دریافت کیا کہ جو نسب میں زیادہ نزدیک ہوگا وہ یہ نسبت دوسروں کے آپ کا حال زیادہ جانتا ہوگا) پھر مجھے ہر قل کے سامنے بٹھلایا اور میرے ساتھیوں کو میرے پیچھے بٹھلایا بعد اس کے اپنے ترجمان کو بلایا۔ (جو زبان دوسرے ملک کے لوگوں کی بلاشاہ کو سمجھاتا ہے) اور اس سے کہا کہ ان لوگوں سے کہہ کہ میں اس شخص سے (یعنی ابو سفیان سے) اس شخص کا حال پوچھوں گا جو اپنے تئیں تغیر کہتا ہے پھر اگر وہ جھوٹ بولے تو تم اس کا جھوٹ بیان کر دینا۔ ابو سفیان نے کہا قسم اللہ کی اگر مجھے یہ ذرہ ہو تاکہ یہ

انطلقت في الميثاق التي كانت بيني وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فبينا أنا بالثمام إذ جيء بكاتب من رسول الله صلى الله عليه وسلم إلي فوقف يعني عظيم الروم قال وكان ذنبه فكلبي حاة به فذمته إلي عظيم بصرى فذمته عظيم بصرى إلي فوقف فقال هل خلفنا أحد من قوم هذا الرجل الذي يزعم أنه نبي قالوا نعم قال فذمته في نفر من فرقتي فذمته علي فوقف فقال آتوني فقال آتكم أقرب نسبا من هذا الرجل الذي يزعم أنه نبي فقال أبو سفيان فقلت أنا فاحسبوني بين يديه واجلسوا أصحابي خلفي ثم دعا برفقتي فقال له قل لهم إني سأل هذا عن الرجل الذي يزعم أنه نبي قالوا كذبي فكذبوه قال فقال أبو سفيان والله لو كان صدقة أن يؤثر علي فلكذب لكذبته ثم قال برفقتي سئل كيف حسبه فقلت

تھ میں پیدا ہوں جیسے اور تغیر بہت سے تھی ہر اہل میں ہو چکے بلاشاہ کے ملک میں ہوں بلادرنگی وہ فتند ہی علم قوم میں۔ اس زمانہ میں عرب قوم نہ ہلا کہ تھی نہ ہی علم اور دوسری قومیں عرب کے لوگوں کو عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھتی تھیں ان کو سوائے انہیں میں لڑنے سے بھڑکانے کے اور کوئی فضل نہ تھا۔ آخر اللہ جل جلالہ نے اپنی قدرت کو دکھایا چاہے اور انہی قوم میں آپ کو یہ کیا جہاں ممکن تھی نہ قادی بھی ایک بڑی دلیل ہے آپ کی نبوت کی اور ایک بڑی حکمتی ہے خدا کی قدرت کی۔ یعنی یہ لوگ مجھے جانے نہ دیں گے بلکہ ایسا اھد کرتے ہی نگھڑے کہ اس میرے مارنے کے گھر میں ہو گئے اور دشمن ضرور چاہتا اور آپ سے متاثر ہوئے کہا یہ خدا اس کا درست نہ تھا بلکہ اس نے سلطنت اور حکومت کو پسند کیا اور دین اسلام اختیار نہ کیا وہی نے کہا اس کتاب سے بہت سی باتیں ملتی ہیں ایک تو کافروں کو اسلام کی طرف بلانے لڑائی سے پہلے اور یہ جب داعی ہے اگر نہ کو اسلام کی دعوت نہ پہنچی ہو اور جو خلق کی ہو تو وہ مستحب ہے۔ دوسرے یہ کہ خبر داعی پر عمل واجب ہے اس لیے کہ وجہ کبھی ایک شخص اس کتاب کو لے گئے تھے اور اس پر اصرار ہے۔ تیسرے یہ کہ کتاب کا شروع کا نام اللہ سے مستحب ہے اور جو داعی سے بھی ذکر الہی مراد ہے۔ چوتھی یہ کہ خدا میں پہلے کتاب کا نام لکھتا پھر مکتوب الہ کا مسنون ہے اور اس مسئلہ میں اختلاف ہے لیکن اکثر علماء کا یہی ہے



لوگ میرا جھوٹ بیان کریں گے (اور میری ذلت ہوگی) تو میں جھوٹ ہوں (کیونکہ مجھے آپ سے عداوت تھی)۔ پھر ہر قل نے اپنے ترجمان سے کہا اس سے پوچھ کر اس شخص کا (یعنی حضرت عمرؓ کا) حسب کیا ہے یعنی خاندان۔ ابو سفیان نے کہا میں نے کہا ان کا حسب تو ہم میں بہت عمدہ ہے۔ ہر قل نے کہا ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ ہوا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ ہر قل نے کہا کبھی تم نے ان کو جھوٹ بولتے سنا اس دعویٰ سے پہلے (یعنی نبوت کے دعویٰ سے)؟ میں نے کہا نہیں۔ ہر قل نے کہا اچھا ان کی بیوی بڑے بڑے رئیس لوگ کرتے ہیں یا غریب لوگ؟ میں نے کہا غریب لوگ ہر قل نے کہا ان کے تابعدار بڑھتے جاتے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں؟ میں نے کہا بڑھتے جاتے ہیں ہر قل نے کہا ان کے تابعداروں میں سے کوئی ان کے دیں میں آکر اور پھر اس دین کو بدایاں کر پھر جاتا ہے یا نہیں؟ میں نے کہا نہیں۔ ہر قل نے کہا تم نے ان سے لڑائی بھی کی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ ہر قل نے کہا ان کی تم سے کیونکر لڑائی ہوئی ہے (یعنی کون غالب رہتا ہے)؟ میں نے کہا ہماری ان کی لڑائی دونوں کی طرح کبھی اوپر کبھی ادھر ہوتی ہے جیسے کتوں سے ڈول پائی کھینچنے میں ایک ادھر آتا ہے اور ایک ادھر اور اسی طرح لڑائی میں کبھی ہماری فتح ہوتی ہے کبھی ان کی فتح ہوتی ہے وہ ہمارا نقصان کرتے ہیں ہم ان کا نقصان کرتے ہیں۔ ہر قل نے کہا وہ اقرار کو توڑتے ہیں؟ میں نے کہا نہیں پھر

هُوَ فِينَا فَوْ حَسْبُ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آتَابِهِ مِثْلُكَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَمَوَّنُوهُ بِالْكَذِبِ قِيلَ لَا يَقُولُ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَبْعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ حَسَنًاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ لَا حَسَنًاؤُهُمْ قَالَ أَتَرِيدُونَ أَمْ تَقْصُونَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ تَرِيدُونَ قَالَ هَلْ تَرْتَدُّ أَخَذَ مِنْهُمْ عَنْ وَبِهِ يَبْعُدُ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ سَخَطُهُ لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ وَبِالْكُفِّ إِدَاهُ قَالَ قُلْتُ تَكُونُ الْخَرْبُ يَبْنَى وَيَنْهَ سَخَاؤًا يُصِيبُ بِنَا وَتُصِيبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْلِبُ قُلْتُ لَا وَتُخْرُ مِنْهُ فِي مِثْهُ لَا تَدْرِي مَا هُوَ صَانِعٌ فِيهَا قَالَ فَوَلَّوْا مَا أَمْتَكْتَبِي مِنْ كَلِمَةٍ أَذْجِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ أَخَذَ قَبْلَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ لِتَرْحَمِيهِ قُلْ لَهُ فِي سَائِلَتِكَ عَنْ حَسْبِهِ فَرَعَنْتُ لَهُ فَيَكُنْ فَوْ حَسْبٍ وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ ثُبُتُ فِي أَحْسَنِهَا فَوَيْهََا وَسَائِلَتِكَ هَلْ كَانَ فِي آتَابِهِ مِثْلُكَ فَرَعَنْتُ لَا قُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ آتَابِهِ مِثْلُكَ قُلْتُ رَحُلُ نَطَلْتُ مِثْلُكَ آتَابِهِ وَسَائِلَتِكَ عَنْ أَتَابِهِ

ہر قل ہے کہ پہلے کاتب کو اپنا نام لکھنا مستحب ہے اور ایک معاہدہ پہلے کاتب الیہ لکھنے کی اجازت دی۔ اور زید بن ثابتؓ نے معاویہؓ کے خط میں پہلے معاویہؓ کا نام لکھا تھا اور لقادہؓ نے کاتب الیہ کا نام لکھنے والی لفاظ اور القاب میں افراد و تقریبات کر کے کیونکہ حضرت نے ہر قل کو صرف وہ کام نہیں لکھا اور زیادہ مہانداس کی تقریب میں نہیں کیا۔ ابھی مختصر یہ آپ نے طریقہ سکھایا اپنی امت کو کہ کافروں پر اس اس طور سے سلام کریں تاکہ جو حقیقت ان پر سلام نہ ہو اور ان کو سلام معلوم ہو ایسا ہی جس مجلس میں کناد اور مسلمان دونوں موجود ہوں اور وہاں کوئی مسلمان آوے تو یوں ہی کہے سلام علی من اتبع الهدی۔ بخاری کی روایت میں "بروسین" ہے اور اس کے معنی میں اختلاف ہے لیکن کہتے ہیں مردان سے کاٹھ اور عیال ہیں لیکن اگر تو مسلمان نہ ہو گا تو میری وجہ سے رعایا بھی نہ ہو گئے اور ان سب کا کٹنا بھی میرے لیے ہو پڑے گا۔ چہ



(جہاد دعویٰ کر کے)؟ اور میں نے تجھ سے پوچھا کوئی ان کے دین میں آنے کے بعد پھر اس کو برا سمجھ کر پھر جاتا ہے تو نے کہا نہیں اور ایمان کا یہی حال ہے جب دل میں آتا ہے تو خوشی مانتی ہے اور میں نے تجھ سے پوچھا ان کے بیرون کار ہوتے جاتے ہیں یا کم ہوتے جاتے ہیں تو نے کہا وہ ہوتے جاتے ہیں اور یہی ایمان کا حال ہے اس وقت تک کہ پورا ہو (پھر کمال کے بعد اگر گئے تو کوئی قیامت نہیں)۔ اور میں نے تجھ سے پوچھا تم ان سے لڑتے ہو تو نے کہا ہم لڑتے ہیں اور ہماری اور ان کی لڑائی برابر ہے ڈول کی طرح بھی اور کبھی بوجھ 'تم ان کا نقصان کرتے ہو وہ تمہارا نقصان کرتے ہیں اور اسی طرح آزمائش ہوتی ہے پیغمبروں کی (تاکہ ان کو صبر اور تکلیف کا اجر ملے اور ان کے بیرون کاروں کے درجے بڑھیں) پھر آخر میں وہی غالب آتے ہیں اور میں نے تجھ سے پوچھا وہ غارتے ہیں تو نے کہا وہ دعا نہیں کرتے اور یہی حال ہے پیغمبروں کا وہ دعا نہیں کرتے (یعنی عہد شکنی) اور میں نے تجھ سے پوچھا ان سے پہلے بھی کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو نے کہا نہیں یہ میں نے اس لیے پوچھا کہ اگر ان سے پہلے کسی نے یہ دعویٰ کیا ہو تا تو گمان ہو تا کہ اس شخص نے بھی اس کی پیروی کی ہے۔ پھر ہر قل نے کہا وہ تم کو کن باتوں کا حکم کرتے ہیں؟ میں نے کہا وہ حکم کرتے ہیں فرار ہونے کا اور زکوٰۃ دینے کا اور باتوں لوگوں سے سلوک کا اور بری باتوں سے بچنے کا۔ ہر قل نے کہا اگر ان کا بھی یہی حال ہے جو تم نے بیان کیا تو بے شک وہ پیغمبر ہیں

اٰتٰصَلُّوْا اِلَيْهِ فَاَتٰحْبَبْتُ لِقَاءَهُ وَاَلُوْا كَحُبِّ عِندَهُ  
لَفَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ وَارْتَمَيْتُ مَلَكَةً مَا تَحْتَ  
قَدَمَيْهِ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكُنْبَرٍ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَقَرَأَ قِيَادًا فِيْهِ بِسْمِ اللّٰهِ  
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ رَّسُولِ اللّٰهِ اِلٰى  
هَرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلٰى مَنْ اَتٰتِ  
اَلْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّىْ اَدْعُوْكَ بِدَعَايَةِ الْاِسْلَامِ  
اَسْلِمْتَ تَسْلَمَ وَاَسْلِمْتَ يُؤْمِنُ اللّٰهُ اَجْرَكَ  
مَرْغَبٍ وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَاِنَّا عَلَيْنَا بِنَمِّ  
اَلْاَرَبِيِّيْنَ)) وَ مَا اَعْمَلُ الْكِتَابَ نَعَاوًا اِلٰى  
كَلِمَةٍ سِوَاہِ بَيِّنَاتٍ لِّعَلَّكُمْ اَنْ لَا تَعْبُدُوْا اِلَّا اللّٰهَ  
وَلَا تُشْرِكُوْا بِہٖ شَيْئًا وَاَنْ تَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا  
اَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوْا  
بَاَنَّا مُسْلِمُوْنَ فَلَمَّا مَرَّغٌ مِنْ قِرَاۃِ الْكِتَابِ  
اَرْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ عِندَهُ وَتَكَرَّرَ اللَّفْظُ وَاَمَرَ  
بِنَا فَاصْحَابُنَا فَلَمَّا فَقُلْتُ بِاَصْحَابِيْ حَبِيْبٍ  
عَرَجْنَا فَقَدْ اَمَرَ اَمْرًا اَبٰى سَكِيْنَةُ بِہٖ  
لِيَحْبَبَهُ مَلِيْكٌ يَّبٰى فَاصْبِرْ قَالَ فَمَا رَأَيْتُ مَرْجُوًّا  
بِاَمْرِ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ  
سَيُظْفَرُ حَتّٰى اُدْحَلُ اللّٰهُ عَلٰى الْاِسْلَامِ.

اس سے کہ آپ کا وہ سب بھی ان کے خلاف تھا اور بعضوں نے کہا کہ آپ کے ہاتھ اور بعضوں نے کہا آپ کے دودھ کے باپ تھے (یعنی)  
حادث بن عبد العزیز اور یہ عداوت سے کہا اس واسطے کہ آپ کے اصلی نسب میں ان کو طعن کرنے کا کوئی موقع نہ تھا (تلاوی اور صفر روم کے)  
نصاری ہیں۔ صفر کہتے ہیں زور کو۔ ایک بار صفری رومیوں پر غالب ہوئے اور ان سے لڑا اور ہوائی قوتوں کی سیاق اور روم کی سفیدی کی لڑو  
رنگ کے بچے پیدا ہوئے۔ اور ابو اسحاق نے کہا کہ صفر نام ہے صفر بن روم بن صید بن اسحاق بن ابراہیم کلان کی اولاد میں۔ اور بخاری کا بھی  
ان کو کہتے ہیں کیونکہ ان کی آنکھیں کھل گئی ہیں۔

اور میں جانتا تھا کئی کتابوں میں پڑھ کر کہ یہ پیغمبر پیدا ہوں گے لیکن مجھے یہ خیال نہ تھا کہ وہ تم لوگوں میں پیدا ہوں گے اور اگر میں یہ سمجھتا کہ میں ان تک پہنچ جاؤں گا تو میں ان سے ملنا پسند کر جاتا (بخاری کی روایت میں ہے کہ میں کسی طرح بھی ملنا محنت مشقت اٹھا کر اور جو میں ان کے پاس ہوتا تو ان کے پاس دھواں اور آہٹ ان کی حکومت یہاں تک آچلوے گی جہاں اب میرے دونوں پاؤں ہیں۔ پھر ہر قل نے رسول اللہ کا خط منگو لیا اور اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا ”شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم والا ہے“ محمد اللہ کے رسول کی طرف سے ہر قل کو مخطوم ہو جو کہ رکھیں ہے روم کا سلام اس شخص پر جو بیرونی کرے ہدایت کی۔ بعد اس کے میں تجھے ہدایت دیتا ہوں اسلام کی دعوت کہ مسلمان ہو جا تو سلامت رہے گا (یعنی تیری حکومت اور جان اور عزت سب سلامت اور محفوظ رہے گی) مسلمان ہو جا اللہ تجھے دوزخ اور آتش دے گا اگر تو نہ مانے گا تو تجھ پر دہلی ہو گا ریسٹن کلائے کتب و لوہان لو ایک بات کہ جو سیدھی اور صاف ہے اور تمہارے اور ہمارے درمیان کی کہ بندگی نہ کریں مولا اللہ کے کسی اور کی اور شریک بھی نہ ٹھہراؤیں اس کے ساتھ کسی کو آخری آیت تک۔“

جب ہر قل اس خط کے پڑھنے سے فارغ ہوا تو لوگوں کی آوازیں بلند ہوئیں اور بک بک بہت ہوئی اور ہم باہر کئے گئے۔ ابوسفیان نے کہا میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ابوکھٹہ کے بیٹے کا درجہ بہت بڑھ گیا ان سے بنی امیہ کا پادشاہ دار ہے۔ ابوسفیان نے کہا اس دن سے مجھے یقین تھا کہ رسول اللہ کا سیلاب ہو سکے اور غالب ہو سکے یہاں تک کہ اللہ نے مجھ کو بھی مسلمان کیا۔

۶۰۸ء - غزہ میں شہداء پہنچا اہل شام و زناد فی الحبشہ و کثرت لکھتہ اللہ عنہ جنود فارس منی من حبشہ الی بیضاء شکرنا لہ ائمانہ اللہ و قال فی الحبشہ ((من محمداً محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول کی طرف سے۔ اور ان حسین

۶۰۸ء - غزہ میں شہداء پہنچا اہل شام و زناد فی الحبشہ و کثرت لکھتہ اللہ عنہ جنود فارس منی من حبشہ الی بیضاء شکرنا لہ ائمانہ اللہ و قال فی الحبشہ ((من محمداً

عَنْهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَقَالَ إِنَّهُ الْيَوْمَ يَسِينُ وَقَالَ  
بِذَاعِيَةِ الْإِسْلَامِ))

بَابُ كِتَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى  
مُلُوكِ الْكُفَّارِ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

٤٦٠٩- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ  
ﷺ كَتَبَ إِلَى كِسْرَى وَإِلَى قَيْسَرٍ وَإِلَى  
الشَّخَاصِيِّ وَإِلَى كُلِّ جَبَلٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى  
وَكَيْسَ بِالشَّخَاصِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ

٤٦١٠- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ  
يَجْلُو وَلَمْ يَغْلُ وَكَيْسَ بِالشَّخَاصِيِّ الَّذِي صَلَّى  
عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٤٦١١- عَنْ أَنَسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ وَكَيْسَ بِالشَّخَاصِيِّ  
الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ فِي غَزْوَةِ حَنْبَلٍ

٤٦١٢- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَوْمَ حَنْبَلٍ فَلَرَمْتُ أَنَا وَتَمِيمٌ شُعْبَانَ بْنُ الْخَلَدِ  
بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

کے بدلے برہمیں ہے اور داعیہ کے بدلے داعیہ ہے یعنی جلاتا  
ہوں میں تجھ کو داعیہ اسلام کی طرف اور وہ کلہ توحید ہے۔

باب: رسول اللہ کے خط کا فریاد شاہوں کی طرف

اسلام کی دعوت میں

٣٦٠٩- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے کسری اور قیسر اور ہر ایک حاکم کو لکھا اللہ  
تعالیٰ کی طرف جلاتے تھے ان کو اور یہ نجاشی وہ نہیں تھا جس پر  
آپ نے جوازے کی نماز پڑھی۔

٣٦١٠- ترجمہ وہی جو اوپر گزرنا ان روایتوں میں یہ نہیں ہے کہ  
یہ نجاشی وہ نہیں تھا جس پر آپ نے نماز پڑھی۔

٣٦١١- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

باب: جنگ حنین کا بیان

٣٦١٢- عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے میں حنین (ایک  
دلاوی کے درمیان مکہ اور طائف کے عرفات کے پرے) کے دن  
رسول اللہ کے ساتھ موجود تھا تو میں اور ابوسفیان بن حارث بن  
عبدالمطلب (آپ کے چچا ابوہاشم) دونوں آپ کے ساتھ اپنے

(٣٦٠٩) فتویٰ لے کہا کسری کہتے ہیں ہر ایک فارس کے بادشاہ کو اور قیسر روم کے بادشاہ کو اور نجاشی حبشہ کے بادشاہ کو اور خاقان ترک  
کے بادشاہ کو اور فرعون قبط کے بادشاہ کو اور عز مصر کے بادشاہ کو اور قحط مصر کے بادشاہ کو اور غلظہ چین کے بادشاہ کو اور زمرارہ میں کے بادشاہ  
کو انجلی مع زیادہ۔

(٣٦١٢) اس سے یہ ظاہر کہ مشرکین کا فتنہ بھار دست ہے پر دوسری حدیث میں ہے کہ ہم نہیں اپنے مشرکوں کا فتنہ۔ اور ایک روایت میں  
ہے کہ آپ نے ہجرہ ہاشموں کا یہ دور بھی یہ ہے کہ آپ کو یہ لیدہ درست تھا کہ کسی عامل کو درست نہیں بلکہ دو چار دی ہے تو۔ مثلاً تب کا  
میں یہ ہے آپ نے قبول فرمایا ہے حقہ نور ہو کہ شام کا۔ نووی نے کہا قاضی اور عامل اگرچہ حرام ہے لیکن تو کھار دو دیے اور جو دینے والے  
کا پتہ نہ لگے تو بیت المال میں داخل کر دے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ یہ پھر آپ کو دیا بلکہ کے بادشاہ نے جس کا نام عبد بن رباح تھا۔ ٣٦١٢ روایت  
ہے جنگی اور اصحاب سے دو لوگ مرا ہیں جنہوں نے غزوہ خندق کے دن آپ سے بیعت کی تھی کہ کافروں سے لڑ کر مر جائیں یا

رہے اور جدا نہیں ہوئے اور آپ ایک سفید غجر پر سوار تھے جو فروہ بن نضالہ جدائی نے آپ کو تجھ دیا تھا (جس کو شہداء اور دلدل بھی کہتے تھے) جب مسلمانوں اور کافروں کا سامنا ہوا تو مسلمان بھاگے چندہ موڑ کر اور رسول اللہؐ آگے دے رہے تھے اپنے غجر کو کافروں کی طرف جانے کے لیے (یہ آپ کی کمال شجاعت تھی کہ ایسے سخت وقت میں غجر پر سوار ہوئے ورنہ گھوڑے بھی موجود تھے)۔ حضرت عباسؓ نے کہا میں آپ کی غجر کی نگام پکڑے تھا اور اس کو روک رہا تھا نیز پلٹے سے اور ابو سفیانؓ آپ کی رکاب تھامے تھے آخر جناب رسول اللہؐ نے فرمایا ہے عباسؓ! مصاب سرہ کو پکارو اور عباسؓ کی آواز نہایت بلند تھی (وہ رات کو اپنے غلاموں کو آواز دیتے تو آٹھ میل تک جاتی) عباسؓ نے کہا میں نے بلند آواز سے پکارا کہاں ہیں اصحاب السمرہ؟ یہ سننے ہی قسم خدا کی وہ ایسے لوٹے جیسے گائے اپنے بچوں کے پاس چلی آتی ہے اور کہنے لگے حاضر ہیں حاضر ہیں (اس سے معلوم ہوا کہ وہ دور نہیں بھاگے تھے اور نہ سب بھاگے تھے بلکہ بعض نو مسلم وغیرہ فلاح حیروں کی بارش سے لوٹے اور گریز ہو گئی) پھر اللہ نے مسلمانوں کے دل مضبوط کر دیے پھر وہ لڑنے لگے کافروں سے اور انصار کو یوں بلایا اے انصار کے لوگو! انصار کے لوگو! پھر تمام ہوا بلانا بنی حارث بن خرزج پر (جو انصار کی ایک جماعت ہے) پکارا انہوں نے اسے بنی حارث بن خرزج؟ اے بنی حارث بن خرزج! رسول اللہؐ اپنے غجر پر تھے گردن کو لہاکے ہوئے آپ نے دیکھا ان کی لڑائی کو اور فرمایا یہ وقت ہے غور کے جوش کا (یعنی اس وقت میں لڑائی خوب گرم گری سے ہو رہی ہے) پھر آپ نے چند ٹکڑیاں اٹھائیں اور کافروں کے منہ

وَسَلَّمَ فَلَمْ تَفَارِقْهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَقْلٍ لَهُ ثِمْتَةٌ أَغْنَاهَا لَهُ فَرَوْهُ مِنْ ثَمَاتِهِ الْخُدَامِيُّ فَلَمَّا أَقْبَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكَفَّارُ وَرَأَى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ فَلَقُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرُكْحَضٍ بَقْلَةٍ قَبْلَ الْكُفَّارِ فَانْصَارَ عِيسَى وَآلَا أَجْدَ بِلَحَامٍ بَقْلَةٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُهَا إِزَادَةً أَلَّا لَا تُسْرِعُ وَثَبُوا سَلْبًا أَجْدَ بِرُكْحَضٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَيُّ عِيسَى نَادَى أَصْحَابَ الشُّعْرَةِ)) فَقَالَ عِيسَى وَكَانَ رَمَلًا صَبًا فَقُلْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي أَيْنَ أَصْحَابُ الشُّعْرَةِ قَالَ قَوْلًا لَوْ لَكَ أَنْ عَطَفْتَهُمْ جِئْتُمْ سَمِعُوا صَوْتِي عَطَفَةُ الْفَرَجِ عَلَى أَوْثَانٍ دَعَا فَقَالُوا يَا كَيْلَنَ يَا كَيْلَنَ قَالَ فَاقْتَتَلُوا وَالْكَفَّارُ وَالشُّعْرَةُ فِي الْإِنصَارِ يَقُولُونَ يَا مُعْشَرَ الْإِنصَارِ يَا مُعْشَرَ الْإِنصَارِ قَالَ ثُمَّ فَصِرْتُ الدُّعْوَةُ عَلَى نَبِيِّ الْحَارِثِ بْنِ الْحَزْرَجِ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ الْحَارِثِ بْنِ الْحَزْرَجِ نَبِيَّ الْحَارِثِ بْنِ الْحَزْرَجِ فَقَطَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَرَّ عَلَى بَقْلِهِ كَأَنَّهُ مُنْطَابِلٌ عَلَيْهَا إِلَى يَمَانِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هَذَا جِئْتُمْ خَصِي الْوَيْطِيسُ)) قَالَ ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصِيَّاتٍ فَرَمَى بِهِنَّ وَهُوَ الْكُفَّارُ

لو کے اور ہرگز نہ بھاگیں گے۔ نو دینی نے کہا یہاں آپ سے وہ مجھ سے ہوئے ایک فعلی اور ایک خبری۔ فعلی تو ٹکڑیوں کا پکڑنا اور اس سے کافروں کو شکست ہونا۔ خبری بیان کرتا ہے آپ کا دشمنوں کے کافروں کو شکست ہو گئی اور وہ بقیہ ہوا۔ حضرت عباسؓ نے کہا میں دیکھنے گیا تو لڑائی دینی ہو رہی تھی اس میں قسم خدا کی آپ نے ٹکڑیاں ہدیں تو کیا دیکھا ہوں کہ کافروں کا زور گھٹ گیا اور ان کا کام اٹ گیا۔

پہلیں اور فرمایا اگست پانی کافروں نے قسم ہے کہ بے ملک کی حضرت عباسؓ نے کہا میں دیکھنے گیا تو لڑائی ہوئی ہو رہی تھی دیکھنے میں قسم خدا کی آپ نے سنگریں ماری تو کیا دیکھتا ہوں کہ کافروں کا زور گھٹ گیا اور ان کا کام الٹ گیا۔

۳۶۱۳۔ ترجمہ وی جوا پر گزرا۔

ثُمَّ قَالَ (( اِهْرُؤْا وَيَبْ مُحْمَدُ )) قَالَ  
فَلَعَبْتُ أَنْظُرُ فَإِذَا الْيَنَانُ عَلَى خَيْبِهِ فِيمَا أَرَى  
قَالَ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَن رَمَعَهُمْ بِخَيْبَتَيْهِ فَمَا  
رَأَيْتُ أَرَى حَتْمَهُمْ كَيْلًا وَأَمْرَهُمْ مَذْمُورًا

٤٦١٣- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرُهُ أَنَّهُ قَالَ فَرَّوْهُ لَنَا ثَمَامَةُ الْخُدَّاسِيُّ وَقَالَ «انْهَرُوا وَارْبُ الْكُفَّةِ انْهَرُوا وَارْبُ الْكُفَّةِ» وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ حَتَّى هَرَبَهُمُ اللَّهُ قَالَ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَرْفُضُ حُلْفَتَهُمْ عَلَى نَفْسِهِ.

٤٦١٤- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ  
خَيْبَرٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ غَيْرَ أَنْ خَلِيفَتِ يُونُسَ  
وَحَدِيثَ مَعْمَرٍ أَكْثَرَ مِنْهُ وَأَقْبَلُ.

٤٦١٥- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
مَا أَنَا غُلَامَةٌ أُرْزِعُهُمْ يَوْمَ حَتِّينَ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا  
وَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِكَيْفَهُ  
خَرَجَ شَيْئًا أَصْحَابُوهُ وَأَعِيفُوا مِنْهُمْ حُسْرًا لَيْسَ  
عَلَيْهِمْ بِيَلَاغٍ أَوْ كَثِيرٌ بِيَلَاغٍ فَلَقُوا قَوْمًا رَمَاهُ لَا  
يَكْفَأُ يَسْقُطُ لَهُمْ مِنْهُمْ جَمْعٌ هَوَارِجٌ وَبَنِي نَصِيرٍ  
فَرَضَوْهُمْ رَهْنًا مَا يَكْفُونُ بِحَبِيبَتَيْنِ فَأَقْبَلُوا  
هَذَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۶۱۵۔ ابو اسحاق سے روایت ہے ایک شخص نے برادرین عذاب سے کہا کہ ابو عمار! تم حسین کے دن بھاگے ۱۲ مہینوں نے کہا نہیں قسم خدا کی جناب رسول اللہؐ نے چنے نہیں موزی بلکہ آپ کے اصحاب میں سے چند جو ان جلد باز جن کے پاس اختیار نہ تھے یا پورے اختیار نہ تھے بلکہ ان کا مقابلہ ایسے حیرانداروں سے ہوا جن کا کوئی حیر خلافت ہو جاتا وہ لوگ ہولناں اور بنی نصر کے تھے۔ غرض انہوں نے ایک بارگی حیروں کی ایسی بوجھاڑ کی کہ کوئی حیر خطا نہ ہوا وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے آپ

(۳۱۵) ☆ خودی نے کہا یہ دروزون ہے مگر دروزون کو شعر نہیں کہتے جب تک اس کے کہنے والے کا رواد شعر کہنے کا نہ ہو اور اسی لیے بعض دروزون فقرے قرآن مجید میں موجود ہیں جیسے لن تاتوا الر حنی تظفوا یا نصوا من اللہ وفتح قریب یا ویرزہ من حیث لا یحسب حالانکہ شعر نہیں ہیں اور اپنے تئیں مدحیہ مطلب کا پنا قرار دیا اس لیے کہ مدحیہ مطلب مشہور فقرہ تھا اور عرب آپ کو ان کا پنا کہتے۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ لڑائی میں ایسا کہنا درست ہے جیسے سڑنے کا کہنا من الاکوع اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا تھا اللہی سمعتی لمی حیدرہ اور غیر لڑائی میں بطور اللہ کے معنوں ہے۔ (انجی محرق)

سفید ٹمپر پر سوار تھے تو ٹمپر سے اترے اور مدد کی دعا مانگی آپ نے فرمایا انا انسی لا کذب انا ابن عبدالمطلب یعنی میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ پھر آپ نے صف بائیں کی اپنے لوگوں کی۔

۶۱۶ھ حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے ایک شخص براء بن عازب کے پاس آیا اور کہنے لگا حنین کے دن تم بھاگ گئے تھے اے ابو عمارہ! انہوں نے کہا میں کو اسی دیتا ہوں رسول اللہ پر آپ نے منہ نہیں سولا لیکن چند جلد ہلا لوگ اور بے اختیار ہوا زن کے قبیلہ کی طرف گئے وہ حیراندار تھے انہوں نے ایک بوچھاڑ کی حیروں کی جیسے ٹڈی دل تو یہ لوگ سامنے سے ہٹ گئے اور لوگ رسول اللہ کے پاس آئے۔ ابو سفیان بن حارث آپ کے ٹمپر کو کھینچتے تھے آپ ٹمپر پر سے اترے اور دعا کی اور مدد مانگی اور آپ فرماتے تھے میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں یا اللہ اپنی مدد ادا کر۔ براء نے کہا قسم خدا کی جب لڑائی خونخوار ہوتی تو ہم اپنے تئیں بچاتے آپ کی آڑ میں اور بہادر فہم میں وہ تھے جو سامنا کرتے لڑائی کا یعنی رسول اللہ ﷺ۔

۶۱۷ھ حضرت ابو اسحاق سے روایت ہے میں نے سنا براء سے ان سے پوچھا ایک شخص نے قیس کے کیا تم بھاگ گئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر حنین کے دن؟ براء نے کہا پر رسول اللہ نہیں بھاگے۔ ایسا ہوا کہ ہوا زن قبیلہ کے لوگ ان دونوں حیراندار تھے اور ہم نے جب ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگے اور ہم لوٹ کے مال پر چکے تب انہوں نے حیر چلائے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اپنی سفید ٹمپر پر اور ابو سفیان بن حارث اس کی لگام پکڑے تھے۔ آپ فرماتے تھے میں نبی ہوں کچھ جھوٹ نہیں ہے میں بیٹا ہوں عبدالمطلب کا۔

۶۱۸ھ تحریر دہی ہے جہاد پر گزرا۔

وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى نَعْلَيْهِ الْخِضَاءُ وَأَمْرُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْخَزَامَةِ مِنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَقُولُ يَوْمَ قَرْنٍ فَاسْتَصْرَّ وَقَالَ ((أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا إِنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ لَمْ يَصْغُرْ))

۶۱۶ھ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْكِرَاءِ فَقَالَ أَكُنْتُمْ وَكُنْتُمْ يَوْمَ حَنْبٍ يَا أُنَا عُمَرَاءُ فَقَالَ أَشْهَدُ عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا وَكَلَى وَكَانَ أَتْلُقُ أَبْنَاءَهُ مِنْ هَاهُنَا وَهَاهُنَا إِلَى هَذَا النَّحْيِ مِنْ هَوَازٍ وَمِنْ قَوْمٍ وَمِنْ رَمَاءٍ فَرَفَعْنَاهُ بِرِشْتِي مِنْ كَبَلٍ كَانَتْهَا رَجُلٌ مِنْ حَرَازٍ فَانْكَشَفُوا مَا أَكُنْتُ الْقَوْمَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَمْرُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْخَزَامَةِ يَقُولُ يَوْمَ بَعَثَهُ قَرْنٌ وَدَعَا وَاسْتَصْرَّ وَهُوَ يَقُولُ ((أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا إِنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ الْهَيْمُ نَزَلَ نَصْرَكَ)) قَالَ الْكِرَاءُ كَتَمْنَا وَاللَّهُ إِنْ أَحْمَرَ النَّاسُ نَعْلِي بِهِ وَبِإِذَا الشَّخَاعَ بِنَا لَقَدْ بِي مُخَاوِي بِهِ نَعْيِي النَّبِيِّ ﷺ۔

۶۱۷ھ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْكِرَاءَ وَسَأَلَ رَجُلٌ مِنْ قَبَسِ الْقُرْظَةِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حَنْبٍ فَقَالَ الْكِرَاءُ وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَهْرُ وَكَانَتْ هَوَازٌ يَوْمَئِذٍ رَمَاءً وَإِنَّا لَمَّا حَضَلْنَا عَلَيْهِمْ لَنُكْشِفُوا فَأَكْبَنَاهُ عَلَى الْقَتَايِمِ فَاسْتَفْهَلُونَا بِالسَّهَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى نَعْلَيْهِ الْخِضَاءَ وَإِذَا أَبَا سُلَيْمَانَ بْنِ الْخَزَامَةِ آجِدٌ يَلْحَابَهَا وَهُوَ يَقُولُ ((أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا إِنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ))۔

۶۱۸ھ عَنْ الْكِرَاءِ قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا



عَمَارَةَ فَذَكَرَ الْعَدِيَّةَ وَهُوَ أَقْلٌ مِنْ خَلِيفَتِهِمْ  
وَهُوَ لَا يَأْتِيهِمْ حَيْثُ

۶۱۹- لیاں بن سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرے باپ  
سلمہ بن اکوع نے مجھ سے بیان کیا کہ ہم نے جہاد کیا اور رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حمین کا جب دشمن کا سامنا ہوا تو میں  
آگے ہوا اور ایک گھائی پر چڑھا ایک شخص دشمنوں میں سے  
میرے سامنے آیا میں نے ایک حیر مارا وہ چھپ گیا معلوم نہیں  
کیا ہوا میں نے لوگوں کو دیکھا تو وہ دوسری گھائی سے نمود ہوئے  
اور ان سے اور حضرت کے صحابہ سے جنگ ہوئی لیکن صحابہ کو  
کھست ہوئی۔ میں بھی کھست پا کر لوٹا اور میں دو چار برس پہنچے تھا  
ایک باغ سے ہوئے دوسری بوڑھے۔ میری تہہ بند کھل چلی تو  
میں نے دونوں چادروں کو اکٹھا کر لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم کے سامنے سے گزرا کھست پا کر۔ آپ نے فرمایا کہ اکوع  
کا بیٹا گھبرا کر لوٹا۔ پھر دشمنوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو  
گھبرا آپ پھر پر سے اترے اور ایک مٹی کا گدہ زمین سے اٹھائی اور  
ان کے منہ پر ماری اور فرمایا بھگے منہ۔ پھر کوئی آدمی ان میں ایسا  
دھرا جس کی آنکھ میں خاک نہ بھر گئی ہو وہی ایک مٹی کی وجہ سے۔  
آخر وہ بھاگے اور اللہ نے ان کو کھست دی اور رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے ان کے مال ہاتھ دیے مسلمانوں کو۔

۶۱۹- عَنْ يَسَارِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي  
قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَيْثُ قَلَمَا وَكُنْهَنَا  
الْعَدُوُّ فَقَدَّمْتُ فَأَعْلَوُ قَبِيلَهُ فَأَسْتَقْبَلَنِي رَجُلٌ مِنْ  
الْعَدُوِّ فَلَارِيَهُ بَسْتُهُمْ فَتَوَارَى عَنِّي فَمَا فَرَرْتُ مَا  
صَنَعَ وَتَوَارَتْ إِلَى الْقَوْمِ قَلَمًا هُمْ قَدْ مَلَّغُوا مِنْ  
قَبِيلِهِ أُخْرَى فَاتَّقَوْا هُمْ وَصَحَابَةُ النَّبِيِّ ﷺ فَوَلَّتِي  
صَحَابَةَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَرْجِعَ مِنْهُمْ مَا وَعَدَنِي يُرَدُّنَا  
مُنْزَرًا يَأْخُذُاعْمًا مُرْتَدِيًا بِأُخْرَى فَاسْتَقْبَلَنِي  
إِزَارِي فَخَنَعْنَاهُمَا جَمِيعًا وَتَوَارَتْ عَلَى رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ مِنْهُمْ مَا وَهُوَ عَلَى بَغْلَبِهِ الشَّهْبَاءُ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ رَأَى ابْنُ الْأَكْوَعِ فَرَعًا قَلَمًا  
عَشَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَزَلَ عَنْ الْبَعْلَاءِ ثُمَّ جَعَلَ  
قَبِيضَةً مِنْ تَرَابٍ مِنْ الْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ  
وَهُوَ هُمْ فَقَالَ شَاحَتْ فُجُوحُهُ فَمَا حَلَقَ اللَّهُ  
بِهِمْ إِسْتَأْنَا إِلَى مَا عَيْنِيؤُ زُرِّي يَلُكُ الْقَبِيضَةَ فَوَلَّوْا  
مُنْزَرِينَ فَهَزَمَتْهُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَنَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ.

(۳۱۹) ای کوٹہ تھا تو فرماتا ہے: وماریت الاوصت ولكن الله وحي "یعنی تو نے یہ مٹی نہیں بھینکی بلکہ اللہ تعالیٰ نے بھینکی"  
کیونکہ یہ مجھ سے اور پھر اللہ تعالیٰ کا فعل کا فعل ہے جو ہی کے ہاتھ پر ظاہر کرتا ہے۔

## باب غزوة الطائف

## باب طائف کی لڑائی کا بیان

۳۶۲۰۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے (اور بعض نسخوں میں عبداللہ بن عمرؓ ہے جو عامس کے بیٹے ہیں) رسول اللہ ﷺ نے گھیر لیا طائف وہاں کو اور نہیں حاصل کیا ان سے کچھ تو آپ نے فرمایا ہم لوٹ چلیں گے اگر خدا نے چاہا آپ کے اصحاب نے کہا بغیر فتح کے ہم لوٹ جاویں گے ہر رسول اللہ نے فرمایا اچھا صبح کو لاو وہ لڑے اور رومی ہوئے آپ نے فرمایا ہم کل لوٹ جاویں گے یہ ان کو بھلا معلوم ہوا تو آپ بیٹے۔

## باب بدر کی لڑائی کا بیان

۳۶۲۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مشورہ کیا جب آپ کو ابوسفیان کے آنے کی خبر پہنچی تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے گفتگو کی۔ آپ نے جواب نہ دیا پھر حضرت عمرؓ نے کی جب بھی آپ مخاطب نہ ہوئے۔ آخر سعد بن عبادہؓ (انصار کے رئیس اٹھے) اور انہوں نے کہا آپ ہم سے پیچھے ہیں یا رسول اللہ! قسم خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر آپ ہم کو حکم کریں کہ ہم گھوڑوں کو سمندر میں ڈال دیں تو ہم ضرور ڈال دیں اور اگر آپ حکم کریں کہ ہم گھوڑوں کو بھگا دیں پرک ابھرا تک (جو ایک مقام ہے بہت دور مکہ سے پرے) البتہ ہم ضرور بھگا دیں (یعنی ہم ہر طرح آپ کے حکم کے تابع ہیں گو ہم نے آپ سے یہ عہد نہ کیا ہو۔ آخر میں ہے انصار کی جان ٹھری پر کہ جب جناب رسول اللہؐ نے لوگوں کو بلایا اور وہ چلے یہاں تک کہ بدر میں جڑے وہاں قریش کے پانی پلانے والے نے ان میں ایک کا لالہ نام بھی تھا جی حاج کا۔ صحابہ نے اس کو پکڑا اور اس سے ابوسفیان اور ابوسفیان کے ساتھیوں کا حال پوچھا وہ کہتا تھا میں

۴۶۲۰۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَاصِرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَهْلَ الطَّائِفِ فَلَمْ يَلْ بِهُمْ شَيْئًا فَقَالَ إِنَّا قَائِلُونَ بِإِذْنِ اللَّهِ قَالَ أَسْتَحْبُّهُ نَزِجٌ وَلَمْ تَنْتَفِخْهُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اخْذُوا عَلَى الْفِتَالِ فَذَنُّوا عَلَيْهِ فَأَسَانَهُمْ جِرَاحٌ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «إِنَّا قَائِلُونَ غَدًا» قَالَ فَأَعْتَبَهُمْ ذَلِكَ فَصَجَّكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

## باب غزوة بدر

۴۶۲۱۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَارَرَ حِينَ بَلَغَهُ الْبَنَانُ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ فَتَكَلَّمْتُ أَبُو بَكْرٍ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ تَكَلَّمْتُ عُمَرُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ إِنَّمَا تُرِيدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّيْلِ نَفْسِي بِنَبِيٍّ لَوْ أَنَّمَا أَنَا نَعِيضُهَا الْيَمْرُ لَأَسْخَشْتَهَا وَلَوْ أَنَّمَا أَنَا نَضْرِبُ أَكْثَادَهَا إِلَى نَزْلِكَ الْيَمِينِ لَفَعَلْتُ قَالَ فَذَنَّبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَاطْلَقُوا حَتَّى نَزَلُوا بَدْرًا وَوَرَدَتْ عَلَيْهِمْ رِزَابًا فَرَفَضُوا وَهَبَهُمْ غُلَامٌ أَسْوَدٌ يَسِي الْخَنَاجِ فَأَحْبَبُوهُ فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُونَهُ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ وَأَصْحَابِهِ يَقُولُونَ مَا لِي بِعَلَمٍ أَبِي سُفْيَانَ وَلَكِنْ هَذَا أَبُو جَهْلٍ وَغَيْبُهُ وَشَيْبَةُ وَأُمَيَّةُ بْنُ حُلَفٍ فَإِذَا قَالَ ذَلِكَ مَرَبُوءَةٌ فَقَالَ نَعَمْ إِنَّمَا أَخْبَرْتُمْ هَذَا أَبُو

سَمِعَانُ فَإِذَا نَزَعُوهُ فَنَالُوهُ فَقَالَ مَا لِي بِأَبِي  
سَمِيْعَانَ جَلَمْتُ وَلَكِنْ هَذَا أَبُو خَهْلٍ وَغَنِيٌّ وَشَيْخٌ  
وَأَمِيَّةٌ مِنْ خَلْقِهِ فِي الشَّامِ فَإِذَا قَالَ هَذَا أَتَيْنَا  
حَضْرَتَهُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ  
يُحْصِلِي قَلْبًا رَأَى ذَلِكَ انْصَرَفَ قَالَ وَالَّذِي  
نَفْسِي بَيْنَ يَدَيْهِ لَتَصْرِيحُهُ إِذَا مَدَدْتُكُمْ وَتَرَكْتُكُمْ إِذَا  
كَتَبْتُكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ هَذَا مَصْرُغٌ فَلَمَّا قَالَ وَتَبَعُ نَدَا عَلَى  
فَأَنْزَلَ خَالِفُنَا خَالِفُنَا قَالَ فَمَا سَأَلَ أَحَدُهُمْ عَنْ  
مَوْضِعِ نَدَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ابو سَمِيْعَانَ کا حال نہیں جانتا البتہ ابو جہل اور عقبہ اور شیبہ اور امیہ بن  
خلف تو یہ موجود ہیں۔ جب وہ یہ کہتا تو پھر اس کو مارتے جب وہ یہ کہتا  
اجھا اچھا میں ابو سَمِيْعَانَ کا حال بتاتا ہوں تو اس کو چھوڑ دیتے۔ پھر اس  
سے پوچھتے وہ یہی کہتا میں ابو سَمِيْعَانَ کا حال نہیں جانتا البتہ ابو جہل اور  
عقبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف تو لوگوں میں موجود ہیں۔ پھر اس کو  
مارتے اور جناب رسول اللہ گھبراہ رہے تھے کھڑے ہوئے جب  
آپ نے یہ دیکھا تو نماز سے فارغ ہوئے اور فرمایا قسم اس کی جس  
کے ہاتھ میں میری جان ہے جب وہ تم سے بچ بولتا ہے تو تم اس  
کو مارتے ہو اور جب جھوٹ بولتا ہے تو چھوڑ دیتے ہو (یہ ایک معجزہ  
ہو آپ کا)۔ پھر آپ نے فرمایا یہ فلاں کا کافر کے مرنے کی جگہ ہے  
اور ہاتھ زمین پر رکھا اس جگہ (اور یہ فلاں کے گرنے کی جگہ ہے)۔  
راوی نے کہا پھر جہاں آپ نے ہاتھ رکھا تھا اس سے ذرا بھی فرق نہ  
ہو اور ہر ایک کافر اس جگہ گرا (یہ دوسرا معجزہ ہوا)۔

### بَابُ فَتْحِ مَكَّةَ

٤٦٦٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
وَقَدْتُ وَأَفُوهُ إِلَى مُعَاوَنَةَ وَذَلِكَ فِي رَمَضَانَ  
فَكَانَ يُصْنَعُ بَعْضُنَا بِبَعْضٍ الطَّعَامَ فَكَانَ أَبُو  
هُرَيْرَةَ يَمْسُ بِكَبْوَءٍ أَنْ يَذْخُرُونَا إِلَى رَحْلِهِ فَقُلْتُ  
أَلَا أَصْنَعُ طَعَامًا فَأَذْخُرُهُمْ إِلَى رَحْلِي فَلَمَزْتُ  
بِطَّعَامٍ يُصْنَعُ ثُمَّ لَقِيتُ أَبَا هُرَيْرَةَ مِنْ أَهْلِي  
فَقُلْتُ لِمَ ذُخِرُوا عَلَيَّ هَذِهِ فَقَالَ فَقَالَ سَمِعْتَنِي  
قُلْتُ نَعَمْ فَذَخَرُواهُمْ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَلَا  
أَعْلَمُكُمْ بِخَبَرٍ مِنْ خَدَائِكُمْ نَا نَغْشَرُ  
الْأَنْصَارَ ثُمَّ ذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ فَقَالَ أَكْبَلُ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ

باب: مکہ کے فتح ہونے کا بیان  
حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کئی جگہ میں سر کر  
کے معاذیہ کے پاس گئیں رمضان شریف کے مہینہ میں۔ عبد اللہ  
بن ربیع نے کہا (جو ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں اس حدیث  
کو) ہم میں ایک دوسرے کے لیے کھانا تیار کرتا تو ابو ہریرہؓ کھڑکھڑ  
کو جاتے اپنے مقام پر۔ ایک دن میں نے کہا میں بھی کھانا تیار  
کروں اور سب کو اپنے مقام پر بلاؤں تو میں نے کھانے کا حکم دیا اور  
شام کو ابو ہریرہؓ رضی اللہ عنہ سے طائر کہا آج کی رات میرے  
یہاں دعوت ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا تو نے مجھ سے آئے  
کہہ دیا (یعنی آج میں دعوت کرنے والا تھا)۔ میں نے کہا ہاں پھر  
میں نے ان کو بلایا حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا اے انصار کے گروہ میں  
تھہرے باب میں ایک حدیث بیان کرتا ہوں پھر انہوں نے ذکر

کہا کہ کی فتح کا۔ بعد اس کے کہ رسول اللہ آئے یہاں تک کہ مکہ میں داخل ہوئے تو ایک جانب پر زہر کو بھیجا اور دوسری جانب پر خالد بن ولید کو (یعنی ایک کو مینہ پر کیا اور ایک کو میسرہ پر) اور ابو عبیدہ بن الجراح کو ان لوگوں کا سردار کیا جن کے پاس زر ہیں نہ تھیں۔ وہ گمانی کے اندر سے گئے اور رسول اللہ ایک کلو سے میں تھے۔ آپ نے مجھ کو دیکھا تو فرمایا: ہر بیٹا میں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: آؤ میرے پاس مگر انصاری اور فرمایا انصار کو پکارو میرے لیے کیونکہ آپ کو انصار پر بہت احترام تھا (اور ان کو مکہ والوں سے کوئی فرض بھی نہ تھی) آپ نے ان کی پاس رکھنا مناسب جانتا) پھر وہ سب آپ کے گرد ہو گئے اور قریش نے بھی اپنے گرد اور تابعدار انھار کے گرد کہا کہ ہم ان کو آگے کرتے ہیں اگر کچھ ملا تو ہم بھی انکے ساتھ ہیں اور جو آفت آئی تو دے دیں گے ہم سے جو مانگا جانے لگا۔ آپ نے فرمایا تم دیکھتے ہو قریش کی جماعتوں اور تابعداروں کو پھر آپ نے ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر رکھا (یعنی مارو کہ کے کافروں کو اور ان میں سے ایک کو نہ چھوڑو) اور فرمایا تم لو مجھ سے عقاب۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا پھر ہم چلے جو کوئی ہم میں سے کسی کو مارنا چاہتا (کافروں میں سے) وہ مار ڈالو اور کوئی ہمارا مقابلہ نہیں کرتا یہاں تک کہ ابوسفیان آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! قریش کا رو بہ چاہ ہو گیا اب آج سے قریش نہ رہے۔ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص ابوسفیان کے گھر چلا جاوے اس کو اس میں ہے (یہ آپ نے ابوسفیان کی درخواست پر اس کو عزت دینے کو فرمایا)۔ انصار ایک دوسرے سے کہنے لگے ان کو یعنی رسول اللہ کو اپنے وطن کی الفت آگئی اور اپنے کنبہ والوں پر مہم ہوئے۔ ابو ہریرہؓ نے کہا اور وحی آنے لگی اور جب وحی آنے لگی تو ہم کو معلوم ہو جاتا جب تک وحی اترتی رہتی کوئی اپنی آنکھ آپ کی طرف نہ اٹھاتا یہاں تک کہ وحی ختم ہو جاتی۔ غرض جب وحی ختم ہو چکی تو رسول اللہ نے فرمایا

فَبَعَثَ الرَّسُولَ عَلَى ابْنِ أَخِي الْمُصْطَفِيَّ وَبَعَثَ خَالَتَهُ عَلَى الْمُصْطَفَى الْآخَرَى وَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْحُسَيْنِ فَأَخْلَعُوا بَطْنَ الْوَادِي وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي تَحِيَّةٍ قَالِ فَتَطَرَّ فَرَأَى فَقَالَ ((أَبُو هُرَيْرَةَ)) قُلْتُ لَيْسَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ((لَا يَلْبِسِي إِلَّا الْإِنصَارِيَّ)) زَادَ خَيْرٌ حَتَّى قَالَ ((أَغْبِطْ لِي بِالْإِنصَارِ)) قَالَ فَأَطَاعُوا بِهِ وَوَبَّشَتْ فُرُشٌ أَوْتَانَا لَهَا وَأَنَافَا فَقَالُوا نَقَدَّمْ حَوْلَاءَ فَإِنْ كَانَ لَهُمْ حَيَّةٌ كَتَا مَعَهُمْ وَإِنْ أَصْبَرُوا أَطْعَمْنَا الَّذِي شِئْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَرَوْنَ إِبْنِي أَوْتَانِي فُرُشَ وَآبَاءِهِمْ)) ثُمَّ قَالَ بَيِّنِي إِسْتَأْذِنَا عَلَى الْآخَرَى ثُمَّ قَالَ ((حَتَّى تَوَالِفُوهُ بِالصَّلَاةِ)) قَالَ فَأَطْلَقْنَا فَمَا شَاءَ أَحَدٌ مِنَّا أَنْ يَنْضَلَّ أَحَدًا إِلَّا قَالَهُ وَمَا أَخَذَ مِنْهُمْ يُوجِّهُ إِبْنًا شَيْئًا قَالَ فَجَاءَ أَبُو سَلَمَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَتْ حَضْرَاءُ فُرُشٍ لَا فُرُشٍ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ((عَنْ ذِي خَارٍ أَبِي سَلَمَةَ فَهُوَ آمِنٌ)) فَقَالَتْ الْإِنصَارُ نَعِظُهُمْ بِبَعْضِ أَثَرِ الرَّحْلِ فَأَذَرَتْهُ رَغِيَّةٌ فِي فَرَسِهِ وَرَأَتْهُ بِغَيْرِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَجَاءَ الْوُحْشِيُّ وَكَانَ إِذَا جَاءَ الْوُحْشِيُّ لَا يَهْجُو عَلَيَّا فَلَمَّا جَاءَ فَلَمَسَ أَحَدٌ يَوْمُغَ طَرْفَهُ إِبْنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى يَقْضِي الْوُحْشِيُّ فَلَمَّا أَقْضَى الْوُحْشِيُّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مُغْزِرُ الْإِنصَارِ قَالُوا لَيْسَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَلَمَّا أَثَرُ الرَّحْلِ

فَأَذَرَتْهُ رَغِيَةً فِي قَرْبِهِ قَالُوا قَدْ كَانَ فَالَافَ  
قَالَ كَلَّا إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ خَاسِرْتُ إِيَّاهُ  
وَالْإِنْسَانُ وَالنَّجْبَانِ مَحْبَاكُمُ وَالْمَنَاتُ  
مَنَاتُكُمْ فَأَذْبَلُوا إِلَيْهِ يَتَكُونَ وَيَقُولُونَ وَاللَّهِ مَا  
فَعَلْنَا الْإِذْيَ قَالُوا يَا الضُّعْفُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اللَّهَ  
وَرَسُولُهُ يُصَدِّقَانِيكُمْ وَيَعْلِزَانِيكُمْ قَالَ فَاذْبَلْ  
الْأَنْسُ إِيَّاهُ دَرَّ أَبِي سَفْيَانَ وَأَهْلَقَ النَّاسُ  
أَبُوهُمْ قَالَ وَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ حَتَّى أَقْبَلَ إِلَى الْحَمِيرِ فَمَاتَمَتْ ثُمَّ  
حَافَ بِالْأَيْتِ قَالَ فَاتَى عَلَى صَنْعٍ إِلَى حَنْبِ  
الْأَيْتِ كَتَبُوا بِتَحْوَنَةٍ قَالَ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ وَهُوَ أَحَدٌ بِسِيَةِ  
الْقَوْمِ قَالُوا أَنَّى عَلَى الصُّنْمِ حَتَّى يَطْعَمَهُ فِي  
عَيْنِهِ وَيَقُولَ حَيَاءُ الْحَقِّ وَزَعَقَ الْقَائِلُ فَلَمَّا  
فَرَّغَ مِنْ طَوَافِهِ أَنَّى الصُّنْمِ فَعَلَا عَلَيْهِ حَتَّى  
نَظَرَ إِلَى الْأَيْتِ وَزَفَعَ يَدَيْهِ فَحَمَلَ بِحِمْدِ اللَّهِ  
وَيَتَدَخَّرُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَدْعُو.

۴۶۲۳- عَنْ سَلْمَانَ بْنِ الْمُطَيْرِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ  
وَرَكَدَ فِي الْحَبَشَةِ ثُمَّ قَالَ يَتَدَخَّرُ بِحِمْدِ اللَّهِ وَزَفَعَ يَدَيْهِ

(۴۶۲۳) یعنی جو سامنے آئے اس کو مارو تاکہ کھڑکڑوٹ جاوے یہ جو ابو سفیان کے گھر چلا جاوے یہاں سے تھکنا ڈال دے اس کا من دیا۔  
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکہ معظمہ پر شمشیر فتح ہو اور یہی قول ہے مانگ اور ابو سفیان اور احمد اور مجبور علماء اہل ہر کا اور شافعی کے

انصار کے لوگو! انہوں نے کہا حاضر ہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا  
(یہ مجروح ہے) تم نے یہ کہا اس شخص کو اپنے گاؤں کی الفت آگئی؟  
انہوں نے کہا بے شک یہ قوم نے کہا۔ آپ نے فرمایا ہرگز نہیں  
میں اللہ کا بندہ ہوں اور اس کا رسول ہوں (اور جو تم نے کہا وہ وحی  
سے مجھ کو معلوم ہو گیا پر مجھے اللہ کا بندہ ہی سمجھنا نصیحتی نے کہا جیسے  
حضرت عیین کو بڑھا دیا ویسے بڑھانا دینا کہ میں نے ہجرت کی اللہ کی  
طرف اور تمہاری طرف اب میری زندگی بھی تمہارے ساتھ ہے  
اور موت بھی تمہارے ساتھ۔ یہ سن کر انصار دوڑے روئے  
ہوئے اور کہنے لگے قسم اللہ کی ہم نے کہا جو کبھی حرص کر کے  
اللہ اور اس کے رسول کی یعنی تمہارا مطلب یہ تھا کہ آپ ہمارا ساتھ نہ  
چھوڑیں اور تمہارے شہر ہی میں رہیں رسول اللہ نے فرمایا بے شک  
اللہ اور رسول تصدیق کرتے ہیں تمہاری اور تمہارا خدا قبول کرتے  
ہیں پھر لوگ ابو سفیان کے گھر کو چلے گئے (جہاں پھانے کے لیے)  
اور لوگوں نے اپنے دروازے بند کر لیے اور رسول اللہ شریف  
لے لے حجر اسود کے پاس اور اس کو چومنا مہر طواف کیا خاندہ کعبہ کا (اگرچہ  
آپ احرام سے نہ تھے کیونکہ آپ کے سر پر خود تھا) پھر ایک بت  
کے پاس آئے جو کعبہ کے پتھر دکھا تھا اس کو لوگ بو جا کر تھے  
آپ کے ہاتھ میں کہاں تھی آپ اس کا کوتاہا سے ہوئے تھے۔  
جب بت کے پاس آئے تو اس کی آنکھ میں کوئی نہ گئے اور فرمانے  
لگے حق آیا اور باطل مٹ گیا جب طواف سے فارغ ہوئے تو صفا  
پہاڑ پر آئے اور اس پر چڑھے یہاں تک کہ کعبہ کو دیکھا اور دونوں  
ہاتھ اٹھائے پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے لگے اور دعا کرنے لگے جو  
دعا آپ نے پائی۔

۴۶۲۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ  
رسول اللہ ﷺ نے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھ کے تلا یا کاٹ

(۴۶۲۳) یعنی جو سامنے آئے اس کو مارو تاکہ کھڑکڑوٹ جاوے یہ جو ابو سفیان کے گھر چلا جاوے یہاں سے تھکنا ڈال دے اس کا من دیا۔  
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مکہ معظمہ پر شمشیر فتح ہو اور یہی قول ہے مانگ اور ابو سفیان اور احمد اور مجبور علماء اہل ہر کا اور شافعی کے

دوان کو بالکل۔

فَأَحْزَى (( اخْضَوْهُمْ خَصْمًا )) وَقَالَ هِيَ  
أَخْبِيْتُ قَالُوا فَلَمَّا قَالَا هَا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ  
(( فَمَا اسْمِي إِذَا كُنَّا بَيْنَ عِثَّةِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ))  
٤٦٦٤- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رِبَاعٍ قَالَ وَقَدْ نَزَّ  
إِلَى مُدَاوِنَةَ بْنِ أَبِي سُبَيْانَ وَفِينَا أَبُو هُرَيْرَةَ  
فَكَانَ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَنْصَعُ طَعْمًا نَوْمًا بِأَسْحَابِهِ  
فَكَانَتْ تَوْبَتِي فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَيُّ يَوْمٍ تَوْبَتِي  
فَخَبَّرَنِي إِلَى الْفَتْحِ وَلَمْ يَذْكُرْ طَعْمًا فَقُلْتُ  
(( يَا أَبَا هُرَيْرَةَ لَوْ حَدَّثَنَا عَنْ )) رَسُولِ اللَّهِ  
ﷺ حَتَّى يَشْرَكَ طَعْمًا فَقَالَ كَمَا مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَخَبَّرَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَلَى  
الْمُحَبَّةِ الْيَمْنَى وَجَعَلَ الزُّبَيْرُ عَلَى الْمُحَبَّةِ  
الْأَيْمَى وَجَعَلَ أَنَا عِثَّةً عَلَى الْبَيْتَةِ وَتَعَلَّى  
الْوَادِي فَقَالَ (( يَا أَبَا هُرَيْرَةَ إِذَا غَلِيَ إِلَيَّ الْأَنْصَارُ ))  
فَذَعُونَهُمْ فَخَبَّرُوا يُهْرَؤُونَ فَقَالَ بَا (( مَغْضَرُ  
الْأَنْصَارِ هَلْ تَرَوْنَ أَوْثَانًا قُرَيْشٍ )) قَالُوا نَعَمْ  
قَالَ (( انْظُرُوا إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ عَدَا أَنْ  
تُحْضِرُوهُمْ خَصْمًا )) وَأَخْبَنِي يَدُهُ وَوَضَعَ  
يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ وَقَالَ (( مَوْعِدُكُمْ الصُّفَا ))  
قَالَ (( فَمَا أَشْرَفَ يَوْمَئِذٍ لَهُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَتَاهُو ))  
قَالَ وَصِيدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الصُّفَا وَجَانَتِ  
الْأَنْصَارُ فَأَطَاعُوا بِالصُّفَا فَجَاءَ أَبُو سُبَيْانَ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمِيتْ نَحْمَرُ قُرَيْشٍ لَا قُرَيْشٍ  
بَعْدَ الْيَوْمِ قَالَ أَبُو سُبَيْانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
(( مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُبَيْانَ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ

۶۲۳ ہجری عبد اللہ بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم سفر کر کے معاویہ بن ابی سفیان کے پاس گئے اور ہم لوگوں میں ابو ہریرہ بھی تھے تو ہم میں سے ہر شخص ایک ایک دن کھانا تیار کرتا اپنے ساتھیوں کے لیے۔ ایک دن میری باری آئی میں نے کھانا اے ابو ہریرہ آج میری باری ہے۔ وہ سب میرے ٹھکانے پر آئے اور ابھی کھانا تیار نہیں ہوا تھا میں نے کہا اے ابو ہریرہ دکاش اتم ہم سے حدیث بیان کرو رسول اللہ کی جب تک کھانا تیار ہو۔ انہوں نے کہا ہم رسول اللہ کے ساتھ تھے جس دن مکہ فتح ہوا آپ نے خالد بن ولید کو مینہ کا سردار کیا اور زبیر کو مسیرہ کا اور ابو سعید کو یسادیوں کا اور ابن کو وادی کے اندر سے جانے کو کہا پھر آپ نے فرمایا اے ابو ہریرہ انصار کو بلاؤ۔ میں نے ان کو بلا دیا وہ دوڑتے ہوئے آئے آپ نے فرمایا اے انصار کے لوگو! تم دیکھتے ہو قریش کی جماعتوں کو؟ انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کل جب ان سے ملنا تو ان کو صاف کر دینا اور آپ نے ہاتھ سے صاف کر کے بتلایا اور دایہ ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا اور فرمایا اب تم ہم سے صفا پہلا پر ملنا۔ حضرت ابو ہریرہ نے کہا تو اس روز جو کوئی دکھلا دیا انہوں نے اس کو سلا دیا (یعنی مار ڈالا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفا پہلا پر چلے اور انصار آئے انہوں نے گھبرایا صفا کو اسنے میں ابو سفیان آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ قریش کا ہتھ بٹ گیا اب آج سے قریش نہ رہے۔ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی ابو سفیان کے گھر میں چلا جائے اس کو امن ہے اور جو اچھا براڈال دے اس کو بھی امن ہے اور جو اپنا دروازہ بند کرے اس کو بھی

حق نزدیک صلے سے حق اور اور باری نے کہا کہ یہ صرف شامی کا قول ہے۔ (نوری)

اسن ہے۔ انصار نے کہا ان کو اپنے عزیزوں کی محبت آگئی اور اپنے شہر کی رغبت پیدا ہوئی اور وہی اتري رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر آپ نے فرمایا تم نے کہا مجھ کو کہنے والوں کی محبت آگئی اور اپنے شہر کی الفت پیدا ہوئی تم جانتے ہو میرا کیا نام ہے تمہاں فرمایا محمد ہوں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔ میں نے وطن چھوڑا اللہ کی طرف اور تمہاری طرف قربان زندگی اور موت دونوں تمہاری زندگی اور موت کے ساتھ ہیں۔ انہوں نے کہا قسم خدا کی ہم نے یہ نہیں کہا مگر حرص سے اللہ اور اس کے رسول کی۔ آپ نے فرمایا تو اللہ اور اس کا رسول دونوں سچا جانتے ہیں تم کو اور تمہارا عذر قبول کرتے ہیں۔

باب: مکہ کے ارد گرد کو جتوں سے پاک کرنے کا بیان ۳۲۵۔ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جس دن مکہ فتح ہوا مکہ میں تشریف لے گئے وہاں کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے آپ ہر ایک کو کو نچا دیے لکڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی (دو گر چڑھا جیسا دوسری روایت میں ہے) اور فرمایا حق آیا جھوٹ مٹ گیا جھوٹ مٹنے والا ہے حق آیا اور جھوٹ مٹ گیا جھوٹ مٹنے والا ہے حق آیا اور جھوٹ نہ بنا تا ہے کسی کو نہ لو تا تا ہے (بلکہ دونوں اللہ جل جلالہ کے کام ہیں)۔

۳۲۶۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرل

باب: اس چیز کا بیان کہ فتح کے بعد کوئی قریشی باندھ کر قتل نہ کیا جائے

۳۲۷۔ عبد اللہ بن مطیع سے روایت ہے انہوں نے سنا ہے (۳۲۷) کہ نودی نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ قریش مسلمان ہو جائیں گے اور ان میں سے کوئی اسلام سے نہ بھرے گا اور لکڑی کے ہاتھ نہ مارا جائے گا اور اس علم سے مراد یہاں ہے اور جو علم حضرت کے بعد قریش پر ہوا وہ مشہور ہے۔ تیسرا بیان یہ ہے کہ انہی نخل سے

أَلْفَى السَّلَاحَ فَهُوَ آمِنٌ)) وَمَنْ أَتْلَقَ بَنَاهُ فَهُوَ آمِنٌ فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ أَمَّا الرَّحْلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَاقَةٌ بِغَيْرِيهِ وَرَقَّةٌ فِي قَرْيَةٍ وَزَوَّلَ الْوَحْشُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( فَلْتَمَّ أَمَّا الرَّحْلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَاقَةٌ بِغَيْرِيهِ وَرَقَّةٌ فِي قَرْيَةٍ)) أَلَا (( فَلَمَّا اسْمِي إِذَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ هَاجَرْتُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَيْكُمْ فَالْمَحْجَا مَحْجَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ)) قَالُوا وَهَلْ مَا قُلْنَا إِنْ شَاءَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ ((فَإِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُصَنِّفَانَكُمْ وَيَغْدِرَانَكُمْ)).

بَابُ إِزَالَةِ الْأَصْنَامِ مِنْ حَوْلِ الْكَعْبَةِ ۴۶۶۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَحَوَّلَ الْأَكْبَةَ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَسِتُّونَ نَصَبًا فَحَقَلَ يَطْعُنُهَا بِعُودٍ كَانَ بِيَدِهِ وَيَقُولُ حَاءَ الْخَيْرِ وَزَعَمَ الْأَبَابِلُ إِنَّ الْأَبَابِلَ كَانَ زَعُومًا حَاءَ الْخَيْرِ وَمَا يُدْرِي الْأَبَابِلُ وَمَا يُعِيدُ زَاكَ إِنْ أَبِي عَمَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۴۶۶۶۔ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْمِهِ زَعُومًا وَلَمْ يَذْكُرْ ثَلَاثَةَ الْأَحْزَى وَقَالَ يَذَلُّ نَصَبًا مَسْنًا.

بَابُ لَا يُقْتَلُ قَرْشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ الْفَتْحِ

۴۶۶۷۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَطِيْعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

باپ مطیع بن اسود سے انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہؐ سے جس دن مکہ فتح ہوا۔ آپ فرماتے تھے آج کے بعد کوئی قریشی آدمی قتل نہ کیا جائے گا باندہ کر قیامت تک۔

۶۲۸ھ - ترجمہ دی جو لوہر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ اس دن جن لوگوں کے نام عاص تھے قریش کے لوگوں میں سے کوئی ان میں سے مسلمان نہیں ہوا سوا عاص بن اسود کے۔ آپ نے اس کا نام بدل کر مطیع رکھ دیا۔

باب: حدیبیہ میں جو صلح ہوئی اس کا بیان

۶۲۹ھ - بروین عازب سے روایت ہے حضرت علیؑ نے اس صلح نامہ کو لکھا جو رسول اللہؐ اور مشرکوں سے فرمایا حدیبیہ کے دن اس میں یہ عبارت تھی کہ یہ وہ ہے جو فیصلہ کیا عمر اللہ کے رسول نے۔ (اس سے معلوم ہوا کہ وہاں کورائید میں بول بول کر کھینچا ہے) مشرک بولے اللہ کے رسول آپ مت کہیں اس لیے کہ اگر ہم کو یقین ہو تو کہ آپ اللہ کے رسول ہیں تو ہم کیوں لڑتے آپ ہے۔ رسول اللہؐ نے حضرت علیؑ سے فرمایا یہ دے اس لفظ کو انہوں نے عرض کیا میں اس کو پیٹنے والا نہیں (یہ انہوں نے لب کی رو سے عرض کیا یہ جان کر کہ حضرت کا حکم قطعی نہیں ہے ورنہ اس کی اطاعت واجب ہو جاتی) رسول اللہؐ نے اس کو اپنے ہاتھ سے میٹ دیا (یہ آپ کا مجزہ تھا اس لیے کہ آپ جڑ سے لکھتے نہ تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اپنے ہاتھ مبارک سے بجائے رسول کے ابن عبد اللہ کا لفظ لکھ دیا) اس میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ مکہ میں آؤں اور

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ فَتَحَ مَكَّةَ (( لَا يَقْتُلُ فَرَسِي صَبْرًا بَعْدَ هَذَا الْيَوْمِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ )).

۶۲۸ھ - عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ إِسْمَاعِيلَ وَزَادَ قَالَ وَكُنْ أَسْلَمَ أَحَدٌ مِنْ غُصَاةِ قُرَيْشٍ غَيْرَ مُطِيعٍ كَانَ أَيْمُهُ الْغَاصِي فَسَمَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُطِيعًا.

باب: صلح الحُدَيْبِيَّةِ فِي الْحُدَيْبِيَّةِ

۶۲۹ھ - عَنْ الزُّبَيْرِ بْنِ عَازِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَتَبَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ الصَّلَاحَ بَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ فَكَتَبَ هَذَا (( مَا كَتَبَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ )) فَقَالُوا لَا نَكْتُبُ رَسُولُ اللَّهِ قُلْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قُلْ نَقَابِلُكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ اشْحَ قَقَانِ مَا أَنَا بِأَلَدِي أَشْحَاةَ فَسَمَّاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكِيوَ قَالَ وَسَكَتَ بَيْنَا ائْتَرْتُمُوهُ أَلْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ فَيُحِيمُوا بِهَا ثَلَاثًا وَكَأَ يَدْخُلُهَا بِسِلَاحٍ بِلَا حُلِيَانِ السِّلَاحِ قُلْتُ يَا بِي إِسْحَقْ وَمَا حُلِيَانِ السِّلَاحِ قَالَ الْفِرَاقُ وَمَا يَو.

ہو ایک کافر تھا حضرت کو اس نے بہت رنج دیا تھا۔ چنانچہ کہ دن کسی نے آپ سے کہا کہ ان نخل کبے کے پردوں میں چھپا ہے آپ نے فرمایا اس کو پکڑ لو لوگ اس کی ٹھیکیں باندھ کر لائے یہ وہ قتل ہوا جب آپ نے یہ حدیث فرمائی۔

(۳۲۸ھ) ہذا کہہ کر عاص کے لفظی معنی فارغان ہیں اور یہ برا معلوم ہوا آپ کو آپ نے بدل دیا۔ نووی نے کہا کہ عاص اور بھی تھے جیسے عاص بن داغل بھی اور عاص بن ہشام اور عاص بن مہرہ کوئی ان میں سے اس روز مسلمان نہیں ہوا البتہ ایک عاص اور مسلمان ہوا ابو جندل سمیل بن عمرو شاید راوی اس کا بیٹا بھی ہو کہ وہ کعبہ سے زیادہ مشہور تھا۔



تین دن تک ہیں اور پھر تیس دن کے آویں مگر خلاف کے اندر۔

۳۶۳۰۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۶۳۰۔ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ  
بْنِ عَازِمٍ يَقُولُ لَنَا صَلَاحٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْخُدَيْبِيَّةِ كَتَبَ عَلَيَّ كِتَابًا  
بَيْنَهُمْ قَالَ فَكَتَبَ (( مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ )) ثُمَّ  
ذَكَرَ بِحُجُوِّ حَبِيبِهِ مُعَاذٍ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِي  
الْحَبِيبِ (( هَذَا مَا كَتَبَ عَلَيْهِ ))

۴۶۳۱۔ عَنْ النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَنَا  
أَخْبَرَنَا أَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ  
أَبِيهِ صَلَاحُهُ أَهْلُ مَكَّةَ عَلَى أَنْ يَدْخُلَهَا  
كَيْفَ يَكُونُ بَيْنَهُمَا ثَلَاثًا وَلَا يَدْخُلَهَا إِلَّا بِمُعَلَّانِ  
السَّلَاحِ السَّيْفِ وَفَرَابِوٍ وَلَا يَخْرُجُ بِأَخِي مَعَهُ  
مِنْ أَرْضِهَا وَلَا يَمْنَعُ أَحَدًا نَسَكْتُ بِهَا يَمْنَعُ  
كَانَ مَعَهُ قَالَ لِأَبِي (( كَتَبَ الشَّرْطُ بَيْنَنَا  
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ هَذَا مَا فَاضَى  
عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ )) فَقَالَ لَهُ  
أَشْهَرُ حُونَ لَوْ نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَاتَّخَذْنَا  
وَلَكِنْ كَتَبَ مُحَمَّدٌ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ خَازِمٌ عَلَيْهِ  
أَنْ يَمْنَعَنَا فَقَالَ عَلِيُّ لَا وَاللَّهِ لَا نَمْنَعُكَ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
(( أَرَبِي مَنَعَانَا )) فَأَرَاهُ مَنَعَانَا فَمَنَعَنَا

۳۶۳۱۔ بروایت ہے جب رسول اللہ ﷺ روکے گئے  
کعبہ شریف میں جانے سے تو صلح کی آپ سے کہ والوں نے اس  
شرط پر کہ (آئندہ سال) آویں اور تین دن تک مکہ میں رہیں  
اور پھر تیس دن کے آویں اور کسی مکہ والے کو اپنے  
ساتھ نہ لے جائیں اور ان کے ساتھ والوں میں سے جو وہ چاہے  
(مشرکوں کا ساتھ قبول کرے) تو اس کو منع نہ کریں۔ آپ نے  
فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اچھا اس شرط کو لکھو بسم اللہ  
الرحمن الرحیم یہ وہ جو فیصلہ کیا اس پر محمد اللہ تعالیٰ کے رسول  
نے (ﷺ) مشرک بولے اگر ہم یہ جانتے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے  
رسول ہیں تو آپ کی اطاعت کرتے یا آپ سے بیت کرتے بلکہ  
یوں لکھتے محمد عبد اللہ کے بیٹے نے۔ آپ نے حضرت علیؓ کو حکم  
کیا رسول اللہ ﷺ کے لیے۔ انہوں نے کہا قسم خدا کی میں تو نہ  
میںوں گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھا مجھے اس لفظ کی جگہ بناؤ  
حضرت علیؓ نے بتادی۔ آپ نے اس کو میٹ دیا اور ابن عبد اللہ

(۳۶۳۱) ☆ نووی نے کہا قاضی عیاض نے کہا کہ بعض لوگوں نے اس روایت سے دلیل کی ہے اس امر پر کہ آپ نے اپنے ہاتھ سے لکھ  
دیا جیسا کہ ظاہر صحت ہے اور بخاری کی روایت میں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے وہ کاغذ لیا اور لکھا اور ایک روایت میں ہے کہ آپ اپنی طرح لکھا  
نہ جانتے تھے اور آپ نے لکھا اس لیے کہ آپ نے یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ سے لکھا یا اس طرح پر کہ قلم نے خود لکھ دیا اور آپ  
نے نہ جان کر لکھتے ہیں یا اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس وقت لکھا سکھا دیا اور یہ لکھا ہوا ہے آپ کا لے کر آپ ہی سے پھر میرے لیے اللہ تعالیٰ نے آپ  
کو علم سکھایا جن کو آپ نہیں جانتے تھے اور چاہتا ہوں کہ یہ سب کچھ اس طرح لکھا جائے کہ آپ کے ہاتھ سے آپ کے ہاتھ سے لکھا

کہہ دیا (جب دوسرا سال ہوا تو آپ تشریف لائے) پھر تین روز تک مکہ معظمہ میں رہے جب تیسرا دن ہوا تو مشرکوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا یہ تمہارے صاحب کی شرط کا خیر دن ہے اب ان سے کہو جائے کہ انہوں نے کہا آپ نے فرمایا اچھا اور آپ نکلے۔

۶۳۲ھ - حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قریش نے صلح کی رسول اللہ ﷺ سے اور قریش میں سمیل بن عمرو بھی تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہو بسم اللہ ارضن ارضہم سمیل نے کہا ہم نہیں جانتے ہم اللہ ارضن ارضہم کیا ہے وہ کہو جس کو ہم جانتے ہیں ہاں اللہ اللہ آپ نے فرمایا اچھا کہو محمد کی طرف سے جو اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ مشرکوں نے کہا اگر ہم جانتے آپ اللہ کے رسول ہیں تو آپ کی بیروی کرتے الہت اپنا اور اپنے باپ کا نام کہو۔ آپ نے فرمایا اچھا کہو محمد بن عبد اللہ کی طرف سے۔ پھر انہوں نے یہ شرط لگائی آپ سے کہ اگر تم میں سے کوئی ہمارے پاس چلا آوے گا ہم اس کو واپس نہ دیں گے اور ہم میں سے کوئی تمہارے پاس آوے تو اس کو روانہ کر دینا ہمارے پاس صحابہ کرام نے کہا یہ رسول اللہ یہ شرط ہم

وَرَسَبَ ابْنُ عُمَرَ اللَّهُ فَاقَامَ بَيْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا أَتَى كَلَانَ يَوْمَ الثَّلَاثِ قَالُوا لِعَلِّيْ هَذَا آخِرُ يَوْمٍ مِنْ غَرْطِ صَاحِبِكُمْ فَامْرُؤٌ فَلْيَخْرُجْ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ «نَعَمْ» فَخَرَجَ وَقَالَ ابْنُ حَنَسَاءٍ فِي رِوَايَةٍ مَكَانَ ثَلَاثَةَ أَيَّامًا.

۶۳۲ھ - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ قُرَيْشًا صَافَحُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِّيْ «اُكْتَبَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ» قَالَ سُهَيْلٌ أَمَا بِاسْمِ اللَّهِ فَمَا نَعْلَمُ مَا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَلَكِنْ اُكْتَبَ مَا نَعْرِفُ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ فَقَالَ «اُكْتَبَ مِنْ مُحْشَدٍ وَنَسُوْلَ اللَّهِ» قَالُوا لَوْ غَلَبْنَا أَتَكَ وَنَسُوْلَ اللَّهِ لَنَلَبَّغْنَاكَ وَلَكِنْ اُكْتَبَ اسْتَفْلَتْ وَاسْتَمَّ أَبْلَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «اُكْتَبَ مِنْ مُحْشَدٍ بِنِ عَمْرِو اللَّهِ» فَأَشْرَفُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مِنْ حَاءٍ مِنْكُمْ لَمْ

تھیں کوئی غلبہ نہیں ہو گا اور اگر کاذب ہے ہے کہ آپ نے خود لکھا نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ای کی یاد فرمایا و ما کنت تعلموا من قبل فی کتاب ولا نخطہ بيمينک اور حضرت نے فرمایا اور اس حدیث میں لکھا کہ حق لکھو یا ہے جیسے اور دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے حضرت علی سے فرمایا کہ محمد بن عبد اللہ اچھی عمر آ

(۶۳۲ھ) پھر ایسی حد اس شرط کے لکھنے سے مشرکوں کو کوئی فائدہ نہ ہوا بلکہ چار روز کے بعد جب بیٹھے لوگ جیسے ابو بکر اور ان کے ساتھی مسلمان ہو کر آئے گے وہ شرط کی وجہ سے آپ کے پاس نہ آئے اور لوہیں ایک جتنا علیہ وہ انہوں نے قائم کیا اور مشرکوں کو ایسا نہ ہوا اور چہ کیا کہ ان کا تاک میں دم ہو گیا۔ آخر انہوں نے شک اگر رسول اللہ سے کہا بھیجا کہ ہم اس شرط سے پہلے آپ اپنے لوگوں کو لکھ دیا جیسے اور صلح کے بعد وقت آپ نے اپنے جزایات میں جیسے ہم اللہ ارضن ارضہم وغیرہ میں عمرہ کی کیونکہ ہم اللہ ارضن ارضہم اور ہاں اللہ کا ایک ہی مضمون ہے یہ مشرکوں کی یہ فائدہ نہ تھی اور محمد رسول اللہ نہ سکی محمد بن عبد اللہ کہ اس صلح کے بعد آپ کی غرض اور حق جس کو مشرک بے خوف نہ کیے۔ وہ یہ تھی کہ مسلمان اور مشرک اس صلح کی وجہ سے آپ میں بیٹے بیٹے تھیں اور مسلمان اپنے عزیزوں سے مل کر ان کو حق بات سمجھادیں آخر کہاں تک جو دین میں حق ہے ہاں تک نہ ایک دن آدمی کی سمجھ میں آجائے گا۔ پھر ایسا ہی ہوا کہ اس صلح کی

تکھیں آپ نے فرمایا کھسوہم میں سے جو کوئی ان کے پاس چلا جاوے تو اللہ تعالیٰ اس کو دو درجے اور ان میں سے جو کوئی ہمارے پاس آوے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے بھی راست نکال دے گا اور اس کی مشکل کو آسان کر دے گا۔

۳۶۳۳- سہل بن حنیف عظمین کے روز (جب حضرت علیؑ اور صحابیہ میں جنگ تھی) کھڑے ہوئے اور کہا کہ لوگو! اپنا قصور سمجھو ہم رسول اللہؐ کے ساتھ تھے جس دن صلح ہوئی حدیبیہ کی اگر ہم لڑائی چاہتے تو لڑتے اور یہ اس صلح کا ذکر ہے جو رسول اللہؐ اور مشرکوں میں ہوئی تو حضرت عمرؓ آئے رسول اللہؐ کے پاس اور عرض کیا کہ رسول اللہؐ! کیا ہم سچے دین پر فہم ہیں اور کافر جموئے دین پر فہم ہیں؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں۔ پھر انہوں نے کہا ہم میں جو مارے جاویں کیا وہ جہنم میں نہ جاویں گے؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں۔ مطلب حضرت عمرؓ کا یہ تھا کہ پھر دپ کر صلح کیوں کریں جنگ کیوں نہ کریں (حضرت عمرؓ نے کہا پھر کیوں ہم اپنے دین پر دھب لگاویں اور لوٹ جاویں اور ابھی اللہ تعالیٰ نے ہمارا اور ان کا فیصلہ نہیں کیا)۔ حضرت رسول اللہؐ نے فرمایا اے خطابؓ کے بیٹے! میں اللہ کا رسول ہوں مجھ کو وہ چاہ نہیں کرے گا کبھی بھی۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ چلے اور قصہ کے بارے میں نہ ہو سکا وہ ابو بکرؓ کے پاس گئے اور ان سے کہا کہ ابو بکرؓ! کیا ہم حق پر نہیں ہیں اور وہ

نَزَدَهُ عَلَيْكُمْ وَمَنْ جَاءَكُمْ مِنْكُمْ بِمَا رَزَقْنَاهُ عَلَيْنَا فَمَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَكْتَبُ هَذَا قَالَ ((نَعَمْ إِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ بِمَا إِلَيْهِمْ فَأَبْعَدَهُ اللَّهُ وَمَنْ جَاءَنَا مِنْهُمْ مَبْتَغِئِ اللَّهُ لَهُ فَرَجًا وَمَغْرَجًا))

۴۶۳۴- عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ فَاذْ سَمِعْتُ مِنْ حَبِيبِ يَوْمَ صِفِّينَ فَقَالَ أَتَيْتُ النَّاسَ فَبَيَّعُوا أَنْفُسَهُمْ لَفَذَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخُدَيْبِيَةِ وَتَوَزَّيْ نَزَى بِنَا لِقَاتِنَا وَفَلَيْكَ فِي الصَّلَاحِ الْفَبِي كَتَانِ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَبَنِ الْمُشْرِكِينَ فَجَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَشَا عَلَي حَقٍّ وَنَعْمَ عَلَي بَابِلِي قَالَ ((بَلَى)) قَالَ لَيْسَ فَمَقَالًا فِي الْفَتْوَى وَفَقَلْنَاهُمْ فِي شَارٍ قَالَ ((بَلَى)) قَالَ فَبَيَّعَ نَعْمُطِي الْخُدَيْبِي فِي بَيْنَنَا وَنَزَعُ وَنَمَّا تَحْكُمُ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ ((يَا ابْنَ الْخَطَّابِ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَكَأَنِّي بَعَثْتَنِي اللَّهُ أَبْنَا)) قَالَ فَمَقَالَتْ عُمَرُ فَلَمْ يَصْبِرْ مَضْطَبًا فَاتَى أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَتَشَا عَلَي حَقٍّ وَنَعْمَ

جہاد میں ہزاروں آدمی نے مسلمان ہو گئے اور کافروں کا زور ٹوٹا چلا گیا یہاں تک کہ کہ منظر حق ہو اور تمام قریش مسلمان ہوئے اور قریش کی انگار میں عرب کے اور قبیلے بھی مسلمان ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کے رسولؐ کو کامیابی ہوئی اور یہ سورت نازل ہوا جہاد نصر اللہ والفتح آخر تک۔

(۳۶۳۳) سہل کا مطلب یہ تھا کہ حضرت علیؑ کے ساتھی بھی صلح اور حکیم پر راضی ہو جاویں گوان کو تا گوار تھا پر سہل نے یہ سمجھا کہ کبھی بات بری معلوم ہوئی ہے لیکن اس کا انجام اچھا ہوتا ہے۔ چنانچہ جناب رسول اللہؐ کے زمانہ میں صحابہ نے صلح حدیبیہ کو برا خیال کیا پر اللہ تعالیٰ نے اس صلح کو حق کے حق میں بھجور کیا اور انجام اس کا یہ ہوا کہ حق ہو اور مسلمان غالب ہو گئے۔

باطل پر نہیں چیں؟ ابو بکرؓ نے کہا کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا ہمارے مقتول جنت میں نہیں جاویں گے اور ان کے مقتول جہنم میں نہیں جاویں گے؟ ابو بکرؓ نے کہا کیوں نہیں۔ انہوں نے کہا پھر کیوں ہم اپنے دین کا نقصان کریں اور لوٹ جاویں اور ابھی ہمارا ان کا فیصلہ نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے۔ ابو بکرؓ نے کہا اسے خطاب کے لئے! آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ بن کو کبھی جاہ نہیں کرے گا۔ (یہاں سے ابو بکر صدیقؓ کا روحانی اتصال اور قرب حضرت پیغمبرؐ سے دریافت کر لینا چاہیے کہ انہوں نے بیعت وہی جواب دیا جو آپ نے دیا تھا) پھر قرآن شریف اترار رسول اللہؐ پر جس میں فتح کا ذکر ہے (یعنی سورہانا فتحنا) آپ نے حضرت عمرؓ کو بلا بھیجا اور یہ سورت پڑھا لی۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ صلح فتح ہے ہماری؟ آپ نے فرمایا ہاں تب وہ خوش ہو گئے اور لوٹ آئے (اور اللہ نے ویسا ہی کیا کہ اس صلح کا نتیجہ فتح ہوا۔)

۴۶۳۴- شقیق سے روایت ہے میں نے سہل بن حنیف سے سنا وہ کہتے تھے صفین میں اسے لوگوں اپنی عقلوں کا قصور سمجھو قسم اللہ کی تم دیکھتے تھے مجھ کو ابو جندل کے روز (یعنی حدیبیہ کے دن ابو جندل کا نام عامر بن سہیل بن عمرو تھا) اگر میں طاقت رکھتا رسول اللہؐ کے حکم کو پھیرنے کی اہلیت پھیر دیتا اس کو (یہ معاملہ کے طور پر کہا یعنی صلح نام کو ایسی ناگوار تھی) قسم خدا کی ہم نے بھی اپنی تلواریں کاندھوں پر نہیں رکھیں مگر وہ لے گئیں ہم کو اس بات کی طرف جس کو ہم چاہتے ہیں مگر اس لڑائی میں (جو شام والوں سے تھی)۔

۴۶۳۵- ترجمہ وہی جولوہ پر گزرا

۴۶۳۶- ترجمہ وہی جولوہ پر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ سہل نے

عَلَىٰ بَاطِلٍ فَإِن بَنَىٰ قَالَ أَيْسَرُ قَاتَلْنَا فِي الْحَيَاةِ وَقَاتَلْنَاهُمْ فِي الْآخِرَةِ قَالَ بَنَىٰ قَاتَلْنَا قَاتَلْنَا نَعْطِيهِ الدِّيْنَةَ فِي دِينِنَا وَنَرْجِعُ وَكَلِمًا يَخْتَكُمُ اللَّهُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَابِ إِنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ وَلَنْ يُضَيِّعَهُ اللَّهُ أَبَدًا قَالَ فَزَلَّ الْفَرَّادُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَتْحِ فَأَرْسَلَ بَنَىٰ عَمْرٌ فَاتَّفَقُوا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ فَتَحَ هُوَ قَالَ ((نَعَمْ)) فَطَلَبَتْ نَفْسُهُ وَرَضِعَ.

۴۶۳۴- عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ حَنْنِيفٍ يَقُولُ بَعِثُونِي إِلَيْهَا الْفَارِسُ قَتَلُوهَا رَأَيْتُكُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ نَوْمَ أَبِي جَنْدَلٍ وَكَوْا أَنِّي أَشْطَبُحُ أَلَا أُرَدُّ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَزْدَدْتُهُ وَاللَّهُ مَا وَضَعْنَا سَبُوقَنَا عَلَىٰ غَوَائِقِنَا بَنَىٰ أَمْرٌ فَقَدْ بَا أَسْهَلُنْ بَنَىٰ بَنَىٰ أَمْرٌ نَعْرِفُهُ بَا أَمْرُكُمْ هَذَا لَمْ يَذْكُرْ أَنِ تَنْتَبِرَ إِلَىٰ أَمْرٍ فَقَدْ.

۴۶۳۵- عَنْ قُتَيْبَةَ بْنِ مَرْثَدَةَ الْإِسْطَاوِي حَدَّثَنِي بِأَنَّ أَمْرًا يُطْلَعُنَا

۴۶۳۶- عَنْ أَبِي وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ

(۴۶۳۶) ☆ قاضی عامرؓ نے کہا صحیح مسلم کے فتوں میں ملاحظہ ہے کہ وہ یہ غلط ہے کچھ ملاحظہ ہے اور بخاری کی روایت بھی یہی ہے اور جب ہی متنی تحلیک ہوتا ہے کہ کہ اب متنی یہ ہو گا کہ جب ایک کو نام اس کا یاد کرتے ہیں تو دوسرا کو نام نکل جاتا ہے۔ نووی نے کہا ان حدیثوں کو

کہا تمہاری رائے ایسی ہے کہ جب ایک کو پاس میں سے ہم کھولیں تو دوسرا کوٹا کھل جاتا ہے۔

حَتَّى يَصِفَيْكَ يَقُولُ شَهِيْدًا وَأَنْتُمْ عَلَى دِيْنِكُمْ فَلَقَدْ رَأَيْتِي يَوْمَ أُبَى جَنْدَلٍ وَلَوْ اسْتَطِيعَ أَنْ ارْزُدَ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَتَحْنَا بَيْنَهُ هِيَ خُصْمٌ إِلَّا انْفَحَرَ عَلَيْنَا بَيْنَهُ خُصْمٌ

۴۶۳۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ سورت اتاری انا فتحنا لك فتحا مبينا اخرتك تو آپ لوٹ کر آرہے تھے حدیبیہ سے اور صحابہ کو بہت غم اور رنج تھا اور آپ نے ہدی کو نحر کر دیا تھا حدیبیہ میں (کیونکہ کافروں نے مکہ میں آنے نہ دیا) جب آپ نے فرمایا میرے اوپر ایک آیت اتاری جو ساری دنیا سے زیادہ مجھ کو پسند ہے۔

۴۶۳۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنِي قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ إِنَّا قَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيُخْبِرَ لَكَ اللَّهُ بِأَنَّ قَوْلَهُ قَوْلُ عَظِيمٍ مَرَحُومَةٍ مِنَ الْمُحَدَّثِينَ وَهُمْ يُخْبِرُهُمُ الْخُرُونُ وَالْكَأَنَةُ وَقَدْ نَحَرَ الْهَدْيُ بِالْمُحَدَّثِينَ فَقَالَ (( لَقَدْ أَفْرَقْتَ عَلَيَّ آيَةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا جَمِيعًا ))

۴۶۳۸- ترجمہ دینی جو اوپر گزر رہا

۴۶۳۸- عَنْ أَنَسِ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عُرْوَةَ

### باب: اقرار کو پورا کرنا

### بَابُ الْوَفَاءِ بِالْعَهْدِ

۴۶۳۹- حذیفہ بن الیمانؓ سے روایت ہے مجھے بدر میں آنے سے کسی چیز نے نہ روکا مگر یہ کہ میں نکلا اپنے باپ حسیل کے ساتھ (یہ کنیت ہے حذیفہ کے باپ کی اور بعضوں نے حسیل کہا ہے) تو ہم کو قریش کے کافروں نے پکڑا اور کہا تم محمدؐ کے پاس جانا چاہتے ہو؟ سو ہم نے کہا ہم ان کے پاس نہیں جانا چاہتے بلکہ ہم مدینہ میں جانا چاہتے ہیں۔ پھر انہوں نے ہم سے اللہ کا نام لے کر عہد

۴۶۳۹- عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا مَنَعَنِي أَنْ أَهْبَذَ بَدْرًا إِلَّا أَنِّي عَزَمْتُ أَنَا وَأَبِي حُسَيْلٍ قَالَ فَأَحَدَنَا كُفْرًا فَرَفِضِي قَالُوا إِنَّكُمْ تُرِيدُونَ مُحَمَّدًا فَقُلْنَا مَا نُرِيدُ مَا نُرِيدُ إِنَّا الْمُدِينَةُ فَأَحَدُوا بَيْنَ عَهْدِ اللَّهِ وَبَيْنَانَا لِنَتَصَرَّفَ إِلَى الْمُدِينَةِ وَثَلَا فَعَالِلَ مَعَهُ

ہم سے کافروں کے ساتھ صلح کرنے کا جو تو نکلا ہے جب ضرورت تھا مصلحت ہو اور اس پر اتفاق ہے علماء کا لیکن امام احمد حنبلؒ یہ ہے کہ صلح کی مدت دس برس سے زیادہ نہیں ہو سکتی اس حالت میں جب مسلمان مغلوب ہوں اور جو غالب ہوں تو چار مہینے سے زیادہ دست نہیں اور ایک قول یہ ہے کہ ایک سال کے اندر دست ہے اور امام مالکؒ نے کہا کہ مدت کی کوئی حد نہیں بلکہ جتنی حاکم کی رائے میں مناسب معلوم ہو درست ہے۔

(۳۳۹) اس حدیث سے معلوم ہو کہ لڑائی میں جھوٹ بولنا درست ہے کیونکہ حذیفہؓ حضرت ہی کے پاس آئے تھے پر مصلحت سے انہوں نے جھوٹ کہہ دیا کہ ہم مدینہ کو چاہتے ہیں اور جب تک قریش ہونگے (قریش یہ ہے کہ جھوٹ بھی نہ ہو اور اپنا مطلب بھی نوبت نہ ہو) کوئی ہے لیکن جھوٹ بولنا بھی لڑائی میں درست ہے اسی طرح جھوٹ بولنا درست ہے لوگوں میں صلح کرنے کے لیے اور خداوند کو اپنی ناپی سے اس کے راضی کرنے کے لیے جیسے حدیث صحیح میں اس کی تصریح آچکی ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ اقرار کا پورا کرنا صحیح

اور اقرار کیا کہ ہم مدینہ کو پھر چاہیں گے اور محمد ﷺ کے ساتھ ہو کر نہیں لڑیں گے جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو ہم نے یہ سب قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا تم چلے جاؤ مدینہ کو ہم ان کا اقرار پر اکریں گے اور اللہ سے مدد چاہیں گے ان پر۔

فَاتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتَنَاهُ الْخَبْرَ فَقَالَ (( انْصَرِفَا نَهَى )) لَمْ يَنْهَهُمَا بَعْدَ ذَلِكَ ((وَتَسْمِعُنِ اللَّهُ غَلِيظًا))

**باب : غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کے بیان میں**  
۳۶۳۰- ابراہیم محبی سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ یزید بن شریک محبی سے انہوں نے کہا ہم حذیفہ بن الیمان کے پاس بیٹھے تھے ایک شخص بولا اگر میں رسول اللہ کے زینہ مہدک میں ہوتا تو جہاد کرتا آپ کے ساتھ اور جو خش کرتا لڑتا میں۔ حذیفہ نے کہا تو ایسا کرتا (یعنی حیر اکہنا معتر نہیں ہو سکتا کہ اور ہے اور کہنا اور ہے۔ صحابہ کرام نے جو کو خش کی تو اس سے بڑھ کر نہ کر سکتا) تم دیکھو ہم رسول اللہ کے ساتھ تھے احزاب (مجموع ہے حزب کی حزب کہتے ہیں گروہ کو اس جنگ کو جو ۵ ہجری میں ہوئی۔ غزوہ احزاب کہتے ہیں اس لیے کہ کافروں کے بہت سے گروہ حضرت سے لڑنے کو آئے تھے) کی رات کو اور ہوا بہت تیز چل رہی تھی اور سردی بھی خوب چمک رہی تھی اس وقت آپ

**باب غَزْوَةُ الْأَحْزَابِ**  
۳۶۴۰- عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي قَحْطَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَنْظَلَةَ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ لَوْ أَدْرَسْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَعَهُ وَأَلْبَسْتُ فَقَالَ حَنْظَلَةُ أَلَسْتَ تَعْمَلُ ذَلِكَ لَقَدْ رَأَيْتَنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْأَحْزَابِ وَأَخَذْنَا رِيحَ شَدِيدَةٍ وَفَرَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( أَلَا رَجُلٌ يَأْتِيهِ بِخَيْرِ الْقَوْمِ خَفَلَهُ اللَّهُ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ )) فَسَكَتَا فَلَمْ يُجِبْنِي بِنَا أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ (( أَلَا رَجُلٌ يَأْتِيهِ بِخَيْرِ الْقَوْمِ خَفَلَهُ اللَّهُ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ )) فَسَكَتَا فَلَمْ يُجِبْنِي بِنَا أَحَدٌ ثُمَّ قَالَ (( أَلَا رَجُلٌ

اور ضروری ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے اگر کافر کسی مسلمان کو قید کریں اور اس سے اقرار لیں نہ بھانگے کا تو رام شافعی اور ابو حنیفہ اور اہل کوئی کا یہ قول ہے کہ اس اقرار کا پورا کافر ضروری نہیں بلکہ جب موقع ہوے ہاگ چاہے عداوت کے نزدیک اقرار کا پورا کرنا ضروری ہے اور اگر کافروں نے اس پر جر کر کے قتل نہ کیا بھانگے کی تو باطل تھا بھانگہ اور مس سے اس لیے کہ زبردستی کی قسم لازم نہیں ہوتی لیکن حذیفہ اور ان کے باپ کو آپ نے اقرار پر اکرنے کا حکم دیا اس لیے کہ یہ صحابہ عہد کثرت میں بدنام نہ ہوں اور یہ حکم بطور جواب کے نہ تھا۔ (نووی)  
(۳۶۴۰) نووی نے کہا اس حدیث سے یہ ظاہر کہ حاکم کو حقی ہاوس اور جبر بھیجا چاہیے اور تعلیم کی خیر دیکھنا چاہیے جنگ میں یہ قربت ضروری ہے اور امن میں بھی کافروں کی ایذا ہر ذریعہ اپنے کو کیوں اور انہیں کے ہیبت دیانت کرتے اور ہٹا چاہیے اور ان کی قوت اور سازد مسلمان اور خدا کی خبر برداشت کرنا چاہیے اور اس امر کا بندہ بہت ضرور دیکھنا چاہیے کہ وہ انہیں کی مہم کی یا خدا کو فوج میں مسلمانوں سے بڑھنے نہ پائیں۔ میں نے ایک بار تھائی میں مگر کہ مسلمانوں کے مغلوب اور چاہو ہو جانے کی وجہ کیا ہے معلوم ہوا کہ کتاب اور سنت سے مدد موا جالہ تعالیٰ کافر چھوڑ دینا یا کی محبت میں فرق رہا صلی ہے کہ اور اس زمانے کے حکماء لوگ جو ہمیں ترانتے ہیں کہ حجاب نہ ہونا کراعت نہ ہوا صحت نہ ہوا ہے سب لاف ہے اور سوانگ ہے مسلمانوں کے بڑھنے میں صرف یہی آڑ ہے کہ قرآن اور حدیث کو چھوڑے بیٹھے ہیں دنیا کے دھندلوں میں ایسے جیسے ہیں کہ دین کا خیال تک نہیں آتا پھر اللہ تعالیٰ نے بھی ان کو خطاب میں گرفتار کیا ہے کہ دنیا بھی انکو نہیں ملتی ہے

يَا أَيُّهَا بَخِيلُ افْقُومْ جَعَلَهُ اللَّهُ مَعِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) فَسَكَتَا فَلَمْ يُجِبْهُ بِنَا أَحَدٌ فَقَالَ (( قُمْ يَا خَذِفَةُ فَإِنِّي بَخِيلُ افْقُومْ )) فَلَمْ أَجِدْ بُدًّا بِإِذْنِ ذُعَالِي بِاسْمِي أَنِ افْقُومَ قَالَ انْصَبْ (( فَأَنصَبِي بِخَبِيرِ افْقُومَ وَلَا تَذْعُرْهُمْ عَلَيَّ )) فَلَمَّا وَكَيْتُ مِنْ عِنْدِهِ خَفَلْتُ كَأَنَّمَا أُمْسِي فِي خِمَامٍ حَتَّى أَتَيْتُهُمْ فَأَرَيْتُ أَبَا شُعْبَانَ يَصْلِي ظَهْرَهُ بِإِثَارٍ مَوْضَعَتْ سَهْمًا فِي كِبِدِهِ الْفُقُوسِ فَأَرَدْتُ أَنِ أَرْبِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( وَلَا تَذْعُرْهُمْ عَلَيَّ )) وَلَوْ رَمَيْتُهُ لَأَصْبَحْتُ فَرَجَعْتُ وَأَنَا أُمْسِي فِي مِثْلِ الْخِمَامِ فَلَمَّا أَتَيْتُهُ فَأَخْبِرْتُهُ بِخَبِيرِ افْقُومَ وَفَرَعْتُ فَرُدْتُ فَأَلْبَسَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ فَضْلِ عِبَائِهِ سَكَتَتْ عَلَيْهِ بَعْضَتِي فِيهَا قُمْ أَزَلْ نَابِتًا حَتَّى أَصْبَحْتُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ قَالَ قُمْ (( يَا نَوْفَلًا )) .

نے فرمایا کوئی شخص ہے جو چاکر کافروں کی خبر لاوے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن میرے ساتھ رکھے گا۔ یہ سن کر ہم لوگ خاموش ہو رہے اور کسی نے جواب نہ دیا کسی کی ہمت نہ ہوئی کہ ایسی سردی میں رات کو خوف کی جگہ میں جاوے اور خبر لاوے (حالانکہ صحابہ کی ہاں ڈاری اور ہمت مشہور ہے) پھر آپ نے فرمایا کوئی شخص ہے جو کافروں کی خبر میرے پاس لاوے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن میرے ساتھ رکھے گا۔ کسی نے جواب نہ دیا سب خاموش ہو رہے آخر آپ نے فرمایا اے خذیفہ! اٹھ لو کافروں کی خبر لا۔ اب مجھے کچھ نہ بچا کیونکہ آپ نے میرا نام لے کر حکم دیا جانے کا۔ آپ نے فرمایا جا اور خبر لے کر اکافروں کی اور مت اکساتا ان کو مجھ پر (یعنی ایسا کوئی کام نہ کرنا جس سے ان کو غصہ آوے اور وہ تجھ کو ماریں یا لڑائی پر مستعد ہوں) جب میں آپ کے پاس سے چلا تو ایسا معلوم ہوا جیسے کوئی حمام کے اندر چل رہا ہے (یعنی سردی و ردی بالکل کافور ہو گئی بلکہ گرمی معلوم ہوتی تھی۔ یہ آپ کی دعا کی برکت تھی اللہ اور رسول کی اطاعت پہلے تو شمس کو تارگوار ہوتی ہے لیکن جب مستعدی سے شروع کر دے تو بجائے تکلیف کے لذت اور راحت حاصل ہوتی ہے) یہاں تک کہ میں کافروں کے پاس پہنچا دیکھا تو ابوسفیان اپنی کمر کو آگ سے سینک رہا ہے میں نے حیران پر چڑھا اور قصد کیا کہ نہ کچھ مجھے

چھ پاؤں داس کے کہ اس کی غریب سرگرداں ہیں اور رات دن دنیا دار میں مصروف ہیں پھر روز بروز اور مطلق اور چھ ہوتے جاتے ہیں اور جب تک وہ اس سے توبہ نہ کریں گے اس وقت تک یہ عذاب کبھی کم نہ ہو گا چاہے وہ کتنا ہی جہنم کی بنا ہی علم حاصل کریں۔ پھر میں نے خیال کیا کہ کافر بھی تو اللہ تعالیٰ سے غافل ہیں اور رات دن دنیا میں مصروف ہیں ان کو یہ حکومت اور دولت کیوں دے رہی ہے؟ معلوم ہوا کہ کافروں کے واسطے تو صرف دنیا ہی ہے اور ان کا کفر یہی ایک امر ان کو آخرت میں بے نصیب کرنے کے لیے کافی ہے اب دوسرے عذاب کی صورت نہیں ان کو دنیا کا عذاب دے کر دیا جائے اور بیدار کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ اپنے مسلمان بندوں کو گواہ کئے ہی گناہگار ہوں تکلیف دے کر بیدار کرنا چاہتا ہے اور ہو گا وہی جو اس کے علم میں ہے۔ یا اللہ! تو اپنے فضل سے اور خاتم الانبیاء کی اطاعت سے در پید مسلمانوں کا دل کتاب و سنت پر لگا دے اور ایک بار اور اپنے دین کا دل ہلا د کھلوے۔ آمین یا رب العالمین۔

رسول اللہ کا فرمودہ آیا کہ ایسا کوئی کام نہ کرنا جس سے ان کو خسر پیدا ہو۔ اگر میں مار دیتا تو بے شک ایوسفیان کو لگتا۔ آخر میں لوٹا پھر مجھے ایسا معلوم ہوا کہ حمام کے اندر چل رہا ہوں جب رسول اللہ کے پاس آیا اور سب حائل کہہ دیاس وقت سڑی معلوم ہوئی (یہ آپ کا ایک بڑا معجزہ تھا)۔ آپ نے مجھے اپنا ایک کاٹھن ملے اور حادیا جس کو اوڑھ کر آپ نماز پڑھا کرتے تھے۔ میں اس کو اوڑھ کر جو سویا تو صبح تک سو نہ رہا۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا اللہ بہت سونے والے۔

### باب: جنگ احد کا بیان

۳۶۳۱- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ احد کے دن (جب کافروں کا غلبہ ہوا اور مسلمان مغلوب ہو گئے) الگ ہو گئے سات آدمی انصار کے اور دو قریش کے آپ کے پاس رو گئے اور کافروں نے آپ پر جھوم کیا آپ نے فرمایا کون ان کو پھیرتا ہے؟ اس کو جنت ملے گی یا ہمارے حق ہوگا جنت میں۔ ایک انصاری آگے بڑھا اور لڑا یہاں تک کہ مارا گیا۔ پھر انہوں نے جھوم کیا آپ نے فرمایا کون ان کو لوٹاتا ہے؟ اس کو جنت ملے گی یا ہمارے حق ہوگا جنت میں۔ ایک اور انصاری بڑھا اور لڑا یہاں تک کہ مارا گیا۔ پھر یہی حال رہا یہاں تک کہ ساتوں آدمی انصار کے شہید ہوئے (سمان اللہ انصار کی جاں نثاری اور وفاداری کیسی تھی یہاں سے صحابہ رسول اللہ کا درجہ اور مرحہ سمجھ لینا چاہیے)۔ تب آپ نے فرمایا ہم نے انصاف نہ کیا اپنے اصحاب کے ساتھ یا ہمارے یاروں نے ہمارے ساتھ انصاف نہ کیا۔ (جہلی صورت میں یہ مطلب ہوگا کہ انصاف نہ کیا یعنی قریش بیٹھے رہے اور انصار شہید ہو گئے قریش کو بھی لکھنا چاہیے تھا۔ دوسری صورت میں یہ معنی ہو گئے کہ ہمارے پار جو بھاگ گئے جان بچا کر انہوں نے انصاف نہ کیا کہ ان کے بھائی شہید ہوئے اور وہ اپنے تئیں بچانے کی فکر میں رہے)۔

۳۶۳۲- عبد العزیز بن ابی حازم نے کہا ہے باپ ابو حازم (سلسلہ

### باب: غزوۃ احد

۱۶۴۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ يَوْمَ أُحُدٍ فِي سِتْعَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَرَجُلَيْنِ مِنَ قُرَيْشٍ فَلَمَّا رَجَعُوا قَالَ ((مَنْ يُزِدْهُمْ غَنًا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ زِدْنِي فِي الْجَنَّةِ فَقَدْ)) رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ حَتَّى قِيلَ ثُمَّ رَجَعُوا أَهْبًا فَقَالَ ((مَنْ يُزِدْهُمْ غَنًا وَلَهُ الْجَنَّةُ أَوْ هُوَ زِدْنِي فِي الْجَنَّةِ)) فَقَدَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ حَتَّى قِيلَ فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قِيلَ السَّبْعَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا جِئْتُمْ ((مَنَا أَنْصَقْنَا أَصْحَابَنَا)).

۱۶۴۹- عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي



بن دینار مدنی) سے سنا انہوں نے کہ بن سحر سے ان سے پوچھا گیا رسول اللہ کے زخمی ہونے کا حال احد کے دن۔ انہوں نے کہا آپ کا چہرہ مہار ک زخمی ہوا اور آپ کی چمکی ٹوٹ گئی اور آپ کے سر پر خود ڈنڈا (توسر کو سختی تکلیف ہوئی ہوگی) پھر حضرت فاطمہؓ آپ کی صاحبزادی خون دھوئی تھیں اور حضرت علیؓ اس پر پانی ڈالتے تھے۔ جب حضرت فاطمہؓ نے دیکھا کہ پانی سے اور خون زیادہ نکلتا ہے تو انہوں نے ایک بورے کا ٹکڑا اجلا کر زخم سے لگا دیا تب خون بند ہوا۔

۳۶۳-۳- کہ بن سحر سے جناب رسول اللہ کے زخمی ہونے کا حال پوچھا گیا۔ انہوں نے کہا میں جانتا ہوں قسم خدا کی اس شخص کو جو آپ کا زخم دھوے گا اور جو پانی ڈالے گا اور جو دوا ہوئی پھر بیان کیا اسی طرح جیسے آپ گزرے۔

۳۶۳-۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرے۔

۳۶۵-۴- حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا دانت ٹوٹا احد کے دن اور سر پر زخم لگا آپ خون کو دور کرتے تھے اور فرماتے تھے کیسے للاح ہوگی اس قوم کی جس نے زخمی کیا اپنے پیغمبر کو اور اس کا دانت ٹوڑا حالانکہ وہ جانتا تھا ان کو اللہ کی طرف۔ اس وقت یہ آیت اتاری تمہارا کچھ اختیار نہیں ہے (اللہ تعالیٰ چاہے ان

أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَسْأَلُ عَنْ خُرْجِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ خُرِجَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكُسِرَتْ رِجْلَيْهِ وَهَمِئَتْ النِّبْتُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَغْسِلُ الدَّمَ وَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَسْكُبُ عَلَيْهَا بِالْمِصْبِ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْقَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا سَخَرَةً أَعَدَّتْ بِلْعَةً خَصِيرٍ فَأَخْرَجَتْهُ حَتَّى صَارَ زَمَادًا ثُمَّ أَلَمَتْهُ بِالْخُرْجِ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمَ.

۴۶۴-۴- عَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ وَهُوَ يَسْأَلُ عَنْ خُرْجِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ أُمُّ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ مَنْ كَانَ يَغْسِلُ خُرْجَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَنْ كَانَ يَسْكُبُ الْقَاءَ وَيَمَازُ قُوِي خُرْجَهُ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ وَخُرِجَ وَجْهَهُ وَقَالَ مَكَانَ هَمِئَتْ كُسِرَتْ.

۴۶۴-۴- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَدِيثِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ أُلْحِصَ وَجْهَهُ وَبَنِي حَدِيثِ ابْنِ مَطْرُفٍ خُرْجَ وَجْهَهُ.

۴۶۵-۴- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رِجْلَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ وَشَجَّ فِي رَأْسِهِ فَحَقَلُ يَسْلُ الدَّمَ عَنْهُ وَيَقُولُ (( كَيْفَا يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ وَكُسِرُوا رِجْلَيْهِمْ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ )) فَاتَّزَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ.

(۳۶۵) ☆ حضرت نے اپنی قوم کا یہ حال دیکھ کر ان کی چاقو کا تھیں کیا لیکن اللہ جل جلالہ نے آپ کو اطلاع کیا کہ تم کو کھار نکال دینا میں کوئی اختیار نہیں ہے۔ اب بھی اللہ اگر چاہے تو ان کو مہار کر دے اور عذاب بھی کر سکتا ہے پھر اصرار اللہ نے ان کو عذاب ہی کیا دے گا جس کا پورا پورا اور نیک و خیر ہونے کی حکومت بھی گئی سارا فرد ناک کی بدولت لگ گیا اللہ نے اپنے پیغمبر کو غالب کیا۔ ایک دوا بت میں ہے کہ آپ بدعا کرنے لگے قریش کے کالموں کو جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری۔

لَكَ مِنَ الْقَاتِرِ شَيْءٌ.

کو معاف کرے چاہے عذاب دیے کیونکہ وہ ظالم ہیں۔

۳۶۳۶- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ بیان کر رہے تھے ایک پیغمبر کا حال جس کی قوم نے ان کو مارا تھا اور وہ اپنے منہ سے خون پونچھتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے یا اللہ! میری قوم کو غصہ سے وہ تباہ ہیں (سمان اللہ نبوت کے عظیم کا کیا کہنا)۔

۳۶۳۷- ترجمہ وہی جہاد پر گزرتا

۴۶۴۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ حَتَّى تَقُوتَهُ وَمَوْءُ نَسَحَ لَدُنْهُ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ (( رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ )).

۴۶۴۷- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ مَوْءُ يَنْصَحُ لَدُنْهُ عَنْ حَبِيبِهِ.

باب: جس کو رسول اللہ خود قتل کریں اس پر اللہ تعالیٰ کا غصہ بہت سخت ہے

بَابُ اشْتِدَادِ غَضَبِ اللَّهِ عَلَى مَنْ قَتَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۳۶۳۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بڑا غصہ ہے اللہ کا ان لوگوں پر جنہوں نے ایسا کیا اور آپ اشارہ کرتے تھے اپنے دانت کی طرف اور فرمایا آپ نے بڑا غصہ ہے اللہ تعالیٰ کا اس شخص پر جس کو رسول اللہ قتل کریں اللہ تعالیٰ کی راہ میں (یعنی جہاد میں جس کو ماریں کیونکہ اس مردود نے پیغمبر کے مارنے کا قصد کیا ہو گا اور اس سے مراد وہ لوگ نہیں ہیں جن کو آپ حد یا قصاص میں ماریں)۔

۴۶۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَكْرَّرَ أَحَابِبُ بَيْنَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا هَذَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَبِيبٌ يُشِيرُ إِلَيَّ رُبَاعِيَةً )) وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( اشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ )).

باب: رسول اللہ ﷺ نے مشرکوں اور منافقوں کے ہاتھ سے جو تکلیف پائی اس کا بیان

بَابُ مَا أَذَى الْمُشْرِكِينَ وَالْمُنَافِقِينَ

۳۶۳۹- عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے اور ابو جہل اپنے پیروں سمیت بیٹھا تھا اور ایک دن پہلے ایک اونٹنی کی تھی۔ ابو جہل نے کہا تم میں سے کون جا کر اس کی بچہ دالتی لا تا ہے اور اس کو رکھ دیتا ہے محمد کے

۴۶۴۹- عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَبِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ عِنْدَ الْبَيْتِ وَأَبُو جَهْلٍ وَاصْخَابُ لَهُ جُلُوسٌ وَقَدْ كُفِرَتْ خُزُرٌ بِالْأَنْسَابِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ

(۳۶۳۹) نوٹ: لے کہا اس حدیث میں یہ افکار ہے کہ جب نبی آپ کی پشت پر رکھ دی تو آپ نلکے پڑھتے رہے۔ قاضی یاض نے اس کا یہ جواب دیا ہے کہ بچہ دالتی کا ٹھنڈا نہیں ہے اس واسطے کہ بیٹنی کی طرف سے اس کے بدن کی پاک ہے اور وہ بھری میں بھی

دونوں سونڈھوں کے بیچ میں جب وہ جہدے میں ہوں گے تو آپ کے دونوں سونڈھوں کے ان کا بد بخت شقی (عقہ بن ابی معیط ملعون) اور لایا اس کو اور رسول اللہ جب جہدے میں گئے تو آپ کے دونوں سونڈھوں کے بیچ میں وہ بچہ دفنی رکھ دیں پھر ان لوگوں نے جی شرمعی کی اور مادے ہنسی کے ایک پر ایک کرنے لگے میں کھڑا ہوا دیکھتا تھا مجھے اُرد زور ہوتا (یعنی میرے مددگار لوگ ہوتے) تو میں پھینک دیتا اس کو آپ کی بیٹھ سے اور رسول اللہ مجھ سے ہی میں رہے آپ نے سر نہیں اٹھایا یہاں تک کہ ایک آدمی گیا اور اس نے حضرت فاطمہ کو خبر کی کہ وہ آئیں اس وقت لڑکی تھیں اور اس کو پھینکا آپ کی بیٹھ سے۔ پھر ان لوگوں کی طرف آئیں ان کو برا کیا۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو بلند آواز سے بددعا کی ان پر آپ جب دعا کرتے تو تین بار دعا کرتے اور جب خدا سے کچھ مانگتے تو تین بار مانگتے۔ پھر آپ نے فرمایا اللہ قریش کو سزا دے تین بار فرمایا ان لوگوں نے جب آپ کی آواز سنی تو ہنسی پائی رہی اور آپ کی بددعا سے ڈر گئے۔ پھر آپ نے فرمایا اللہ تو مجھے لے ابو جہل بن ہشام اور عقبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عقبہ اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط سے اور ساتویں کا مجھے نام یاد نہیں رہا بخاری کی روایت میں اس کا نام عمارہ بن ولید مذکور ہے۔ پھر قسم اس کی جس نے حضرت محمد کو سچا غیبر کر کے بھیجا میں نے ان سب لوگوں کو جن کا آپ نے نام لیا بار کے دن چڑے ہوئے دیکھا ان کی نقیش گھسٹ کر گڑھے میں ڈالی گئیں جو بدر میں تھا (جیسے کہ گھسٹ کر پیچھے جیں) ابو اسحاق نے کہا ولید بن عقبہ کا نام لکھا ہے اس حدیث میں۔

أَلَيْكُمُ يَتُومُ إِلَى سَفَا حَزُونٍ نَبِيْ طَلَانٍ قَبَاحُهُ قَبِيْضُهُ فِيْ كَيْفِيٍّ مَّحْضٍ إِذَا سَخَدَ فَابْتَعَتْ أَشَقَى الْقَوْمِ قَاحُهُ طَلَمًا سَخَدَ لَقِيْ مَلَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ فَاسْتَغْثَكُمَا وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ بَعْضٍ عَلَى بَعْضٍ وَأَنَا فَابِتُ أَنْطَرُ لَوْ كُنْتُ لِيْ مَنَعَةٌ طَرَحْتُ عَنْ ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاحِدٌ مَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى أَنْطَلِقَ إِنْسَانٌ فَأَمَرَهُ فَاطْمَأَنَّ فَحَادَثَ وَهِيَ حُزْنَةٌ فَطَرَحَهُ عَنْهُ ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ لَنِيْمُهُمْ فَلَمَّا فَضَى هَبِيْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ رَفَعَ صَوْتَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهِمْ وَكَلَّمَ إِذَا دَعَا دَعَا ثَلَاثًا وَإِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ ((اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بَغْرَتِيْ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا سَمِعُوا صَوْتَهُ ذَهَبَ عَلَيْهِمُ الضُّحُكُ وَخَافُوا دَعْوَتَهُ ثُمَّ قَالَ ((اللَّهُمَّ عَلَيْكَ يَا بِيْ جَهْلٍ بِنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بِنِ رَبِيعَةَ وَنَجِيَّةَ بِنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدَ بِنِ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بِنِ خَلْفٍ وَعُقَيْبَةَ بِنِ أَبِي مُعَيْطٍ)) وَذَكَرَ السَّابِقَ وَلَمْ أَحْضَرْهُ مَوْلَايَ نَعْتُ مَحْضًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ الْبَدِيْنَ سَمِعِيْ صُرْعِيْ يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سَجِدُوا بِأَيِّ الْقَلْبِ قَلْبِيْ بَدْرٍ قَالَ أَبُو بَاسْحَنٍ الْوَلِيدُ بِنِ عُتْبَةَ غَلَطَ فِيْ هَذَا الْحَدِيثِ.

یہ چیزیں ہوتی ہیں۔ جس توخون ہے اور یہ جواب نام پاک کے مذہب پر بتا ہے کہ طلال جانور کا گوشت پاک ہے اور ہمارا اللہ مالک کا مذہب ہے کہ وہ غنیمت ہے اور قاضی میاض کا مذہب ضعیف اور باطل ہے اس لیے کہ وہ جہری لاپچہ دان میں خون بھی لگا دیتا ہے (دوسرے یہ کہ وہ شرک کا پاجہ تھا وہ وہ جس ہے۔ اسی طرح اس کا گوشت اور سب اجزاء عمدہ مذہب ہے کہ آپ کو اس کی خبر نہیں ہوئی کہ جہدہ پر کیا کھائے ہے اس لیے آپ جہدہ میں مصروف رہے۔ انجیل)

۴۶۵۰- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ مجھے میں تھے اور آپ کے گرد قریش کے چند لوگ تھے اسے میں عقبہ بن ابی معیط آیا تو مخفی کی اور ہجری لے کر اور آپ کی پیٹھ مبارک پر ڈال دی آپ نے اپنا سر نہیں اٹھایا۔ پھر فاطمہ زہراؑ آئیں اور آپ کی پیٹھ پر سے اس کو اٹھایا اور ایسا کرنے والے کے لیے بد دعا کی پھر آپ نے فرمایا اللہ تو سزا دے قریش کی اس جماعت کو ابو جہل بن ہشام اور عقبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور عقبہ بن ابی معیط اور امیہ بن خلف یا ابی بن خلف کو (شعبہ جو راوی ہے اس حدیث کا اس کو شک ہے)۔ عبد اللہ بن مسعود نے کہا پر میں نے ان سب لوگوں کو دیکھا دے گئے بدر کے دن اور کنوئیں میں پھینک دیے گئے مگر امیہ یا ابی اس کے ٹکڑے ٹکڑے الگ ہو گئے تھے اس لیے وہ کنوئیں میں نہیں ڈالا گیا۔

۴۶۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزر اس میں یہ ہے کہ آپ تین بار دعا کر رہے تھے عاجزی سے۔ آپ فرماتے تھے یا اللہ! مجھ لے قریش سے یا اللہ! تو مجھ لے قریش سے یا اللہ! تو مجھ لے قریش سے اور ولید بن عقبہ نام ہے بجائے ولید بن عقبہ کے اور امیہ بن خلف کے نام میں شک نہیں۔ ابواسحاق نے کہا ساتویں آدمی کا میں نام بھول گیا۔

۴۶۵۲- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

۴۶۵۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا وَخَوَّلَهُ نَفْسٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِذْ جَاءَهُ عَقْبَةُ بْنُ أَبِي مَعِيْطٍ بَسَلًا حَزُونًا فَقَالَ عَلَى ظَهْرٍ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرْفَعْ رَأْسَهُ فَجَاءَتْهُ فَاخَذَتْهُ عَنْ ظَهْرِهِ وَدَعَتْ عَلَى مَنْ صَنَعَ ذَلِكَ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ عَلَيْنِكَ الْمَلَأَ مِنْ قُرَيْشٍ أَبَا جَهْلٍ بْنُ هِشَامٍ وَعَقْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَعَقْبَةُ بْنُ أَبِي مَعِيْطٍ وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةُ بْنُ خَلْفٍ أَوْ أُمَيُّ بْنُ خَلْفٍ شُعْبَةُ الثَّالِثُ)) قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُمْ فَبُذِلُوا يَوْمَ بَدْرٍ فَأَلْفَوْا فِي بَيْتِ عَمْرِو بْنِ أُمَيْيَةَ أَوْ أُمَيَّةَ فَتَقَطَّعَتْ أَرْوَاحُهُمْ فَلَمْ يَلْقَوْا فِي الْبَيْتِ.

۴۶۵۱- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ تَحْوَةً وَزَادَ وَكَانَ يُشْجِبُ ثَلَاثًا يَقُولُ ((اللَّهُمَّ عَلَيْنِكَ بِقُرَيْشٍ اللَّهُمَّ عَلَيْنِكَ بِقُرَيْشٍ اللَّهُمَّ عَلَيْنِكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثًا)) وَذَكَرَ فِيهِمُ الْوَلِيدَ بْنَ عَقْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلْفٍ وَلَمْ يَشْكُ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ وَنَسِيتُ السَّابِعَ

۴۶۵۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اسْتَقْبَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ مجھ ولید بن عقبہ سے اور بخاری نے اپنی جگہ میں ایسا ہی روایت کیا اور ولید بن عقبہ تو اس وقت موجود نہ تھا وہ کا تو یہ ہو گا کیونکہ جس دن کہ ﷺ اور رسول اللہ کے سامنے لایا گیا سر پہا تھو پھیرانے کے لیے اس وقت وہ قریب تھا جو ابی کے۔ (نوی)

(۳۶۵۰) نووی نے کہا آپ کی دعاں کے باب میں قول ہوئی اور یہ گزشتے میں چھٹے کے ذلت سے دینی نہیں ہوئے کیونکہ عربی کا دینی واجب نہیں ہے بلکہ جنگل میں ٹھیکہ دیا جاوے پر جس صورت میں اس کی بدولت سے لوگوں کو تکلیف کاڑ ہو تو کاڑیں۔ قاضی عیاض نے کہا اس روایت پر یہ اعتراض ہوا ہے کہ حماد بن ولید بھی ان لوگوں میں تھا اور وہ در کے دن نہیں مارا گیا بلکہ قید ہوا پھر عرق اٹھایا میں ان کر رسول اللہ نے اس مردان میں سے اکثر لوگ ہیں کیونکہ عقبہ بن ابی معیط بھی بدر کے دن نہیں مارا گیا بلکہ قید ہوا پھر عرق اٹھایا میں ان کر رسول اللہ نے اس کو قتل کر لیا۔ امی

سَأَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا عَلَى سَبْعَةِ نَفَرٍ  
مِنْ قُرَيْشٍ فِيهِمْ أَبُو جَهْلٍ وَثَلَيْتَةُ بْنُ خَلْدٍ  
وَعُثَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَنِسْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَغَيْثَةُ بْنُ أَبِي  
مَرْثَدٍ فَأَقْبَسَهُمُ بِاللَّوْ لَفَذَ رَأَتْهُمْ صَرَّخَى عَلَى بَنِيهِ  
فَذَ غَرَبَتْهُمْ لِلشَّمْسِ وَكَانَ يَوْمًا حَارًّا.

۴۶۵۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَى  
فِيهِمْ سَأَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا فَالَتْ  
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
مَنْ أَتَى غَلَبَكَ يَوْمَ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمِ أُخُو  
فَقَالَ (( لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِي وَكَانَ أَشَدَّ مَا  
لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْغَفَةِ إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي  
عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كَلَالٍ فَلَمْ يُجِبْنِي  
إِلَى مَا أَرَدْتُ فَانْطَلَفْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى  
وَجْهِي فَلَمْ أَسْتَطِعْ إِلَّا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ فَرَفَعْتُ  
رَأْسِي لَبَدًا أَنَا بِسَخَابَةٍ قَدْ أَطْلَقْتِي فَطَرْتُ  
فَإِذَا فِيهَا جَبْرِيلُ فَنَادَانِي فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ  
وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَمَا رُدُّوا  
عَلَيْكَ وَلَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ بِالسُّمُورَةِ  
بِمَا جِئْتَ فِيهِمْ قَالَ فَادَّابَنِي مَلَكَ الْجِبَالِ  
وَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ  
قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ وَأَنَّ مَلَكَ الْجِبَالِ وَقَدْ بَخَصِي  
رَبُّكَ إِلَيْكَ بِأَمْرِي بِأَمْرِكَ فَمَا جِئْتَ بِإِنْ  
جِئْتَ أَنْ أَطِيعَ عَلَيْهِمُ الْاِخْتِصَارَ فَقَالَ لَهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْ أَرْجُو  
أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ  
وَعُدَّةٌ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا. ))

رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کی طرف منہ کیا اور بدو عاکہ قریش کے چھ  
آدمیوں کے لیے ابو جہل اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ربیعہ اور  
عقبہ بن ابی معیطہ کے لیے۔ پھر عبد اللہ بن مسعود نے قسم کھائی کہ  
میں نے ان لوگوں کو دیکھا کہ دشمن پڑے ہوئے اور دھوپ سے سڑ  
گئے تھے کیونکہ وہ گرمی کا دن تھا۔

۳۶۵۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت  
ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پر  
اللہ کے دن سے بھی کوئی دن زیادہ سخت گزرا ہے؟ آپ نے فرمایا  
میں نے بہت آفت اٹھائی تیری قوم سے (یعنی قریش کی قوم سے)  
اور سب سے زیادہ سخت رنج مجھے عقبہ کے دن ہوا۔ میں نے  
عبدیکیل کے بیٹے پر اپنے تئیں فحش کیا (یعنی اس سے مسلمان  
ہونے کو کہا) اس نے میرا کہنا مانا۔ میں چلا اور میرے پیروے پر  
رنج برس رہا تھا پھر مجھے بوش نہ آیا (یعنی یکساں رنج میں چلا گیا)  
مگر جب قرن الثعالب (ایک مقام ہے جہاں عہد والے احرام  
باندھتے ہیں مکہ سے دو منزل کے فاصلہ پر) پہنچا تو میں نے اپنا سر  
اٹھایا دیکھا تو ایک ابر کے ٹکڑے نے مجھ پر سایہ کیا اور اس میں  
حضرت جبرائیل تھے انہوں نے مجھے آواز دی اور کہا کہ اللہ جل  
جلالہ نے تمہاری قوم کا کہنا سنا اور جو انہوں نے جواب دیا تو  
پہاڑوں کے فرشتے کو تمہارے پاس بھیجا ہے تم جو چاہو اس کو حکم  
کرو۔ پھر اس فرشتے نے مجھے پکارا اور سلام کیا اور کہا اے محمد! اللہ  
تعالیٰ نے تمہاری قوم کا کہنا سنا اور میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں  
اور مجھے تمہارے پروردگار نے تمہارے پاس بھیجا ہے اس لیے کہ  
جو تم حکم دو میں سنوں پھر جو تم چاہو اگر کو تو میں دونوں پہاڑوں کو  
(یعنی ابو جحش اور اس کے سامنے کا پہاڑ جو مکہ میں ہے) ان  
پر ملا دوں (اور ان کو چٹائی کر دوں) حضرت رسول اللہ نے اس سے  
فرمایا (میں یہ عرض چاہتا) بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی

اولاد میں سے ان لوگوں کو پیدا کرے گا جو خاص اسی کو پوچھیں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں (سبحان اللہ کی شفقت تھی آپ کو اپنی امت پر دور نچوڑنے آپ ان کی تکلیف کو ہلک کر دے)۔

۳۶۵۳- جناب ابن سفیان سے روایت ہے کسی لڑائی میں رسول اللہ کی انگلی کودا گئی اور خون نکل آیا آپ نے فرمایا نہیں ہے تو مگر ایک انگلی جس میں سے خون نکلا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں تجھے یہ تکلیف ہوئی۔ (مطلب یہ ہے کہ خدا کی راہ میں اتنی سی تکلیف ہے حقیقت ہے اور یہ شعر نہیں ہے جیسے لوہے گزرا)۔

۳۶۵۵- اسود بن قیس سے روایت ہے رسول اللہ عمار میں تھے (قاضی عیاض نے کہا یہ غلطی ہے عمار کی جگہ غازی کا لفظ ہو گا یا عمار سے مراد لشکر ہے) آپ کی انگلی کو خور کر گئی۔

۳۶۵۶- جناب سے روایت ہے جبرائیل نے چند روز کی دیر کی آپ کے پاس آنے میں تو شرک کہنے لگے اللہ تعالیٰ نے چھوڑ دیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ اسی وقت یہ سورت اتار دی اللہ تعالیٰ نے جسم ہے دن چڑھے کی اور رات کی جب ڈھانک لیوے نہیں چھوڑا تھ کہ تیرے پروردگار نے اور نہ ناخوش رکھا۔

۳۶۵۷- اسود بن قیس سے روایت ہے میں نے جناب ابن سفیان سے سنا رسول اللہ ﷺ بپار ہوئے تو دو تین دن رات تک نہیں اٹھے پھر ایک عورت آئی (عمرہ اہت حرب ابوسفیان کی بہن ابولب کی بی بی حلتہ الخلب) اور کہنے لگی اے محمد! میں سمجھتی ہوں کہ تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا (یہ اس شیطان نے فہمی سے کہا) میں دیکھتی ہوں دو تین رات سے تمہارے پاس نہیں آیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے یہ سورت اتاری واللہ صلی الخیر تک اس کے معنی اوپر گزروے۔

۳۶۵۸- ترجمہ دہی جوا پر گزرا

۴۶۵۴- عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُبَيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَمِينًا بِمِصْبَعِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ بُلُوكَ الْمَشَاهِدِ فَقَالَ ((هَلْ أَتَيْتَ إِلَّا بِمِصْبَعٍ دَمِينٍ وَلِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَيْتَ)).

۴۶۵۵- عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَمَارٍ فَصَبَّحَتْ بِمِصْبَعَةٍ.

۴۶۵۶- عَنْ جُنْدُبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ أَتَيْتُ جَبْرِئِيلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ قَدْ وَدَّعَ مُحَمَّدٌ فَأَلْزَمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَحَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى.

۴۶۵۷- عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبَ بْنَ سُبَيَانَ يَقُولُ أَشْكِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لَأَرَاهُ أَنْ يَكُونَ شَيْطَانُكَ قَدْ تَرَكَكَ لَمْ أَرَهُ فَرَمَيْتَ مِنْهُ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا قَالَ فَأَلْزَمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالضُّحَى وَاللَّيْلِ إِذَا سَحَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى.

۴۶۵۸- عَنْ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ حَدِيثِهِمَا

بَابُ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِلَى اللَّهِ وَصَبْرِهِ عَلَى أَذَى الْمُنَافِقِينَ

٤٦٥٩- عَنْ أَسَمَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ  
جِمَارًا عَلَيْهِ إِخْفَافٌ تَحْتَهُ قُطَيْبَةٌ فَذَكِيَّةٌ وَارْدَتْ  
وَرَاةَ أَسَمَةَ وَهُوَ يَمْشِي سَعْدٌ بَيْنَ عِبَادَةِ فِي بَيْتِ  
الْحَارِثِ بْنِ الْحَزْزَاحِ وَقَالَ قُلٌّ وَفَعَلَتْ بَشَرٌ حَتَّى  
مَرَّ بِمُحَلِّسٍ فِيهِ أَهْلَاطٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ  
وَالْمُشْرِكِينَ عِنْدَ الْوُثْبَانِ وَالْهُوَّةِ فِيهِمْ عِنْدَ  
اللَّهِ مِنْ أُمِّيٍّ وَفِي الْمَحَلِّسِ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رَوَاحَةٍ  
فَلَمَّا غَشِيَتْ الْمَحَلِّسَ عِجَابَةً فَلَمَّا جَعَلَ عِنْدَ  
اللَّهِ مِنْ أُمِّيٍّ انْقَلَبَ بِرَفَاقِهِ ثُمَّ قَالَ لَا تَعْبُرُوا عَلَيْنَا  
فَنَسْتَمُ عَلَى اللَّهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ  
وَقَفَ فَقَالَ فَنَدَعَاكُمْ إِلَى اللَّهِ وَفَرَّ عَنْهُمْ الْفَرَّانُ  
فَقَالَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ أُمِّيٍّ أَلَمْ تَكُنْ لَنَا أَحْسَنَ مِنْ  
هَذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تَوَلَّوْنَا فِي  
مَحَلِّسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ حَاظَكَ مِنَّا  
فَالْقَصَصُ عَلَيْهِ فَقَالَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رَوَاحَةٍ افْعَلْنَا  
فِي مَحَلِّسِنَا فَإِنَّا نَجِبُ ذَلِكَ قَالَ فَاسْتَبَدَّ  
الْمُشْرِكُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْهُوَّةُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ  
يَتَوَلَّوْا فَلَمَّ بَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُحَقِّقُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ ذَاتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدٍ  
بَيْنَ عِبَادَةِ فَقَالَ (( أَمَى سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ إِلَيَّ مَا

باب: رسول اللہ ﷺ کی دعا اور منافقین کی تکالیف پر  
صبر کرنے کا بیان

۴۶۵۹- اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک  
گدھے پر سوار ہوئے اس پر ایک پالان تھا اور نیچے اس کے ایک  
چادر تھی ذکر کی (ذکر ایک شہر تھا مشہور مدینہ سے دو یا تین  
میل پر) آپ کے پیچھے اسی گدھے پر اسامہ بن زید تھے آپ  
تقریباً لے گئے سعد بن عبادہ کو پوچھنے کے لیے ان کی تیاری میں  
نبی عارث بن حارث کے محلہ میں اور یہ قصد بدر کی جنگ سے پہلے  
کا ہے یہاں تک کہ آپ گزروے ایک مجلس پر جس میں سب قسم  
کے لوگ یعنی مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود ملے بیٹے  
تھے۔ ان لوگوں میں عبد اللہ بن ابی (منافق مشہور) بھی تھا اور  
عبد اللہ بن رواحہ بھی تھے۔ جب اس مجلس میں چادر کی گرد پڑی  
تو عبد اللہ بن ابی نے اپنی ناک بند کر لی چادر سے اور کہنے لگا مت  
گرداؤ ہم پر۔ رسول اللہ نے ان لوگوں کو سلام کیا پھر کھڑے  
ہوئے اور گدھے پر سے اترے بعد اس کے ان کو بد اللہ کی طرف  
اور ان کو قرآن سنا۔ عبد اللہ بن ابی نے کہا اسے قصص اس سے  
اجما کچھ نہیں یا اس سے تو بہتر تھا کہ تم اپنے گھر میں بیٹھتے اگر تم  
کہتے ہو وہ سچ ہے تو مت متلاؤ ہم کو ہماری مجلسوں میں اور لوٹ جاؤ  
اپنے ٹھکانے کو پھر جو ہم میں سے تمہارے پاس آوے اس کو یہ  
قصد سنا۔ عبد اللہ بن رواحہ نے کہا ہم کو ضرور سنائیے ہماری  
جلسوں میں کیونکہ ہم پسند کرتے ہیں ان باتوں کو۔ اسامہ نے کہا  
پھر مسلمان اور مشرک اور یہود گلی گونچ کرنے لگے یہاں تک کہ  
قصد کیا ایک نے دوسرے کو مارنے کا اور رسول اللہ اس جھگڑے کو

(۴۶۵۹) ۵۷ اور وہ سوزی مرتے دم تک منافقین پر ہاتھی دل سے مسلمان نہیں ہوا یہ آپ نے اس کو بھی نہ سنا تھا اس کی عداوت بقول کی  
نبی ﷺ کے پاس سے اور جب دوسرا گیا تو اس کے بیٹے کی دوسرا سے آپ نے اپنا کردہ یا اس کو پہنانے کو۔

قَالَ أَبُو حَبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَالٍ كَذَلِكَ وَكَذَلِكَ قَالَ أَصْبَحْتُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَسْمَعُ فَوَلَّاهُ لَقَدْ أَطْعَمَكَ اللَّهُ الْفُلْبِي أَطْعَمَكَ وَلَقَدْ أَطْعَمَكَ أَهْلُ غَدِيرِ الْخَمْرَةِ أَنْ يُرْجُوهُ فَيَعْتَصِبُوهُ بِالْأَوْصَانِ فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الْفُلْبِي أَطْعَمَكَ شَرِقٍ بِذَلِكَ فَلَمْ يَفْعَلْ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَصَا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

دہاتے تھے۔ آخر آپ سوار ہوئے اپنے جانور پر اور سعد بن عبادہ کے پاس گئے۔ آپ نے فرمایا اے سعد! تم نے نہیں سنی ابی حباب (یہ کہتے ہیں عبد اللہ بن ابی کی) کی باتیں؟ اس نے ابی ایسی باتیں کہیں۔ سعد نے کہا آپ معاف کر دیجئے یا رسول اللہ! اور درگزر کیجئے قسم خدا کی اللہ نے آپ کو دیا جو دنیا اور اس شہر والوں نے تو یہ ٹھہرایا تھا کہ عبد اللہ بن ابی کو تاج پہنائیں اور عمارہ بندھا دیں (یعنی اس کو پادشاہ کریں یہاں کا) جب اللہ تعالیٰ نے یہ بات نہ ہونے دی اس حق کی وجہ سے جو آپ کو دیا گیا تو وہ جل گیا (سعد کے بارے) اسی سعد نے اس سے یہ کر لیا کہ جو آپ نے دیکھا۔ پھر رسول اللہ نے معاف کر دیا اس کو۔

۴۶۶۰- ترجمہ وہی جولوہ گزر اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اس وقت تک عبد اللہ بن ابی مسلمان نہیں ہوا تھا۔

۴۶۶۰- عَنْ أَبِي شَيْهَابٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ وَزَادَ وَذَلِكَ بَلَّ أَنْ يُسَلِّمَ عَبْدَ اللَّهِ.

۴۶۶۱- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُ أَنَسٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَالٍ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ وَرَكِبَ جِمَارًا وَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُونَ وَهِيَ أَرْضٌ سَبْحَةٌ فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكَ عَمِي فَوَلَّاهُ لَقَدْ آذَانِي نَنْ جِمَارًا قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاللَّهُ لَنَجْسًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَبَ رِيحًا مِنْكَ قَالَ فَغَضِبَ بِعَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ فَغَضِبَ بِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَسْحَابُهُ قَالَ مَكَانَ يَنْهَمُ ضَرْبُ بِالْخَرِيدِ وَبِالْأَيْدِي وَبِالْعُلَى قَالَ فَلَبَقْنَا أَنَّهُمَا نَزَلَتْ فِيهِمْ وَإِلَّا طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَقَاتُوا فَاصْلَحُوا بَيْنَهُمَا.

۴۶۶۱- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو عرض کیا کاش آپ عبد اللہ بن ابی کے پاس تشریف لے جاتے (اور اس کو دعوت دیجئے اسلام کی) آپ چلے اس کے پاس اور ایک گدھے پر سوار ہوئے اور مسلمان بھی چلے دو زمین شور تھی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے تو وہ بولا ہمارے گدھے سے قسم خدا کی آپ کے گدھے کی ہونے لگے پریشان کر دیا۔ ایک انصاری بولا قسم خدا کی آپ کے گدھے کی ہوتی رہے یہ بھڑے۔ یہ سن کر عبد اللہ کی قوم میں کا ایک شخص غصہ ہوا اور طرفین کے لوگوں کو غصہ آیا اور لڑائی ہوئی ٹکڑی اور ہاتھ اور جوتوں سے۔ انس نے کہا پھر ہم کو خبر پہنچی کہ یہ آیت (وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتُلَا) ان کے باب میں اتنی یعنی اگر دو گروہ مسلمانوں کے آپس میں لڑیں تو ان میں صلح کرا دو اخیر تک۔



## باب قتلِ اہلِ جہلی

۴۶۶۲- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَنْظُرُ لَنَا مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ فَإِنَّهُ يَنْطَلِقُ إِنَّهُ سَمِيمٌ قَوَّحَهُ قَدْ حَرَّتْهُ أُنْثَى عَفْرَاءٌ حَتَّى بَرَكَا قَالَ فَأَخَذَ بِحَبْطِهِ فَقَالَ أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ وَقَالَ قَوَّحٌ رَجُلٌ قَتَلْتُمُوهُ أَوْ قَالَ قَتَلَهُ قَوْمُهُ قَالَ وَقَالَ أَبُو جَهْلٍ قَالَ أَبُو جَهْلٍ فَلَوْ غَيْرَ أَتَاكَرَ قَتَلْتَنِي.

## باب: ابو جہل مردود کے مارے جانے کا بیان

۳۶۶۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون خبر لاتا ہے ابو جہل کی؟ یہ سن کر ابن مسعود رضی اللہ عنہ گئے دیکھا تو عفرہ کے بیٹوں نے اسے ایسا مارا اٹھٹھا ہو گیا (یعنی موت کے قریب ہے)۔ ابن مسعود نے اس کی ذرا سی پکاری اور کہا تو ابو جہل ہے؟ وہ بولا کیا تم زیادہ ہو اس شخص سے جس کو تم نے مارا ہے؟ (یعنی مجھ سے زیادہ قریش میں کوئی بڑے درجہ کا نہیں) یا اس کی قوم نے مارا ہے (مطلب یہ ہے کہ اگر تم نے مجھے قتل کیا تو میری کوئی ذلت نہیں) ابو جہل نے کہا ابو جہل نے کہا کاش کہیں کے سوا اور کوئی مجھے مار نہ

۴۶۶۳- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ يَنْظُرُ لِي مَا فَعَلَ أَبُو جَهْلٍ)) بِجَهْلٍ حَدِيثٌ إِنْهُ عَلَيْهِ وَقَوْلُ أَبِي جَهْلٍ حَتَّى ذَكَرَهُ بِإِسْنَيْنَ.

باب قتلِ کعب بنِ الأشرف طاعوتِ اَیْہود  
۴۶۶۴- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ يَكْتُمُ بَنِي الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ)) فَقَالَ مُحَمَّدٌ بْنُ مُسْلِمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَجِبُ أَنْ أَقْتُلَهُ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ أَتَقْدِرُ لِي بِأَخِي قَالَ

## باب: کعب بن اشرف یہود کے پیر کا قتل

۳۶۶۳- حضرت جابر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون مارتا ہے کعب بن اشرف کو؟ بے شک اس نے سنا دکھا ہے اللہ کو اور اس کے رسول کو (سیرۃ ابن ہشام میں ہے کہ کعب نے پہلے مکہ جا کر مشرکوں کو ترغیب دی حضرت سے لڑنے کی پھر مدینہ میں آکر مسلمانوں کی عورتوں پر غزلیں کھاتا شروع کیں اور

(۳۶۶۴) بڑا مردود مرتے وقت بھی جہل اور بے وقوفی کے خیال میں تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ عفرہ کے بیٹے اللہ داری سے لوروں کھیت اور بارہا رکتے تھے تو کاشکار اور کہانوں سے۔ ابو جہل کے نزدیک یہ لوگ ذلیل تھے تو وہ ارد گرد کر تا تھا کاش میں انہی کے ہاتھ سے نہ مارا جاتا کسی معزز شخص کے ہاتھ سے مارا جاتا تو میری شان پر وجہ نہ لگد ایک روایت میں ہے کہ ابو جہل نے پوچھا جس کی حق ہوئی۔ ابن مسعود نے کہا اللہ تعالیٰ ہمارے رسول کی۔ پھر اس کا رکھتا کہ حضرت کے سامنے لا کر ڈال دیا تب آپ ﷺ انہی کے لئے اور انہوں نے سرکارِ قریب سے اس کو قتل کیا (۳۶۶۳)۔ کوئی نے کہا آپ نے محمد بن مسلمہ کو بھیجا کعب بن اشرف کے مارنے کے لئے اور انہوں نے سرکارِ قریب سے اس کو قتل کیا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ کعب نے محمد بن مسلمہ سے اور جو کر تا تھا انہی کے لئے اور جو کر تا تھا اور پہلے یہ اقرار کیا تھا کہ آپ کے دشمن کو مدد نہ دل کا پھر دشمنوں کے ساتھ شریک ہوا اور یہ قتل حضرت کی طرف سے خلاف مہد نہ تھا۔ اور حضرت علیؓ کی مجلس میں ایک شخص نے جو

ہجو کرنے (لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) محمد بن مسلمہؓ نے کہا ہاں رسول اللہ اکبر! آپ یہ چاہتے ہیں کہ میں مدافعوں اس کو؟ آپ نے فرمایا۔ محمد بن مسلمہؓ نے کہا تو اجازت دیجئے مجھ کو کہنے کی (یعنی میں اس سے جیسے مصلحت ہو وہی باتیں کروں گو ظاہر میں آپ کی برائی بھی ہو تاکہ وہ میرا اعتبار کرے)۔ آپ نے فرمایا کہ (جو مصلحت ہو)۔ پھر محمد بن مسلمہؓ نے کعب سے باتیں کیں اور اپنا اور حضرت کا معاملہ بیان کیا اور کہا کہ اس شخص نے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) صدقہ لینے کا قصد کیا ہے اور ہم کو تکلیف میں ڈالا ہے (یہ تحریریں ہیں جس کا ظاہری معنی اور ہے اور دراصل مطلب صحیح ہے کہ شرع کے احکام ہم پر جاری کئے اور ان کے بجالانے میں کس کو تکلیف ہوتی ہے)۔ جب کعب نے یہ سنا تو کہنے لگا ابھی اور قسم خدا کی تم کو تکلیف ہوگی۔ محمد بن مسلمہؓ نے کہا اب تو ہم اس کے شریک ہو چکے اور اب اس کا چھوڑ دینا بھی برا معلوم ہوتا ہے جب تک ہم اس کا انجام نہ دیکھ لیں کہ کیا ہوتا ہے۔ محمد بن مسلمہؓ نے کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ تم مجھ کو کچھ قرض دو۔ کعب نے کہا اچھا تم کیا چیز گرو دی کرو گے؟ محمد بن مسلمہؓ نے کہا تم کیا چاہتے ہو؟ کعب نے کہا اپنی عورتیں گرو دی کرو۔ محمد بن مسلمہؓ نے کہا تم تو عرب میں سب سے زیادہ خوب صورت ہو ہم اپنی عورتیں تمہارے پاس کیونکر گرو دی کریں۔ کعب نے کہا اچھا اپنی اولاد گرو دی رکھو۔ محمد نے کہا ہمارے لڑکے کو لوگ برا کہیں گے کہ کج گرو کے دو سق پر گرو دی ہوا تھا اب تم ہم اپنے ہتھیار تمہارے پاس گرو دی کریں گے۔ (اس میں یہ مصلحت تھی کہ ہتھیارے کراس مردود کے پاس جائیں اور اس کو قتل کریں) کعب نے کہا اچھا پھر محمد بن مسلمہؓ نے اس سے وعدہ کیا کہ میں حادث (بن لوس) کو اور ابو جحس بن جبر عبدالرحمن

(قُلْ) فَإِنَّهُ فَقَالَ لَهُ وَذَكَرَ مَا بَيْنَهُمَا وَقَالَ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ ارْتَدَّ صِدْقَةً وَقَدْ عَنَّا فَلَمَّا سَبَعَهُ قَالَ وَأَنْشَأَ وَاللَّهِ لَتَمْلِكُنَّهُ قَالَ إِنَّا قَدْ أَهْبَأَهُ الْإِنَّ وَنَكْرَهُ أَنْ نَذْعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيْهَا شَعْبِهِ يَصِيرُ لَهْرُهُ قَالَ وَقَدْ ارْتَدَّتْ لَنْ تَسْلِفَنِي سَلَفًا قَالَ فَمَا تَرْغِبُنِي قَالَ مَا تَرْبُدُ قَالَ تَرْغِبُنِي بِسَاءَتِكُمْ قَالَ أَنْتَ أَحْمَلُ الْغَرْبَ أَرْغَبُكَ بِسَاءَتَا قَالَ لَهُ تَرْغِبُونِي أَوْلَاذَكُمُ قَالَ سُبُّ ابْنِ أَخِيكَ فَقَالَ رَهْنٌ فِي وَشْفَيْنِ مِنْ تَمَرٍ وَلَكِنْ تَرْغَبُكَ الثَّلَاثَةُ بَغْيِي السَّلَاحَ قَالَ فَعَمَّ وَوَاعَدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ بِالْخَارِثِ وَأَبَى عَقَبِي مِنْ حَبَرٍ وَعَهْدِي بِنِ بَشِيرٍ قَالَ فَصَاوُوا مَدْعُوهُ لِكُلِّ قَوْمٍ إِلَيْهِمْ قَالَ سَعْيَانِ قَالَ غَيْرَ عَشِرٍ فَأَنْتَ لَهُ مَرْثَاةُ ابْنِي لَأَسْتَمِعَ صَوْتًا كَمَا هُوَ صَوْتُ دَمٍ قَالَ إِنَّمَا هَذَا مُحَمَّدٌ بِنُ مُسْلِمَةَ وَرَضِيْعُهُ وَأَبُو نَابِلَةَ بِنْتُ الْكُزَيْمِ لَوْ دُعِيَ إِلَيَّ طَعْنُو لِكُلِّ لَأَخْبَأْتُ قَالَ مُحَمَّدُ إِلَيَّ إِذَا حَادَ فَسَوْفَ أُنْذِرُ بِيَدِي إِلَيَّ رَأْسِي فَوَادَا اسْتَمْتَكْتُ مِنْهُ فَعَلُوهُنَّكَ قَالَ فَلَمَّا نَزَلَ نَزْلٌ وَفَرَّ مَتَوَشِّعٌ فَقَالُوا لَعْنُ بَنِيكَ رِيحُ طَلَبٍ قَالَ نَعَمْ نَحْنُ ثَلَاثَةٌ هِيَ أَفْطَرُ بِسَاءِ الْغَرْبِ قَالَ فَتَلَاذُّ لِي لَنْ أَشُمُّ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ فَشُمُّ فَتَلَاوَنَ فَشُمُّ ثُمَّ قَالَ أَلَاؤَادُ لِي أَنْ أَعُوذُ قَالَ فَاسْتَمْتَكَنَ مِنْ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ ذُوْنُكُمْ قَالَ فَتَقَلَّبُوهُ.

کہہا کہ کعب کا قتل خود (یعنی دعا) تھا۔ انہوں نے اس کی گردن ہاری کیونکہ خود جب ہو تاکہ ان کو بے کر قتل کرتے اور اس حدیث سے یہ لکھا ہے کہ جس کا اسلام کی حدت تکلیف تھی اس کا قتل فریب اور تمہیں سے بھی درست ہے اور مکرر حدت کی حاجت نہیں۔

اور عیاد بن بشر کو لے کر آؤں گلاسیر ۱۰۸۸ ہشام میں ہے کہ الہ ناکملہ سلفان بن سلامہ بن وقش جو کعب کے رضاعی بھائی تھے وہ بھی گئے۔ یہ سب لوگ آئے اور اس کو بلایا رات کو وہ اتر (اپنے چاٹا خانے پر سے) عمرہ کے سوا اوروں کی روایت میں یہ ہے کہ اس کی عورت نے کہا یہ آؤ اور تو خونی آؤ اور معلوم ہوتی ہے۔ کعب نے جا واپہ تو محمد بن مسلمہ نہیں اور ان کے رضاعی بھائی نور ابو ناکملہ ہیں (نام نووی نے کہا صحیح یوں ہے کہ محمد بن مسلمہ ہیں اور ان کے رضاعی بھائی ابو ناکملہ بخاری کی روایت میں ہے کہ کعب نے کہا وہ یہ تو میرے بھائی محمد بن مسلمہ ہیں اور میرے دورہ بھائی ابو ناکملہ ہیں اور یہی صحیح ہے جیسا سیر ۱۰۸۸ ہشام سے معلوم ہوتا ہے) اور جو ان مرد کا کام یہ ہے کہ اگر رات کو زخمی ہارنے کے لیے بھی اس کو بلادیں تو چلا آؤ۔ محمد نے (اپنے پیادوں سے) کہا جب کعب آئے گا تو میں اپنلا تھ اس کے سر کی طرف بڑھوں گا اور جب میں اچھی طرح اس کے سر کو تمام لوں تو تم اپنا کام کرنا۔ پھر کعب اتر چادر کو بغل کے تلے کے ہوئے۔ ان لوگوں نے کہا کہی عمدہ خوشبو جو تم میں سے آ رہی ہے کعب نے کہا ہاں میرے پاس غلانی عورت ہے وہ عرب کی سب عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا اگر تم اجازت دو تو میں تمہارا سر سونگھوں۔ کعب نے کہا چھل محمد نے اس کا سر سونگھا پھر پکڑا اور سر سونگھا پھر کہا اگر اجازت دو تو پھر سونگھوں اور زور سے اس کا سر تھما اور پیادوں سے کہا دو۔ انہوں نے اس کو تمام کیا۔

بَابُ غَزْوَةِ خَيْبَرٍ

باب: غزوة خیبر  
باب: خیبر کی لڑائی کا بیان  
۴۶۶۵- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَزَا  
خَيْبَرَ قَالَ فَصَلَّيْنَا صَلَاتَهُ الْفَلَاحِ بِعَلِيِّ  
مَوْلَاكَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ وَرَكِبَ أَبُو مَرْثَدَةَ وَأَنَا  
۴۶۶۵ (۲۶۶۵) ☆ نوٹ: یہ کہا اس حدیث سے مالک نے دلیل پکڑی ہے کہ ران سحر نہیں ہے بلکہ رات کا پہلا سحر ہے کہ دو سحر ہے اور رات

کے ساتھ سوار ہوا (ایک ہی گھوڑے پر) رسول اللہؐ نے خیر کی گلیوں میں گھوڑوں کو ڈایا پھر پھر اٹھنا رسول اللہؐ کی روغن کو چھو جانا اور آپؐ کی ران سے نہ بندھ گئی تھی (گھوڑوں کو ڈانے میں) تو میں آپؐ کی ران کی سفیدی دیکھ رہا تھا جب آپؐ ہستی میں پہنچے تو آپؐ نے فرمایا اللہ اکبر خراب ہوا خیر ہم جب اتریں کسی قوم کے میدان میں تو براہے دن ان لوگوں کا جو ڈرائے گئے تین بار آپؐ نے فرمایا۔ اسی وقت یہودی لوگ اپنے کاموں کو چھوڑ گئے وہ کہنے لگے محمدؐ آپہنچے فکر کے ساتھ۔ انہوں نے کہا ہم نے خیر کو پروردگار شریعہ کیا۔

۳۶۶۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ابو طلحہ کے ساتھ سوار تھا خیر کے دن اور میری پاؤں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں سے چھو رہا تھا پھر ہم ان کے پاس پہنچے۔ آفتاب نکلے ہی انہوں نے اپنے ہاتھوں کو باہر نکالا تھا اور کلبائیاں اور زعلیں اور کدالیں (یا رسیاں) درخت پر چڑھنے کی لے کر لگے تھے۔ وہ کہنے لگے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم آپہنچے فکر کے ساتھ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خراب ہوا خیر ہم جب اتریں کسی قوم کی زمین میں تو بری ہے صبح ان لوگوں کی جو ڈرائے گئے انہوں نے کہا پھر اللہ تعالیٰ نے نکست دی ان کو۔

۳۶۶۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر میں پہنچے تو فرمایا: انا اذا تولنا بساحة قوم فساء صباح المنظرین۔

روایت ابی طلحہ قاضی نبی اللہ ﷺ میں رُفایٰ یُسَوِّوْا وَاِنْ رُفِیْتُمْ لَنْتُمْ فَعَدَّ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ وَاتَّخَذَ الْبَرَاءُ عَنْ فَجْوَ نَبِیِّ اللّٰهِ ﷺ وَابْنِ لَارِی تَعَدَّ فَعَدَّ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ عَلَمًا دَعَلَ الْفَرِیَہَ قَالَ ((اللّٰهُ اَکْبَرُ حَرَبَتْ حِیْرُ اَنَا اِذَا تَوَلَّیْتُ بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْظَرِیْنَ)) قَالَهَا ثَلَاثٌ مَرَّۃً قَالَ وَقَدْ خَرَجَ الْقَوْمُ اِلٰی اَعْمَالِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ قَالَ مَعَهُ الْغَرَبُ وَقَالَ نَعَمْ اَسْحَابًا وَالْخَبِیْثُ قَالَ وَاسْتَشَاعَتْ غَوَّۃٌ۔

۴۶۶۶- عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنْتُ رَدَفَ اَبِی طَلْحَةَ یَوْمَ خَیْبَرَ وَفَلَنِی نَسْفٌ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَتُنَاھُمْ جِئْنَا نَزَعْتَ الشَّمْسُ وَقَدْ اَحْرَقْتُمُوْا مَوَاطِئَهُمْ وَاسْتَرْحَمُوْا بِاُذُنِہُمْ وَتَكَلَّمْتُمْ فَعَالَمُوا مَخْشَیً وَالْخَبِیْثُ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ((عَرَبَتْ حِیْرُ اَنَا اِذَا تَوَلَّیْتُ بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْظَرِیْنَ قَالَ فَبَیْزَ مِنْہُمْ)) اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ۔

۴۶۶۷- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَمَّا اَتٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ خَیْبَرَ قَالَ ((اَنَا اِذَا تَوَلَّیْتُ بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْظَرِیْنَ))۔

اس کے تحت میں کچھ نہیں آئی ہیں اور اس حدیث کی یہ بھی ہے کہ یہاں سے اختیار اس کمال کی روئے کداج سے اور اس کی نظر کا یکساں ہے۔  
 اس کی۔  
 (۳۶۶۷) صحیح اس کے لایا گزرا ہے اور یہاں ہے قرآن مجید سے اور وہاں ہے جیسے آپؐ نے مکہ کی شاخیں اتار کر کو کو چھوئے وقت فرمایا وحاء الحق وزہل الباطل مگر کہ وہ روزی ہوں یا حق یا باطل اور لی گئی یہ کہ خلاف ہے عظمت کے۔

۳۶۶۸- سطر بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے خیمہ کی طرف تو رات کو چلے ایک شخص ہم میں سے بولا اے عامر بن اکوع! (میرے بھائی کو) کچھ اپنے شعر نہیں سنا تے (تاکہ راستہ کھلے اور تیرے گھبراوے) (نودوی نے کہا شعر سب یاد سے نہیں ہوتے اس میں اچھے اور برے دونوں ہیں بلکہ عامر شاعر تھے وہ اترے اور گاکر چڑھنے لگے۔ (نودوی نے کہا سطر میں یہ سہج ہے دل لگی کے لیے اور جانوروں کو خوش کرنے کے لیے اونٹ اس گانے سے ایسا مست ہو جاتا ہے کہ اس کو چلنے کی حکایت مطلق نہیں رہتی)۔

تو جہالت گزند کرتا ہے خدا کب نماز و عہدہ ہم کرتے ہوا  
ہم ہیں تجھ پر جان سے مالک خدا تجھ سے ہم سے ہوئیں جو کچھ خطا  
کافروں سے جب کہ ہوئے سامنا دے ہمارے پاؤں کو وہاں ہی  
اور قتل اور قتل دے خدا ہم تو حاضر ہیں بلائی ہی سدا  
صبح تو کے کافروں نے قتل کیا سر سوں اللہ نے فرمایا یہ کون ہا کئے  
والا ہے ہالوگوں نے عرض کیا حاضر ہیں الا کوں۔ آپ نے فرمایا اللہ  
تعالیٰ اس پر رحم کرے ایک شخص بولا اب وہ ضرور شہید ہو گا  
رسول اللہ آپ نے ہم کو اس سے فائدہ اٹھانے دیا جو تہ سلمہ بن  
ذکور نے کہا پھر ہم خیر میں پہنچے اور ہم نے خیر والوں کو گھیرا اور  
ہم کو بہت شدت کی بھوک لگی بعد اس کے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ  
نے فتح کر دیا خیر کو تمہارے ہاتھوں۔ سلمہ نے کہا جب وہ رات  
ہوئی جس رات کے دن کو خیر فتح ہوا تو لوگوں نے بہت انکار  
جلائے۔ آپ نے پوچھا یہ انکار کیسے ہیں اور کیا پکارتے ہیں؟

٤٦٦٨- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مَخْلُوعٍ قَالَ حَرَّحَنَا  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حِمْيَرَ  
فَصَبَّرْنَا لَكَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَعْمَرُ بْنُ  
مَخْلُوعٍ أَلَا نُسَبِّحُكَ مِنْ هَهْهَذَا بَكَ وَكَانَ عَامِرُ  
رَحْمَةً شَامِرًا قَوْلًا يَحْشَوْنَ بِالْقَوْمِ يَقُولُ اللَّهُمَّ  
لَوْلَا أَنْتَ مَا أَغْنَيْنَا وَلَا نَصَلْنَا وَلَا صَبَّحْنَا  
فَاعْمُرْ فَلَمَّا لَكَ مَا أَفْعَسَا وَرَسَتْ فَأَقَامَ بِنَ لَأَقْبَا  
وَالْقَبْنَ سَكِينَةً عَلَيْنَا يَا يَا مَسِيحُ يَا أَتَيْنَا  
وَبِالسَّيَاحِ غَوَّيْنَا عَلَيْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «مَنْ هَذَا السَّاقِ» قَالُوا  
عَامِرُ قَالَ «يُوحِصُهُ اللَّهُ» قَالَ رَجُلٌ مِنَ  
الْقَوْمِ وَجِئْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْلَا أَمْنُنَا بِهِ قَالَ  
فَأَتَيْنَا حِمْرًا فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتَّى أَمْلَأْنَا مَخْمَصَةَ  
حَبِيدَةٍ ثُمَّ قَالَ «إِنَّ اللَّهَ فَتَحَهَا عَلَيْكُمْ»  
قَالَ فَلَمَّا أَلْسَنَى النَّاسُ سَاءَ الزُّيْمُ فَرَدَى فَبَحَثُوا  
عَلَيْهِمْ أَوْقَعُوا يَوْمًا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «مَا هَذِهِ التَّوْرَانِ عَلَى  
أَيِّ شَيْءٍ تَوَفَّقُونَ» فَقَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ أَيُّ  
لَحْمٍ قَالُوا لَحْمُ حِمْرٍ الْإِسْرَافِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ «أَفْرِيقُوهَا وَانْكَبِرُوهَا» فَقَالَ رَجُلٌ لَوْ  
يُفْرِيقُوهَا وَتَغْشَى لَوْهَا فَقَالَ لَوْ ذَاكَ قَالَ فَلَمَّا  
نَصَفَ الْقَوْمُ كَانَ سِتْعًا عَامِرُ فِيهِ فَصَرَ فَنَبَّاهُ

(۴۶۸) ﴿تَوَفَّيْنَا لَكَ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِلَّهِ رَبِّي صَلِّ عَلَىَّ﴾ فدا ہو جاؤ اس میں یہ انگلی ہے کہ فدا اس شخص پر ہوتے ہیں جس پر کوئی جلا آئے ہو اور اسی پر کوئی آفت نہیں آسکتی اور شاہ جہاں نے فدا کا قصہ نقل کیا ہے کہتے ہیں قلہ اللہ اور شاہ جہاں کو فدا ہونے سے یہ ہو کہ اپنے جان حیرتی رضامندی کے لیے صرف کروں جب بھی یہی قصہ ہر دان سدر شری کے فدائی نسبت نہیں کہہ سکتے یعنی کہ ہم کیا پورا آقا و پیغمبر کے لیے اور بخدا کی دعوت میں خیر سے اور جہ جہ مصرح کا یہ معنوں کے کہ بخدا دے ہمارے تمام جہ تیرے فدا ہوں جب تک بخدا اور انھوں جہ

بِهِ سَاقٍ يُؤَدِّيهِ إِلَى صِرَافَةٍ وَتَرْجِعُ حَبَابَ سَبِيلِهِ  
فَأَصَابَتْ رُمُوحُهُ حَاضِرَ قِمَازَاتٍ مِنْهُ قَالَ قَلَمًا قَفَلُوا  
قَالَ سَلَمَةُ وَهُوَ أَحْيَى بِنْدِي قَالَ قَلَمًا وَتَابِي  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابِقًا قَالَ مَا  
لَكَ قُلْتَ لَهُ فَلَذَلِكَ أَجِبِي وَأَمَرِي رَضِعُوا أَلَا غَيْرُ  
خَيْطٍ عَمَلُهُ قَالَ مَنْ قَالَ قُلْتَ قَالَتِ وَقَالَتِ  
وَأَسْتَبْدُ مِنْ سُلَيْمِ بْنِ الْقَنْصَرِيِّ فَقَالَ كَذَبُ مَنْ  
قَالَتْ إِنَّ لَهُ لَلسَّخِرِينَ وَجَمْعُ بَيْنِ بِاسْتَعْيَا إِنَّهُ  
لَحَادِدٌ مُجَاهِدٌ قُلْ غَرَبِي مَشَى بِهَا بَقْلَةٌ  
وَحَالَفَ قَلْبَهُ مُحَمَّدٌ فَمِ الْخَبَرِ فِي سَرَفَيْنِ  
وَحِي رِوَايَةُ ابْنِ عَبَّادٍ وَالْقَوِي سَكِينَةُ عَلَيْنَا.

انہوں نے کہا گوشت پکاتے ہیں آپ نے فرمایا کپے کا گوشت؟  
انہوں نے کہا بستی کے گدھوں کا۔ آپ نے فرمایا جہاد وہ ان کو اور  
توڑ کر پھینک دو ہانڈیوں کو ایک شخص بولا یا رسول اللہ اگر گوشت  
پھینک دیں اور ہانڈیوں کو دھو لائیں؟ آپ نے فرمایا چھاپا ہی کرو  
(تو بعد آپ کی رائے بدل گئی احتجاج سے یا وحی سے)۔ پھر جب  
صف ہاجرہ کی لوگوں نے تو ہاجرہ کی تلوار چھوئی تھی وہ ایک یہودی  
کے پاؤں میں مارنے لگے خود ان کے لوٹ کر لگی تلخے میں اور وہ  
مر گئے اس زخم سے۔ جب لوگ لوٹنے کو سہلے نے کہا وہ میرا چھ  
کپڑے ہوئے تھے رسول اللہ نے مجھ کو چپ و پچھا آپ نے  
پوچھا اس سہلے تیرا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!  
میرے ماں باپ آپ پر صدقے ہوں لوگ کہتے ہیں کہ ہاجرہ کا  
عمل لغو ہو گیا (کیونکہ وہ اپنے زخم سے آپ مر ا)۔ آپ نے فرمایا  
کون کہتا ہے؟ میں نے کہا فلاں فلاں اور سید بن خنیس انصاری نے  
آپ نے فرمایا انہوں نے غلط کیا۔ ہاجرہ کو وہ اتھوپ ہوا (ایک تو  
اسلام اور مہارت کا دوسرے جہاد کا) اور آپ نے اپنی دونوں  
اٹھکیوں کو ملایا اور فرمایا کہ وہ جاہد ہے (یعنی کوشش کرنے والا)  
اللہ کی اعانت میں (اور جاہد ہے (یعنی جہاد کرنے والا) ایسا کوئی  
عرب کم ہو گا جس نے ایسی لڑائی کی جو اس کی مثل یا اس کی مشابہ  
کوئی عرب کم ہو گا۔

۴۶۶۹- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْثَوْنِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ عَمْرٍاءَ فَاقَلَ أَحَبِّي فَقَالَ

۴۶۶۹- ابن اکثر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب خبیر کی  
لڑائی ہوئی تو میرا بھائی (ہاجرہ بن اکثر) خوب لڑا رسول اللہ کے

جو مصر کا یہ مضمون ہے کہ جب تم کو کھلا کے لیے جاتے ہیں تو ہم اللہ کرتے ہیں۔ صحابہ کو یہ امر معلوم تھا کہ جب آپ لڑائی کے موقع میں  
آئی کے لیے ایسی دعا کرتے تو وہ ضرور شہید ہو جاس لے انہوں نے یہی لکھا ہے یہی آپ کا ایک فقرہ تھا۔

نوی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بستی کے گدھوں کا گوشت نجس ہے اور یہی مذہب ہے جہاد اور مجبور ملانے کا اور اس  
حدیث کا بیان صحیح شرع کے کتاب الفلاح میں گزرا اور مالک جو قائل ہیں اس کی پابست کے وہیہ بدل کر کہتے ہیں کہ آپ نے منع فرمایا اس کی  
جہاد عادت تھی کہ حوں کی سواری وغیرہ کے لیے یا تقسیم سے پہلے انہوں نے ایسا کیا تھا۔

شَدِيدٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ فَقَاتَلَ أَصْحَابُ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ وَشَكُّوا بِهِ  
رَجُلٌ مَاتَ فِي سِلَاحِهِ وَشَكُّوا فِي بَغْضِ أَمْرِهِ  
فَالِ سَلَمَةُ فَقَتَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مِنْ حَيْثُ قَتَلَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْذَلُ لِي  
أَنْ تُرْخِزَ لَنْ فَاكُونَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ غَضِبْتُ مِنْ لِحْطَاتِهِ أَغْلَمَ مَا  
تَقُولُ قَالَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَوْ لَأَنَا مَا أَغْلَمْتُهَا وَلَا  
تَصَلَحُهَا وَلَا صَلَاتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «صَدَقْتَ» وَأَقُولُ سَكِينَةُ عَلَيْهَا  
وَكَيْسُ الْكَافِرَاتِ إِلَّا لَأَكْفِيَنَّ وَالْمَشْرُكُونَ قَدْ بَغَوْا  
عَلَيْهَا قَالَ فَلَمَّا قَضَيْتُ رَجْعِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «مَنْ قَالَ هَذَا» قُلْتُ  
قَالَهُ أَحْمَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ «يُرْخِضُهُ اللَّهُ» قَالَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ إِنْ نَأَسَ لِهَيْبَتِهِ الصَّلَاةُ عَلَيْهِ يَقُولُونَ رَجُلٌ  
مَاتَ بِسِلَاحِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ «مَاتَ جَمِيعًا مُجَاهِدًا» قَالَ إِنْ  
شِيعَانِهِ ثُمَّ سَأَلْتُ.

ساتھ ہو کر۔ اس کی تلوار خود اس پر پلٹ گئی وہ مر گیا تو آپ کے  
اصحاب نے اس کے باپ میں گفتگو کی اور شکایت کی کہ وہ اپنے  
تہیاری سے آپ مر گیا۔ اسی طرح کچھ شکایت کی اس کے باپ میں  
سلسلہ نے کہا پھر رسول اللہ خیر سے ٹوٹے میں نے عرض کیا یا رسول  
اللہ! اجازت دیجئے رہنبرداری سے (رہزہ روزوں کا کام سے ایک عر  
ہے شعری) آپ نے اجازت دی۔ حضرت مرنے کہا مجھے معلوم  
ہے جو تم کہو گے۔ پھر میں نے کہا ان شعروں کو جن کا ترجمہ یہ ہے  
قسم اللہ کی اگر اللہ ہدایت نہ کر تا تم کو تو تم بھی راہزن ہاتے اور نہ  
صدقہ دیتے اور نہ نماز پڑھتے۔ آپ نے فرمایا کج کہانے پھر میں  
نے کہا اچھا اپنی رحمت تم پر اور چھاپے ہمارے پاؤں کو اگر خدا  
سامن ہو کافروں سے اور مشرکوں سے اور مشرکوں نے ہم کیا ہم  
پر۔ جب میں اپنی رہنبرداری چکا تو رسول اللہ نے فرمایا یہ کس کا کام  
ہے؟ میں نے عرض کیا میرے بھائی کا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ  
رحم کرے اس پر۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بعض لوگ تو  
اس پر نماز پڑھنے سے ڈرتے ہیں اور کہتے ہیں وہ اپنے ہتھیار سے  
مرا۔ آپ نے فرمایا وہ تو جاہل اور مجاہد ہو کر مرا۔ انہیں شہید نے کہا  
میں نے سسر کے ایک بیٹے سے پوچھا تو اس نے یہی حدیث اپنے  
باپ سے روایت کی صرف اس نے یہ کہا کہ جب میں نے یہ کہا کہ  
کچھ لوگ اس پر نماز پڑھنے سے ڈرتے ہیں تو آپ نے فرمایا وہ  
جھوٹے ہیں وہ تو جاہل اور مجاہد ہو کر مرا اور اس کو دوبر اثواب ہے  
اور اشارہ کیا آپ نے اپنی انگلی سے۔

بَابُ غَزْوَةِ الْأَحْزَابِ وَهِيَ الْخَيْبَةُ

۱۶۷۰- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ

بَاب: غزوہ احزاب یعنی جنگ خندق کا بیان

۱۶۷۰- بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ  
ﷺ احزاب کے دن ہمارے ساتھ مٹی ڈھرتے تھے (جب خندق

۱۶۷۰) اللہ تعالیٰ نے کہا اس حدیث سے روز کا احزاب کا ہے وقت جسے خیر و غیرہ یاد رکھیں کہ عام کو بھی ان کاموں میں  
شریک ہونا چاہیے ضرورت کے وقت۔ افسوس ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو مٹی تک ڈھرتے میں عادت کریں اور اس زمانے میں کے ہوتے ہیں

کھودی تھی مدینہ کے گرد اور مٹی نے آپ کے پیٹ کی سفیدی کو چھپایا تھا آپ یہ فرماتے تھے قسم اللہ کی اگر تو ہدایت نہ کرتا تو ہم راہ نہ پاتے اور نہ ہم صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے تو اتار پاتی رحمت کو ہم پر ان لوگوں نے (یعنی مکہ والوں نے) نہ مانا ہمارا کہنا (یعنی ایمان نہ لائے) اور ایک روایت میں ہے اس جماعت نے نہ مانا ہمارا کہنا جب وہ فسادی بات کرتا چاہتے ہیں (یعنی شرک اور کفر وغیرہ) تو ہم نہیں شریک ہوتے ان کے اور یہ آپ بلکہ آواز سے فرماتے تھے۔

۳۶۷۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر اس میں یہ ہے کہ ان لوگوں نے جھوم کیا جہدے پر اور سر کشی کی (بخاری کی روایت میں بھی یہی ہے)۔

۳۶۷۲- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آئے اور ہم خندق کھود رہے تھے اور مٹی اپنے کانٹوں پر اٹھ رہی تھی آپ نے فرمایا یا اللہ! انہیں ہے عیش مگر آخرت کا عیش اور بخش دے تو مہاجرین اور انصار کو۔

۳۶۷۳- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یا اللہ! انہیں ہے عیش مگر عیش آخرت کا اور بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔

۳۶۷۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ! عیش آخرت ہی کا ہمیشہ ہے تو کرم کر انصار اور مہاجرین پر۔

يَقُولُ مَعَ الشُّرْبَةِ وَتَقْدَرُ الشُّرْبَةُ بِبَاطِنِ نَعْلِهِ وَشَرُّ بَعُولٍ (وَاللَّهِ فَوَکَا اَلَّتْ مَا اَعْتَدْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَاتِنَا فَانْزِلْنِ سَكِينَةً عَلَيْنَا يَا اَللّٰهُ قَدْ اَبْرَأَ عَلَيْنَا قَالِ وَزَيَّنَا قَالِ يَا اَللّٰهُ قَدْ اَبْرَأَ عَلَيْنَا اِنْ اَرَاوْهُ فَبِقَةِ اَيْتَانَا وَنَرْفَعُ بِهَا صَوْتَنَا)۔

۴۶۷۱- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ الشَّرَاءَ فَذَكَرَ مَقْعَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ (( يَا اَللّٰهُ قَدْ اَبْرَأَ عَلَيْنَا ))۔

۴۶۷۲- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ خَدَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّ نَعْمَةٍ اَلْعَصْدَقِ وَتَقَالُ الشُّرْبَةُ عَلَى اِكْتِنَافِ مَقَالِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( اَللّٰهُمَّ لَا عِشَاشَ اِلَّا عِشَاشُ الْاٰخِرَةِ فَاعْفِرْ لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ ))۔

۴۶۷۳- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ (( اَللّٰهُمَّ لَا عِشَاشَ اِلَّا عِشَاشُ الْاٰخِرَةِ فَاعْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ ))۔

۴۶۷۴- عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ رَوَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ اِنْ اَلْعِشَاشَ عِشَاشُ الْاٰخِرَةِ قَالَ شَعْنًا لَوْ قَالَ (( اَللّٰهُمَّ لَا عِشَاشَ اِلَّا عِشَاشُ

جو یہ قول ہے ابو سعید امیر جن کو کوڑی برابر اختیار نہیں ہے غریب کو ساتھ کھانے میں یا غریب کو اپنے پاس بٹانے میں عذر کریں 'سلام کرتے' وہ ظالموں 'سخت کے موافق مصافحہ کرنے سے وہ عذر دہن ہوں۔ ہجر کا ہے کے مسلمان ہیں۔ علانیہ کیوں نہیں کہتے کہ ہم کا فرج ہے' ہر تہی ملعون ہیں۔ معاذ اللہ کہہ دے۔

(۳۶۷۲) یہ ہے قسمت ان مہاجرین و انصار کی واللہ رسول اللہ ﷺ اور اللہ جل جلالہ کی خدمت میں مٹی و حمرہ انت اقیم کی سہولت سے غرور و دجہ بھر ہے یہ لڑتے تھی کو بے جو ہلکتے ہیں۔



الْآخِرَةِ فَأَنْصَرُوا لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ))

۴۶۷۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانُوا يَرْجِعُونَ وَيَرْسِلُونَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ وَمَنْ يَقُولُونَ ((اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ فَأَنْصَرُوا لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ وَفِي حَدِيثٍ مَثَلَانِ يَذَلُّ فَانْصُرُوا فَاعْبُرُوا))

۴۶۷۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانُوا يَقُولُونَ يَوْمَ الْحُدُودِ نَحْنُ الْمَلِكِينَ نَانَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْإِسْلَامِ مَا كَيْفَا لَنَا أَوْ قَالَ عَلَى الْجِهَادِ ذَلِكَ حَدَّثَنَا وَالسَّيِّدُ ﷺ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنَّا الْخَيْرُ خَيْرَ الْآخِرَةِ فَاعْبُرُوا لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ))

بَابُ غَزْوَةِ ذِي قَرْوٍ وَغَيْرِهَا

۴۶۷۷- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مَخْزُومٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ خَرَجْتُ مَعَهُ لَمَّا يُؤَدُّونَ بِالْقَوْلِ وَكَانَتْ لِفَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْمِي بِذِي قَرْوٍ قَالَ فَلْيَبْقِ عَلَامَةُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ أُعْذِلْتُ لِفَاحُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَنْ أَعْذَلْنَا قَالَ عَطْفَانُ قَالَ فَصَرَحْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ بِأَصْبَاحِي قَالَ فَاثْنَعْتُ مَا بَيْنَ لَانِي الْيَمِينَةِ ثُمَّ انْدَفَعْتُ عَلَى وَجْهِ حَتَّى أَتَرَكْتَهُمْ بِذِي قَرْوٍ وَقَدْ أَخَذُوا يَسْقُونَ مِنْ فَيْءٍ فَجَعَلْتُ أَرْبِيبَهُمْ بِسَيْلِي وَكُنْتُ رَأِيئًا وَأَقُولُ لِي مَنْ

۴۶۷۵- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے صحابہ رجوع پڑھتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی ان کے ساتھ تھے۔ وہ کہتے تھے یا اللہ! ہمیں ہے خیر مگر آخرت کی خیر تو وہ دکر انصار اور مہاجرین کی اور شیائیں کی روایت میں ہے بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔

۴۶۷۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب خندق کے دن کہتے تھے ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے بیعت کی ہے حضرت محمد ﷺ سے اسلام پر یا جہاد پر جب تک ہم زندہ رہیں اور رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے یا اللہ! بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے تو بخش دے انصار اور مہاجرین کو۔

باب: ذی قردو وغیرہ لڑائیوں کا بیان

۴۶۷۷- سلمہ بن مَخْرُومؓ سے روایت ہے میں صبح کی وہاں سے پہلے نکلا اور آپ کی دو بیلی اونٹیاں ذی قردو میں چرتی تھیں (ذی قردو ایک پانی کا نام ہے مدینہ سے ایک دن کے فاصلہ پر۔ بخاری نے کہا یہ لڑائی خیر کی جنگ سے تین دن پہلے ہوئی اور بعضوں نے کہا ۶ھ میں مدینہ سے پہلے) مجھے عبدالرحمن بن عوف کا غلام طاس نے کہا رسول اللہ کی دو بیلی اونٹیاں جاتی رہیں۔ میں نے پوچھا اس نے نہیں اس نے کہا عطفان نے (جو ایک شاعر ہے قیس قبیلہ کی)۔ یہ سن کر میں حین پر چلا یا یا صاحبہ (عرب کی عادت ہے کہ یہ کلمہ اس وقت کہتے ہیں جب کوئی بڑی آفت آتی ہے اور لوگوں کو خبر دار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے) اور مدینہ کے دونوں جانب والوں کو سنا دیا پھر میں سیدھا چلا یہاں تک کہ میں

(۴۶۷۷) ذی قردو جہاد کے معنی ہیں میں ان کو لڑاؤوں۔ جنگ میں آیا کہ ہزار ست ہے تاکہ دشمن پر عیب پڑے آج کیوں کی تھی کارن ہے آج کیوں ہوگی کسی نے شریف کا دودھ دیا ہے جس نے دہلی کا آغا دیا ہے جس میں بچان ہوگی اس شخص کی جو بچائی سے لڑائی کا دودھ پیرا ہے اور جنگ میں ماہر ہے

نے ان لٹیروں کو ذی قرد میں پلا انہوں نے پانی چاشورع کیا تھا  
میں نے حیر مارنا شروع کئے اور میں حیر انداز تھا اور کہتا جاتا تھا انا  
ابن الاکوع والیوم یوم الرضع۔ میں درجہ چار تھا یہاں تک کہ  
اوشیائیں ان سے چھڑائیں بلکہ اور تھیں چادریں ان کی چھتیں  
اور رسول اللہ کو لوگ بھی آگئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ  
ان لٹیروں کو میں نے پانی پیے نہیں دیا وہ پیاتے ہیں اب ان پر  
الکھ کو بھیجئے۔ آپ نے فرمایا اے اکوع کے بیٹے اتنا پی پیڑیوں  
چکا اب جانے دے۔ سڑنے لگا پھر ہم لوگ نے اور رسول اللہ نے  
اوشیائی پر اپنے ساتھ مجھ کو بٹھایا یہاں تک کہ ہم مدینہ میں پہنچے۔

۴۶۷۸- ابن اکوع سے روایت ہے جب ہم مدینہ میں پہنچے سو  
ہم چودہ سو آدمی تھے (یہی مشہور روایت ہے اور ایک روایت میں  
حیر و سو اور ایک روایت میں پندرہ سو آئے ہیں) اور وہاں چچاس  
بکریاں تھیں جن کو کنوئیں کپانی میر نہ کر سکتا تھا (یعنی ایسا کپانی تھا  
کنوئیں میں) پھر رسول اللہ کنوئیں کے مینڈھ پر بیٹھے تو آپ نے دعا  
کی یا تھو کہ کنوئیں میں۔ وہ اسی وقت اٹل آیا پھر ہم نے ہانوروں کو  
پانی پلایا اور خود بھی پیاد۔ بعد اس کے حضرت نے ہم کو بلایا بیعت  
کے لیے درخت کی جڑ میں (اسی درخت کو شجرہ رضوان کہتے ہیں  
اور اسی درخت کا ذکر قرآن شریف میں ہے ان الذین یشیعونک  
تحت الشجرة النعیم یشیعونک اللہ الخیر تک۔) میں نے سب  
سے پہلے لوگوں میں آپ سے بیعت کی۔ پھر آپ بیعت لیتے

الاکوع والیوم یوم الرضع فلانحز حتی  
استغذت الفلاح بنہم واستلک بنہم تلحیر  
نردۃ قال وجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم  
والنہب فقلت یا نبی اللہ انی قد حتمت  
انفوس النماء ولعمری بطلت فابعدت انہم الساعۃ  
فقال (( یا ابن الاکوع خلکنت فامسج ))  
قال ثم رجعتا وثروی فی رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم علی نافیہ حتی دخلنا المدینۃ۔

۴۶۷۸- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قَدِمْنَا  
فَلِحَدِيثَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَنَحْنُ اَرْبَعُ عَشْرَةَ بَاغَةً وَعَلَيْهَا  
خَمْسُونَ شَاةً لَا تَرْوِيهَا قَالَ فَتَعَمَّدَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ حَبَا الرِّصِيصَةِ فَبَاثَ  
دَعَاً وَبَاثَ بَعَثَ فِيهَا قَالَ فَكَاهَلْتُ فَسْتَبَدْنَا  
وَمَسْتَعْبَدْنَا قَالَ ثُمَّ بَاثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَاً لِبَنِيْنَعُوْهُ فِيْ اَصْلِ الشَّجَرَةِ  
فَاَنْ كَابَعْنَاهُ اَوَّلَ النَّاسِ ثُمَّ بَايَعُ وَبَايَعُ حَتَّى  
اِذَا تَكَادَ فِي وَسْطِ مِنَ النَّاسِ قَالَ (( بَايَعُ يَا  
سَلَمَةُ )) قَالَ قُلْتُ فَاَذْهَبْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

(۴۶۷۸) چودہ سو آدمی تھے قرآن کی کسی نے ان کا نام یاد رکھا تھا۔ اسد کہتے ہیں شیر کو اور سرب  
نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شیر آیا اور اسے لگا لگا کر حضرت علیؑ نے یہ ذکر کیا تاکہ اس کے دل میں ڈر رہے اور بعض علماء نے کہا کہ حضرت  
علیؑ کی ماں نے جب وہ پیدا ہوئے تو ان کا نام اسد رکھا جو ان کے نانا کا نام تھا اسد بن ہشام بن عبد مال اور ابو طالب طرف سے جب لوٹ کر  
آئے تو انہوں نے علیؑ کا نام رکھا اور اسد کو حیدر کہتے ہیں کیونکہ وہ سخت اور غلیظ ہو جاتا ہے۔ حیدر حدار سے اور حدار کے معنی تخت اور چادر مراد  
حضرت علیؑ کی یہ ہے کہ میں شیر کی مانند ہر آدمی اور قوم اور بیاد رکھتا ہوں میری کیا حیثیت ہے۔  
میرا ان ہشام میں پانچ اور رافع سے جو مولیٰ تھے رسول اللہؐ کے روایت کی ہے کہ ہم حضرت علیؑ کے ساتھ تھے جب وہ

رہے لیجے وہ یہاں تک کہ آدمی آزادی بیعت کر چکے اس وقت آپ نے فرمایا اے سلمہ! بیعت کر۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو آپ سے اول ہی بیعت کر چکا آپ نے فرمایا پھر سہی اور آپ نے مجھے نہتا (بے ہتھیار) اور یکسا تو ایک بڑی سی ڈھال یا چھوٹی سی ڈھال دی۔ پھر آپ بیعت لینے گئے یہاں تک کہ لوگ ختم ہونے لگے اس وقت آپ نے فرمایا اے سلمہ! مجھ سے بیعت نہیں کرنا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو آپ سے بیعت کر چکا اول لوگوں میں پھر سچ کے لوگوں میں۔ آپ نے فرمایا پھر سہی۔ عرض میں نے تیسری بار آپ سے بیعت کی پھر آپ نے فرمایا اے سلمہ! تیری وہ بڑی ڈھال یا چھوٹی ڈھال کہاں ہے جو میں نے تجھے دی تھی! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا چھانچہ مجھے ملا وہ نہتا تھا میں نے وہ پھر اس کو دیدی۔ یہ سن کر آپ ہنسے اور آپ نے فرمایا حیرتی مثال اس اگلے شخص کی سی ہوئی جس نے دعا کی تھی یا اللہ! اچھے ایسا دوست دے جس کو میں اپنی جان سے زیادہ چاہوں۔ پھر شرکوں نے صلح کے پیام بھیجے یہاں تک کہ ہر ایک طرف کے آدمی دوسری طرف جانے لگے اور ہم نے صلح کر لی۔ سلمہ نے کہا میں طلحہ بن عبید اللہ کی خدمت میں قحان کے گھوڑے کیانی پارتان ان کی بیٹھ سکھاتا ان کی خدمت کرتا انہی کے

في أوّل الناس قال (( وأيضاً )) قال ورأيت  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَزَلًا يَخْصِي  
نَفسَهُ مِنْهُ سِلَاحٌ قَالَ فَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِصْفَةً أَوْ فَرْقَةً ثُمَّ  
يَأْتِيهِ حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ النَّاسِ قَالَ (( أَلَا  
يَأْتِيهِ يَا سَلَمَةُ )) قَالَ قُلْتُ قَدْ تَلَحُّظُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ فِي أَوَّلِ النَّاسِ وَيَكُونُ أَوْسَطُ النَّاسِ  
قَالَ (( وَأَيْضاً )) قَالَ فَكَأَنَّهُ الثَّالِثَةُ ثُمَّ قَالَ  
لِي (( يَا سَلَمَةُ أَيْنَ )) حَصَصْتُكَ أَوْ فَرَّقْتُكَ  
أَيُّ (( أَطْعَمْتُكَ )) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
لَقَدْ عَمِيَ عَائِرُ عَزَلًا فَأَعْطَيْتُهُ إِيَّاهَا قَالَ  
فَصَلَحْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَقَالَ (( إِنَّكَ كَأَنِّي قَدْ أَوَّلْتُكَ لِلنَّاسِ  
أَتَبَى حَيْثُ هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي )) ثُمَّ  
إِنَّ الْمُشْرِكِينَ رَأَوْا الصَّلَاحَ حَتَّى مَضَى  
بَعْضُهُ فِي بَعْضٍ وَاسْتَطْلَعُوا قَالَ وَكَذَلِكَ تَبَعُوا  
إِطْلَاحَهُ مِنْ غَيْبِ اللَّهِ أَسْفَى فَرَسَهُ وَأَخْبَهُ  
وَأَعْلَمَهُ وَأَكَلُ مِنْ طُعَانِهِ وَتَرَسَّخَتْ أَهْلِي

اللہ رسول اللہ نے ان کو اپنا دشمن دے کر قلعہ فتح کرنے کے لیے بھیجا۔ حضرت علیؓ جب قلعہ کے قریب پہنچے تو قلعہ والے باہر نکلے اور انہوں نے لڑاکو شرمیل کیا۔ ایک یہودی نے ان پر دھڑکیا اور ان کی سپر گرا دی۔ انہوں نے ایک دروازہ پر قلعہ کے پاس چڑھا تھا اور اس کو سپر کر لیا۔ پھر دروازہ توڑ لیا اور اس نے قلعہ کے باہر نکلا۔ جب علیؓ اس سے فارغ ہوئے تو انہوں نے دروازہ پر ایک چنگ لگا دیا اور اس نے کہا میں اور سات آدمی اور تھے انہوں نے کوشش کی اس دروازہ کو کھولنے کی تو دروازہ ٹکے۔ یہاں اللہ حضرت علیؓ کی کرم اللہ وجہ کی طاقت اور شجاعت اور بہت قہار و قہمی ہوئے بڑے پیاوروں کو جن کا عرب میں شہرہ تھا حضرت علیؓ نے بیانی آسانی سے لار لیا اور لوگ حجب میں رو گئے۔ نووی نے کہا صحیح یہ ہے کہ حضرت علیؓ نے عرب کو فتح کیا اور یحییٰ بن علیؓ نے یہ کہا ہے کہ عرب کو محمد بن مسلمہؓ نے فتح کیا۔ ابن عبد البر نے اپنی کتاب در فضیلتہ العباسیہ میں لکھا ہے کہ ابن عباسؓ نے کہا کہ عرب کے قائل محمد بن مسلمہؓ تھے اور اور نوکوں نے کہا کہ قائل اس کے حضرت علیؓ تھے۔ ابن عبد البر نے کہا کہ اسے نزاد کی بھی صحیح ہے۔ مگر روایت کیا انہوں نے اپنا انکار سے مسلمہ بن یزید سے۔ ایسا ہی ابن اثیر نے کیا۔ صحیح قول جس پر اکثر اہل حدیث اور اہل سیر متفق ہیں یہ ہے کہ عرب کے قائل حضرت علیؓ تھے راضی ہوئے اللہ تعالیٰ ان سے۔ آمین۔

ساتھ کھانا کھا چاروں میں نے اپنا گھریار دین دولت سب چھوڑ دیا تھا  
 اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کر کے۔ جب ہمارے اور  
 مکہ والوں کی صلہ ہو گئی اور ہر ایک ہم میں کا دوسرے سے ملنے لگا تو  
 میں ایک درخت کے پاس آیا اور اس کے تلے سے کانٹے جھارتے  
 اور جڑ کے پاس لیٹا سوتے میں چار آدمی مشرکوں میں سے آئے مکہ  
 والوں میں سے اور گئے جناب رسول اللہ کو برا کہنے۔ مجھے فہم آیا  
 میں دوسرے درخت کے تلے چلا گیا۔ انہوں نے اپنے ہتھیار  
 لٹکانے اور لیٹے رہے وہ اسی حال میں تھے کہ یکایک دایہ کے  
 شیب سے کسی نے اولادی دوڑوائے مہاجرین اہل بن زعم (صحابی)  
 مارے گئے۔ یہ سنتے ہی میں نے اپنی تلوار سوختی اور ان چاروں  
 آدمیوں پر حملہ کیا وہ سارے تھے ان کے ہتھیار میں نے لے لیے  
 اور گھٹایا کر ایک ہاتھ میں رکھے۔ پھر میں نے کہا قسم اس کی جس  
 نے عزت دی حضرت محمدؐ کے منہ کو تم میں سے جس نے سزا  
 میں ایک بار دوں گا اس عضو پر جس میں اس کی دونوں آنکھیں  
 ہیں۔ پھر میں ان کو کھینچتا ہوا پار رسول اللہؐ کے پاس اور میرا چچا عامر  
 عیلات (ایک شاخ ہے قریش کی) میں سے ایک شخص کو لایا جس  
 کو کمر کبٹے تھے وہ اس کو کھینچتا ہوا لایا گھوڑے پر جس پر جمول پڑی  
 تھی نوز ستر آدمیوں کے ساتھ مشرکوں میں سے رسول اللہؐ نے  
 ان کو دیکھا۔ پھر فرمایا چھوڑ دو ان کو مشرکوں کی طرف سے عہد  
 شکنی شروع ہونے دو۔ پھر دوبارہ بھی انہی کی طرف سے ہونے  
 دو۔ (یعنی ہم اگر ان لوگوں کو نہ دیں تو صلہ کے بعد ہماری طرف

وَمَاجِي مُهَاجِرًا إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا اسْتَطَلَعْنَا نَحْنُ وَالْأَمْلُ مَكَّةَ وَاحْتَلَقَ بِقِصْبَا بَعْضِي آيَاتُ شَجَرَةٍ فَكَسَحْتُ شَوْكَهَا فَاصْلَحْتُ فِي أَصْلِهَا قَالَ فَاتَّبَعِي أَرْبَعَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ فَجَعَلُوا يَقْعُونَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَبْغَضْتَهُمْ فَجَعَلْتُ إِلَى شَجَرَةٍ أُخْرَى وَعَلَّلُوا بِسِلَاحِهِمْ وَخَطَطُوا لَيْسَمَا هُمْ كَقَلْبِكَ بِذِي مَذَى مَذَى مِنْ أَهْلِ الْوَادِي يَا لَلْمُهَاجِرِينَ قُلْ إِنْ زَكَيْتُمْ قَالَ فَاحْتَرِطُوا سَمِعِي ثُمَّ شَدَّ عَلَى أَوْكَيْتِ الْأَرْتَعَةِ وَهَمَّ رُقُودًا فَاحْدَثُ بِسِلَاحِهِمْ فَجَعَلَتْهُ صَعْدًا فِي يَدِي قَالَ ثُمَّ قُلْتُ وَالَّذِي كَرَّم وَجْهَ نَسَبِي لَا يَمُوتُ أَحَدٌ مِنْكُمْ رَأْسُهُ إِلَّا صَرَّتُ الْفَدَى يَوْمَ عِيَادِهِ قَالَ ثُمَّ حَتَّ بِهِمْ أَسْوَغَهُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحَاءَ عَمِّي عَلِيٍّ بِرَحْمِي مِنْ لَعْنَاتِي يُقَالُ نَهْ مَكْرُزٌ يَقُودُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَرْسٍ مُحْتَمٍ فِي سَبْعِينَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَتَصَّرَ بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ (( دَعُوهُمْ يَكُنْ لَهُمْ يَنْدَاءُ الْفُجُورِ

وَلَمَّا هَمَّ مَعْقَبًا عَنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنزَلَ اللَّهُ وَهَوَّ الَّذِي كَفَّ أَبْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَالَّذِي كَفَّ عَنْهُمْ بَطَلَ مِنْكُمْ بَيْنَ نَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ فَلَا تَكُنَّا قَالُوا ثُمَّ حَرَجْنَا وَاجْعَلْ بِنَا الْعِدَّةَ فَرَكْنَا مَوْلَا بِنَا وَتَنَ بِنَا فَحَيَّانَ حَيَّانَ وَهَمَّ فَتَضَرَّكَونَ فَاثْبَغُوا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْمَرَّ رُفْيَ هَذَا الْخَلِيفَةُ كَاتَمَةُ مَلِيَّةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّخَاوَةُ قَالُوا سَلَمَةُ فَرَقِيَتْ بَيْنَ الْبَيْنَةِ مَرَّتَيْنِ لَوْ لَدَانَا ثُمَّ قَدِمْنَا الْعِدَّةَ فَكَبَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِظُهُرِهِ مَعَ رِجَالٍ غُلَامٍ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَلَا مَعَا وَحَرَجَتْ نَعْمَ بِفَرْسٍ مَلْحَةٍ أَتَدَبَعَ مَعَ الظُّهْرِ فَلَمَّا أَصْحَبْنَا بِإِذَا عَشَرَ الْفَرَسَيْنِ فَفَرَاوِي قَدْ أَظْفَرُ عَلَى ظُهُرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفَقُوا أَخْبَعُ وَتَقَالِ رَابِعَةً قَالُوا فَكَلْتُ بَا رِجَالُ حَذَّ هَذَا الْفَرَسَيْنِ فَالْبَيْنَةُ مَلْحَةٍ بِنَ غَزَبُوا لِلَّهِ وَالْحَبْرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمَّا أَظْفَرُوا عَلَى سَرَّحِهِ قَالُوا ثُمَّ قُتِلَتْ عَلَى الْكَبَةِ فَاسْتَفْطَلَتْ النُّبُونَةَ فَهَازِلَتْ لَدَانَا بَا صَبَاخَةً ثُمَّ حَرَجَتْ فِي النَّارِ فَتَوَلَّوْا

سے عہد شکنی ہو گئی یہ مناسب نہیں پہلے کافروں کی طرف سے عہد شکنی ہو ایک بار نہیں دو بار عجب ہم کو بدل لینا برا نہیں۔ آخر رسول اللہ نے ان لوگوں کو معاف کر دیا اب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتری و هو الذي كفف ابديهم عنكم والذى كفف عنهم بطل منكم بين نعد ان اظفركم عليهم فلا تكونا قالوا ثم حرجنا واجعل بينا العدة فركنا مولانا بينا وتنب بينا فحيان حيان وهم فاضركون فابثغوا رسول الله صلى الله عليه وسلم احمر رuffy هذا الخليفة كاتمة مليئة للنبي صلى الله عليه وسلم والصخاوة قالوا سلمة فرقيت بين البينة مرتين لو لدانا ثم قدمنا العدة فكبت رسول الله صلى الله عليه وسلم بظهره مع رجال غلام رسول الله صلى الله عليه وسلم والا معا وحرجت نعم بفارس ملحة اتدبع مع الظهر فلما اصحبنا با اذا عشرين الفرسين ففراوي قد اظفر على ظهر رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستفقا اخضع وتقال رابعة قالوا فكلت با رجال حذ هذا الفرسين فالبينة ملحة بن غزبو لله والخبز رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم لما اظفروا على سرجه قالوا ثم قتلت على الكبة فاستفطلت النبونة فهازلت لدانا با صباخة ثم حرجت في النار فتولوا

نہاری۔ پھر گھڑے ایک ضرب لگائی اور مر حب۔ اور کیا ہی سہاں نہ کیا مر حب کے بعد اس کا بھائی اسر لکھا اور اس نے پھر اکون آتا ہے مجھ سے لڑنے کا اور بنی عوم حضرت کے پھر بھی دو بھائی اس کے مقابلہ کو نکلے منید بن عبدالمطلب نہی کی اس نے حضرت سے عرض کیا رسول اللہ دو میرے بیٹے کو مار دالے آپ نے فرمایا نہیں میرا بیٹا خدا چاہے تو اس کو مار دالے گا بھرا یہی اس کو کہہ دیتا ہے اس مر دو کو مارا اصل جو کھوکھلا لودی نے کہا اس حدیث میں حضرت کے چار بھڑے مقتول ہیں ایک تو حدیب کا بیٹا بیہ بناتادوسرے حضرت عثمان کی آنکھ اچھا بھی ہو چلا تیسرے خیر دینا حضرت عثمان کے چچ کی جیسے دوسری روایت میں حضرت مسعود سے۔ چوتھی خرواک کہ دو تیسرے اب قتل میں ہیں۔ اچھی

أَرْبَعَةً يَأْكُلُ وَالْأُخْرَى أَلَا إِنَّهُ لَمُتَّعٌ  
وَالنَّوْمُ يَوْمَ الرُّمَحِ وَالْحَقُّ رَحْمَةً مِنْهُ فَأَمَّا  
مِنْهُمَا فَمَنْ رَجَعُوا حَتَّى حَلَصَ نَصْلُ لِسْنِهِمْ  
إِلَى كَتِفِهِمَا قَالَ قُلْتُ خُذَا وَأَنَا إِنَّهُ لَمُتَّعٌ  
وَالنَّوْمُ يَوْمَ الرُّمَحِ قَالَ فَرَمَاهُ مَا رَأَيْتُ أَرْبَعَةً  
وَأَقْبَرُوا بِهِمْ فَأَنَا رَجَعْتُ إِلَى عَارِمٍ أَقْبَتُ شَجَرَةً  
فَمَلَأْتُ فِي أَصْلِهَا نَمْرًا وَمِثْلَهُ فَعَرَفْتُ بِهِ  
حَتَّى إِذَا نَصَبْتُمُ الْحِجْلَ فَذَلُّوا فِي نَصَابَتِهِمْ  
عَلِمْتُ الْحِجْلَ فَخَلَعْتُ أَرْبَعَهُمْ بِالْحِجَارَةِ قَالَ  
فَمَا رَأَيْتُ كَذَلِكَ أَكْبَرُهُمْ حَتَّى مَا حَقَّقَ اللَّهُ  
مِنْ نَجْوَى مِنْ طَهْرٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ إِلَّا عَشْرَةً وَرَأَى طَهْرِي وَحَلَّيْتُ لِي  
وَبَيْنَهُ ثُمَّ أَكْبَرُهُمْ أَرْبَعَهُمْ حَتَّى أَتَوْا أَكْثَرَ مِنْ  
ثَلَاثِينَ رُفْدَةً وَثَلَاثِينَ رُمْحًا يَنْشَقُّونَ وَنَا  
يَطْرَحُونَ شَيْئًا لَا يَخْلَعُ عَلَيْهِمْ أَرَاكَ مِنْ  
الْحِجَارَةِ يَعْرِفُهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى أَتَوْا مُضَاهِيًا مِنْ شَيْءٍ  
فَأَنَا هُمْ فَمَنْ أَتَاعَهُمْ فَأَنَا بَيْنَ يَدَيْهِمْ  
فَحَلَسُوا يَنْصَحُونَ بَعْضُهُمْ يَنْصَحُونَ وَخَلَسْتُ  
عَلَى رَأْسِي قَرْنٌ قَالَ الْقَوَارِئُ مَا هَذَا الَّذِي  
أَرَى قَالُوا نَهْيًا مِنْ هَذَا الرُّمَحِ وَاللَّهُ مَا فَاوَقَا  
مَنْذُ خَلَسَ نَهْيُنَا حَتَّى انْتَرَعَ كُلُّ شَيْءٍ فِي  
أَيْدِيهَا قَالَ طَلَبْتُمْ إِلَيْهِ لَعْنُ بَيْنَكُمْ أَرْبَعَةً قَالَ  
فَصَبَدْتُ إِلَيْهِ مِنْهُمْ أَرْبَعَةً فِي الْحِجْلِ قَالَ فَلَمَّا  
أَشْكُوهُ مِنَ الْحِكْمِ قَالَ قُلْتُ مَنْ نَعْرُومِي  
قَالُوا لَا وَمَنْ أَنْتَ قَالَ قُلْتُ أَنَا سَلَمَةُ بْنُ

تیر اس کی کاٹھی میں مد تا جو اس کے کانہ سے تک پہنچ جاتا (کاٹھی  
کو چیر کر) اور کہتا یہ لے اور میں اکوٹھ کا بیٹا ہوں اور آج کینوں کی  
جانی کا دن ہے۔ بحر قسم اللہ کی میں برابر تیر مد تا ہوا اور زخمی کرنا  
رہا۔ جب ان میں سے کوئی سوار میری طرف لوتا تو میں درخت  
تھے اگر اس کی جڑ میں بیٹھ جاتا اور ایک تیر مد تا وہ سوار زخمی  
ہو جاتا یہاں تک کہ وہ پہاڑ کے ٹک راستے میں گھسے اور میں پہاڑ پر  
چڑھ گیا اور وہاں سے پتھر مارنا شروع کئے اور برابر ان کا پیچھا کر جاتا رہا  
یہاں تک کہ کوئی ٹوٹ جس کو اللہ نے پیدا کیا تھا اور دور رسول اللہ  
کی سواری کا تھانہ بنایا جو میرے پیچھے نہ رہ گیا اور لٹیروں نے اس  
کو نہ چھوڑ دیا ہو (تو سب اوتار سوار بن اکوٹھ نے ان سے چھین  
لیے)۔ سلمہ نے کہا پھر میں ان کے پیچھے چلا تیر مد تا ہوا یہاں تک  
کہ تمیں چادروں سے زیادہ اور تمیں بھاؤں سے زیادہ دانا سے اور  
چھینیں وہ اپنے تئیں ہٹا کرتے تھے (بھاگنے کے لیے) اور جوڑ دو  
پھٹکتے میں اس پر ایک نشان رکھ دیا پتھر کا تاکہ رسول اللہ اور آپ  
کے اصحاب اس کو پہچان لیں (کہ یہ قیمت کا بل ہے اور اس کو لے  
لیں) یہاں تک کہ وہ ایک ٹک گھاٹی میں آئے اور وہاں ان کو بدر  
فراری کا بیٹا ملا۔ وہ سب پیچھے صبح کا شکار کرنے لگے اور میں ایک  
چھوٹی ٹکری کی چوٹی پر بیٹھا۔ فراری نے کہا یہ کون شخص ہے؟ وہ  
بولے اس شخص نے ہم کو ٹھگ کر دیا قسم خدا کی اندھیری رات سے  
ہمارے ساتھ ہے برابر تیر مد تا رہے جاتا ہے یہاں تک کہ جو کچھ  
ہمارے پاس تھا سب چھین لیا۔ فراری نے کہا تم میں سے چار آدمی  
اس کو جا کر مد لیں۔ یہ سن کر چار آدمی میری طرف چڑھے پہاڑ پر  
جب وہ اتارے دور آگئے کہ میری بات سن سکیں تو میں نے کہا تم  
مجھے جانتے ہو؟ انہوں نے کہا نہیں۔ میں نے کہا میں سلمہ ہوں  
اکوٹھ کا بیٹا اکوٹھ بن کے دوا چھے لیکن دوا کی طرف اپنے کو  
منسوب کیا جو شہرت کے اور سلمہ کے باپ کا نام عمرو تھا اور عامر

ان کے چاہتے تھے کہ وہ اکبر کے بیٹے تھے۔ قسم اس ذات کی جس نے بزرگی دی حضرت محمد کے منہ کو میں تم میں سے جس کو چاہوں گارواؤں گا (حیر سے) اور تم میں سے کوئی مجھے نہیں مار سکتا۔ ان میں سے ایک شخص بولا یہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے مجھ کو وہ سب لوگ میں وہاں سے نہیں چلا تھا کہ رسول اللہ کے سوا نظر آئے جو درختوں میں گھس رہے تھے۔ سب سے آگے احرم اسدی تھے ان کے پیچھے ابو قتادہ ان کے پیچھے مقداد بن اسود کندی میں نے اخرم کے گھوڑے کی باگ تھام لی یہ دیکھ کر وہ لہیرے بھاگے۔ میں نے کہا اسے اخرم تم ان سے بچ کر بھاگنا یہ کہہ کر وہ واپس آئے جب تک رسول اللہ اور آپ کے اصحاب نہ آئیں۔ انہوں نے کہا اے سلاطین اگر تجھ کو یقین ہے اللہ تعالیٰ کا اور آخرت کے دن کا اور تو جانتا ہے کہ جنت کج ہے اور جہنم کج ہے تو مت روک مجھ کو شہادت سے (یعنی بہت ہو گا تو یہی کہ میں ان لوگوں کے ہاتھ سے شہید ہوں گا۔ اس سے کیا بچتا ہے)۔ میں نے ان کو چھوڑ دیا ان کا مقابلہ ہوا عبدالرحمن غفاری سے۔ اخرم نے اس کے گھوڑے کو زخمی کیا اور عبدالرحمن نے برنجی سے اخرم کو شہید کیا اور اخرم کے گھوڑے پر چڑھ بیٹھا۔ اچھے میں حضرت ابو قتادہ رسول اللہ کے شہسوار آئے پیچھے اور انہوں نے عبدالرحمن کو برہمہ مار کر قتل کیا تو قسم اس کی جس نے بزرگی دی حضرت محمد کے منہ کو میں ان کا پیچھا کئے گیا میں اپنے پاؤں سے ایسا دوڑ رہا تھا کہ مجھے اپنے پیچھے حضرت کا کوئی صحابی نہ دکھائی دیا نہ ان کا غبار یہاں تک کہ وہ لہیرے آفتاب ڈوبنے سے پہلے ایک گھائی میں پہنچے جہاں پانی تھا اور اس کا نام ذی قرق تھا۔ وہ اسے پانی پینے کو پیا سے تھے پھر مجھے دیکھا میں ان کے پیچھے دوڑتا چلا آتا تھا۔ آخر میں نے ان کو پانی پر سے ہٹا دیا ایک قعرہ بھی نہ پانی کے۔ اب وہ دوڑتے چلے کسی گھائی کی طرف میں بھی دوڑا اور ان میں سے کسی کو پا کر ایک تیر لگا دیا اس

الْمَأْمُورُ وَالْقَوِيَّ كَرَّمَ وَحَةً مَّحْمُودٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَطْلُبُ رَحْمًا بِكُمْ بِمَا أَدْرَكْتُمْ وَلَا تَغْلِبُنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ كَمَا كُنْتُمْ فَانْ أَخْلَصْتُمْ أَنَا أَفْضَلُ قَالَ فَرَحَعُوا فَمَا بَرَحْتَ مَكَالِي حَتَّى رَأَيْتُ فَوَارِسَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْلَحُونَ فَشَعَرُ قَالَ فَإِنِ انْزَلْتُمْ الْإِحْرَمَ فَاسْدَيْ عَلَى بَنِي أَبِي عَدَاةٍ الْفَصْلَايَ وَعَلَى بَنِي الْبَيْتَانِ فَنَزَلَ الْإِحْرَمَ قَالَ فَاحْذَرْتُ بَعْدَ الْإِحْرَمِ قَالَ فَوَلَّوْا مُشِيرِينَ قُلْتُ يَا إِحْرَمُ اخْذَرْهُمْ لَا يَنْتَصِفُونَ حَتَّى يَلْعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْخَاةُ (( قَالَ يَا سَلْعَةُ إِنِ كُنْتُ )) تَوَيْمٌ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتَعْلَمُ أَنَّ الْهِنَةَ حَقٌّ وَالْعَزَّ حَقٌّ فَلَا تَحُلْ لِقَابِي وَتَبْرَأَ الشَّهَادَةَ قَالَ فَعَلَيْتُهُ مَا لَقِيَ هَرًا وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ فَعَزَّ بَعْدَ الرَّحْمَنِ فَرَسٌ وَطَعْنَةُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَطَعْنَةُ وَتَحَوَّلَ عَلَى فَرَسِهِ وَلَجِنَ أَبُو قَتَادَةَ فَارَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرَّحْمَنِ فَطَعْنَةُ فَطَعْنَةُ فَوَالِقِي كَرَّمَ وَحَةً مَّحْمُودٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَغُّهُمْ أَغْلُو عَلَى وَحَلِي حَتَّى مَا لَزَى وَزَكِي مِنْ أَصْحَابِ مَحْمُودٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَا غِلَابَهُمْ شَيْئًا حَتَّى يَغْدِلُوا فَبَلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ إِلَى شَيْءٍ فِيهِ مَاتَ يُقَالُ لَهُ ذُو قَرْدٍ لِيُشْرَبُوا مِنْهُ وَهُمْ عَوَاتِقُ قَالَ فَطَلَعُوا إِلَى أَغْلُو وَزَايَهُمْ فَعَالَبَهُمْ عَنْهُ بَعْضُ

اَلْحُلَّةُ مِنْهُمَا فَذَنُوبُ مَنْ فَطَرَهُ قَالَ  
وَبَحْرُوحُونَ فَبَشَّرُوهُ فِي ثِيَابٍ قَالَ فَاغْتَنُوا  
مَالَهُمْ وَرَحِلُوا مِنْهُمْ فَاغْتَنُوا مِنْهُمْ فِي نَفْسِ  
كَتْمِهِ قَالَ قُلْتُ خُلَعًا وَانَا اِنْ نَأْتَاكَ  
وَالْتَمَوْا يَوْمَ الرُّضُوعِ قَالَ لَا تَكْفُلُهُ اِنَّهُ اَكْبَرُ  
بُخْرَةَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ يَا عَنَزُ نَفْسِي اَسْخَرْتُ  
بُخْرَةَ قَالَ وَارْتَدُوا فَرَسِي عَلَى ثِيَابٍ قَالَ  
فَحَفَّتْ بِيهَا اَسْوَفُهُمَا بِِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاجْعَلِي عَمِيرَ بِسَطْحَةٍ  
فِيهَا مَذَقَةٌ مِنْ لَبَنٍ وَسَطْحَةٍ فِيهَا مَاءٌ  
فَرَحْنَاتٌ وَرَوَيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى أَهْلِهِ أَتَيْتُ  
خَاتَمَهُمْ عَنْهُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ قَدْ أَتَى ثَلَاثَ الْوَلَدِ وَكُلُّ سَيِّئَةٍ  
اسْتَفْذَلَتْهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَكُلُّ رُفْعٍ وَرَفْعَةٍ  
وَإِذَا بِذَلِكَ لَحَرٌ لَقَاقَةً مِنْ فَرْطِ الْبَرِّ اسْتَفْذَلَتْ  
مِنْ الْقَوْمِ وَإِذَا هُوَ يُبْشِرُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كِبْدِهَا وَسَنَابِهَا قَالَ  
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّيْ فَاَتَسَبِّحُ مِنْ الْقَوْمِ  
بِأَنَّهُ رَجُلٌ فَاتَّبَعُ الْقَوْمَ فَلَا تَلْمِ مِنْهُمْ شَيْئًا  
بِأَنَّهُ قَتَلَهُ قَالَ فَصَلَّيْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَبَذْتُ نَوَاحِلَهُ فِي صَوَاءِ  
الشَّارِ فَقَالَ (( يَا سَلَمَةُ اَتَرَأَى كُنْهَ فَاعْلَمِ ))  
قُلْتُ نَعَمْ وَالَّذِي اسْتَرْسَلْتَ فَقَالَ (( إِنَّهُمْ أَكْبَرُ  
لِكُفْرِهِمْ فِي أَرْضِ عِطْفَانَ )) قَالَ فَخَذَ رَجُلٌ  
مِنْ عِطْفَانَ فَقَالَ لَحَرٌ لَهُمْ فَلَانْ حَوْرُهُ فَلَمَّا

کے شانے کی بیٹی میں اور میں نے کہا اے اس کو اور میں بیٹا کوں کا  
اور یہ دون کینوں کی چابی کا ہے وہی والا (خدا کرے) کوخ کا بیٹا سرے  
اور) اس کی ماں اس پر روئے کیا وہی کوخ ہے جو صبح کو میرے  
ساتھ تھا میں نے کہا ہاں اے دشمن اپنی جان کے وہی کوخ ہے جو  
صبح کو میرے ساتھ تھا حاضر بن کوخ نے کہا ان بیٹوں کے دو گھوڑے  
سے سقاط ہو گئے (دوڑتے دوڑتے) انہوں نے ان کو چھوڑ دیا ایک  
گھائی میں میں ان گھوڑوں کو کھینچا ہوا رسول اللہ کے پاس لایا وہاں  
مجھ کو عامر نے ایک چھانچا دودھ کی پانی ملا ہوا اور ایک چھانچا پانی  
کے لیے ہوئے میں نے وہ غول کیا اور دودھ پیا (اللہ اکبر سلمہ بن  
اکوڑ کی بہت صبح سویرے سے دوڑتے دوڑتے رات ہو گئی گھوڑے  
تھک گئے اونٹ تھک گئے لوگ مر گئے اسباب رو گیا پر سلمہ مجھے  
اور دن بھر میں نہ کچھ کلیات پیا اللہ جل جلالہ کی امداد تھی) پھر  
جناب رسول اللہ کے پاس آیا آپ اس پانی پاتے جہاں سے میں نے  
غیروں کو بھگا تھا میں نے دیکھا کہ آپ نے سب اونٹ لے لیے  
ہیں اور سب چیزیں جو میں نے مشرکوں سے چھینی تھیں سب  
بر بھی اور چادریں اور بھال نے ان اونٹوں میں سے جو میں نے  
چھینے تھے ایک اونٹ خر کیا اور وہ جناب رسول اللہ کے لیے اس کی  
بکٹی اور کوہاں بھون رہے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو  
اجازت دیجئے لشکر میں سے سو آدمی جن لینے کی پھر میں ان  
کھیروں کا پیچھا کرنا ہوں اور ان میں سے کوئی شخص باقی نہیں رہے  
جو خبر دیوے (اپنی قوم کو جا کر بھی سب کو مار ڈالوں) میں نے سن کر  
آپ سے یہاں تک دائر میں آپ کی کھل گئیں اللہ کی روشنی میں  
آپ نے فرمایا اے سلمہ تو کر سکتا ہے میں نے کہا ہاں قسم اس کی  
جس نے آپ کو بزرگی دی آپ نے فرمایا وہ تو اب عطفان کی  
سرحد میں پہنچ گئے وہاں ان کی بہن بی بی ہور رہی ہے اسے میں ایک  
شخص آیا عطفان میں سے دو بوا نکالوں شخص نے ان کے لیے ایک



اونٹ کا قنادر اس کی کھال نکال رہے تھے اسے میں ان کو گرد معلوم ہوئی وہ کہنے لگے لوگ آگئے تو وہی ہے۔ بھی بھاگ کھڑے ہوئے۔ جب صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا آج کے دن ہمارے سواروں میں بکتر سوار ابو قتادہ ہیں اور یہاں میں سب سے بڑا کر سلا بن الاکوح ہیں۔ سارے نے کہا پھر رسول اللہ نے مجھ کو وہ حصہ دے دیا کہ ایک حصہ سوار کا اور ایک حصہ پیادے کا اور دونوں مجھ ہی کو دے دیے۔ بعد اس کے آپ نے مجھے اپنے ساتھ بھٹایا عشاء پر مدینہ کو لوٹے وقت ہم چل رہے تھے کہ ایک انصاری جو دوزخ میں کسی سے پیچھے نہیں رہتا تھا کہنے لگا کوئی ہے جو مدینہ کو مجھ سے آگے دوڑ جاوے اور ہار جائیگا کہنا تھا جب میں نے اس کا کہنا سنا تو اس سے کہا تو بزرگی کی بزرگی نہیں کرنا اور بزرگی سے نہیں کرنا۔ رسول اللہ کی بزرگی کرنا ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے چھوڑ دیجئے میں اس مرد سے آگے بڑھوں گا دوزخ میں۔ آپ نے فرمایا اچھا اگر حیراجی چاہے۔ تب میں نے کہا میں آتا ہوں تیری طرف اور میں نے اپنا پاؤں نیچا کیا اور دوڑا پھر میں دوزخ اور جب ایک یادو چڑھا ہوا رہے تو میں نے اپنے دم کو روکا پھر اس کے پیچھے دوڑا اور جب ایک یادو چڑھا ہوا رہے تو دم کو سنبھالا پھر جو دوزخ اور اس سے مل گیا یہاں تک کہ ایک گھونسا دیا میں نے اس کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں اور میں نے کہا قسم خدا کی اب میں آگے بڑھا پھر اس سے آگے پہنچا مدینہ کو (تو معلوم ہوا کہ مسابقت درست ہے یا عرض اور بعض میں خلاف ہے) پھر قسم خدا کی ہم صرف تین راست ظہیرے بعد اس کے خیبر کی طرف نکلے رسول اللہ کے ساتھ تو میرے چچے عامر نے رجز پڑھنا شروع کیا قسم اللہ تعالیٰ کی اگر خدا تعالیٰ ہوا ہے نہ کہ تو ایم رکھنا پاتے اور نہ صدقہ دیتے نہ نماز پڑھتے اور ہم تیرے فضل سے بے پردہ

کُنْتُمْ جَلَدًا وَأَوْ غَدًا فَقَالُوا أَتَأْتِيَهُمُ الْفَقْرُ  
فَحَرَجُوا هَارِبِينَ فَلَمَّا آمَنَّا قَالُوا رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( كَانَ حَيًّا  
فَرَأَيْنَا الْيَوْمَ أَبُو قَتَادَةَ وَحَيَّرَ رَجُلَانِ  
مُسْلِمًا )) قَالَ ثُمَّ اعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْمَةً مِنْهُمْ الْفَقْرُ وَسَهْمُ  
الرَّجُلِ فَجَعَلْنَاهُمَا ابْنِ حَمِيصًا ثُمَّ أَرَادَنِي  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَاهُ عَلَى  
الْغَضَاءِ وَاجْعِلْ ابْنِ الْحَمِيصَةِ فَإِنْ فَتِنَا نَحْنُ  
نَسِيرُ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ لَا يُسَبِّحُ  
لَكَ قَالَ فَخَلَّ يَقُولُ لَا مُسَابِقَ إِلَى الْمَلِيَّةِ  
حَلَّ مِنْ مُسَابِقٍ مَعْتَلٍ يُعِدُّ فَتَنًا فَإِنْ قُلْنَا  
سَمِعْتُ كَلَامَهُ قُلْتُ أَمَا تُحَرِّمُ كِبْرِيَاءَ وَلَا  
نَهَابَ شَرِيفًا قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
بِأَنِّي وَاللَّهِ دَرَسِي فَلْيَسَابِقِ لِرَسُولٍ قَالَ إِنْ  
شِئْتَ قَالَ قُلْتُ أَهْمُتَ إِلَيْكَ وَتَهَيْتَ وَخَلَّ  
فَطَفَرْتُ فَعَلَوْتُ قَالَ فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ  
شَرَفِي أَسْتَنْهِي نَفْسِي ثُمَّ عَدَوْتُ فِي بَرِي  
فَرَبَطْتُ عَلَيْهِ شَرَفًا أَوْ شَرَفِي ثُمَّ إِنِّي دَفَعْتُ  
سَهْلَ الْخَيْفَةِ فَإِنْ فَاكُمْتُ بَيْنَ نَحْبِيهِ قَالَ قُلْتُ  
فَإِنْ شِئْتَ وَاللَّهِ فَإِنْ أَنَا الْفَتَنُ قَالَ فَتَفَقَّهْتُ إِلَى  
الْمَلِيَّةِ قَالَ فَوَلَّاهُ مَا نَفَسَا إِلَّا ثَلَاثَ أَيَّامٍ  
حَتَّى هَرَجْنَا إِلَى حَيِّزٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَعْتَلٌ غَشِيَ غَايِرٌ نَوَحَزَ  
بِالْقَوْمِ نَفَلَهُ لَوْلَا اللَّهُ مَا لَفَضَلْنَا وَلَا نَصَلْنَا

وَلَا صَلَاحًا وَلَا مَنَافِعَ عَنْ فَضْلِكَ مَا اسْتَعْنَا  
فَقَسَتْ الْأَقْدَامُ إِنَّ لَنَا مَا نَأْتِيَنَّكَ عَيْنًا  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ  
هَذَا)) قَالَ أَنَا عَامِرٌ قَالَ ((ظَهَرَ لَكَ وَتَلَفَتْ))  
فَقَالَ وَمَا اسْتَغْفِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لِلْإِسْلَامِ بِخَصَّةٍ إِلَّا اسْتَشْهَدَ قَالَ فَتَدَاوَى  
عَمْرٌ بَيْنَ الْمُعْطَاةِ وَهُوَ عَلَى حَبْلِ لَهْ يَا نَبِيَّ  
اللَّهُ لَوْ كُنَّا مَا مَقَلْنَا بِعَامِرٍ قَالَ فَقَلْنَا قَلْبًا حَبِيرٌ  
قَالَ حَرَجَ مَلِكُهُمْ مَرَحًا بَخِطَرٍ بِسَلْبِهِ  
وَاتَّقُوا فَمَا عَلِمْنَا حَبِيرٌ أَنِّي مَرَحٌ شَاكِي  
السَّلَاحِ بَطَلٌ شَعْرَتِي إِذَا لُحُوبِي أَقْبَسَتْ  
تَلَهَّبُ قَالَ وَرَزَّ لَهْ عَمِي عَامِرٌ فَقَالَ قَدْ  
عَلِمْتُ حَبِيرٌ أَنِّي عَامِرٌ شَاكِي السَّلَاحِ بَطَلٌ  
مُعَامِرٌ قَالَ فَاحْتَلَفَا حَتَّى تَبَيَّنَ مَوْقِعُ سَيْفِ  
مَرَحٍ فِي نَرْسِي عَامِرٍ وَغَضِبَ عَامِرٌ بِمَقْلٍ لَهْ  
فَرُخِعَ سَيْفُهُ عَلَى قَبْرِهِ فَتَقَطَعَ اسْتَحْلَةً لَكَائِدَةٍ  
فِيهَا نَفْسٌ قَالَ سَلَمَةُ فُخِرَ حَسْبُ فَاذًا عَمْرٌ بَيْنَ  
أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ  
نَظَلَّ عَمَلٌ عَامِرٍ فَقَالَ لَفَسَتْ قَالَ فَاتَّبَعَ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا تَحْتِي فَتَلَفَتْ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ كَلَّ عَمَلٌ عَامِرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ قَالَ ذَلِكَ))  
فَقَالَ خُلْتُ نَسْرٌ مِنْ أَصْحَابِكَ قَالَ ((كَذَبَ  
مَنْ قَالَ ذَلِكَ بَلْ لَهْ أَجْرُهُ فَرَمَنِي)) ثُمَّ  
أَرْسَلَنِي بِلَى عَلِيٍّ وَهُوَ أَرْنَدُ فَقَالَ ((لَا عَظِيمُ  
الْمَرَاةِ رَجُلًا يُجِبُّ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَوْ يُجْهَدُ

نہیں ہوئے۔ تو جہاد کہ جہاد ہے یا کسی کو اگر ہم کافروں سے ملیں اور  
اپنی رحمت اور تسلی اتار دے اور۔ رسول اللہ نے فرمایا یہ کون  
ہے؟ لوگوں نے کہا عامر، آپ نے فرمایا خداے تعالیٰ بخشے تجھ کو  
سہل نے کہا رسول اللہ جب کسی کے لیے خاص طور پر استغفار  
کرتے تو وہ ضرور شہید ہوتا تو حضرت عمرؓ نے پکارا اور وہ اپنے  
لوٹ پر تھے یا نبی اللہ! آپ نے ہم کو فائدہ کیوں نہ اٹھانے دیا عامر  
سے۔ سہل نے کہا پھر جب ہم خیر میں آئے تو اس کا یا دشمن  
مرحب گوارا پلاتا ہوا نکلا اور یہ رجز پڑھا تو لطف علمت عیبورانی  
مرحب شاک السلاخ بطل معروب اذا الحروب البلت  
للهب یعنی خیر کو معلوم ہے کہ میں مرحب ہوں پورا اچھا یا بند  
بہادر آزمودہ کار جب لڑائیاں آویں شیطانی اڑائی ہوئی۔ یہ سن کر  
میرے چچا عامرؓ نے اس کے مقابلہ کے لیے اور انہوں نے یہ رجز  
پڑھا قد علمت عیبورانی عامر شاک السلاخ بطل معافور  
یعنی خیر جانتا ہے کہ میں عامر ہوں پورا اچھا یا بند لڑائی میں جھٹے  
والا۔ پھر دونوں کا ایک ایک وار ہوا تو مرحب کی گوارا میرے چچا  
عامر کی اچھال پر پڑی اور عامر نے چپے سے وار کرنا چاہا تو ان کی  
گوارا انہی کو آگئی اور شہ رگ کٹ گئی اس سے مر گئے۔ سہل نے  
کہا پھر میں نکلا تو رسول اللہ کے چند اصحاب کو دیکھا وہ کہہ رہے ہیں  
عامر کا عمل لغو ہو گیا اس نے اپنے تئیں آپ مار ڈالا۔ یہ سن کر میں  
رسول اللہ کے پاس آیا وہ تاجدار میں نے عرض کیا یا رسول اللہ!  
عامر کا عمل لغو ہو گیا آپ نے فرمایا کون کہتا ہے؟ میں نے کہا  
آپ کے بعض اصحاب کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جھوٹ کہا جس  
نے کہا بلکہ اس کو دہرا ثواب ہے پھر رسول اللہ نے مجھ کو حضرت  
علیؓ کے پاس بھیجا ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں آپ نے فرمایا میں  
ایسے شخص کو دشمن دوں گا جو دوست رکھتا ہے اللہ اور اس کے  
رسول کو یا اللہ تعالیٰ اور رسول اس کو دوست رکھتے ہیں (ابن ہشام

کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھوں پر اور وہ بھاگے والا نہیں کہ سر نے کہا پھر میں حضرت علیؑ کے پاس گیا اور ان کو لایا کھینچا ہوا ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا آپ نے ان کی آنکھوں میں اپنا تھوک ڈال دیا وہ اسی وقت ابھنے ہو گئے۔ پھر آپ نے ان کو نشان دیا اور مرحب کا گلا اور کنبے کا قد علمت خیر اہی مرحب شاک السلاخ بطل مجوب اذا الحروب اقبلت نلھب۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کے جواب میں یہ کہا انا الذی مسیعی امی حیلہ کلیت غایات کربہ المستظر اوفیہم بالصاع کیل المستظر یعنی میں وہ ہوں کہ میری ماں نے میرا نام حیدر رکھا جس اس شیر کے جو جنگوں میں ہوتا ہے (یعنی شیر ہیر) کہا بیت ذرا فنی صورت (کہ اس کے دیکھنے سے خوف پیدا ہو) میں لوگوں کو ایک صاع کے بدلے ستر رو دیتا ہوں (ستر رو صاع سے بڑا پیمانہ ہے یعنی وہ تو میرے اوپر ایک خفیف حملہ کرتے ہیں اور میں ان کا کام می تمام کر دیتا ہوں) پھر حضرت علیؑ نے مرحب کے سر پر ایک ضرب لگائی اور وہ اسی وقت جہنم کو روانہ ہوا۔ بعد اس کے اللہ تعالیٰ نے فتح دی ان کے ہاتھ پر۔

ترجمہ و بیجاویہ مکرر

اللہ (وَرَسُولُهُ) قَالَ فَاتَّيْتُ عَلِيًّا فَجَعَلْتُ بِي قُوَّةً وَهُوَ أَرْمَدُ حَتَّى أَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسُّوا فِي عَيْنِهِ فَبَرَأَ وَأَعْطَاهُ الْإِثْمَةَ وَخَرَجَ مَرْحَبٌ فَقَالَ قَدْ غَلَبْتُ حَسْرَةً أَنِّي مَرْحَبٌ مِثْلَ أَبِي السَّلَاحِ بَطَلٌ مُعْرَبٌ بِمَا فُتِرْتُ أَكُنْتُ تَلَهُبُ فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا الَّذِي سَمَّيْتُ أُمِّي حَيْلَةَ كُنْتُ عَدَانِي كَرِهِي فَمِنْهُرَةِ أَوْفِيهِمْ بِالصَّاعِ كَيْلُ السُّنْبُرَةِ قَالَ فَصَرَبَ رَأْسَ مَرْحَبٍ فَفَنَّنَهُ ثُمَّ كَانَ الْفَتْحُ عَلَى يَدَيْهِ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَارٍ بِهَذَا الْخَبِيرِ وَبَطُولِهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عُمَارٍ بِهَذَا

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ الْآيَةَ

٤٦٧٩- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ثَمَالِينَ رَحُلًا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ حَضَرُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حَتْلٍ التَّعِيمِ مُتَسَلِّحِينَ يُرِيدُونَ بَرَاءَةَ أَهْلِ مَكَّةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعْيَابِهِ فَأَخَذَهُمْ سِلَاحًا

باب آیت و هو الذی کف ایدیہم عنکم کے اترنے کا بیان

۴۶۷۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اسی آدمی کہ دالے رسول اللہ کے اوپر اترے حکم کے پیرائے وہ چاہتے تھے آپ کو جھکا دیں اور ظلمات میں حملہ کریں۔ پھر آپ نے ان کو پکڑ لیا اور قید کیا۔ بعد اس کے آپ نے چھوڑ دیا جب اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو اتارا تو هو الذی کف ایدیہم عنکم یعنی خدا

فَأَنشَأْتَهُمْ فَأَنزَلَ اللَّهُ سَرَّ وَحَلَّ وَهَوَّ الَّذِي  
كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَالَّذِي بَيْنَكُمْ عَدَاوَةً يُبْطِلُ مَكَّةَ  
مِنْ تَعْلُو أَنْ أَطْفَرْتُمْ عَلَيْهِمْ.

### بَابُ غَزْوَةِ النَّسَاءِ مَعَ الرُّوحَانِ

۴۶۸۰- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ  
اتَّخَذَتْ يَوْمَ حَنْينٍ جُنْحَرًا فَكَانَ مَعَهَا فَرَاخًا  
أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ أُمُّ سَلِيمٍ  
مَعَهَا جُنْحَرٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا فَجَنَحَرُ فَأَنشَأْتَهُ إِنْ  
دَا جَمِي أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بَغَرْتُ بِهِ بَطْلَةً  
فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَضْحَكُ فَأَنشَأَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْبَلَ مِنْ بَيْنِنَا مِنْ  
الْمُطْلَقَاءِ أَنَّهُمْ شَرُّ بَلَدٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( يَا أُمَّ سَلِيمٍ إِنَّ اللَّهَ قَدْ خَفَّرَ  
وَاحْصَنَ )).

۴۶۸۱- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ فِي قِصَّةٍ لَمْ سَلِيمٍ  
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَمْلِكُ خَلِيفَتُهُ نَابِتًا

۴۶۸۲- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ يَغْزُو بِأُمَّ سَلِيمٍ وَيَسْتَوْفِي مِنَ الْفَالَسِ  
مَعَهُ إِذَا غَزَا فَيُسْتَبِينَ قَتْلًا وَيُدْكَوِينَ الْخَرْجِي.

۴۶۸۳- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا كَانَ  
يَوْمَ أُحُدٍ أَهْرَمَ فَنَسِيَ مِنَ النَّاسِ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى

وہ ہے جس نے وہاں کے ہاتھوں کو تم سے (اور ان کا فریب کچھ  
نہ چلا) اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے (تم نے ان کو قتل نہ کیا) کہ  
کی سرحد میں تمہارے حق ہو جانے کے بعد ان پر۔

باب. عورتوں کا مردوں کے ساتھ لڑائی میں شریک ہونا  
۳۶۸۰- انس سے روایت ہے ام سلیم (ان کی ماں) نے حنین کے  
دن ایک فخر کیا وہ ان کے پاس تھا یہ ابو طلحہ نے دیکھا تو عرض کیا  
یا رسول اللہ! ام سلیم ہے اور ان کے پاس ایک فخر ہے۔ آپ نے  
پوچھا یہ فخر کیا ہے؟ ام سلیم نے کہا یا رسول اللہ! اگر کوئی مشرک  
میرے پاس آئے گا تو اس فخر سے اس کا پیت پھاڑ دوں گی۔ یہ  
سن کر رسول اللہ! نے ام سلیم سے کہا یا رسول اللہ! اگر سے سوا  
کوئی جوئے ہیں (یعنی کہ کے روز) ان کو مار ڈالنے انہوں نے  
ٹکست پائی آپ سے (اس وجہ سے مسلمان ہو گئے اور دل سے  
مسلمان نہیں ہوئے)۔ آپ نے فرمایا ام سلیم! کافروں کے  
شر کو خدائے تعالیٰ کا نیت کر لیا اور اس نے ہم پر احسان کیا (اب  
تیرے فخر باندھنے کی ضرورت نہیں)۔

۳۶۸۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرے۔

۳۶۸۲- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ  
ﷺ ام سلیم اور چند انصار کی عورتوں کو جہاں میں اپنے ساتھ رکھے  
تھے وہاں جانتیں اور زنیوں کی دوا کرتیں۔

۳۶۸۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب احد کا  
دن ہوا تو چند لوگوں نے ٹکست پا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۳۶۸۳) کہ نوبی نے کہا اس حدیث سے یہ ظاہر کہ عورتوں کو جہاں میں لانا درست ہے اور ان سے کام لینا پائی جانے یا دار کرنے وغیرہ کا  
درست ہے اور یہ دوا اپنے عرسوں کی کریں یا نہ دے گی اور عیروں کی بھی کر سکتی ہیں بشرطیکہ بے ضرورت نہ ہوں گے اور ضرورت کی جگہ  
پاکیزہ۔ احمی

(۳۶۸۳) اس سے ابو طلحہ کی جہاں لاری اور دوا داری ہے حدیث ہوتی ہے۔ میرا کہیں چشم میں ہے کہ ابورہمان نے اپنی بیٹی کا لڑاں ان

کو چھوڑ دیا اور ابو طلحہؓ آپ کے سامنے تھے اور پھر کادوت آپ کے ہوتے تھے اور ابو طلحہؓ بڑے حیر انداز تھے۔ ان کی اس دن دیا تین کمائیں ٹوٹ گئیں تو جب کوئی شخص حیروں کا ترکش لے کر آتا آپ اس سے فرماتے یہ خیر رکھ دے ابو طلحہ کے لیے اور آپ گردن اٹھا کر کافروں کو دیکھتے تو ابو طلحہؓ کہتے اے نبی اللہ میرے پاس باپ آپ پر قربان ہوں آپ گردن مت اٹھائیے یہاں ہو کہ کافروں کا کوئی حیر آپ کے لگ جاوے میرا لگا آپ کے گلے کے برابر رہے (یعنی ابو طلحہؓ نے اپنا لگا آگے کیا تھا کہ کوئی حیر دھیرہ آوے تو مجھ کو گلے لگاؤں گے) انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اپنی بھرپور سلام کو دیکھا وہ دونوں کپڑے اٹھائے ہوئے تھیں جیسے کام کے وقت کوئی اٹھاتا ہے اور میں ان کی پٹلی کی پلازب کو دیکھ رہا تھا وہ دونوں ٹھیک لاتی تھیں اپنی بیٹہ پر بھرپور دیکھیں ان کو لوگوں کے منہ میں پھر جاتیں اور بھر کر لائیں پھر لوگوں کے منہ میں ڈالتیں اور ابو طلحہؓ کے سامنے دو تین ہاتھوں کر پڑی ہو گئے۔

باب: جو عورتیں جہاد میں شریک ہوں ان کو انعام ملے گا اور حصہ نہیں ملے گا اور بچوں کو قتل کرنا منع ہے  
۳۶۸۳- بڑھن ہر حر سے روایت ہے نجد (حدود ضروری خاریجوں کے سردار) نے عبداللہ بن عباسؓ کو لکھا اور پانچ باتیں پوچھیں۔ عبداللہ بن عباسؓ نے کہا اگر علم کے چھپانے کی سزا ہو تو میں

لِلّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ طَلْحَةُ بْنُ يَدْنِهَا السَّيْفُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخَوِّتٌ عَنْهُ بِحَقِّهِ قَالَ وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَحْلًا رَافِيًا شَدِيدَ الطَّرْعِ وَكَثَرَ يَوْمَانِيَةً فَوَسَّيْتُ لَوْ تَلَّكَ قَالَ فَكَانَ الرَّحْلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجَعْبَةُ مِنَ التَّلْلِ فَيَقُولُ اِشْرَعَا يَايَ طَلْحَةُ قَالَ وَيُشْرَفُ يَايَ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ يَايَ اللَّهُ يَايَ أَهْلِ الْقَوْمِ لَا تُشْرَفُ لَا يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ سَهَامِ الْقَوْمِ نَحْرِي ذُو شَرِّكَ قَالَ وَقَدْ رَأَيْتُ عَائِشَةَ بَنَتْ أَبِي بَكْرٍ وَأَتَتْ سَلِيمَ وَابْنَهَا لُثَمُشًا وَهِيَ تَرَى حَذَمَ سَوْفِهِمَا فَقَالَتْ الْقُرْبَى عَلَى مَثُوبِيهَا ثُمَّ تَفَرَّغَتْ يَدَايَ فَيَقُولُ لَهَا فَرَجَعَا فَمَتْنَانِيهَا ثُمَّ تَحْبِلَانِ فَتُرَايَا فِي الْقَوْمِ الْقَوْمِ وَلَقَدْ رَفَعَ السَّيْفُ مِنْ يَدَيَّ أَبِي طَلْحَةَ بِمَا مَرَّتَيْنِ وَإِنَّمَا تَلَّانَا مِنَ السَّعَامِ

بَابُ الْمَسَاءِ الْغَارِيَّاتِ يُوضَعُ لَهْنُهُمْ وَكُنَّ يَسْتَهْمُ وَالنَّهْيُ عَنْ قَتْلِ صِبْيَانِ أَهْلِ الْحَرْبِ  
۳۶۸۴- عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَرْزُوقٍ أَنَّهُ أَخَذَهُ كِتَابُ أَبِي عُبَيْدٍ بِمِثْلِهِ عَنْ عُنُسٍ بِلَالٍ فَقَالَ إِنَّ عُبَيْدًا لَوْ كُنَّا أَنْ كُنْهُمَا عَلِمْنَا مَا كُنْهُمَا بِأَيِّ

کی طرف کر کے آپ پر آکر قتل کی اور حیران کی وجہ یہ ہمارا بڑا ہے ہے اور سعد بن ابی وقاصؓ بھی کافروں کو حیر رہے تھے اور رسول اللہؐ ان کو حیر دینے چلتے تھے اور فرماتے جاتے تھے اے سعد اللہ ابوں تھو پر ہاں باپ میرے اور جناب رسول اللہؐ خود بھی اپنی کمان سے حیر رہے تھے یہاں تک کہ اس کا ایک کارہ ٹوٹ گیا اور وہ کمان قتادہ بن انصاریؓ نے لے لی۔ ان کے پاس دی ورنہ وہی آگہ کافروں کی ضرب سے کل کر عداوت پر گئی۔ رسول اللہؐ نے اپنے آٹھ سے اس کو اپنی جگہ کر دیا وہاں کلہاڑی سے روک دیا اس آٹھ سے خوب کھائی دینا انہیں اللہ کے دن تک باپ کا حکم نہیں مڑا تھا تو دیکھتے ہیں کوئی قاتل نہ تھی بلکہ انہوں نے قتل کیا انہیں دیکھا کہ ان کی نظر پڑی۔  
(۳۶۸۴) - فتویٰ نے کہا ہر سو سے تھی کا حکم ہے ورنہ تھی ہلچل سے جاتی رہتی ہے۔ رسول اللہؐ نے فرمایا میں ہے قتل ہدی

اس کو جواب نہ گنتا (کیونکہ وہ مردود جہاد میں بدھیں کا سردار تھا اور حضرت نے ان کی شان میں فرمایا کہ وہ دین میں سے ایسا نکل جاویں گے جیسے حیر نکلا ہے) پھر وہ جاتا ہے) نجد سے یہ لکھا تھا بعد مرد و مصلوٰۃ کے تم جہاد کیا رسول اللہ جہاد میں عورتوں کو ساتھ رکھتے تھے اور کیا ان کو کوئی حصہ دیتے تھے (نہایت کے مال میں سے) اور کیا آپ بچوں کو بھی مارتے تھے اور یتیم کی کب قیمتی ختم ہوتی ہے اور شمس کس کا ہے؟ عبد اللہ بن عباس نے جواب لکھا تو نے لکھا مجھ سے پوچھتا ہے کہ رسول اللہ جہاد میں عورتوں کو ساتھ رکھتے تھے تو بے شک ساتھ رکھتے تھے وہ وہاں کرتی تھیں زمینوں کی اور ان کو کچھ انعام ملتا اور حصہ تو ان کا نہیں لگایا گیا (ابو حنیفہ اور ثوری اور لیث اور شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن اوزاعی کے نزدیک عورت کا حصہ لگایا جاوے گا اگر وہ لڑے یا زمینوں کا علاج کرے اور مالک کے نزدیک اس کو انعام بھی نہ ملے گا اور یہ دونوں مذہب مردود ہیں اس حدیث صحیح سے) اور رسول اللہ بچوں کو (کافروں کے) نہیں مارتے تھے تو بھی بچوں کو مت مارو (اسی طرح عورتوں کو لیکن اگر بیٹے اور عورتیں لڑیں تو ان کا مارنا جائز ہے) اور تو نے لکھا مجھ سے پوچھتا ہے کہ یتیم کی قیمتی کب ختم ہوتی ہے تو قسم میری عمر دینے والے کی کوئی آدمی ایسا ہوتا ہے کہ اس کی دلائی نکل آتی ہے پر وہ نہ لینے کا شعور رکھتا ہے نہ دینے کا وہ یتیم ہے یعنی اس کا ختم قیمتیوں کا سا ہے) پھر جب اپنے کام سے کے لیے وہ اچھی باتیں کرنے لگے جیسے کہ لوگ

كُتِبَ بِاللَّهِ نَجْدَةً لَنَا مَعَهُ فَأَخْبَرَنِي هُوَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ بِالنِّسَاءِ وَهُنَّ كَانَتْ يَطْرَبْنَ لَهُنَّ بِسَهْمِهِمْ وَهُنَّ كَانَتْ يَخْلُصْنَ الصَّبَا وَمَنْ يَنْقَضِي بَيْنَهُمُ الْيَتِيمُ وَغَيْرُ الْيَتِيمِ لَمْ يَكُنْ هُوَ مَعَهُ فَكُنْتُ إِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهُ كُنْتُ نَسَائِي هُوَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ بِالنِّسَاءِ وَمَا كَانَتْ يَخْرُجْنَ مَعَهُنَّ فَلَمْ يَطْرَبْنَ لَهُنَّ وَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَخْلُصُ الصَّبَا لَنَا فَقُلْتُ الصَّبَا وَكُنْتُ نَسَائِي مَنْ يَنْقَضِي بَيْنَهُمُ الْيَتِيمُ فَلَقَعْمَرِي إِذَا الْخُلُوعُ لَكُنْتُ لِحَيْتِهِ وَإِنَّهُ لَضَعِيفُ الْأَحْمَالِ لِيَنْقَضِيَ ضَعِيفُ الْإِعْطَاءِ بَيْنَهَا إِذَا أَحَدٌ لِنَفْسِهِ مِنْ صَالِحٍ مَا يَأْخُذُ النَّاسَ فَقَدْ دَفَعَ عَنْهُنَّ وَكُنْتُ نَسَائِي غَيْرُ الْيَتِيمِ لَمْ يَكُنْ هُوَ وَإِنَّا كُنَّا نَقُولُ هُوَ لَنَا فَإِنِّي عَلِمْتُ غَوِيَتْ ذَاكَ

اور اسلام کے اور اس میں دلیل ہے شافعی اور مالک اور جمہور علماء کی کہ قیمتی کا حکم بلوغ سے نہیں جاتا اور نہ سن زیادہ ہونے سے بلکہ یہ ضروری ہے کہ لیکن دین میں اور شاید وہ جاوے اور ابو حنیفہ نے کہا جب وہ بچپن برس کا ہو جاوے تو اس کا بلوغ اس کے سپرد کریں کیونکہ اس عمر میں آدمی دانا ہو سکتا ہے اب بھی اگر عقل نہ آوے تو کب آوے گی۔ اگلی نسخہ زیادہ

نورانی نے کہا مرد شمس سے شمس کا جو قرآن سے حق ہے وہ اقرنی کا اور علماء نے اس میں اختلاف کیا ہے۔ شافعی کا یہی قول ہے جو ان عباس کا ہے کہ وہ وہ اقرنی کا حق ہے یعنی خلی باشم اور بنی مطلب کا اور قوم سے مرد و امرا سے خواہی ہیں جنہوں نے یہ شمس بھی حضرت کے عزیزوں اور سیدوں کو نہ دیا آپ بائلا

کرتے ہیں تو اس کی جیسی جاتی رہی۔ اور تو نے لکھا مجھ سے پوچھتا ہے جس کو کس کا ہے تو ہم تو یہ کہتے تھے کہ جس ہمارے لیے ہے ہماری قوم نے نہ مانا۔

۳۶۸۵- مزید بن ہر حر سے روایت ہے مجدد نے ابن عباس کو لکھا ان سے پوچھا تھا کہ بائیس ہجر بیان کیا حدیث کو اسی طرح۔ اس روایت میں یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ لڑکوں کو نہیں مارتے تھے تو بھی لڑکوں کو مت مارو مگر تجھ کو ابن علم ہو جیسے حضرت عمر علیہ السلام کو تھا جب انہوں نے ایک لڑکے کو مارا الا اتحاد۔ اسحاق کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تو قہر کرے مومن کی پھر قتل کرے کافر کو اور مجھوڑ دے مومن کو یعنی تو پچھان لو کہ کونسا بچہ بڑا ہو کہ مومن ہو گا اور کون سا کافر ہو یہ حال ہے ان لیے قتل بھی بچوں کا جائز ہے۔

۳۶۸۶- مزید بن ہر حر سے روایت ہے مجدد بن عامر حروری نے ابن عباس کو لکھا پوچھا تھا ان سے کہ غلام اور عورت اگر جہاد میں شریک ہوں تو ان کو حصہ ملے گا یا نہیں اور بچوں کا قتل کیا ہے اور بچوں کی جیسی کب ختم ہوتی ہے اور ذوالقرنی (جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے کہ پانچویں حصہ میں سے ان کو دیا چلوے گا) کون ہیں؟ ابن عباس نے مزید سے کہا تو لکھ جواب اس کو اور اگر وہ حماقت میں پڑے وہاں نہ ہو تا تو میں اس کو جواب نہ لکھتا یعنی مجھ کو اس بات کا خیال ہے کہ اگر میں ان مسئلوں کا جواب اس کو نہ دوں تو وہ شرع کے خلاف حماقت کی بات نہ کر بیٹھے) لکھو یہ کہ تو نے مجھ کو لکھ کر پوچھا عورت اور غلام کو حصہ ملے گا یا نہیں جب وہ جہاد میں شریک ہوں تو ان کو حصہ نہیں ملے گا البتہ انعام مل سکتا ہے (یعنی انعام مناسب جائے۔ شافعی اور ابو حنیفہ اور مجہور علماء کا یہی

۳۶۸۵- عَنْ تَوْبَةَ بْنِ مُرْقُومٍ أَنَّ تَحْفَةَ كَتَبَتْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ سَأَلَتْهُ عَنْ حَدِيثٍ مَعْنَاهُ حَدِيثُ مُطْلِمَانَ بْنِ يَدْلَانَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ فِي حَدِيثِ حَبَابَةَ زَيْدٍ وَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى بَنِينَ يَضِلُّ الصَّبِيَّانَ فَلَا تَقْتُلُ الصَّبِيَّانَ إِلَّا أَنْ يَكُونَا نَعْلَمُ مَا نَعْلَمُ فَحَضَرُ مِنْ الْعَبَسِيِّ الَّذِي قَتَلَ وَرَدًا بِسُحْقٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ حَبَابَةَ وَنَسِيَ الْمَوْتِينَ فَقَتَلَ لَكَافِرٍ وَتَدْعُ الْمَوْتِينَ.

۳۶۸۶- عَنْ تَوْبَةَ بْنِ مُرْقُومٍ قَالَ كَتَبَتْ تَحْفَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ الْحَرَوْرِيَّ بِحَبَابَةَ سَأَلَتْهُ عَنْ الْقَتْلِ وَالْمَرْأَةِ بِحَضَرَاتٍ الْمُعْتَمِدَ هَلْ يُقْتَلُ لَهَا وَعَنْ قَتْلِ الْوَلَدِ وَعَنْ الْفَتَى مِنْ غَمٍّ فَقَالَ يَزِيدُ اكْتُسِبَ إِلَيْهِ قَتْلُهَا أَنْ يَضَعَ فِي الْأَعْمَقِ مَا كُنْتُ بِإِلَيْهِ اكْتُسِبَ إِنْ كُنْتُ نَسَلْتُ عَنْ عُمَرَائِ وَالْعَبْدِ بِحَضَرَاتٍ الْمُعْتَمِدَ هَلْ يُقْتَلُ لَهَا غَيْرُهُ وَإِنَّ كُنْتُ لَهَا غَيْرُهُ بِأَنْ يَضَعَهَا وَكُنْتُ نَسَلْتُ عَنْ قَتْلِ الْوَلَدِ وَإِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى بَنِينَ يَضِلُّ الصَّبِيَّانَ فَلَا تَقْتُلُهُمْ إِلَّا أَنْ تَعْلَمَ مِنْهُمَا مَا نَعْلَمُ صَاحِبُ مُوسَى مِنَ الْغُلَامِ

(۳۶۸۵) اور حبابہ کے کہ حضرت عمرؓ نے یہ کام اپنی رائے سے نہیں کیا تھا کیونکہ خود قرآن میں موجود ہے وما جعلہ علی امری لک۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے قتال تھا کہ یہ حکم کچھ نہیں سکھائیں لڑکوں کا قتل کرنا بھی تجھ کو جائز ہے۔





کسی بچے کو نہیں مارتے تھے اور تو بھی مت مارا البتہ اگر تجھے اتنا علم ہو جیسے حضرت خضرؑ کو تھا جب انہوں نے لڑکے کو مارا تھا تو خضرؑ اور لڑکے نے پوچھا عورت اور غلام کا کوئی حصہ لے کر اور لڑائی میں شریک ہوں؟ تو ان کو کوئی حصہ نہیں ملتا تھا مگر انعام کے طور پر قیمت ملے۔

۴۶۸۹- ترجمہ دی جولوہ پر گزرو

۴۶۸۹- عَنْ بَرِيدٍ بْنِ هَرْثَمَةَ قَالَ كَسَبَ نَحْنُذَةُ ابْنُ أَبِي عُبَيْسٍ فَذَكَرَ بَعْضُ الْخَدَائِثِ وَلَمْ يُبَيِّنْ أَوَّلَهُ كَذَلِكَ مِنْ دُكْرَانَا حَدِيثُهُمْ.

باب: رسول اللہ ﷺ نے کتنے جہاد کیے

باب غزوات النبی ﷺ

۴۶۹۰- ام علیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ لڑائیوں میں رہی میں مردوں کے ٹھہرنے کی جگہ میں رہتی اور ان کا کھانا پکاتی اور لڑائیوں کی دوا کرتی اور بیماروں کی خدمت کرتی۔

۴۶۹۰- عَنْ أُمِّ عُبَيْدَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتْعَ غَزَوَاتٍ أَكَلْتُهُنَّ فِي رِجَالِهِمْ وَأَصْنَعُ لَهُمْ الطَّعَامَ وَأُذَوِّي السَّحَرِخَى وَالْقَوْمَ عَلَى الْمَرْحَى

۴۶۹۱- ترجمہ دی جولوہ پر گزرو

۴۶۹۱- عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَنٍ حَدَّثَنَا هَذَا فَأَشَادَ نَحْنُذَةُ

۴۶۹۲- ابوالاسحاق سے روایت ہے عبداللہ بن بزیہ استقامی لہذا کے لیے نکلے تو لوگوں کے ساتھ دور کہتیں پڑھیں پھر دعا مانگی پانی کے لیے۔ اس دن میں بزیہ بن ارقم سے ملا میرے اور ان کے بیچ میں صرف ایک شخص تھا میں نے پوچھا ان سے رسول اللہ نے کتنے جہاد کیے ہیں؟ انہوں نے کہا انھیں۔ میں نے پوچھا تم سب جنگوں میں آپ کے ساتھ شریک تھے؟ انہوں نے کہا ہر دو دن میں نے پوچھا پہلا جہاد کون سا تھا؟ انہوں نے کہا ذات العسیر یا ذات العشر (جو ایک مقام کا نام ہے۔ میرا ابن ہشام میں اس کو غزوہ العسیر و العسیر کہتا ہے اس میں لڑائی نہ ہوئی رسول اللہ ﷺ عسیر و عسیر کہہ کر مدینہ کو پلٹ آئے۔ یہ واقعہ ۲ھ میں ہوا ابن ہشام نے کہا کہ سب سے پہلے غزوہ ودان ہوا مدینہ میں آنے کے ایک سال کے اخیر پر اس میں بھی لڑائی نہیں ہوئی۔)

۴۶۹۲- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ بَزِيْهٍ خَرَجَ يَسْتَقِي بِالنَّاسِ فَصَلَّى وَتَغَتَّى ثُمَّ اسْتَقَى قَالَ قَالَتْ بَرِيْدَةُ بِنْتُ أَبِي أَرْثَمٍ وَقَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ عَمْرٌ زَخْلٌ أَوْ نَيْبٌ وَبَيْنَهُ زَخْلٌ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ كَمْ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِتْعَ غَزَاةٍ فَقُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ أَتَى مَعَهُ قَالَ سِتْعَ غَزَاةٍ عَسْرَةَ غَزَاةٍ قَالَ فَقُلْتُ فَمَا أَوَّلُ غَزَاةٍ غَزَاةٍ قَالَ ذَاتُ الْعُسَيْرِ أَوْ الْعُسَيْرِ.



## باب غزوة ذات الرقاع

## باب : ذات الرقاع کے جہاد کا بیان

۴۶۹۹- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي عَرَاءٍ وَنَحْنُ بَيْتٌ نَحْمُ بَشًا بَعِيرٌ نَعْبُدُهُ قَالَ قَبِلْتُ أَفْئِدَتَنَا حَقِيقَةً فِدَائِي رَسَقْتُ أَهْلِي قَارِي مَكَّنَّا نَلْدُ عَلَى أَرْحَلِنَا الْحَبْرَى فَسَمَّيْتُ غَزْوَةَ ذَاتِ الرِّقَاعِ بِمَا كُنَّا نُعْصِبُ عَلَى أَرْحَلِنَا مِنَ الْحَبْرَى فَلَا تَوَافُؤَ

۶۹۹ھ- ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے جہاد میں اور ہم چھ آدمیوں میں ایک اونٹ تھا باری باری اس پر چڑھتے تھے۔ آخر ہمارے پاؤں زخمی ہو گئے تو میرے دونوں پاؤں زخمی ہو گئے اور مرنے کی پڑے ہم نے ان زخموں پر جھنڈے لپیٹے اس وجہ سے اس جہاد کا نام غزوہ ذات الرقاع ہوا کیونکہ ہم اپنے پاؤں پر قارع یعنی جھنڈے باندھتے تھے۔

فَحَدَّثْتُ أَبُو مُوسَى بِهَذَا الْخَبَرِ نَحْنُ كَرَّةٌ ذَلِكَ قَالَ كَلَامَهُ كَرَّةٌ لَّنْ يَكُونَ شَيْئًا مِنْ عَمَلِهِ أَفْئِدَةُ قَالَ أَبُو أَسْنَةَ وَزَانِي غَيْرُ تَوَافُؤِهِ وَاللَّهُ يُخْبِرُ بِهِ

ابو موسیٰ نے اس حدیث کو بیان کیا پھر ہر اچانک اس کا بیان کرتا کیونکہ ان کو گوارہ تھا اچانک غلظت ظاہر کرتا۔ ابو اسناد نے کہا بڑے کے سوا دوسرے راویوں نے اس حدیث میں اتفاقاً یہ حکایت ہے کہ اللہ تعالیٰ بدلہ دے گا اس کا (یعنی ہماری محنت اور تکلیف کا)۔

## باب كراهية الاستيغانة في الغزو

## باب : کافر سے جہاد میں مدد لینا منع ہے مگر ضرورت سے جائز ہے

### بکابر

۴۷۰۰- عَنْ غَابِسَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قِيلَ يَهْدِي فَلَمَّا كَانَ بِغَيْرَةِ الْمَوْتَةِ أَفْرَكَةً رَحَلَ فَلَمَّا كَانَ بِدَكْرَةِ بَيْتِ سُرَّةٍ وَبَنَدَةِ مَفْرَحٍ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جِئُوا رَأَوْهُ فَلَمَّا أَفْرَكَةً قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَسْبُ النَّبِيِّكَ وَأَصِيبُ مَعَاكِ قَالَ لَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( تَوَافُؤُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ )) قَالَ لَا فَإِنْ (( فَارْجِعْ لَكُنْ أَسْتَعِينُ بِمُشْرِكٍ )) قَالَتْ ثُمَّ مَضَى حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالشَّحْرِ الْأَفْرَكَةِ الرَّحْلُ فَقَالَ لَمْ كُنَّا قَالَ أَوَّلُ مَرَّةٍ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ صَنِ

۴۷۰۰ھ- ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ بدر کی طرف نکلے جب حرہ الاولیہ (جو مدینہ سے چار میل پر ہے) میں پہنچے تو ایک شخص سا آپ سے جس کی بہادری اور اصرار نہت کا شہرہ تھا۔ رسول اللہ کے اصحاب اس کو دیکھ کر خوش ہوئے جب آپ سے ملا تو اس نے کہا میں اس لیے آیا کہ آپ کے ساتھ چلوں اور جو لڑے اس میں حصہ پاؤں آپ نے فرمایا تجھے یقین ہے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بلا نہیں آپ نے فرمایا تو لوٹ جا میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا۔ پھر آپ چلے جب شجرہ پہنچے تو وہ شخص پھر آپ سے ملا اور وہی کہا جو پہلے اس نے کہا تھا۔ آپ نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تھا اور فرمایا کہ لوٹ جا

(۴۷۰۰ھ) ☆ فوقی نے کہا دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے ملوکی نیامی سے عدلی جنگ میں اور وہ مسلمان نہیں ہوئے تھے قرآن میں طار نے مطلقاً مشرک سے مدد لینے کو منع کیا ہے اور ثانی کا یہ قول ہے کہ اگر ضرورت کا اور اگر غیر خودی مسلمانوں کا تو اس سے مدد

لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنَّا قَالِ لَوْلَا مَرَّةٌ قَالِ  
 ((فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْعِيَنَّ بِمَشْرُوكٍ)) قَالِ لَمْ رَجِعْ  
 فَاذْكُرْكُم بِالْيَدَاهِ فَقَالِ لَمْ كُنَّا قَالِ ((أَوَلَمْ  
 تَرَ)) ((تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ)) قَالِ نَعَمْ فَقَالِ لَمْ  
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَانْطَلِقْ)).



یہ لہجہ چار ہے اور نہ کرو ہے اس صورت میں جب کافر لڑائی میں شریک ہو اس کو احرام طے کا حصہ نہ ملے گا تاکہ اور شامی اور ابوالمنجد اور محمود  
 علامہ کا یہی قول ہے اور زہری اور ابوزہری کے نزدیک اس کو حصہ ملے گا۔

## کتابُ الإمارة

## کتاب امارت (یعنی حکومت اور سرداری) کے بیان میں

باب: خلیفہ قریش میں سے ہونا چاہیے

۴۷۰۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ تابع ہیں قریش کے سرداری میں مسلمان ان کا قریش کے مسلمان کا تابع ہے اور کافران کا قریش کے کافر کا تابع ہے۔

۴۷۰۲- امام ابن منہر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ دو حدیثیں ہیں جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کیں۔ ان میں ایک یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لوگ تابع ہیں قریش کے خلافت میں مسلمان ان کے تابع ہیں قریش کے مسلمان کے اور کافر کا تابع ہیں قریش کے کافر کے۔

۴۷۰۳- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا لوگ تابع ہیں قریش کے خیر اور شر میں۔

۴۷۰۴- عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کام یعنی خلافت ہمیشہ قریش میں رہے گی یہاں تک کہ دنیا میں دو ہی آدمی رہ جائیں۔

بابُ النَّاسِ تَبِعَ قُرَيْشٍ وَالْخِلَافَةُ فِي قُرَيْشٍ  
۴۷۰۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَفِي حَدِيثٍ وَخَيْرٌ يَتَّبِعُ بِهِ نَبِيٌّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثٍ تَبِعَ الْقُرَيْشُ فِي هَذَا الشَّانِ مُسْلِمِيهِمْ لِمُسْلِمِيهِمْ وَكَافِرِيهِمْ لِكَافِرِيهِمْ))

۴۷۰۲- عَنْ عُمَارِ بْنِ مُثَنٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((النَّاسُ تَبِعَ قُرَيْشٍ فِي هَذَا الشَّانِ مُسْلِمِيهِمْ تَبِعَ لِمُسْلِمِيهِمْ وَكَافِرِيهِمْ تَبِعَ لِكَافِرِيهِمْ))

۴۷۰۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((النَّاسُ تَبِعَ لِقُرَيْشٍ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ))

۴۷۰۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يُؤْخَلُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنَ النَّاسِ اثْنَانِ))

(۴۷۰۴) تا: نووی نے کہا ان دونوں سے یہ نکلا ہے کہ خلافت خاص ہے قریش سے اور جو قریشی نہ ہو اس کی خلافت درست نہیں ہے اور اس پر اصرار ہو چکا ہے صحابہ کے زمانے میں کسی طرح عدوان کے اور جس نے خلافت کی اس میں بدعتی سوچ اور کوئی اس پر جھٹ کام ہو مگر اہل بیت صحیح سے۔ کاظمی عیاض نے کہا قریشی ہونا شرط ہے خلافت کے لیے اور یہی مذہب ہے عالم کے کرام کا اور ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ نے متفقہ کے دن اللہ پر یہی بدعت پیش کی اور اس کا کسی نے انکار نہیں کیا اور یہی وہ مسائل ہیں جن سے جن پر علماء نے اجماع کیا اور کسی ملطف سے کوئی قول یا فعل اس کے خلاف متحول نہیں ہے نہ اور بعد کے کسی عالم سے اور حکام کو اور چند غلوں نے یہ کہا ہے کہ غیر قریشی کی حق

۴۷۰۵- عَنْ حَازِبِ بْنِ سَعْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَعَلَتْ مَعَ أَبِي عَلِيٍّ شَيْئًا صَوَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّحَتْهُ يَقُولُ (( إِنْ هَذَا الْفَرَسُ لَا يَنْقُضِي حَتَّى يَنْصَبِي فِيهِمُ اللَّهُ عَشْرَ خَلِيفَةٍ )) قَالَ لَمْ (( تَكَلِّمِي بِكَلَامِ حُضِيِّ عَلِيٍّ )) قَالَتْ لِبَابِي مَا قَالَتْ قَالَتْ (( كَلَّهْمُ مِنْ قُرَيْشٍ )) .  
 ۴۷۰۶- عَنْ حَازِبِ بْنِ سَعْدَةَ قَالَ سَبَّحْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( لَا يَزَالُ

۴۷۰۵- چاہر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ کے پاس گیا میں نے سنا آپ فرماتے تھے یہ خلافت تمام نہ ہوگی جب تک کہ مسلمانوں میں بارہ خلیفہ نہ ہو گئے پھر آپ نے آپس سے کچھ فرمایا میں نے اپنے باپ سے پوچھا کیا فرمایا انہوں نے کہا آپ نے یہ فرمایا کہ یہ سب خلیفہ قریش میں سے ہوں گے۔  
 ۴۷۰۶- چاہر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ لوگوں کا کام چلتا رہے گا

خلافت جائز ہے۔ اور ضروری مرد نے کہا ہے کہ غیر قریشی کو مقدم کریں گے قریشی ہوں تاکہ اس کا بار آسمان ہو اگر ضرورت پڑے۔ پر یہ دونوں قول انہو اور باطل ہیں اور مخالف ہیں امتداد کے طور پر فرمایا کہ لوگ تابع ہیں قریش کے غیر اور قریشی جو غیر سے مرد اسلام ہے اور شر سے مرد جاہلیت ہے اس واسطے کہ جاہلیت کے زمانہ میں بھی قریش عرب کے رئیس تھے اور مخالف تھے حرم اللہ کے دور رس کرتے تھے بیت اللہ کا دور عرب کے دوسرے قبیلان کے اسلام کے منتظر تھے جب وہ اسلام لائے اور مکہ گئے تو اس وقت جو قریشی برحق پر غلبہ کے عرب مسلمان ہونے لگے اسی طرح اسلام میں قریش صاحب خلافت ہیں اور لوگ ان کے تابع ہیں اور آپ نے فرمایا کہ قیامت تک ایسا ہی رہے گا یہاں تک کہ وہ آدمی اور چوبیس اور پانچ ہوتی کیونکہ رسول اللہ کے لئے سے اب تک خلافت قریش میں ہے اور کوئی ان کا راعی نہیں اور انہیں میں سے کسی کی وجہ تک و آدمی بھی رسید فاضل عیاض نے کہا ثانیہ نے اس حدیث سے امام شافعی کی فضیلت پر استدلال کیا ہے ملاحظہ اس سے فضیلت جنہر لفظی کیونکہ حدیث سے قریش کی تقدیم صرف خلافت کے لیے معلوم ہوتی ہے میں کہتا ہوں کہ اس سے قریش کی فضیلت اور قوموں پر ثابت ہوتی ہے اور امام شافعی بھی قریشی ہیں اور ان کی فضیلت لفظی اور اماموں پر جو قریشی نہیں ہیں۔ انہیں ما قال النعمانی۔

حرم کہتا ہے کہ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ خلافت ثابت ہونے کے لیے تمام مسلمانوں کی بیعت ضروری نہیں ہے بلکہ جس قدر مسلمان بیعت کریں کافی ہے بشرطیکہ جس سے بیعت کیا جائے وہ قریشی ہو یہ خلافت قریش کے مستحق ہونے پر ختم ہو گئی اور اس کے چند سال کا عین معر میں رہے پھر ان کا بھی زمانہ جاہد باور سلطنت اور حکومت غیر قریش میں چلی گئی اب روم میں جو سلطان ہیں اور ترک ہیں اور ان میں سے جو اس وقت جاہد ہیں ہند میں مثل تھے اب تو تھائی ہیں۔ فرض اب کہیں قریش کی حکومت بطور مستحکم اور انتقام کے معلوم نہیں ہوتی۔ کہ منظر میں جو شرط کیا ہے وہ سید ہیں اور قریشی لیکن ان کو ایک اعتبار نہیں وہ سلطان کے تابع فرماں ہیں۔ حدیث میں جو آپ کے ہمیشہ خلافت قریش میں رہے گی یہ صحیح ہے کہ ان سلاطین کو جو قریشی نہیں ہیں خلافت شرعی نہیں ہو سکتی البتہ حاکم اسلام ہیں اور سلطان و اطہاروا اللہ و اطہاروا الرسول واولی الامر منکم اور علیکم بالمسمع والطاعة وان تکلم عبدا حبسیا اور السلطان ظل اللہ فی الارض وغیرہ ان کی اطاعت بشرطیکہ مخالفت شرعیت نہ ہو واجب ہے۔ اسی طرح وہ قریشی جس سے چند مسلمانوں نے بیعت کر لی ہو گویا اس کی اطاعت قلیل ہو خلیفہ ہو سکتا ہے اور اس کی بھی اطاعت واجب ہے اور اس کے ساتھ جو کہ کفار سے بجا اور سے اور ایسا خلافت انصار عرب اور افرات و اندو غیرہ میں ثابتہ اب تک موجود ہوگی اور جہاں وہ وہاں کے مسلمان پر وقت ایسے فیض کو جو قریشی ہو خلیفہ بنا سکتے ہیں۔

یہاں تک کہ ان کی حکومت کریں بارہ آدمی۔ پھر آپ نے ایک بات کہی چپکے سے جو میں نے نہیں سنی۔ میں نے اپنے باپ سے پوچھا کیا کہ رسول اللہؐ نے؟ انہوں نے کہا آپ نے فرمایا یہ سب آدمی قریش میں سے ہونگے۔

۴۷۰۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۷۰۸- جابر بن سرور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ اسلام غالب رہے گا بارہ علیوں کی خلافت تک۔ پھر آپ نے ایک بات فرمائی جس کو میں نہ سمجھا اپنے باپ سے پوچھا کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا سب قریش میں سے ہوں گے۔

۴۷۰۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۷۱۰- حضرت جابر بن سرور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں جناب رسول اللہؐ کے پاس گیا اور میرے ساتھ میرے باپ بھی۔ آپ فرماتے تھے یہ دین ہمیشہ غالب اور مضبوط رہے گا بارہ علیوں کی خلافت تک۔ پھر آپ نے کچھ ارشاد فرمایا جو لوگوں نے مجھے سنئے نہ دیا (یعنی ان کی باتوں نے مجھے سنئے نہ دیا) پھر اگر دیا اس کے سنئے سے) میں نے اپنے باپ سے پوچھا آپ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا آپ نے فرمایا کہ سب قریش میں سے ہوں گے۔

أَمَرَ النَّاسَ مَا حَبَا مَا وَلَّيَهُمُ اللَّهُ عَشْرَ رَجُلًا))  
ثُمَّ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ عَجِيزَةٍ عَلَيَّ فَسَأَلْتُ أَبِي مَاذَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)).

۴۷۰۷- عَنْ جَابِرِ بْنِ سُرُورَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ الْخَبَرِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((لَا يُزَالُ أَمْرُ النَّاسِ مَا ضَمِنَا)).

۴۷۰۸- سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سُرُورَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُزَالُ الْإِسْلَامُ عَزِيمًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً ثُمَّ قَالَ كَلِمَةً ثُمَّ أَهْمَتُنَا فَقُلْتُ يَا أَبَا مَا قَالَ فَقَالَ ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)).

۴۷۰۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ سُرُورَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَا يُزَالُ هَذَا الْأَمْرُ عَزِيمًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً)) قَالَ ثُمَّ ((تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ)) يَأْمُرُ الْخَلِيفَةَ فَقُلْتُ يَا أَبَا مَا قَالَ فَقَالَ ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)).

۴۷۱۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ سُرُورَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَصَافْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَجَّيْتُ أَبِي فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ((لَا يُزَالُ هَذَا الدِّينُ عَزِيمًا مُبِيعًا إِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيفَةً)) فَقَالَ كَلِمَةً ضَمِنَهَا النَّاسُ فَقُلْتُ يَا أَبَا مَا قَالَ قَالَ ((كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ)).

(۷۱۰ء) جابر کا قصہ واضح ہے کہ یہاں دو اشکال ہیں ایک تو یہ کہ دوسری حدیث میں آیا ہے خلافت میرے بعد تمہیں برس تک ہے اور تمہیں برس میں تو صرف پانچ خلیفہ ہوں گے یہ تاسعین سمیت اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں خلافت نبوت مراد ہے اور بارہ علیوں سے خلافت عام۔ دوسرے یہ کہ بارہ سے زیادہ خلیفہ گزرتے ہیں اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں بارہ کا صبر نہیں ہے کہ سوال ان کے اور خلیفہ نہ ہو گا بلکہ یہ ہے کہ بارہ خلیفہ ہو گئے اور زیادہ ہو گئے کچھ خلاف نہیں ہے۔ (ابو دؤد)

۴۷۱۱- عن عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہ کو کھلا اور باغ غلام کے ہاتھ بھیجا کہ بھٹے بیان کرو جو تم نے سنا ہو رسول اللہؐ سے؟ انہوں نے لکھا میں نے سنا ہے رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے جو کہ دن شام کو جس دن مانرا سکی سنگسار کئے گئے (ان کا قصہ کتاب البدو میں گزرا) یہ دین ہمیشہ قائم رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو یا تم پر بارہ غلیف ہوں اور وہ سب قریشی ہوں گے (شاید یہ واقعہ بھی قیامت کے قریب ہوگا کہ بارہ غلیف بارہ نکو یوں پر مسلمانوں کے ہونگے ایک ہی وقت میں) اور میں نے آپ فرماتے تھے ایک چھوٹی سے جماعت مسلمانوں کی کہ نبی کے سفید محل کو فتح کرے گی (یہ معجزہ تھا آپ کا) ایسا ہی ہوا حضرت عمر کی خلافت میں (اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کے قریب جھوٹے پیو ابونگے ان سے بچنا اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے جب اللہ تم میں سے کسی کو دولت دیوے تو پہلے اپنے اوپر اور اپنے گھروالوں پر خرچ کرے (ان کو آرام سے رکھے پھر فقیروں کو دیوے) اور میں نے سنا آپ فرماتے تھے میں تمہارا پیش خیمہ ہو گا جو جس کو شہر (یعنی تمہارے پانی پلانے کے لیے وہاں بندوبست کروں گا اور تمہارے آنے کا منتظر رہوں گا)۔

۴۷۱۲- قرینہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۷۱۱- عن عامر بن سعد بن ابی وقاص قال كنت ابي جابر بن سمره مع غلامي نافع ان اخبرني عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مكنب ابي سفيان رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم حنيفة عتبة زعم اناسي يقولون لا يزال الذين قالوا حتى تقوم الساعة لو يكون عليكم اثمنا عشر حيفة كلهم من قريش وسفيان يقول عصية من المسلمين يفتبون اثمنا الذين ليس بيسرى لو اثم بيسرى وسفيان يقول ان بين يدي الساعة كذاين فاحسروهم وسفيان يقول اذا اخطى الله احدكم حيرا فليبدأ بنفسه واهل بيته وسفيان يقول انا لفرط على الحوض).

۴۷۱۲- عن عامر بن سعد بن ابی وقاص قال كنت ابي جابر بن سمره مع غلامي نافع ما سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قد اخطى الحوض).

### باب الاختلاف وتوحيه

۴۷۱۳- عن ابی عمر رضي الله عنهما قال حضرنا ابي حنيفة قالوا عليه وآله واهل بيته فقال رضي الله عنه واهل بيته فقالوا سمعنا فقال انتم كنتم حيا وحيث

### باب : خليفه بنانا اور نہ بنانا

۴۷۱۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میرے باپ (عمر بن الخطاب) جب زخمی ہوئے تو میں ان کے پاس موجود تھا۔ لوگوں نے ان کی تعریف کی اور کہا خدا تعالیٰ تم کو نیک بدلہ دے دے۔ انہوں نے کہا لوگ وہ طرح کے ہیں۔ مجھے تو امیدوار



لَوْ دَخَلْتُ لَأَنَا حَمَلِي بِأَهْلِ الْكَفَّارَةِ لَأَنَا عَلِيٌّ وَلَأَنَا نَبِيٌّ  
فَإِنْ أَمْسَلْتُ لَفَدَّ عَنْهُ خَيْرٌ مِنِّي  
بَغْيِي أَنَا تَكْرَرُ وَإِنْ أَمْسَلْتُ لَفَدَّ عَنْكُمْ خَيْرٌ مِنِّي  
عَمْرُ مَسِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
عَبْدُ اللَّهِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ حِينَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَ مُسْتَحْلِفٍ.

میں مجھ سے کچھ حاصل کرنے کے اور مجھے ڈرتے ہیں مجھ سے یا  
میں امیدوار ہوں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا اور ڈرتا ہوں اس کے  
عذاب سے۔ لوگوں نے کہا آپ خلیفہ کر جائیں کسی کو؟  
انہوں نے کہا میں تمہارا کام کروں زعمی میں بھی اور مرنے کے  
بعد بھی میں چاہتا ہوں کہ خلافت سے اتنا ہی مجھ کو ملے کہ نہ  
میرے اوپر کچھ وہل ہو نہ مجھے کچھ ثواب ہو (یعنی حکومت  
اور خلافت ایسی خوفناک چیز ہے کہ اس میں سے انسان صاف ہو کر  
چھوٹ جاتا ہے اور کوئی وہل اپنی گردن پر نہ لے جاسے تو بھی  
بہت ہے۔ اجر اور ثواب تو نہایت مشکل ہے۔ جب حضرت عمرؓ کو  
باوصف اتنے عدل اور انصاف اور اتباع شرع کے ایسا تردد تھا تو اور  
حاکموں کا کیا حال ہوگا) اور اگر میں خلیفہ کر جاؤں کسی کو تو بھی  
ہو سکتا ہے کہ وہ کچھ خلیفہ کر گئے مجھ کو جو مجھ سے بہتر تھے (یعنی حضرت  
ابو بکر صدیقؓ) اور اگر میں کسی کو خلیفہ نہ کر جاؤں تو بھی ہو سکتا  
ہے کہ وہ کچھ خلیفہ نہیں کر گئے کسی کو جو مجھ سے بہتر تھے یعنی رسول

(۱۳۱۳) ہجری میں نے کہا مسلمانوں نے اجماع کیا ہے کہ خلیفہ جب مرنے لگے تو اس کو درست ہے کہ کسی اور کو خلیفہ کر دے اور یہ بھی  
درست ہے کہ کسی کو نہ کرے۔ بلکہ مسلمانوں کی رائے پر چھوڑ دے جیسے جناب رسول اللہؐ نے کسی کو نہیں کیا تھا بلکہ اگر کسی کو خلیفہ کر دے  
تو حضرت ابوبکرؓ کی بیرونی اور عزت کرتے تو رسول اللہؐ کی بیرونی کی اور اجماع ہے کہ خلیفہ کر دینے سے خلافت صحیح ہو جاتی ہے اور جو لوگ  
صاحب الرائے ہوں ان کے اختلاف سے بھی وہ جاتی ہے اور اجماع ہے کہ خلافت کو ایک جماعت پر چھوڑا درست ہے مسلمانوں کے مشورے  
پر کہ اگر جیسے حضرت عمرؓ نے کیا ہے، میں سے لیے۔ اور اجماع ہے کہ مسلمانوں پر ایک خلیفہ کا مقرر کرنا واجب ہے اور اس لیے مقدمہ رکھا  
اس کو صحابہ کرامؓ نے حضرت کی تعمیر و تفتیش پر اور اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ رسول اللہؐ نے صراحتاً کسی کو خلیفہ نہیں کیا اور اس پر اجماع  
ہے اہل سنت کا۔ خاص عیاضی نے کہا اس میں صرف بکر بن اصف مہدواحد نے خلافت کیا جو کہتا ہے کہ حضرتؐ نے نص کر دیا تھا اب بکرؓ کی  
خلافت کے لیے۔ اور ابن زبیرؓ نے کہا کہ جس کی خلافت کے لیے آپؐ نے نص کیا تھا حیدر اور افضہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ کی خلافت  
کے لیے آپؐ نے نص کیا تھا اور یہ سب دعویٰ باطل ہیں کہ اگر ایسا کیا ہوتا تو صحابہ خلافت کے باب میں اس کا خلاف نہ کرتے اور اب بکرؓ کی  
خلافت اختیار نہ کرتے اور چران کے کہنے سے حضرت علیؓ کی خلافت اختیار نہ کرتے اور پھر حضرت علیؓ کی رائے جو چھ آدمیوں میں سے کسی  
ایک کے لیے تھی اس کو نافذ نہ کرتے اور کسی نے ان موقعوں پر خلافت نہیں کی نہ حضرت علیؓ اور نہ حضرت ابو بکرؓ نے حضرت کی وصیت  
کا دعویٰ کیا پھر جو کوئی یہ دعویٰ کرے کہ حضرت نے ان میں سے کسی کے لیے خلافت کی وصیت کی تھی اس نے ساری امت محمدیؐ کو خطائی  
خوف منسوب کیا اور یہ کسی بلی قبلہ کو جان نہیں ہے کہ صحابہ کو باطل پر اتفاق کرنے کی نسبت دیا ہے۔ ابھی

اللہ ﷻ۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا تو مجھے یقین ہوا کہ وہ کسی کو غلیفہ نہ کریں گے۔

۴۷۹۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے میں ام المومنین حضرت رضی اللہ عنہا کے پاس گیا انہوں نے کہا کیا تم کو معلوم ہے کہ تمہارے باپ کسی کو غلیفہ نہیں کریں گے؟ میں نے کہا ایسا نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا وہ ایسا ہی کریں گے۔ میں نے قسم کھائی کہ میں ان سے اس کا ذکر کروں گا پھر چپ رہا دوسرے دن صبح کو بھی میں نے ان سے نہیں کہا لیکن میرا حال ایسا تھا جیسے کوئی پہلا کو ہاتھ میں لیے ہو (قسم کا بوجھ تھا)۔ آخر میں لوکلورائن کے پاس گیا انہوں نے لوگوں کو حال پوچھا میں بیان کرتا رہا پھر میں نے کہا میں نے لوگوں سے ایک بات سنی تو قسم کھائی کہ آپ سے ضرور اس کا ذکر کروں گا وہ کہتے ہیں کہ آپ کسی کو غلیفہ نہیں کریں گے اور اگر آپ کوئی چرائے والا ہو اور انٹوں کا یا بکریوں کا پھر وہ آپ کے پاس چلا آوے ان لاٹوں یا بکریوں کو چھو کر تو آپ یہ سمجھیں گے کہ وہ جانور برباد ہو گئے اس صورت میں آدمیوں کا خیال بہت ضروری ہے۔ میرے اس کہنے سے انکو خیال ہوا اور ایک گھڑی تک وہ سر جھکائے رہے پھر سر اٹھایا اور کہا کہ اللہ جل جلالہ اپنے دین کی حفاظت کرے گا اور میں اگر غلیفہ نہ کروں تو رسول اللہ ﷺ نے کسی کو غلیفہ نہیں کیا اور اگر غلیفہ کروں تو حضرت ابو بکرؓ نے غلیفہ کیا ہے۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا پھر قسم خدا کی جب انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کا ذکر کیا تو میں سمجھ گیا کہ وہ رسول اللہ کے برابر کسی کو نہیں کرنے والے اور وہ غلیفہ نہیں کریں گے۔

۴۷۹۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ ذُكِرْتُ عَلَى خُفْصَةَ وَهِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَغْلَيْتُ أَنْ أَهْلًا عَمْرٍ مُسْتَخْلِفٌ قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ يَفْعَلُ قَالَتْ إِنَّهُ فَاعِلٌ قَالَ فَخَلَفْتُ لِي أَكَلْتُهُ فِي ذَلِكَ فَسَكَنْتُ حَتَّى غَدَوْتُ وَلَمْ أَكَلْتُهُ قَالَ فَكُنْتُ كَأَنَّمَا أَتَمَلُّ بِسَيْفِي حَتَّى حَتَّى رَحِمْتُ فَخَلَفْتُ عَلَيْهِ فَسَأَلَنِي عَنْ خَالِ النَّبِيِّ وَأَنَا أَخْبِرُهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَهُ بَنِي مَسْعُودٍ النَّاسُ يَقُولُونَ مُقَاتِلَةٌ قَالَتْ أَنْ أَقُولَهَا لَنْ رَغِمُوا أَتَاكَ عَمْرٍ مُسْتَخْلِفٌ وَإِنَّهُ لَوْ كَانَ لَنْ رَأَيْتُ إِيَّاهُ أَوْ رَأَيْتُ عَمْرٍ ثُمَّ سَأَلَنِي وَتَوَكَّلْتُهَا رَأَيْتُ أَنْ قَدْ صَبَّحَ فَرَعَانَةُ هَاسِبٌ أَشَدُّ غَلًا فَوَلَفَقَ قَوْلِي فَوَضَعَ رَأْسَهُ مَسَاعَةً ثُمَّ رَفَعَهُ إِلَيَّ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَحْفَظُ دِينَهُ رَأَيْتُ لَيْسَ لَا اسْتَخْلَفُوا قَوْلًا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْتَخْلِفْ وَإِنْ اسْتَخْلَفَ قَوْلًا ابْنُ بَكْرٍ قَدْ اسْتَخْلَفَ قَالَ قَوْلًا مَا هُوَ إِلَّا أَنْ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا بَكْرٍ فَهَلَفْتُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَنْتَقِلُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلًا وَإِنَّهُ عَمْرٍ مُسْتَخْلِفٌ.

(۴۷۹۴) یہ حدیث رسول اللہ کی بیوی ابو بکر صدیق کی بیوی سے مندرج ہے کہ حضرت ابو بکر کا فعل بھی خلاف شرع نہ تھا مومن کا یہی کام ہے کہ رسول اللہ کا فعل حق ہے اور جب آپ کا قول یا فعل بیعت صحیح جائے پھر اس کے خلاف میں دوسرے کسی صحابی یا امام یا مجتہد یا قادی یا بادشاہ یا حاکم کے قول اور فعل کی کچھ پروا نہ کرے اور اپنے ظہیر کے طریقہ پر چلے۔ واللہ اعلم کو کا حق اور میری دگر ہے اپنے حبیب اکرم ﷺ کا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ طَلَبِ الْإِمَارَةِ وَالْحِرْصِ عَلَيْهَا

باب : اہمیت کی درخواست اور حرص کرنا منع ہے

۴۷۱۵- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُرَّةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( يَا حَنْدَ الرَّحْمَنِ لَا تَسْأَلَنَّ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ أَكَلْتَ مِنْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أَجِئْتَ عَلَيْهَا )).

۴۷۱۵- عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اے عبدالرحمن امت درخواست کر عہدے اور حکومت کی کیونکہ اگر درخواست سے تجھ کو ملے تو خدا تجھے چھوڑ دے گا اور جو بغیر سوال کے ملے تو خدا سے تعاقب تیری بند کرے گا۔

۴۷۱۶- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثِ خَرَمٍ.

۴۷۱۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرل

۴۷۱۷- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ ذَعَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَرَحْلَانِ مِنْ بَنِي عَمِي فَقَالَ أَحَدُ الرَّحْلَيْنِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُرِيدُ أَنْ يَنْفُسَ مَا وَفَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ لَا خَيْرَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ (( إِنَّا وَاللَّهِ لَا نُوَلِّي عَلَى هَذَا الْفِعْلِ أَحَدًا سَأَلَهُ وَلَا أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ )).

۴۷۱۷- ابو موسیٰ سے روایت ہے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور میرے ساتھ دو میرے چچا زاد بھائی تھے۔ ان میں سے ایک بولا یا رسول اللہ! ہم کو حکومت دیجئے کسی ملک کی ان ملکوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دیے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا۔ آپ نے فرمایا قسم خدا کی ہم نہیں دیتے حکومت اس شخص کو جو اس کی درخواست کرے اور جو اس کی حرص کرے۔

۴۷۱۸- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ رَحْلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِيِّينَ أَخَذْنَاهُ عَنْ نَجِيبِي وَالْأَخَرُ عَنْ بَسَارِي فَكَلَّمْنَاهُ سَأَلْنَا الْفِعْلَ وَالنَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ فَقَالَ (( مَا

۴۷۱۸- ابو موسیٰ سے روایت ہے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور میرے ساتھ دو آدمی تھے ایک دائقی طرف اور ایک بائیں طرف دونوں نے حضرت سے درخواست کی کام کی اور آپ مساوات کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا اے ابو موسیٰ! یا عبد اللہ بن قیس (ابو موسیٰ کا نام ہے) تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا یا رسول اللہ! قسم

(۴۷۱۸) یہ ایک ایسا مقدمہ تھا جو کہ اگر اس پر اس زمانہ کے حکام عمل کریں تو ہزاروں خرابیوں سے محفوظ رہیں گا کلام اور خدمت کی وہی لوگ درخواست کرتے ہیں جن کو عاقبت کمال کار نہیں ہو تا اور شرطیں لینا اور عقل اللہ کو مستحکم کلام ہوتا ہے۔ پس انہوں کی سزا یہ ہے کہ ان کو کوئی کام نہ دیا جائے۔

نووی نے کہا مہرہ کے نقل پر اتفاق ہے لیکن اختلاف ہے کہ اس سے قویہ کرنا واجب ہے یا مستحب ہے؟ ہاںک مشاغل اور احمہ کے نزدیک قویہ کر دینا ہے اور ان حضرات نے اس پر اجماع صحابہ کا نقل کیا ہے اور عاصی اور حسن اور بشیر انکی کوراجع صنف اور اہل ظاہر کے نزدیک قویہ نہ کر ان کے لئے وجہ قویہ کرے تو خدا اللہ فائدہ ہو گا پر دنیا میں وہ عقل سے نہیں بچے گا اور عطائے کہا اگر وہ مسلمان ہیں اچھا

اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا انہوں نے اپنے دل کی بات مجھ سے نہیں کہی اور مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ کام کی درخواست کریں گے گویا میں آپ کی مسواک کو دیکھ رہا ہوں وہ بیٹے ہونٹ کے پٹھری ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا اہم اس کو کام کہی نہیں دیتے جو کام کی درخواست کرے لیکن تم جاؤ اسے ابو موسیٰ یا عبد اللہ بن قیس پھر ان کو یمن کے صوبے کا حکام بنا کر بھیجا بعد اس کے معاذ بن جبل کو روانہ کیا (تاکہ وہ بھی شریک رہیں ابو موسیٰ کے)۔ جب معاذ وہاں پہنچے تو حضرت ابو موسیٰ نے کہا کہ اور ایک گدہ ان کے لیے بچالیا۔ اتفاق سے وہاں ایک شخص قید میں بکڑا ہوا تھا معاذ نے کہا یہ کیا ہے؟ ابو موسیٰ نے کہا یہ یہودی تھا پھر مسلمان ہوا پھر کبکھت یہودی ہو گیا اپنا برادرین اختیار کیا۔ معاذ نے کہا میں نہیں جنھوں کا جب تک یہ قتل نہ ہو گا اللہ اور اس کے رسول کے حکم کے موافق تین بار یہی ہو گیا پھر ابو موسیٰ نے حکم دیدہ قتل کیا گیا بعد اس کے دونوں نے شب بیداری کا ذکر کیا معاذ نے کہا میں تو سوتا بھی ہوں اور عبادت بھی کرتا ہوں رات کو اور مجھے امید ہے کہ سوئے میں بھی کچھ کوئی ثواب ملے گا جو عبادت میں ملتا ہے۔

باب ۱۰ بے ضرورت حاکم بننا اچھا نہیں ہے

۱۹۷۳-۳- ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے خدمت نہیں دیتے۔ آپ نے اپنا ہاتھ

قُولُ يَا أَيُّهَا مُوسَىٰ أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ۖ قَالَ فَفَلَسْتُ وَالْبَدِي لَعَلْتُ مَا لَحَوْ مَا أَطْعَمَنِي عَلَىٰ مَا مَيَّ أَنفُسَهُمَا وَمَا خَفَرَتَا أَنفُسَا يَنْظُرَانِ لَعَلَّ قَالِ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَىٰ سِوَاكَ تَحْتَ شَتْبِهِ وَقَدْ قَصَصْتُ فَلَانِ ۖ (۱) لَوْ لَا لَسْتَعْمَلُ عَلَىٰ عَمَلًا مِنْ أَوَادَةٍ وَلَكِنْ أَذْهَبَ أَنْتَ يَا أَيُّهَا مُوسَىٰ أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ۖ فَبَعَثَهُ عَلَىٰ أَنفُسِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ مُنَادًا بِنِ حَبَلٍ فَلَمَّا دَرِمَ عَلَيْهِ قَالَ أُنْزِلْ وَالْقَىٰ لَوْ وَسَادَةٌ وَإِنَّا رَجُلٌ عِنْدَهُ مَوْتٌ قَالِ مَا هَذَا قَالَ هَذَا كَانَ يَهُودِيًّا مَا سَلَّمْتُ ثُمَّ رَاجَعَ دِينَهُ مِنَ الشَّوْءِ فَتَبَوَّأَ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّىٰ يُقَالُ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَقَالَ أَجْلِسْ نَعَمْ قَالَ لَا أَجْلِسُ حَتَّىٰ يُقَالُ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَقِيلَ ثُمَّ تَنَازَعُوا فَبَيَّاهُ مِنْ قَالِي فَقَالَ أَجْلِسْ مُعَاذَ اللَّهِ إِنَّا قَاتِلَانِ وَأَقْرَبُ وَلَوْ خَوَّ فِي مَوْتِي مَا أَرَاؤُنِي فَرَمَنِي

بَابُ كَرَاهَةِ الْإِمَارَةِ بِغَيْرِ حُضُورَةٍ

۴۷۱۹- عن أبي ذرٍّ رضي الله عنه قال قلت يا رسول الله ﷺ إني لستعجلني قال فاضرب يده

ہو تو اس نے توہ نہ کروا میں گے اور کافر مسلمان ہو کر نہ ہو گیا تو توہ کر لو میں گے۔ شافعی اور حنفی کے صحاب کے نزدیک توہ کرنا واجب ہے اور فی الفور توہ کرنا چاہیے اور ایک روایت میں میں دن کی مہلت دیں گے اور یہ قول ہے ابک اور ابو حنیفہ اور ابو ہریرہ اور اہل حق کا اور حضرت علی سے ایک بیوی کی مہلت مقرر ہے اور اگر عورت بھی نہ ہو تو اس کا بھی علم جمہور کے نزدیک محل مرد کے ہے یعنی وہ بھی قتل کی جاوے گی جب تک توہ نہ کرے اس کو کوئی بخلاور ست نہیں اور ابو حنیفہ کے نزدیک عورت کو قید کریں گے اور حنفی اور قتادہ کے نزدیک اس کو کوئی ہی نہیں گے اچھی۔

(۱۹۷۳) ابو ذر رضی اللہ عنہ نے کہا اس حدیث سے یہ فقہاء کہ حق اللہ و حکومت سے پرہیز کرنا چاہیے اور جس سے نہ ہو سکے اس کو قتل کرنا چاہیے البتہ جو کہ سکے اور یقین ہو انصاف اور عدالت کا یہ قول کرے۔ پھر اگر انصاف کرے اور سب کے حق لدا کرے تو اس کا ثواب بھی بڑا ہے۔





۳۷۲۳- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا اس کی رعیت کا (حاکم سے مراد مختلم اور گھراں کار اور محافظ ہے)۔ پھر جو کوئی بادشاہ ہے وہ لوگوں کا حاکم ہے اور اس سے سوال ہوگا اس کی رعیت کا کہ اس نے اپنی رعیت کے حق اور اس کے ان کی جان و مال کی حفاظت کی یا نہیں اور آدمی حاکم ہے اپنے گھروں اور اس سے سوال ہوگا ان کا اور عورت حاکم ہے اپنے خاوند کے گھر کی اور بچوں کی اس سے ان کا سوال ہوگا اور غلام حاکم ہے اپنے مالک کے مال کا اس سے اس کا سوال ہوگا۔ غرض یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک شخص حاکم ہے اور تم میں سے ہر ایک سے سوال ہوگا اس کی رعیت کا۔

۳۷۳۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۷۲۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۷۲۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے مال کا محافظ ہے اور سوال ہوگا اس کا۔

۳۷۲۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۳۷۲۹- حسن سے روایت ہے عبد اللہ بن زیاد مفضل بن یزید کے پچھنے کو آیا جس پھاری میں وہ مر گئے تو مفضل نے کہا میں ایک حدیث تم سے بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہؐ سے سنی ہے

(۳۷۲۳) ہاں یہاں تک کہ جو شخص بیمار ہے وہ حاکم ہے اپنے لوگوں اور غلام اور لونڈیوں کا اگر مالدار ہے اور جو متفل ہے تو حاکم ہے اس کے لئے اور اسے مالک۔

۴۷۲۴- عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَ أَلَا تَكَلِّمُ رَاعٍ وَكَلِّمُ مَسْئُولٍ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَإِلَّا مِمَّا يَدْرِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِي بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَلَمَّا رَأَى رَاعِيَةً عَلَى بَيْتِ بَنَاتِهِا وَوَلَدِهِا وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا تَكَلِّمُ رَاعٍ وَكَلِّمُ مَسْئُولٍ عَنْ رَعِيَّتِهِ.

۴۷۲۵- عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَذَا بِمَثَلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ

۴۷۲۶- عَنْ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ بِهَذَا بِمَثَلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ عَنْ نَافِعٍ

۴۷۲۷- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَمْنَعُنِي حَدِيثُ نَافِعٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ وَرَأَيْتُ فِي حَدِيثِ الرَّهْزِيِّ قَالَ وَحَدَّثْتُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ ((الرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ))

۴۷۲۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَ أَلَا تَكَلِّمُ رَاعٍ وَكَلِّمُ مَسْئُولٍ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَإِلَّا مِمَّا يَدْرِي عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلَى أَهْلِي بَيْتِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَلَمَّا رَأَى رَاعِيَةً عَلَى بَيْتِ بَنَاتِهِا وَوَلَدِهِا وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُمْ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلَى مَالِ سَيِّدِهِ وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ أَلَا تَكَلِّمُ رَاعٍ وَكَلِّمُ مَسْئُولٍ عَنْ رَعِيَّتِهِ.

۴۷۲۹- عَنْ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْنَابٍ مَعْقِلُ بْنُ مَسَارِ الْمَكْرَزِيِّ فِي مَرْثِيهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ قَسَالٌ مَعْقِلُ بْنُ أَبِي مُحَاسِنٍ حَدَّثَنَا





محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی بیوی ہے۔ عائشہ نے کہا کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں بھی بیوی تھی؟ بیوی تو بعد وہاں میں ہے اور غیر لوگوں میں۔

باب : خیمت میں چوری کرنا کیسا گناہ ہے

۳۳۷۳۔ ابویوسف سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ مکرے ہوئے (ہم کو الصیحت کرنے کو) تو یہاں فرمایا آپ نے خیمت کے بال میں چوری کرنے کا اور بڑا گناہ فرمایا اس کو پھر فرمایا میں نہ پاؤں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن وہ آوے اور اس کی گردن پر ایک اونٹ بڑا ہوا ہو وہ کہتا ہو یا رسول اللہ میری مدد کیجئے میں کیوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے۔ (نوہی نے کہا جہنم میں بغیر خدا کے حکم کے نہ مغفرت کر سکتا ہوں نہ شفاعت اور شاید پہلے آپ فصر سے آیا فرمادیں پھر شفاعت کریں پھر علیہ دو موعود ہو جیسے کتاب الایمان میں گزرا کہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر ایک گھوڑا لے ہوئے جو جہنم کا ہو اور کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجئے میں کیوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں تو تجھ سے کہہ چکا تھا (یعنی دنیا میں اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچا دیا تھا کہ چوری کی سزا موت بڑی ہے۔ پھر تو نے کاتب کو پتہ دئی کی۔ نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن آوے اپنی گردن پر ایک بکری لے ہوئے جو میسین میسین کر رہی ہو اور کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجئے میں کیوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تجھے خدا کا حکم پہنچا دیا تھا۔ نہ پاؤں میں تم میں سے کسی کو وہ قیامت کے دن

اجلس) فَإِنَّمَا أَنتَ مِنَ النَّحَالِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَافٍ وَهَلْ كَانَتْ لَهُمْ نَحَالَةٌ إِذْ كَانَتْ الشُّعْبَةُ تَغْدِيهِمْ وَمِنْ غَيْرِهِمْ

باب غلظ تحريم الغلول

۷۷۲۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَامَ يَوْمَ مَدَكَرَ الْغُلُولُ فَمَطَطَةٌ وَعَطَفَ لُتْرَةٌ نَمَ فَاَل (۱) لَا أَتَيْنُ أَحَدَكُمْ بِجِيءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رِغَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْضِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَتَلَعْتَ لَا أَتَيْنُ أَحَدَكُمْ بِجِيءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حِمْلَةٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْضِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَتَلَعْتَ لَا أَتَيْنُ أَحَدَكُمْ بِجِيءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةٌ لَهَا لُغَاءٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْضِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَتَلَعْتَ لَا أَتَيْنُ أَحَدَكُمْ بِجِيءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ نَفْسٌ لَهَا صِبَاحٌ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْضِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَتَلَعْتَ لَا أَتَيْنُ أَحَدَكُمْ بِجِيءٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ وَفَافٍ تَخْفِقُ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْضِي فَأَقُولُ لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ أَتَلَعْتَ لَا

(۳۷۳۳) ہذا ہے یہاں تھے وہاں حضور کے ہیں۔ نوہی نے کہا مسلمانوں نے اتفاق کیا ہے کہ غلول یعنی خیمت کے مال میں سے چوری کرنا حرام اور بڑا گناہ ہے اگر چہ اسے مال کو بیکردے۔ اگر نظر حقوق ہو چلے اور مکر میں مال کا پہنچا پھر ایک حق دانے کو کھسن نہ تو اس میں ملکہ کا اختلاف ہے۔ شافعی اور ایک مالک کے نزدیک وہ مال نامی حاکم کے سپرد کر دے مثل اور اسوہی ضابطہ کے اور حضرت عائشہ مسعودہ اور اس جہاں اور معاویہ اور حسن اور زبیری اور اوزاعی اور مالک اور قوری اور لیث اور ابیہ اور جہور کے نزدیک جس اس کا نام کوادی ہے اور جاتی معذرت کر دے اور چرانے والے کو نام بھی حواس کیجے سزا دے۔ لیکن اس کا اسباب نہ چلاوے۔ مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ مالکی قول ہے کہ

أَتَيْنُوا أَحَدَكُمْ بِحَبْرَةٍ نَوْمِ الْفَيَافِي عَلَى رَقِيبَةٍ  
حَدَّثَنَا قُتَيْبٌ بِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ أَهْبَطَ فَنَاقِلُونَ لَهُ  
أَمْلَأَتْ لَيْلَ حَبْرَةٍ قَدْ أَتَمَّتْ

آؤے اپنی گردن پر کوئی چٹان لے ہوئے جو چھاری ہو (جس کا اس  
نے دیا میں خون کیا ہو) پھر کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجئے میں  
کہوں مجھے کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تجھے اللہ کا حکم پہنچایا تھا نہ  
پاؤں میں کسی کو تم میں سے وہ قیامت کے دن آؤے اپنی گردن پر  
کپڑے لے ہوئے جو لاڑے ہوں (جس کو اس نے چھایا تھا دیا  
میں) یا چھپاؤں کا قدر کی جو چھاری ہوں (جس میں اس کے اوپر کے  
حقوق لکھے ہیں) یا اور چھپتا جو لی رہی ہوں (جس کو اس نے دیا  
میں چھایا تھا) پھر کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجئے میں کہوں مجھے  
کچھ اختیار نہیں ہے میں تو تجھے خبر کر چکا تھا نہ پاؤں تم میں سے  
کسی کو وہ قیامت کے دن آؤے اپنی گردن پر سونا چاندی پیسہ وغیرہ  
لے ہوئے لاڑے یا رسول اللہ میری مدد کیجئے میں کہوں مجھے  
کچھ اختیار نہیں ہے میں نے تو تجھے خبر کر دی تھی۔

۴۳۵- ترجمہ دی جولوہ پر گزرا۔

۴۳۵- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ  
حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي حَتَّابٍ

۴۳۶- ترجمہ دی جولوہ پر گزرا۔

۴۳۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَاقِلُونَ فَكُفَّمُوا وَانْقَضَ  
الْحَبْرَتُ قَالَ حَبْرَةٌ ثُمَّ سَمِعْتُ بِحَبْرَةٍ نَعْدُ  
ذَلِكَ يُحَدِّثُهُ فَمَحَدَّثَنَا بِحَبْرَةٍ مَا حَدَّثَنَا عَنْهُ الْوَبُ

۴۳۷- ترجمہ دی جولوہ پر گزرا۔

۴۳۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَبْرَةٍ حَبْرَةٍ

بقیہ اور محمول اور ملائی کے نزدیک اس کا گھرا اور اسب سب چھایا چاہے صرف اختیار اور کپڑے پہنے ہو وہ چھوڑ دینے چاہی۔  
اور میں نے کہا کہ چھایا اور صلیب کو چھوڑ دیں۔ اور دلیل ان کی حدیث ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ وہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ  
مشہور ہوا اس کے ساتھ صحابہ کرام میں سے اسلم سے اور وہ ضعیف ہے۔ طلحہ نے کہا کہ یہ روایت صحیح ہے کہ محمول ہے اس زمانے پر جب سرائے ملی  
درست تھی جیسے (کافران و سچے دانے کا آدھا ملے لیا پھر منسوب ہو گئی) یعنی اب اللہ کی شریعت میں تو یہ بالمال جائز نہیں ہے بلکہ  
کہ مال سے بالکل خلاف شرع ہے۔

بَابُ تَحْرِيمِ هَذَانِ الْأَعْمَالِ

٤٧٣٨- عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَعْتَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُحْمًا مِنْ فَالَسٍ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ: لِي أَكْثَرُ لِي فَأَنْتَ مَقَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَيْسِ مَسْجِدِ اللَّهِ وَالنَّبِيِّ عَلَيْهِ رَحْمَانٌ (( مَا بَالُ عَامِلٍ أَتَعْمَلُ فَيَقُولُ هَذَا لَكُمْ وَهَذَا أَكْثَرُ لِي أَفَلَا قَدْ هِيَ تَبَتِ أَيْهَ أَوْ هِيَ تَبَتِ أُمُّهُ حَتَّى يَنْظُرَ أَتَهْدِي إِلَيْهِ أَمْ لَا وَاللَّهِ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْنَهُمَا بَيْنَ أَحَدٍ مِنْكُمْ وَمِنْهَا شَيْءٌ بَلَا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى غَنَاقٍ يَجُوزُ لَهُ رُحْمَةُ أَوْ بَقَرَةٌ لَهَا عَوَاذُ أَوْ شَاةٌ يَجُوزُ )) ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَتْهَا شَفَرَتِي بِعَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ خَلِّ بَلْعَتِ مَرْثَتِي

باب: جو شخص سرکاری کام پر مقرر ہو تو تنہ نہ لے  
٤٧٣٨- ابو حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اسد کے قبیلہ سے ایک شخص کو جس کو ان کو اپنے کہتے تھے صدقہ وصول کرنے پر مقرر کیا جب وہ لوٹ کر آیا تو کہنے لگا یہ آپ کا مال ہے اور یہ مجھے تنہ کے طور پر ملا آپ منہ پر کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور مسائل کی پھر فرمایا کیا حال ہے اس شخص کو اس کا جس کو میں مقرر کرنا ہوں پھر وہ کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھے دیا ہے ملاحظہ اپنے باپ یا ماں کے گھر میں تین دن نہ بیٹھا پھر دیکھتے کہ اس کو دیا گیا نہیں (یعنی اگر اس وقت بھی جب سرکاری کام نہ ہو کوئی دیا کرے ہو تو اس کا دیا کام کے بعد بھی درست ہے ورنہ ظاہر ہے کہ اس نے دیا دیا سے دیا ہے یہ کسی فرض سے اور ایسا دیا لینا حرام ہے۔) قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی ہاں ہے کوئی تم میں سے ایسا نہ لے گا مگر قیامت کے دن اپنی گردن پر لا کر اس کو لائے گا اور وہ ہوگا تو وہ بڑا ناہوگا گائے ہوگی تو وہ چلائی ہوگی، بکری ہوگی تو وہ بیس بیس کرتی ہوگی۔ پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ آپ کی انگلیوں کی سفیدی ہم کو نظر آتی اور آپ نے فرمایا اللہ! میں نے (تیرا حکم) پکڑ لیا۔

٤٧٣٩- ترجمہ و نقل جو اوپر گذرا اس میں یہ ہے کہ وہ شخص قبیلہ ازہ سے تھا۔

٤٧٣٩- عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ السَّاعِدِيِّ قَالَ اسْتَعْتَلَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُحْمًا مِنْ فَالَسٍ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا هَذَا؟ فَقَالَ: لِي أَكْثَرُ لِي فَأَنْتَ مَقَامَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَيْسِ مَسْجِدِ اللَّهِ وَالنَّبِيِّ عَلَيْهِ رَحْمَانٌ (( أَلَا قَدْ هِيَ تَبَتِ أَيْهَ أَوْ هِيَ تَبَتِ أُمُّهُ حَتَّى يَنْظُرَ أَتَهْدِي إِلَيْهِ أَمْ لَا وَاللَّهِ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بَيْنَهُمَا بَيْنَ أَحَدٍ مِنْكُمْ وَمِنْهَا شَيْءٌ بَلَا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى غَنَاقٍ يَجُوزُ لَهُ رُحْمَةُ أَوْ بَقَرَةٌ لَهَا عَوَاذُ أَوْ شَاةٌ يَجُوزُ )) ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَتْهَا شَفَرَتِي بِعَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ خَلِّ بَلْعَتِ مَرْثَتِي

٤٧٤٠- ابو حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

٤٧٤٠- عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

اس کے قبیلہ سے ایک شخص کو شے اس لیے کہتے تھے بنی سلم کے صدقہ تکمیل کرنے کے لیے مقرر کیا۔ جب وہ آیا تو آپ نے اس سے حساب لیا وہ کہنے لگا یہ تو آپ کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے (جو لوگوں نے مجھ کو دیا)۔ آپ نے فرمایا تو اپنے باپ یا ماں کے گھر میں بیٹھا ہوتا تیرا ہدیہ میرے پاس آجاتا اگر تو سچا ہے۔ پھر آپ نے خطبہ سنا یا ہم کو اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور سناش کی بعد اس کے فرمایا میں تم میں سے کسی کو کام پر مقرر کرنا ہوں ان کا میں سے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو دیے پھر وہ آتا ہے اور کہتا ہے یہ تمہارا مال ہے اور یہ مجھ کو دیا ہے خدا وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر کیوں نہ بیٹھا رہا پھر اس کا ہدیہ اس کے پاس آجاتا اگر وہ سچا ہے۔ قسم خدا کی کوئی تم میں سے کوئی چیز ناحق نہ لے سکے اللہ تعالیٰ سے ملے گا اس کو لاوے ہوئے اور میں پچھوں گا تم میں سے جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ملے گا اور اللہ تعالیٰ سے ملے گا اور وہ بڑا دار ہوا گا یا کھائے کھائے ہوئے وہ آواز کرتی ہوگی یا بکری اٹھائے ہوئے وہ چلائی ہوگی پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا یہاں تک کہ آپ کی انگلیوں کی سفیدی دکھائی دی اور آپ نے فرمایا اللہ میں نے پہنچا ہے۔ اور تمہارے کہنے میں میری آنکھ نے یہ دیکھا وہ میرے کان نے یہ سنا۔ ۳۷۴- ترجمہ دی جولوہ پر گزرا اس روایت میں اختلاف زیادہ ہے کہ اور حید نے کہا نہ ابن ثابت سے پوچھو وہ بھی اس وقت میرے ساتھ موجود تھے۔

عَنْهُ قَالَ اسْتَعْمِلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ الْأَزْدِ عَلَى صَدَقَاتٍ بِي سَلَامٍ تَدْعِي سِرِّي فَأَتَاهُ فَأَمَّا حَسْبُهُ قَالَ خَدَا حَفْلَكُمْ وَهَذَا حَبِيبَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَلَمَّا جَلَسْتُ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأَمَلْتُ حَتَّى تَأْتِيكَ هَدِيَّتُكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا ثُمَّ عَطَيْتَ مُحَمَّدَ اللَّهِ وَأَتَيْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي اسْتَعْمِلْتُ الرَّجُلَ مِنْكُمْ عَلَى الْفَعْلِ مِنْهُ وَأَتَيْتُ اللَّهَ فَيَأْتِي فَيَقُولُ هَذَا مَا لَكُمْ وَهَذَا حَبِيبَةُ أَهْبَيْتُ لِي أَفَلَا جَلَسْتُ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأَمَلْتُ حَتَّى تَأْتِيَهُ هَدِيَّتُهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا وَاللَّهِ لَا يَأْخُذُ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْهَا شَيْئًا بَعْدَ حَقِّهِ إِلَّا لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى بِحَبْلَةٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَلَا غَرْفَ أَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللَّهَ بِخَيْلٍ بَعِيرٍ لَهُ رُحَاةٌ أَوْ بَقَرَةٍ لَهَا حَوَارٌ أَوْ شَاةٍ يَغِيرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَمَى نِصَاصَ بَقْلِيَّتِهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَّغْتُ بَصَرُ عَيْنِي وَسَمْعُ)) أَدْمِي. ۳۷۵- عَنْ هَنَافٍ بَيْنَ الْأَسَدِ وَفِي حَدِيثِهِ حَسْبُهُ وَفِي نَحْوٍ فَسَاءَ حَسْبُهُ حَسْبُهُ قَالَ أَلُو الْأَسَدِ وَفِي حَدِيثِهِ لَنْ تَسْمُرَ ((تَغْفِسُ وَاللَّهِ الَّذِي تَغْفِسُ يَدُهُ لَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مِنْهُ شَيْئًا)) وَرَأَى فِي حَدِيثٍ سَمِعْتُ قَالَ بَصَرُ عَيْنِي وَسَمْعُ أُنَاسِي وَسَمْعُ رَأْيِي فَاسْتَمِعْتُ وَأَمَّا حَبِيبَةُ فَهِيَ حَبِيبَةُ الْمَسْأَلَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرَأَيْتُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمِلَ رَجُلًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَخَدَا وَسَوَاءٌ كَيْفَ

۳۷۴- ابو حیدر ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو صدقہ وصول کرنے کے لیے مقرر کیا وہ بہت سی چیزیں لے کر آیا اور کہنے لگا یہ تو آپ کا مال ہے یہ مجھے ہدیہ میں

ملا ہے۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے لایہ گزری۔ عروہ نے کہا میں نے ابو سعید ساعدی سے پوچھا یہ حدیث تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں شک آپ کے منہ سے میرے کان نے سنی۔

۴۳۳ھ - حدیث ابن عمرؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص کو تم میں سے ہم کسی کام پر مقرر کریں پھر وہ ایک سوئی پاس سے زیادہ پھپھار کے قوہ غول ہے قیامت کے دن اس کو لے کر آوے گا۔ یہ سن کر ایک مرفولہ انصاری کھڑا ہوا گویا میں اس کو دیکھ رہا ہوں اور یوں رسول اللہ ﷺ کا منہ مجھ سے لے چکے۔ آپ نے فرمایا مجھے کیا ہوا وہ بولا میں نے سنا آپ فرماتے تھے ایسا ایسا (یعنی ایک سوئی کا بھی مواخذہ ہوگا)۔ آپ نے فرمایا میں کہتا ہوں اب بھی پر جس کو ہم کام پر مقرر کریں وہ تھوڑی بہت سب پیڑیں لے کر آوے گا جو اس کو طے دے لے لے کر آوے گا۔ اس سے باز رہے (اس صورت میں کوئی بھی مواخذہ نہیں ہے)۔

۴۳۴ھ - ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرد

۴۳۵ھ - ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرد

باب: در شاہد احکام یا امام کی اطاعت واجب ہے اس کام میں جو گناہ نہ ہو اور گناہ میں اطاعت کرنا حرام ہے

۴۳۶ھ - حجاج بن محمد سے روایت ہے ابن جریج نے کہا یہ آیت اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اس کی جو احکام ہوں تمہارے، عبد اللہ بن حذافہ کے باب میں اتاری جب

فَتَحَلَّ يَتَوَلَّوْا هَٰذَا لَكُمْ اَعْلٰی بِرِّیْ فَذَکَکُمْ لَعُوْهُ فَاِنْ عَزَوْتُمْ فَاَعْلٰی بِاَیِّیْ حُمَیْرٍ السَّعِیْدِیْنَ اَسَمِعْتُمْ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَاَنْتَ مِنْ مَّہْ بِرِّیْ اَعْلٰی۔

۴۷۱۲ - عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْرَافِئَةَ الْکُفَیْطِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ (( مِنْ اَسْتَعْلٰتِہٖ بِکُمْ عَلٰی عَمَلٍ فَاَعْمَلْتُمْ مِیْخَطًا لِّہَا فَاَوْفَکَ کَانَ غُلُوْلًا یَاہِیْ بِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ )) قَالَ فَقَامَ اَبُو رَافِئَہٗ اَسْوَدٌ مِنْ اَلْاَنْصَارِ کَاَنَّی السَّعْرِ اَبُو مَقَالٍ بَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا نَاکَ قَالَ سَمِعْتُکَ یَقُوْلُ کَذًا وَکَذًا قَالَ (( وَالَا اَقُوْلُ اَنَّہٗ مِنْ اَسْتَعْلٰتِہٖ بِکُمْ عَلٰی عَمَلٍ فَلَیْجِیْ بِقَلْبِہِ وَتَکْفِیْہِ لِمَا لُوْیِ مِنْہٗ اَخَذَ وَمَا نَہِیَ عَنْہُ اَتَقِیْہِ ))۔

۴۷۱۱ - عَنْ اِسْتَعْمِلَ بِہَا اَلْمُشَاہِدِیْنَ۔

۴۷۱۵ - عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْرَافِئَةَ الْکُفَیْطِیِّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ بِعَمَلِی حَلِیْمٌ۔

باب: وُجُوْبُ طَاعَةِ اَلْاَعْرَافِ فِی غَیْرِ مَغْضٰیہٖ وَتَخْرِیْجِہَا فِی الْمَغْضٰیہٖ

۴۷۱۶ - عَنْ حُصَیْحِ بْنِ حُمَیْلٍ قَالَ قَالَ لَیْسَ خُرُوجُ رَاکِلٍ بَا اَہْلِہٖا قَلْبِیْنَ اَشْوَا اَطِیْعُوْا اللّٰہَ وَاطِیْعُوْا رَسُوْلَہٗ وَکُلُوْا مِمَّا کَفَرُ بِکُمْ مِمَّ غَنِمَ

(۴۳۶ھ) - اس روایت سے معلوم ہوا کہ اولی الامر سے حاکم اور امیر مراد ہیں مسلمانوں کے۔ یہی قول ہے جہود ملقب ہوا فلک کا مفسرین اور فقہاء میں سے۔ اور جنہوں نے کہا کہ مراد ہیں۔ جنہوں نے کہ امراء اور ملحدوں اور جس نے کہا صرف عوام مراد ہیں ان کے ظنی کی۔ فرمای۔

رسول اللہ ﷺ نے اس کو ایک فن کا سرदार کر کے بھیجا، اس طرح نے کہا یاں کیا چھ سے یہ بھی ان مسلم نے انہوں نے ت سعید بن جبیر سے انہوں نے ان کہاں سے۔

۳۷۳- حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جو کوئی اطاعت کرے حاکم کی (جس کو میں نے مقرر کیا) اس نے میری اطاعت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

۳۷۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ نہیں ہے کہ جس نے میری نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

۳۷۵- حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

۳۷۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۷۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۷۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۷۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن اس حدیث میں میرے مقرر کردہ امیر کی بجائے مطلق امیر کی اطاعت کی بات ہے۔

۳۸۰- ابو ہریرہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ نے فرمایا چھ پر لازم ہے منہ اور اطاعت کرنا (حاکم کی بات کا) تطبیق اور امت

فَلَا مِنْ خِلَافَةٍ لِّمَنْ قَسَمَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْمُتَهَمُ بِنَهْ قَسَمَ فِي سِرِّهِ اَحْبَرِيْهِ بَعَثَ ابْنُ سَلِيْم عَنْ سَعِيْدِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ.

۱۷۴۷- عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ اطَاعَنِي فَقَدْ اطَاعَ اللهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهَ وَمَنْ بَطَعَ اَمِيْرِي فَقَدْ اطَاعَنِي وَمَنْ عَصَانِي)).

۱۷۴۸- عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ اطَاعَنِي فَقَدْ عَصَانِي)).

۱۷۴۹- عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ ((مَنْ اطَاعَنِي فَقَدْ اطَاعَ اللهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللهَ وَمَنْ اطَاعَ اَمِيْرِي فَقَدْ اطَاعَنِي وَمَنْ عَصَانِي اَمِيْرِي فَقَدْ عَصَانِي)).

۱۷۵۰- عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُوْغُوْهُ سَوَءٌ.

۱۷۵۱- عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا كَانَ حَيًّا.

۱۷۵۲- عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْلِكُ حَيًّا.

۱۷۵۳- عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بَدَلَتْ وَقَالَ ((مَنْ اطَاعَ اَلْاَمِيْرَ)) وَلَمْ يَقُلْ ((اَمِيْرِي)) وَكَذَلِكَ فِي حَيْثُ كَانَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ.

۱۷۵۴- عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عَلَيْكُمْ

میں اور خوشی اور رنج میں اور جس وقت حرج اور کمی کو دید۔  
(یعنی اگرچہ حاکم قہادی حق عقی بھی کریں اور جو شخص تم سے تم  
حق رکھتا ہواں کو تمہارے اوپر مقدم کریں تب بھی صبر اور  
اطاعت کرنی چاہیے اور نساؤ کو تا اور فتنہ پھیلانا منع ہے۔ نووی نے  
کہا یہ اطاعت اسی صورت میں ہے جب حاکم کا حکم خلاف شرع نہ  
ہو اور اگر شرع کے خلاف ہو تو اطاعت نہ کرے۔)

۴۵۵- ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرے دوست  
جناب رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت کی مٹنے اور اطاعت کرنے  
کی اگرچہ ایک تمام ہاتھ پاؤں کا حاکم ہو۔

۴۵۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ قلام جھٹی ہو  
ہاتھ پاؤں نکلا۔

۴۵۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۵۸- یحییٰ بن صہب سے روایت ہے انہوں نے سنا ہے کہ نبی  
سے دو حدیث بیان کرتی ہیں انہوں نے سنا رسول اللہ سے آپ  
خلفہ پڑھ رہے تھے یہ اوداع میں آپ فرماتے تھے اگر تمہارے  
لوہر ایک تمام حاکم کیا جاوے جو حکومت کرے اللہ کی کتاب کے  
موافق تو اس کی اطاعت کرو اور اس کا حکم مانو۔

۴۵۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں جھٹی ہاتھ پاؤں کے  
کا کلمہ نہیں ہے۔

۴۶۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۴۶۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے مٹی میں خطا عرافت میں۔

السمع والطاعة في غيبك وغيبك  
ونفسك ومنكروك والفرقة عليك).

۴۷۵۵- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ  
سَيِّدِي أَوْ مَتَانِي لِمَا أَسْمَعُ وَأُطِيعُ وَإِلَّا كَانَ عَذَابُ  
مُخْذَعٍ لَأَطُوعًا.

۴۷۵۶- عَنْ أَبِي عَمْرٍاءَ بَهْدًا الْإِسْلَامُ وَقَالَ  
لِي لَخَدِيعَتِ عَذَابٍ حَسْبُنَا مُخْذَعٌ لَأَطُوعًا.

۴۷۵۷- عَنْ أَبِي عَمْرٍاءَ بَهْدًا الْإِسْلَامُ كُنَّا  
قَالَ لِي إِسْرَافًا عَذَابُ مُخْذَعٍ لَأَطُوعًا.

۴۷۵۸- عَنْ نَحْسٍ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ  
جَدِّي يُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ نَبِيًّا صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَطِّبُ فِي حَقِّهِ الْوَقَاعَ وَقَالَ  
يَقُولُ (( وَلَوْ اسْتَعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَذَابٌ بِقَوْلِكُمْ  
بِكِتَابِ اللَّهِ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا )).

۴۷۵۹- عَنْ شُعْبَةَ بَهْدًا الْإِسْلَامُ وَقَالَ (( عَذَابُ  
حَبِشًا )).

۴۷۶۰- عَنْ شُعْبَةَ بَهْدًا الْإِسْلَامُ وَقَالَ (( عَذَابُ  
حَبِشًا مُخْذَعًا )).

۴۷۶۱- عَنْ شُعْبَةَ بَهْدًا الْإِسْلَامُ وَلَمْ تَذْكُرْ  
حَبِشًا مُخْذَعًا وَزَادَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ

(۴۵۵) کہ نووی نے کلام کی مذمت اس صورت میں کی ہے جب اس کو کلام نے حکومت دی ہو یا پھر زور و شوکت سے سلطنت  
مائل کر کے اور اقتدار سے حکومت دیکھو درست نہیں بلکہ اس کی شرعاً آزادی ہے انھما

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْسُ أَوْ بَعْدَهُ.

۴۷۶۲- عَنْ لُحَيْثِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحُبَابِ قَالَ سَمِعْتُهَا تَقُولُ حَجَّجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَجَّةَ قُدَاعٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَوْلًا كَثِيرًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((إِنَّ لُغْرًا عَلَيْكُمْ عِنْدَ مُجْتَذَاعٍ حَسْبُهَا قَالَتْ أَمْؤُودٌ يَقُولُ كَلِمَ بِكُنَابِ اللَّهِ فَاسْتَمْعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا)).

۴۷۶۳- عَنْ أَبِي خَمْرٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ الْمَسْعُوعُ وَالطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا مَسْعُوعَ وَلَا طَاعَةَ)).

۴۷۶۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ الْأَسَدِيِّ مَوْلَى

۴۷۶۵- عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ حَبِشَةَ وَكَلَّمَ عَلَيْهِمْ رَحُلًا فَأَرَادَ نَزْلًا وَقَالُوا لَا تَنْزِلُوا فَإِذَا نَاسٌ أَنْ يَدْخُلُوهَا وَقَالُوا فَاصْخَرُوا بِأَنَّ قَدْ قُرِئَتْ بِهَا مَذْكُورٌ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَانِ لِلَّذِينَ أَرَادُوا أَنْ يَدْخُلُوهَا ((قُلُوا دَخَلْتُمُوهَا لَمْ تَزَالُوا فِيهَا إِلَّا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَقَالُوا لِلَّذِينَ قَدْ خَلَوْا حَسْبًا وَقَالُوا ((لَا طَاعَةَ لِيَ مَعْصِيَةِ اللَّهِ إِلَّا بِمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ)).

۴۷۶۲- ام حسین بنی بن حسین کی وادی سے روایت ہے میں نے حج کیہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج وادع تو آپ نے بہت سی باتیں فرمائیں پھر میں نے سنا آپ فرماتے تھے اگر تمہارے اوپر باجیہوں کا کانا کلام بھی امیر ہو اور وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق تم کو چھٹا چاہے تو اس کی اطاعت کرو اور اس کی بات کو سنو۔

۴۷۶۳- عہد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان پر مشاوارہ ماننا اچھ ہے (حاکم کی بات کا) کہ اس کو پسند ہو یا نہ ہو مگر جب حکم کیا جائے گناہ کا تو نہ مشاوارہ ہے نہ ماننا۔

۴۷۶۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۷۶۵- امیر المؤمنین حضرت علی مرتضیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر حاکم کیا ایک شخص کو اس نے انکار کر دیا اور لوگوں سے کہا اس میں تمہیں جادہ بعضوں نے چاہا اس میں تمہیں جادوں اور بعضوں نے کہا کہ ہم انکار سے بھاگ کر تو مسلمان ہونے اور کفر چھوڑنا جنم سے ڈر کر اب پھر انکار ہی میں تمہیں یہ ہم سے نہ ہو گا پھر اس کو ذکر رسول اللہ سے بول آپ نے فرمایا ان لوگوں سے جنہوں نے کھینے کا قصد کیا تھا کہ تم تمہیں پہلے تو ہمیشہ اسی میں رہتے (کیونکہ یہ خود بخود ہے اور وہ شریعت میں حرام ہے) قیامت تک اور جو لوگ کھینے پر راضی نہ ہوئے ان کی تعریف کی اور فرمایا اللہ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں ہے بلکہ اطاعت اسی میں ہے جو دستور کی بات ہو۔

(۴۷۶۴) کہ ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر امیر اسلام قریبی نہ ہو جب تک اس کی اطاعت ان باتوں میں جو شریعت کے خلاف ہوں واجب ہے اور اس سے بظاہر ہاں دے کر حرام ہے اور اس کے ساتھ ہو کر کافروں سے ڈرنا درست ہے۔

(۴۷۶۵) کہ یہی شرع کے خلاف ہے بات ہوا اس کو بر گزشتہ ماننا چاہیے ہوتا تھا جس پر اللہ کا آپ حکم دے دے ملکہ سب مل کر لے



۴۷۶۶- عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُرَّةً وَاسْتَعْلَمَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْمَعُوا لَهُ وَيُطِيعُوا مَا أَمَرَهُمْ فِي شَيْءٍ فَقَالُوا نَحْنُ لِي حَطَبًا فَخَضَعُوا لَهُ ثُمَّ قَالَ أَوَلَمْ تَكُونُوا نَارًا فَأَوَقَدْتُمُ ثُمَّ قَالَ لَنْ يَأْمُرَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَسْمَعُوا لِي وَتُطِيعُوا فَأَلَوْا بَنِي قَالَ فَأَذْعَلُوهَا قَالَ فَطَرَّ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالُوا إِنَّمَا فَرَرْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَارٍ فَكُنُوا كَحَبْلِكَ وَتَسْكُنْ غَضَبَهُ وَطَبَقَتِ النَّارُ قَلْبًا وَرَحِمًا ذَكَّرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ «لَوْ ذَخَلْتُمُهَا مَا غَوَّخُوا بِهَا إِنَّمَا الطَّاعَةُ لِي الْمَعْرُوفِ».

۶۶۷- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور اس پر ایک انصاری و حاکم کیا (نوفی نے کہا) اس سے معلوم ہوا کہ وہ شخص عبداللہ بن حذافہ تھے اور حکم کیا لوگوں کو اس کی اطاعت کرنے کا اور اس کی بات سننے کا پھر ان لوگوں نے اس کو فہم کیا کسی بات میں۔ اس نے کہا لکڑیاں جمع کرو۔ لوگوں نے لکڑیاں جمع کیں۔ پھر اس نے کہا انکار جلاؤ انہوں نے اپنے انکار جلائے تب وہ شخص بولا رسول اللہ نے کیا حکم تو حکم نہیں دیا ہے میری بات سننے کا اور میری اطاعت کرنے کا؟ وہ بولا ہے حکم آپ نے ایسا حکم دیا ہے۔ اس نے کہا تو اس انکار میں تمہیں ہاف یہ سن کر لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے اور انہوں نے کہا ہم تو انکار ہی سے (جہنم کے) بھاگ کر رسول اللہ کے پاس آئے۔ پھر وہ اسی حال میں رہے یہاں تک کہ اس کا غصہ فرو ہو گیا تھا اور انکار بھجوا دیے گئے جب وہ لوٹ کر آئے تو انہوں نے رسول اللہ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا اگر انکار میں تمہیں چاہتے تو پھر اس میں سے نہ نکلتے۔ اطاعت کرنا اسی باب میں لازم ہے جو واجب ہو (یعنی شریعت کی رو سے معنی نہ ہو۔ نووی نے کہا) اس نے یہ بات امتحان لینے کے لیے کی تھی بلکہ حق سے اور ہر حال میں خلاف شرع بات میں سر راہ کی اطاعت نہیں کرنا چاہیے۔

۴۷۶۷- ترجمہ دی ہے جو اوپر گزر

۴۷۶۸- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ تَخَضَعُوا

۴۷۶۸- عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے بیعت کی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت اور بات

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الشُّعْ

تھے ایسے ہاتھ کو بھجا دی اور اس کو شریعت کی حالت پر چر کرنے سے باز رکھا اگر نہ اسے تو اس کو معزول کر دیں اور اس کی جگہ کسی اور غلیظ کو معزول کر دیں جو اللہ کی کتاب پر چلے اس لیے کہ اطاعت پر ڈھکھا غلیظ کی پابندی نہیں ہے بلکہ ہاتھ اور غلیظ بھی اور آدمیوں کی طرح ایک آدمی ہے جب تک وہ شریعت کے موافق چلتا ہے تو اس کی اطاعت بالذات نہیں ہے بلکہ شریعت کی اطاعت ہے اور جہاں وہ شریعت کے خلاف ہو اس کی اطاعت ضروری نہ رہی۔

(۴۷۶۸) بتا چکی باتیں اسلام کی ہیں اور جو مسلمان دنیا میں داخل ہو جائے وہ ان کی پابندی کی استطاعت سے ڈرنے والا ہے

ماننے پر تھی اور راحت میں اور خوشی اور ناخوشی میں اور گم ہمارے حق کا خیال نہ رکھا جائے اور اس امر پر کہ ہم جھگڑا کریں گے اس شخص کی سرداری میں جو اس کے لائق ہے اور ہم جگ بات کہیں گے جہاں ہوں گے کلمہ کی رد میں ہم کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔

۴۷۶۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۴۷۷۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

وَالطَّاعَةِ فِي النَّفْسِ وَالْكَسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهَةِ وَعَلَى الْاِزْوَةِ عَلَيْنَا وَأَنْ لَا تَنْزِعَ طَائِفٌ لَعَلَّهُ وَعَلَى أَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ أَتَيْنَاكُمْ لَا نَعَاذُ فِيهِ اللَّهُ تَوَكَّلْنَا عَلَيْهِ

۴۷۶۹- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ فِي هَذَا الْبَابِ وَبَقِيَّةُ

۴۷۷۰- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي حَتْمٍ أَبِي قُلَاحٍ قَالَ كَاتِبُنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعِثَ خَدِيسَةَ ابْنَةَ بَدْرَةَ

۴۷۷۱- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ثَبَّانٍ قَالَ دَعَانَا عَلَى عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَهُوَ مَرِيضٌ فَقَالَا حَدَّثَنَا أَمِيرُكُمْ اللَّهُ بِمَدِينَتِهِ يَمْنَعُ اللَّهُ بِهِ سَخِطَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَمَعْنَا فَكَانَ يَمِينًا أَحَدُ عَلَيْنَا أَنْ يَتَخَيَّرَ عَلَى الشُّعْبِ وَالطَّاعَةِ فِي الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهَةِ وَعَسْرَتَنَا وَتَسْرَتَنَا وَالْاِزْوَةِ عَلَيْنَا وَأَنْ لَا تَنْزِعَ طَائِفٌ لَعَلَّهُ قَالَ ((إِنَّ أَنْ تَوَكَّلُوا يَوْضَاكُمْ عِنْدَكُمْ مِنَ اللَّهِ فِيهِ تَوَكَّلْنَا)).

۴۷۷۱- چکہ بن امیہ سے روایت ہے ہم عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس گئے وہ بیمار تھے ہم نے کہا جان کر وہ ہم سے عداوت کو اچھا کرے انکی کوئی عداوت ہے جس سے اللہ فائدہ دے دے اور جس کو ہم نے شاہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے کہا ہم کو بخاریا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم نے آپ سے بیعت کی اور آپ نے جو عہد لیے ان میں یہ بھی تھا کہ ہم بیعت کرتے ہیں بات سننے اور اطاعت کرنے پر خوشی اور ناخوشی میں اور سختی اور آسانی میں اور ہماری حق تقیاب ہونے میں اور ہم جھگڑا کریں گے اس شخص کی خلاف میں جو اس کے لائق ہے اور اگر جب کھانا کھرا دیکھیں جو اللہ تعالیٰ کے پاس حجت ہو۔

۴۷۷۲- وہ دو مسلمان نہیں ہے بلکہ اس میں خدا کی قسمیں موجود ہیں۔ اس کو چاہیے قوبہ کرے اور راستہ جاری اور جزاوت اور بہادری اور حق کوئی اور نہ داری اختیار کرے۔

(۴۷۷۲) بخاری نے کہا کفر سے روکنا صاف ہیں اور مطلب یہ ہے کہ جب صاف صاف شرع کے خلاف حاکم کو کہے دیکھو تو اس وقت چپ نہ ہو بلکہ اس سے کہہ دو اور حق بات چاہا کہ وہ مسلمان حاکم سے قہر اور جفا کرتا کہ حرام ہے باطل اعلیٰ اسلام اگرچہ وہ لائق ہو یا ظالم اور اس کی جہل بہت ہی حد میں ہیں۔ جو اصرار کیا ہے اہل حق سے کہ اہم فرق کی وجہ سے معزول نہیں ہو تا مگر اہل کفر کے صاحب کی بعض کتابوں میں ہے کہ وہ معزول ہو چکا ہے اور معزول کا بھی یہی قول ہے اور یہ غلط ہے اصرار کے۔ اور سب معزول نہ ہونے کا یہ ہے کہ معزول کرنے میں فساد اور فتنہ کی کار ہے۔ فاضل حاضی نے کہا طائے کرام نے اصرار کیا ہے کہ ناست کا فری کج نہیں ہے اور جب اہم کافر ہو چکے تو وہ معزول ہو چکے گا ہی طرح اگر قتل ترک کر دے یا بدعت شروع کرے۔ مجدد کا بھی یہی قول ہے مگر کافر

بَابُ الْإِمَامِ جُنَّةٌ يُقَاتِلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُثَقِّي بِهِ  
 ٤٧٧٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( إِنَّمَا الْإِمَامُ  
 جُنَّةٌ يُقَاتِلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُثَقِّي بِهِ فَإِنِ امْرَأَةٌ بَغَوَى  
 اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهَذَا كَانَ لَهُ بِذَلِكَ أُخْرٌ وَإِنْ  
 يَأْمُرُ بِغَيْرِهِ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ ))

باب تمام مسلمانوں کی سپر ہے

٤٧٧٢- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے  
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امام سپر ہے اس کے پیچھے مسلمان لڑتے  
 ہیں (مافروں سے) اور اس کی وجہ سے لوگ بچتے ہیں تکلیف سے  
 (خالصوں سے) اور نصیروں سے)۔ پھر اگر وہ حکم کرے اللہ سے  
 ڈرنے کا اور انصاف کرے تو اس کو ثواب ہوگا اور جو اس کے  
 خلاف حکم دے دے تو اس پر وبال ہوگا۔

بَابُ وَجُوبِ الْوُفَاءِ بِبَيْعَةِ الْخُلَفَاءِ الْأَوَّلِ  
 قَالَ الْأَوَّلِ

باب: جس خلیفہ سے پہلے بیعت ہو اسی کو قائم رکھنا  
 چاہیے

٤٧٧٣- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی  
 ﷺ نے فرمایا میں اسرائیل کی حکومت خطیر کیا کرتے تھے۔ جب  
 ایک خطیر مرتا تو دوسرا خطیر اس کی جگہ ہو جاتا میرے بعد تو کوئی  
 خطیر نہیں ہے بلکہ خلیفہ ہو گئے اور بہت ہو گئے۔ لوگوں نے  
 عرض کیا پھر آپ ہم کو کیا حکم کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جس  
 سے پہلے بیعت کرو اس کی بیعت چوری کرو اور ان کا حق ادا کر اللہ  
 تعالیٰ ان سے کچھ لے گا جو اس نے ان کو دیا ہے۔

٤٧٧٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَنَا  
 سَبِيحٌ مُسَبِّحُهُ حَدَّثَنَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ قَالَ (( كَانَتْ بَنُو إِسْرَآئِيلَ تَسُوْمُهُمْ  
 الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ  
 بَعْدِي وَسَتَكُونُ خُلَفَاءُ نَكْرًا فَأُولَئِكَ تَأْمُرُونَ  
 فَإِنْ لَوْ بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ قَالُوا لَوْ وَأَنْفُسُهُمْ خَفِضَتْ  
 فَإِنَّ اللَّهَ سَأَلَهُمْ عَمَّا اسْتَوْعَاظَهُمْ ))

حق ہو جائے یا شرع کے احکام پر اسے بدعت لگائے تو اس کی اطاعت نہ کی جائے گی اور مسلمانوں پر  
 واجب ہے کہ اس کو معزول کریں اور اس کی جگہ ایک کام معزول کو معزول کر دینا اور بدعت لگانے کی صورت میں اس کا معزول کرنا واجب نہیں ہے  
 اس صورت میں کہ مسلمانوں کو قدرت ہو اس کے عزل کی ہو اس کے حکم سے ہجرت کرنا چاہیے اور اپنے دین کو بچانا چاہیے۔ اور افسانہ کی  
 بھی طاقت ابتدا کج نہیں لیکن اگر امامت کے بعد افسانہ ہو جائے تو بیعتوں کے نزدیک اس کا معزول کرنا واجب ہے مگر بغیر خدا اور لڑائی  
 کے معزول ہونے سے اور مجبوراً مل سکتا قائم رہا اور محمد بن ابی بکر اور عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب اور امیر المومنین علی بن ابی طالب  
 قاضی عیاض نے کہا کہ اس باب میں اس پر دعویٰ اور دعویٰ کیا ہے لیکن رد کیا ہے بیعتوں نے اس دعویٰ کو اس لیے کہ سیدنا حسن اور عبد اللہ بن  
 زبیر اور اہل مدینہ ہوا میرے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور ایک جماعت خطیر بن علی بن ابی طالب اور صدر ول کی این ایف ایف کے ساتھ ہو گئی حجاز سے  
 لڑنے کے لیے قاضی عیاض نے کہا کہ یہ ایک تکلیف پہلے تھا کہ اس کے بعد اعلان ہو گیا وادامہ اجماعی مختصر۔

(٣٤٤٣) کہ لودنے کے اس مطلب سے بدعت کا یہ ہے کہ جب ایک خلیفہ سے بیعت ہو جائے پھر اس کے ہوتے ہوئے دوسرے خلیفہ سے  
 بیعت ہو تو اول کی بیعت گجے اور دوسرے کی بیعت حرام ہے کیونکہ اس کو پھر کا حرام ہے خود دوسری بیعت پہلی بیعت معلوم ہوتے  
 ہوئے کی ہو جائے پھر میں کی ہو پھر ایک شہر میں ہو یا دو شہروں میں ہو اور انکس کے خلیفہ کو اس پر کہ ایک زمانہ میں دو خلیفہ نہیں

۴۷۷- عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ فَرْقَادٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ  
عَمَّا عَنِ ۳- مَدِينَةِ بَالَاغَةِ عَالِي سَدِّهِ بَعْدَ مَدِينَةِ ۴-

الْإِسْلَامُ وَتِلْكَ

١٧٧٥- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّمَا  
مُسْكِرُونَ بَعْدِي الزُّرَّاءُ وَأَمُورٌ تُفَكِّرُونَهَا))  
فَأَمَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَأْتُرُ عَنْ أَقْرَبِ مَا  
ذَلِكَ قَالَ ((تُؤَدُّونَ الْحَقَّ الَّذِي عَلَيْكُمْ  
وَتَسْأَلُونَ اللَّهَ الَّذِي لَكُمْ)).

۳۷۷- حضرت عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا میرے بعد حق طلی ہوگی اور ایسی باتیں جو تکی جن کو تم پر اچھا نہ لگے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر ایسے وقت میں جو رہے اس کو آپ کیا حکم کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اور اگر وہاں حق کو جو تم پر ہے (یعنی اطاعت اور فرمانبرداری) اور جو تمہارا حق ہے اس کو پھر در دگر سے انگو (کہ خدا اس کو ہدایت کرے) یا اس کو بدل کر عادل عالم تم کو دے دے۔

٧٧٦- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ النَّخَعِيِّ  
قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِنَّمَا عِنْدَ اللَّهِ بَنُ غَمْرٍ  
مِنَ النَّعَسِ خَالِسٌ فِي عِلْقِ الْحِكْمَةِ وَالنَّعَسِ  
مُتَضَاعِفُونَ عَلَيْهِ فَهَاتِبْتُهُمْ فَحَضُّتُ إِلَيْهِ فَقَالَ كُنَّا  
بِمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ  
فَمَرَرْنَا مَرَّةً قَبِيلاً مِنْ مُضِلِّحِ حَيَاتِهِ وَإِنَّا مِنْ  
بِقَضِيلٍ وَإِنَّا مِنْ مَوِيٍّ فِي حَقِيرَةٍ إِذْ نَادَى ثَابِتِي  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَضُّتُ حَابِعَةً  
فَاحْتَمَمْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ (( إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا  
عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتًا عَلَى خَيْرٍ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ  
وَيُزِيلُهُمْ شَرًّا مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ وَإِنْ أَمْتَكُمْ هَذِهِ  
جَعَلَ غَالِبَتَهَا فِي أَوَّلِهَا وَسَوَّيْتُهَا آخِرَهَا بِلَدَا  
وَأَمُورٌ فَتَكُونُهَا وَتَجِيءُ فَتَمُوتُ فَيَرِثُهَا بَعْضُهَا  
بَعْضٌ وَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هَذِهِ

۷۶۔ عبدالرحمن بن عبد رب اللہ سے روایت ہے میں مسجد میں گیا وہاں عبداللہ بن عمرو بن العاص کعبہ کے سایہ میں بیٹھے تھے اور لوگ ان کے پاس جمع تھے میں بھی گیا اور بیٹھا۔ انہوں نے کہا ہم رسول اللہ کے ساتھ تھے ایک سفر میں تو ایک جگہ اترے کوئی اپنا اذیہ درست کرنے لگا کوئی حیرانہ نے لگا کوئی اپنے چادر و س میں تھا کہ اسے میں رسول اللہ کے پچھرنے والے نے آواز دی قرآن کے لیے اٹھا ہو چاہو۔ ہم سب آپ کے پاس جمع ہوئے۔ آپ نے فرمایا مجھ سے پہلے کوئی نبی الیہ نہیں گزرا جس پر ضرورت نہ ہو اپنی امت کو جو بھڑ پات اس کو معلوم ہو جانا اور جو بری بات ہو اس سے ڈرنا اور تمہاری ہی امت اس کے پہلے حصہ میں سلاحتی ہے اور اخیر حصے میں بلا ہے اور وہ باتیں ہیں جو تم کو بری لگیں گی اور ایسے فتنے آویں گے کہ ایک فتنہ دوسرے کو چلکا اور پٹا کر دے گا (یعنی بعد کا فتنہ پہلے سے ایسا بڑھ کر ہو گا کہ پہلا فتنہ اس کے سامنے کچھ حقیقت نہ رکھے گا اور ایک فتنہ آوے گا تو ممکن کہ اس میں میری جیسی ہے پھر وہ جاننا سے گناہ دوسرا



الْأَنْصَارِ حَلَا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَا تَسْتَعِينُونِي  
كَمَا تَسْتَعِينُونَ فَلَمَّا قَالَ فَقَالَ إِنَّكُمْ تَسْتَفْتُونَ بَعْضِي  
أَمْرًا فَاصْبِرُوا حَتَّى لِقَائِي عَلَى الْخَوْصِ.

۴۷۸۰- عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ  
الْأَنْصَارِ عَمَّا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَاتَ.

۴۷۸۱- عَنْ شُعْبَةَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ وَلَمْ يَقُلْ حَلَا  
بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

بَابُ فِي طَاعَةِ الْأَمْرَاءِ وَإِنْ عَصَوْا الْفُحُوقَ

۴۷۸۲- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْخَضِرِ عَنْ  
أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
لِلْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَأُطِيعَنَّ  
عَمَّا أَمْرًا سَأَلُونَا عَنْهُمْ وَتَمْنَعُونَا حَقًّا فَمَا  
تَأْمُرُنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ  
سَأَلَهُ فِي الْغَلِيظَةِ أَوْ فِي الْغَلِيظَةِ فَحَدَّثَهُ الْأَنْصَارُ  
مَنْ قَبْلِ وَقَالَ (( اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا  
عَلَيْكُمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ )) وَ  
حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ

۴۷۸۳- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
فَحَدَّثَهُ الْأَنْصَارُ مَنْ قَبْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
(( اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْكُمْ مَا حُمِّلُوا  
وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ )).

بَابُ وَجُوبِ مُلَازِمَةِ جَمَاعَةِ الْمُسْلِمِينَ  
عِنْدَ ظُهُورِ الْفِتَنِ وَفِي كُلِّ حَالٍ وَتَحْرِيمِ  
الْخُرُوجِ عَلَى الطَّاعَةِ وَتَفَارُقِ الْجَمَاعَةِ

۴۷۸۴- عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ يَقُولُ كَانَ

انصاری نے علیہ السلام کو کما کما کر کے چھوڑ دیا آپ نے ان سے  
مجلس کو حکومت دی ہے؟ آپ نے فرمایا میرے بعد تمہاری حق  
تعلی ہوگی تو میری کمانیاں تک کہ مجھ سے طوع و عرض کو کرے۔

۴۷۸۰- ترجمہ: اسی ہے جو اوپر گزرا غایب ہے کہ اس میں علیہ السلام

۴۷۸۱- ترجمہ: اسی ہے جو اوپر گزرا غایب ہے کہ اس میں علیہ السلام  
ہوئے کا ذکر نہیں۔

باب: امیر کی اطاعت کرنے کا حکم اگرچہ وہ حق تعلی ہی کریں

۴۷۸۲- علقمہ بن ابی الخضر سے روایت ہے انہوں نے عا  
اپنے باپ سے کہا کہ سلی بن یزید ہنسی نے رسول اللہ سے پوچھا  
یا نبی اللہ اگر ہمارے امیر ایسے مقرر ہوں جو اپنا حق ہم سے طلب  
کریں اور ہمارا حق نہ دیں تو آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے جواب  
نہ دیا۔ پھر پوچھا پھر جواب نہ دیا۔ پھر پوچھا تو حضرت بن قیس نے  
مسئلہ کو گھڑیا اور کہا سنو اور اطاعت کرو۔ ان پر ان کے اعمال کا  
بروجہ ہے اور تم پر تمہارے اعمال کا۔

۴۷۸۳- اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
فرمایا سنو اور اطاعت کرو۔ ان کے عمل ان کے ساتھ ہیں اور  
تمہارے عمل تمہارے ساتھ ہوں گے۔

باب: فتنہ اور فساد کے وقت بلکہ ہر وقت مسلمانوں کی

جماعت کے ساتھ رہنا

۴۷۸۴- حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے لوگ رسول اللہ سے

الْمُسْتَأْذِنُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
عَنِ الْحَبِيرِ وَكَثُرَتْ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ مُتَّفَقَةٌ لَا  
يُخْبِرُكَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي  
حَابِلِيهِ وَشَرُّ مَعَانِنَا قَبْلَ هَذَا أَلَيْسَ قَوْلُكَ بِهَذَا  
هَذَا أَلَيْسَ شَرُّ قَالَ (( نَعَمْ )) قُلْتُ هَلْ تَنْدُ  
ذَلِكَ الشَّرِّ مِنْ شَرِّ قَالَ (( نَعَمْ وَفِيهِ ))  
(( ذَنْبٌ )) قُلْتُ وَمَا ذَنْبُهُ قَالَ (( قَوْمٌ يَسْتَقُونَ  
بَعِيرَ مَشْنِي وَيَهْتَدُونَ بِعَيْرِ هَذِي تَعْرِفُ مِنْهُمْ  
وَنَسْكَوْ )) قُلْتُ هَلْ يَنْفَعُ ذَلِكَ الْخَبْرَ مِنْ شَرِّ  
قَالَ (( نَعَمْ ذُعَاةٌ عَلَى الْوَسْبِ جَهَنَّمَ مِنْ  
أَحَابِيهِمْ إِلَيْهَا فِدْلَوَةٌ فِيهَا )) قُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ حَبْلُكُمْ لَكَ قَالَ (( نَعَمْ )) (( قَوْمٌ مِنْ  
جَلْبَتِنَا وَيَكْتَلُمُونَ بِالنَّبِيِّ )) قُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ فَمَا تَرَى إِنْ أَدْرَكَتْ ذَلِكَ قَالَ (( تَلْفُظُ  
جَمَاعَةُ الْمُسْلِمِينَ وَإِنَّمَا لَهُمْ )) قُلْتُ فَلَا لَمْ  
نَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا يَمَّا قَالَ (( فَاسْأَلُوا بَلَدَ  
الْفِرْقَى كُلَّهَا وَلَوْ أَنَّ تَصْعَقُ عَلَى أَهْلِ شَجَرَةٍ  
حَتَّى يَمُوتَ كُلُّ الْمَوْتِ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ ))

بھلی باتوں کو چھپا کر تے اور میں بری بات کو چھپا کر تے اور میں  
کہیں برائی میں نہ پڑ چکوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم  
یا حبیب اللہ! برائی میں سے بچنا چاہتے ہیں تو آپ نے فرمایا  
اسلام! اب اس کے بعد بھی کچھ برائی ہے؟ آپ نے فرمایا  
لیکن اس میں حصہ ہے۔ میں نے کہا وہ حصہ کیا؟ آپ نے فرمایا  
ایسے لوگ ہونگے جو میری سنت پر نہیں چلیں گے اور میرے  
طریقہ کے سوا اور کوئی چلیں گے ان میں اچھی باتیں بھی ہوں گی  
اور بری بھی۔ میں نے عرض کیا پھر اس کے بعد برائی ہوگی؟ آپ  
نے فرمایا اسے لوگ پیدا ہوں گے جو جہنم کے دروازے کی  
طرف لوگوں کو بلاویں گے جو ان کی بات ماننے لگاس کو جہنم میں  
ڈال دیں گے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! ان لوگوں کا حال ہم سے  
کیاں فرمائیے؟ آپ نے فرمایا ان کا رنگ ہمارا سی ہوگا اور ہمارا  
ی زبان بولیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر اس زمانہ کو  
میں پاؤں تو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا مسلمانوں کی جماعت کے  
ساتھ رہو اور ان کے امام کے ساتھ رہو۔ کہا اگر جماعت اور امام نہ  
ہوں؟ آپ نے فرمایا تو سب فرقوں کو چھوڑو اور اگرچہ ایک  
درخت کی چڑیا سے چھتا رہے مرنے تک۔

۱۷۸۵- عَنْ جَدِیَّةَ بْنِ الصَّنَاءِ قُلْتُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ إِنَّا كُنَّا بِبَشْرِ فَجَاءَ اللَّهُ بِحَبِيرٍ فَدَخَلْنَا بِهِ فَوَلَّ

(۳۷۸۳) یعنی جنگل میں چلا جاوے اور کچھ کھانے کو نہ ملے تو درخت کی ٹہنی چبا کر دے پھر ان پتوں سے نہ لے کر لگے۔ یہ اس  
حدیث میں حضرت نے بڑی بڑی گوتی کی خواہش اور قرعہ و دیگرہ کی جو گمراہ فرماتے حضرت کے بعد پیدا ہونے اور بھلائی سے جس میں حصہ  
ہے۔ انھوں نے کہا میں نے عبدالعزیز کا زمانہ مراد ہے اور میں نے ایک ہندو صحت سے سنا کہ یہ زمانہ تھا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت کے بعد ہوا۔ اس  
میں اگرچہ بھلائی تھی یہ سادہ سمجھ گئی تھی۔ نری برائی کا نہاد اب ہے جبکہ پھر یہاں دے دینی اور حکم کھانا کھانے کے لیے اور چھتر کی طرف  
لانے والے دو لوگ ہیں جو سیدھا خان بالا والے چم کے ہیں اور ان کی راہ پر چلنے والے ہیں اس وقت میں جماعت اسلام کا ساتھ دینا ہر مسلمان کو  
ضروری ہے اور ان پتوں سے چھتا رہنا واجب و لازم۔

کے بعد بھی کچھ برائی ہے؟ آپ نے فرمایا ہیں۔ میں نے کہا پھر اس کے بعد بھلائی ہے آپ نے فرمایا ہیں میں نے کہا پھر اس کے بعد برائی؟ آپ نے فرمایا ہیں۔ میں نے کہا کیسے؟ آپ نے فرمایا میرے بعد وہ لوگ حاکم ہونگے جو میری راہ پر نہ چلیں گے میری سنت پر عمل نہیں کریں گے اور ان میں ایسے لوگ ہونگے جن کے دل شیطان کے سے اور بدن آدمیوں کے سے ہونگے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس وقت میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا اگر تو اپنے زمانہ میں ہو تو سن اور ان حاکم کی بات کو اگرچہ وہ تیری بیخود ہوئے اور تیرا دل لے لے پر اس کی بات سے جا اور اس کا حکم مانو۔

۳۷۸۶- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص حاکم کی اطاعت سے باہر ہو جاوے اور جماعت کا ساتھ چھوڑ دے پھر وہ مرے تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی اور جو شخص اندھے چمٹے کے سنے لڑے (جس لڑائی کی درستی شریعت سے صاف صاف ثابت نہ ہو) ضرر ہو قوم کے لحاظ سے یا لڑنا ہو قوم کی طرف سے یا نہ لڑنا ہو قوم کی اور خدا کی رضامندی مقصود نہ ہو پھر مارا جاوے تو اس کا مارا جانا جاہلیت کے زمانے کا سا ہوگا اور جو شخص (میری امت پر) کوسٹ در لای کرے اور ایٹھے اور بھول کو ان میں سے قتل کرے اور مومن کو بھی نہ چھوڑے اور جس سے عہد ہو اس کا عہد پورا نہ کرے تو وہ مجھ سے علائق نہیں رکھتا اور میں اس سے تعلق نہیں رکھتا (یعنی وہ مسلمان نہیں ہے)۔

۳۷۸۷- ترجمہ دینی ہے چھوڑ کر گزرو۔

۳۷۸۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اطاعت سے نکل جاوے اور جماعت چھوڑ دے پھر مرے تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی اور جو شخص ایذا

میں وزام، علما الحبر شر قال (( نعم )) قلت قال وزام ذلک الشر حشر قال (( نعم )) قلت قال وزام ذلک الحبر شر قال (( نعم )) قلت کتب قال (( ینکون نعبدی ائمة لا ینقضون بھدای و لا یستوفون بھشی و یستوفون فیہم رجلا فلو یھم قلوب الشیاطین فی خفصان ہشی )) قال قلت کتب استع یا رسول اللہ بن اذکرکت ذلک قال (( تستمع و تطیع للامیر و ان ضرب ظہرک و اجد مالک فاستمع و اطع ))

۳۷۸۶- عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال (( من خرج من الطاعة و فارق الجماعة فمات مات مہتہ جاہلیۃ و من فانی تحت راية عجمی بغصب لعضبہ أو یذغو إلى عضبہ أو یضرب عضبہ فقتل فقتلہ جاہلیۃ و من خرج علی ائمتی یضرب یزھا و فاجرھا و لا یتحاضی من مؤمنیہا و لا یھی لابی عہدہ فلیس منی و لست منہ ))

۳۷۸۷- عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج خبیثہ یخرجہ و قال (( لا یتحاض من مؤمنیہا ))

۳۷۸۸- عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (( من خرج من الطاعة و فارق الجماعة ثم مات مات مہتہ



دعوتِ جہاد کے لئے اہلِ باطن جو قوم ہو یا جو قوم کے پاس سے اور لڑا جو قوم کے خیال سے وہ میری امت میں سے نہیں ہے جس اور جو میری امت پر لگے رہا جو ان کے کٹیوں اور پروں کو مومن کو بھی نہ چھوڑے جس سے عہد ہو وہ بھی چھوڑ کر قوم میری امت میں نہیں ہے۔

۷۸۹۔ ترجمہ دی ہے جولائی گزرتی

۳۷۹۰- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے بری بات کہے وہ صبر کرنے اس لیے کہ جو جماعت سے بات بھر جدا ہو جائے اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

۱۹۷۳ء۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ شخص اپنے حاکم سے برائی بات دیکھے وہ مہر کرے کیونکہ جو کوئی بادشاہ سے بلاشبہ بھگتا ہوا مہر مرے اس حال میں اس کی موت جاہلیت کی موت ہوتی ہے۔

۴۷۴- جناب بن عبد اللہ مکی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص انہ سے جھڑے کے لئے راجا جاوے اور وہاں جاتا ہو قصبہ اور قومی طرفداری کی طرف پاد کر جاو قومی قصبہ کی تو اس کا تعلق ہر جہت سے کامیاب ہوگا۔

۹۳-۳ - مائع سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مائع کے پاس آئے جب حرہ کا واقعہ ہوا یہ بن معاویہ کے زمانہ میں اس نے حرہ ملوہ پر لکھ کر بھیجا اور حرہ والے حرہ میں چراگ مقدم ہے

جَاهِلِيَّةٍ وَفِي قُلِّ دَحَتْ رَاةٌ عَمِيَّةٌ  
(مُخَصَّبَةٌ) لَعَصَةً رَشَافَةً لَعَصَةً فَلَسَ مِنْ  
(خَرَجَ مِنْ أَثْنَى عَلَى أَثْنَى  
بِضْرِبِ بَرِّهَا وَفَاحِرَهَا لَا يَخَافُ مِنْ  
مُؤَدِّيَهَا وَلَا يَلْقَى بِلَدِي عَهْدَهَا فَلَسَ بَنَى).

٤٧٨٩- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حَبْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَشَّرَ قَتْلًا فِي يَوْمِهِ كَانَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْجُو مِنْهُ

٤٧٩- عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
 رَوَاهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مَنْ دَامَ مِنْ حَيَاتِهِ شَيْئًا يَكْفُرُهُ فَلْيُصْبِرْ فَإِنَّهُ مِنْ  
 أَهْلِ الْجَنَّةِ فَخُذُوا حَقَّهَا فَإِنَّهَا فِيهَا جَنَّةٌ.

٤٧٩١- عَنْ ابْنِ عُمَارٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَرِهَ مِنْ أَمْرِهِ شَيْئًا فَلْيَسْرِ عَلَيْهِ فَإِنَّ إِيَّاهُ أَحَدٌ مِنَ الْمَلَكَيْنِ يَخْرُجُ مِنَ السُّفْطَانِ ذُبُرًا فَيَضْرِبَانِ عَلَيْهِ إِنْ مَاتَ مِثْلَ جَاهِلِيَّةٍ.

٤٧٩٢- عَنْ جَدِّهِ فِي عِلِّهِ اللَّهُ الْبَحْلِيُّ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ  
جَلَّ لَحْتَ وَأَبَى عَمِّيَ يَدْعُو غَضِيَّةً أَوْ يَنْصُرُ  
غَضِيَّةً فَتَلَا جَاهِلِيَّةٌ ))

٤٧٩٢- عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ  
عَلِيَّ بْنَ أَبِي قُحَيْشٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
قَالَ: مَنْ أَمَرَ بِالْحُرِّ مِثْلَ مَا سَأَلَ زَيْنُ بْنُ جُرَيْجٍ عَنْ

۱۵۷۳ء: اس حادثے سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں پر ظلم کا مقرر کردہ احکام ہے اور بغیر ظلم کے دین خوب نہیں ہے اور نہ موت جائزیت کی سنت ہوگی۔ یہاں پر انکار، تلخ کرنے کے لیے ہوا۔ یہ سب کچھ کے لیے کسی کو بھی جو مستحق پر ظلم مقرر کر لیں اور اس سے عدالت کی خبر

حدیث سے ملا ہوا نقل ہوئے اور طرح طرح کے قلم حیدر والوں پر ہوئے۔ عبد اللہ بن مسطحؓ نے کہا ابو عبد الرحمنؓ (یہ کنیت ہے عبد اللہ بن عمرؓ) کے یہ تو شک جھڑا انہوں نے کہا میں اس لیے نہیں آیا کہ جنہوں بلکہ ایک حدیث تھہ کو ستانے کے لیے آیا ہوں جو میں نے رسول اللہؐ سے سنی ہے، آپؐ فرماتے تھے جو شخص اپنا ہاتھ نکالے اطماعت سے وہ قیامت کے دن خدا سے ملے گا اور کوئی دلیل اس کے پاس نہ ہوگی اور جو شخص مر جائے اور کسی سے اس نے بیعت نہ کی ہو تو اس کی موت جاہلیت کی ہی ہوگی۔

۹۴۷- ترجمہ وسیع جواد کے گزرا

۷۹۵ - ترجمہ و تفسیر جلد اول - گزرا۔

باب : جو شخص مسلمانوں کے اتفاق میں  
خلل ڈالے

۶۹۷- عرفی سے روایت ہے میں نے سار سولی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قرعہ ہیں فقہ اور فساد پھر جو کوئی چاہے اس امت کے اطفال کو بگڑانا تو اس کو تلواریں سے مار دیا جائے جو کوئی بھی نہ۔

۴۷۹۷- ترجمہ وحی جواویر گزرا۔

۳۷۹۸- عربی سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص تمہارے پاس آوے اور تم سب ایک شخص کے لئے چاہے ہو، وہ چاہے تم میں پھوٹ ڈالنا اور بددلی کرنا تو اس کو بار ڈالو۔

تَعَابِدُوا فَقَالَ امْرُؤُوا يَا ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَرَسُولَهُ  
 فَقَالَ يَا لِمَ أَتَيْتَ بِالْحَمَلِينَ أَتَيْتُكَ بِأَسْلَافِكَ  
 حَسْبًا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ يَقُولُ (( مَنْ خَلَقَ يَدًا مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ  
 اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا حُجَّةَ لَهُ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ  
 فِي عُنُقِهِ تَبَعَةٌ مَاتَ مَيْتَةً خَالِدَةً )) .

١٧٩١- عَنْ ابْنِ عُمرَ أَنَّهُ قَالَ لَمَّا مَطَّعَ وَذَكَّرَ  
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

٤٧٩٥- عَنْ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ خَدِيجَةَ تَنَادِيَهُمْ عَنْ بَنِي عَمْرِو.

باب حُكْم مَنْ فَرَّقَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَهُوَ مُخْتَصِمٌ

٤٧٩٧- عَنْ عُرْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
ﷺ يَقُولُ ((إِنَّهُ مَشْكُونٌ هَاتَا وَهَاتَا فَمَنْ  
أَرَادَ أَنْ يَفْرُقَ أَمْرَ هَلِيمٍ أَتَانَهُ وَهِيَ جَمِيعٌ  
لَهَا يَدَا يَدَا بِالسَّفَرِ كَذَلِكَ مِنْ كَذَلِكَ))

1797- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ سَمِعَهُ يَقُولُ  
أَنَّ فِي حَبْلِ لَيْسَانِهِمْ جَمِيعًا (( فَالْقُلُوبُ ))

٤٧٩٨- عَنْ عُرْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
سَأَلَ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( مِنْ أَتَانِي  
وَالْمَوْتُ كُلُّهُ عَلَى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيدُ أَنْ  
يُشْرِكَ بِي عِبَادَتِي أَوْ أَنْ يَلْزُقَ خِصَامَتِي يَقُولُ ))

باب: إِذَا بُوِيعَ لِخَتِيفَتَيْنِ

باب: جب دو خلیفوں سے بیعت ہو

۴۷۹۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( إِذَا بُوِيعَ لِخَتِيفَتَيْنِ فَلَا تَقُولُوا ))

۴۷۹۹- حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو خلیفوں سے بیعت کی جاوے تو جس سے اخیر میں بیعت ہوئی تو اس کو مار ڈالو (اس لیے کہ اس کی خلافت پہلے خلیفہ کے ہوتے ہوئے باطل ہے)۔

باب: وَجُوبُ الْإِنْكَارِ عَلَى الْأَمْرَاءِ فِيمَا يَخَالَفُ الشَّرْعَ وَتَرْكُ قِتَالِهِمْ مَا صَلُّوا وَتَحْوِ ذَلِكِ

باب: اگر امیر شرع کے خلاف کوئی کام کرے تو اس کو برا جانا چاہیے

۴۸۰۰- عَنْ لَمْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( مَتَّكُونَ أَمْرَاءَ فَتَعْرِفُونَ وَتَكْذِبُونَ فَمَنْ عَرَفَ بَرِيًّا وَمَنْ أَنْكَرَ سَلِيمًا وَلَكِنْ مِنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوا أَفَلَا تَقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلُّوا ))

۴۸۰۰- ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریب ہے کہ تم پر امیر مقرر ہوں تم ان کے ہاتھ کام بھی دیکھو گے اور برے کام بھی پھر جو کوئی برے کام کو پھیلانے اور بری ہو (اگر اس کو روکے ہاتھ یا زبان یا دل سے) اور جس نے برے کام کو برا جانا وہ بھی غای کیا لیکن جو راضی ہو برے کام سے اور بیعت کی اس کی (وہ چاہے وہ) صاحبہ کرامت نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ایسے امیروں سے لڑائی نہ کریں؟ آپ نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھا کریں (اور جو نماز بھی چھوڑ دیں تو ان کو مار دو اور اہل بیت سے موقوف کر دو)۔

۴۸۰۱- عَنْ لَمْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (( إِنَّهُ يُسْتَعْمَلُ عَلَيْكُمْ أَمْرَاءَ فَتَعْرِفُونَ وَتَكْذِبُونَ فَمَنْ عَرَفَ بَرِيًّا وَمَنْ أَنْكَرَ سَلِيمًا وَلَكِنْ مِنْ رَضِيَ وَتَابَعَ )) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَقَاتِلُهُمْ قَالَ (( لَا مَا صَلُّوا )) أَيْ مَنْ عَرَفَ بَرِيًّا وَأَنْكَرَ سَلِيمًا

۴۸۰۱- ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا تم پر ایسے امیر مقرر ہوں گے جن کے تم اچھے کام بھی دیکھو گے اور برے کام بھی پھر جو کوئی برے کام کو برا جانے وہ گناہ سے بچاؤ جس نے برا کہا وہ بھی بچا لیکن جو راضی ہو اور اس کی بیعت کی (وہ چاہے وہ) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ان سے لڑیں؟ آپ نے فرمایا نہیں جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں (برا کہنا یعنی دل میں برا کہنا) دل سے برا جانا گناہ بان سے نہ کہ نکتہ۔

۴۸۰۲- عَنْ لَمْ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَوُ ذَلِكُمْ عَنِ أَنْ

۴۸۰۲- زبیرہ دہی جو اوپر گزرو

((فَمَنْ أَلْكَرَ فَقَدْ نَرَىٰ وَعَنْ نَحْوِهِ لَقَدْ سَمِعَ)).

۴۸۰۳- عَنْ أَنَسٍ سَمِعْتُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَكْرُمُوا بِنَا فِرَاقًا

((وَلَكِنْ مِنْ رَحْمَةٍ وَتَفَاعُلٍ لَمْ يَذْكُرْهُ))

بَابُ خِيَارِ الْأَلَمَةِ وَشِرَاكِهَا

۴۸۰۴- عَنْ عُرْفٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

((خِيَارُ أُمَّتِكُمُ الَّذِينَ يُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ

وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُشِيرُوا

أَمْرَكُمْ فِي الدِّينِ فَيُحْصَوْنَهُمْ وَيُحْصَوْنَكُمْ

وَيُلَاقُونَهُمْ)) وَلَقَدْ رَأَيْتُمْ قَبْلَ مَا رَأَوْا اللَّهَ قَوْمًا

تَتَذَكَّرُهُمْ بِالسَّيْفِ فَقَالَ ((لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمْ

الصَّلَاةَ وَإِنَّمَا وَالَّتِي مِنْ وَلَدِكُمْ شَيْئًا تَكْرَهُونَهُ

فَاذْكُرُوا عَمَلَهُ وَلَا تَتَوَخَّوْا بَدًّا مِنْ طَاعَةٍ)).

۴۸۰۵- عَنْ عُرْفٍ بْنِ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ عُرْفًا بْنَ مَالِكٍ

الْأَشْجَعِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ

((خِيَارُ أُمَّتِكُمُ الَّذِينَ يُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ

وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِمْ وَيُشِيرُوا

أَمْرَكُمْ فِي الدِّينِ فَيُحْصَوْنَهُمْ وَيُحْصَوْنَكُمْ

وَيُلَاقُونَهُمْ)) وَلَقَدْ رَأَوْا قَوْمًا مَا رَأَوْا

اللَّهَ قَوْمًا تَتَذَكَّرُهُمْ عِنْدَ ذَلِكَ قَالَ ((لَا مَا أَقَامُوا

فِيكُمْ الصَّلَاةَ لَا مَا أَقَامُوا فِيكُمْ الصَّلَاةَ أَلَمْ تَرَ

وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِمْ وَالْإِرَاءَةُ شَيْئًا مِنْ مَغْصَبَةِ اللَّهِ

فَلْيَكْفُرُوا مَا بَالِي مِنْ مَغْصَبَةِ اللَّهِ وَلَا يَنْزِعُ بِنَا

مِنْ طَاعَةٍ)) قَالَ مَنْ خَابِرٌ فَقَالَتْ بَعْثُ إِبْرَاهِيمَ

بَاب : اچھے اور برے حاکموں کا بیان

۴۸۰۳- عُرْفِ بْنِ مَالِكٍ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا

بہتر حاکم تمہارے وہ ہیں جن کو تم چاہتے ہو اور وہ تم کو چاہتے ہیں

وہ تمہارے لیے دعا کرتے ہیں اور تم ان کے لیے دعا کرتے ہو اور

برے حاکم تمہارے وہ ہیں جن کے تم دشمن ہو اور وہ تمہارے

دشمن ہیں تم ان پر لعنت کرتے ہو وہ تم پر لعنت کرتے ہیں لوگوں

نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسے برے حاکموں کو تمہارے دشمن

کریں؟ آپ نے فرمایا نہیں، جب تک وہ نماز کو تم میں قائم کرتے

ریں کہ جب تم کوئی بات اپنے حاکموں سے دیکھو تو اس سے اس کو

برا جانو لیکن ان کی اطاعت سے باز نہ ہو (یعنی نافرمان نہ کرو)۔

۴۸۰۵- عُرْفِ بْنِ مَالِكٍ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ

ﷺ سے آپ فرماتے تھے بہتر حاکم تمہارے وہ ہیں جن کو تم

چاہتے ہو وہ تم کو چاہتے ہیں تم ان کے لیے دعا کرتے ہو وہ

تمہارے لیے دعا کرتے ہیں اور برے حاکم تمہارے وہ ہیں جن

کے تم دشمن ہو وہ تمہارے دشمن ہیں تم ان پر لعنت کرتے ہو وہ

تم پر لعنت کرتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایسے

برے حاکم کو ہم دور نہ کریں؟ آپ نے فرمایا نہیں جب تک نماز

پڑھتے رہیں لیکن جب کوئی کسی حاکم کو شکایت کرتے دیکھے

تو اس کو برا جانے اور اس کی اطاعت سے باز نہ ہو۔ ابن جابر نے

کہا جو راوی ہے اس حدیث کا میں نے روایت بن حیان سے کہا جب

انہوں نے یہ حدیث بیان کی وہ کہتے تھے میں نے عُرْفَ سے سنی وہ

کہتے تھے میں نے رسول اللہ سے سنی یہ سن کر روایت اپنے گفتگوں



۳۸۱۰- ابو اترہ نے جاڑ سے خان سے پوچھا کیا کیا رسول اللہ ﷺ نے بیعت لیا تو اٹھایا میں ۱۹۱۹ء میں نے کہا نہیں لیکن آپ نے وہاں نماز پڑھی اور کسی درخت کے پاس بیعت نہ لی مگر حدیث کے درخت کے پاس۔ ابن جریر نے کہا مجھ سے ابو اترہ نے بیان کیا انھوں نے سنا جاڑ سے کہ رسول اللہ نے وہاں حدیث کے کتب پر (اس کتابی پر) بیعت کیا اور یہ تعداد گزر چکا۔

۳۸۱۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم حدیبیہ کے دن چودھوا آدمی تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج کے دن قریش میں دلوں سے بہت ہوا ہوا رہا ہے کہ انگریز میری بیانی ہوئی تو میں تم کو اس درخت کا سہارا نہ کھاؤں گا۔

۳۸۴- سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے میں نے جابر بن عبد اللہ سے پوچھا اسباب شجرہ کتنے آدمی تھے ۱۲ انہوں نے کہا اگر ہم لاکھ آدمی ہوئے جب بھی وہاں کا کوئی ہم کو کافی نہ جانتا تو نہ کہ حضرتؐ کی دعا سے اس کا کافی بہت لڑھکاتا (میں چہرہ سرور سے آدمی تھے۔

۴۸۱۳- ترجمہ وحی جو ابوہریرہؓ سے روایت ہے

۱۸۸۳ء - سالم بن ابی الجعد نے کہا میں نے جاہلیت پر چھاتہ کھینچ دیا تھا۔

۳۸۱۵- عہد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اسحاب  
شجرہ حیرہ و سواری تھے اور اسلم کے لوگ مہاجرین کا اٹھواں  
حصہ تھے۔

۸۱۶۔ مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۳۸۱ھ - مقتل بنی یار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے اپنے آپ کو شجرہ کے دن دیکھا اور رسول اللہ ﷺ کے رب تھے دو گلوں سے اور میں ایک شجرہ کو درخت کی آب کے سر سے

٤٨١٠- عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ تَابَعَ حَبْرًا مِنْهُمْ تَابَعَ حَبْرَهُ، وَمَنْ تَابَعَ حَبْرًا مِنْهُمْ تَابَعَ حَبْرَهُ».

٤٨١٢- عَنْ سَلِيمِ بْنِ أَبِي شُعْبَةَ قَالَ سَأَلْتُ  
خَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَصْحَابِهِ  
فَسُئِلُوا فَقَالُوا نَبِيُّكُمْ مَاتَ مَاتَ الْقَوْمُ لَكُنَّا مَعَهُ  
وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ.

٤٨١٣- عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَبِئْسَ مَاذَا لَعِمَ  
لَعَمًا كَمَا عَمَسَ عَشْرَةً مَالَةً.

٤٨١٤- عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْحَكَمِ قَالَ قُلْتُ  
لِحَدَادِ كُنْتُمْ نَوْمَهُ قَالَ أَلْقَا وَارْتَمَعَ بِرَأْسِهِ

٢٨١٥- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ  
الْمَسْحُوكُ لِلْمَسْحُوكِ الْفُلَا وَثَلَاثُ بَقَاعٍ وَكَانَتْ  
أَسْلَمُهُ ثَمَرٌ فَمِنْهَا حَرِيرٌ.

4816. عَنْ شُعْبَةَ بْنِ يَحْيَى الْقَائِمِ مَوْلَى

٤٨١٧- عَنْ مُعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ  
يَوْمَ الشَّحْرِهَةِ وَفِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْبِطُ  
لِلنَّاسِ وَأَنَا رَافِعٌ غَضًّا مِنْ أَفْصَانِهَا عَنْ رَأْسِهِ

(۳۸۱) ☆ کیونکہ ۱۰۰۰ وقت باقی نہیں رہا تھا اس کو حضرت عمرؓ نے کون ۱۴۱۱ھ قاضی بنا کر لوگ اس کے اسرہ میں دے دیے۔

الخاصہ ہوئے تھا ہم جو وہ سو آدمی تھے اور ہم نے آپ سے مرنے پر بیعت نہیں کی بلکہ نہ بھاگے۔

۳۸۱۸- ترجمہ وہی جواور گزرا۔

۳۸۱۹- سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے کہا میرا باپ ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے بیعت کی رسول اللہ ﷺ سے شجرہ رضوان کے پاس انہوں نے کہا جب ہم دوسرے سال حج کو آئے تو اس درخت کی جگہ معلوم ہی نہیں ہوئی اگر تم کو معلوم ہو جاوے تو تم زیادہ جانتے ہو۔

۳۸۲۰- سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے شجرہ رضوان کی جس سال بیعت ہوئی پھر دوسرے سال صحابہ کرام اس درخت کو بھول گئے۔

۳۸۲۱- سعید بن مسیب کے باپ نے کہا میں نے شجرہ رضوان دیکھا تھا لیکن پھر میں اس کے پاس آیا تو پہچان نہ سکا۔

۳۸۲۲- حذیفہ بن الی عبید نے کہا میں نے سلمہ سے پوچھا تم نے کس بات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کی؟ انہوں نے کہا مرجانہ پر کی۔

۳۸۲۳- ترجمہ وہی جواور گزرا۔

۳۸۲۴- عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس کوئی کتاب اور کہنے لگا یہ خط کا کیا ہے جو لوگوں سے بیعت لے رہا ہے مرنے پر انہوں نے کہا میں دیکھی بیعت کسی سے کرنے والا نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد۔

وَلَمَّا ارْتَفَعُ غَشْرَةُ بَاهَا قَالَ لَمْ نَبَاهُ عَلَى الْمَوْتِ وَلَكِنْ بَاهَا عَلَى اَنْ لَا نَمُوتَ

۴۸۱۸- عَنْ يُوْنُسَ بْنِ عَبْدِ الْمُبْدِلِ

۴۸۱۹- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَبِي يَمُرُّ بِالْبَيْعِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْغَشْرَةِ قَالَ فَاذْهَبْ لَنَا فِيهِ فَبَلَ بِلْ خَاصَةٍ فَحَمِي غَلَا مَكَلُهَا فَبَا كَانَتْ بَيْعَتُ لَكُمْ فَالْتَمَعْتُمْ

۴۸۲۰- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُمْ كَفُّوا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَاثَ الْغَشْرَةِ قَالَ فَدَوَّهَا بَيْنَ الْغَاثِ وَالْمَقْبِلِ

۴۸۲۱- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ الْغَشْرَةَ لَمْ أَكُنْهَا بَعْدَ فَلَمْ أَقْرِفْهَا

۴۸۲۲- عَنْ تَوْبَةَ بِنِ أَبِي عَمِيْرٍ مَوْلَى سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قُلْتُ إِسْلَمْتُ عَلَى أَبِي حُرَيْرَةَ بَابِئْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفُجَاءَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ

۴۸۲۳- عَنْ تَوْبَةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ بِلَالٍ

۴۸۲۴- عَنْ عَمْرِو اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ أَتَانِي فَتَانٌ مَاءً قَالَ لِي خُطْبَةٌ يُبَايِعُ النَّاسَ فَذَالَ عَلَى ثَلَاثًا قَالَ عَلَى فَمَوْتٍ قَالَ لَا أَبَايِعُ عَلَى هَذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۳۸۲۱) یہ نووی نے کہا اس درخت کے چھپ جانے میں یہ صحیفہ تھی کہ جہل لوگ باہر ان کی پرستش نہ کرنے لگیں تو اس کا چھپ جانا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔

(۳۸۲۳) یہ نووی نے کہا موت پر بیعت کر لینا بھانپنے پر دونوں کا مطلب ایک ہی ہے اور پہلے شروع اسلام میں دس سال زیادہ کا قرون کے مقابلہ میں اس کا صحیح صحیح اللہ تعالیٰ نے آسانی کر دی اب دو گنا زیادہ قرون کے بھانپنا صحیح ہے اس سے زیادہ اگر ہو تو جائز ہے۔

بَابُ تَحْرِيمِ رَجُوعِ الْمُهَاجِرِ إِلَى  
الْإِسْطِطَانِ وَطَيْبِهِ

باب: جو شخص اپنے وطن سے ہجرت کر جائے پھر اس  
کو وہاں آکر وطن بنانا حرام ہے۔

۴۸۶۵- عَنْ مَسْعُودِ بْنِ مَعْمُودٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ أَنَّ هَاجِلَ عَسَى الْجَحْمِاقِ فَقَالَ يَا أَبَتِي  
فَأَتَاكَ عِزٌّ فَكَلَّمْتُكَ عَلَى عَقِيَّتِكَ تَعَرَّبْتَ قَالَ لَا  
وَلَكِنْ رَسُولٌ فَهُوَ عَقِيَّةٌ أَدَانِي بِهِ الرَّسُولُ

۳۸۲۵- سر بن اکوع رضی اللہ عنہ کا حج کے پاس گئے ۱۲۰۱ھ  
اکوع کے بیٹے قمر تہہ ہو گیا پھر جنگ میں رہنے لگا۔ سلمہ نے  
کہا میں بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اہانت دی  
جنگل میں رہنے کی۔

بَابُ التَّيْبَانِغَةِ بَعْدَ فُتُوحِ مَكَّةَ عَلَى الْإِسْلَامِ  
وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ وَيَبَانُ مَعْنَى لَا هِجْرَةَ  
بَعْدَ الْفَتْحِ

باب: مکہ کی فتح کے بعد اسلام یا جہاد یا جنگ پر  
بیعت ہونا اور اس کے بعد ہجرت نہ ہونے  
کے معنی

۴۸۶۶- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ قُلْتُ يَا أَبَتِي سَمِعْتُ اللَّهَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُهُ عَلَى  
الْهَيْجْرَةِ فَقَالَ ((إِنَّ الْهَيْجْرَةَ قَدْ مَضَتْ بِأَهْلِهَا  
وَلَكِنْ عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ))

۳۸۲۶- حاشی بن مسعود سلمی سے روایت ہے میں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ہجرت کی بیعت کرنے کو آپ نے  
فرمایا ہجرت تو کر دو مگر مہاجرین کے لیے لیکن بیعت کر اسلام پر یا  
جہاد پر یا جنگ پر۔

۴۸۶۷- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ حَتَّى بَأْسِي أَبِي مُعْتَبِرٍ بِأَبِي رَسُولٍ اللَّهُ عَلَيْهِ  
بَعْدَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْتُهُ عَلَى  
نَهْيِهِ قَالَ ((قَدْ مَضَتْ الْهَيْجْرَةُ بِأَهْلِهَا))  
قُلْتُ فَبَايِعْتُ فَرَسًا نَبِيَّهُ قَالَ ((عَلَى الْإِسْلَامِ  
وَالْجِهَادِ وَالْخَيْرِ)) قَالَ أَمَرْتُ فَقُلْتُ أَمَا  
مُعْتَبِرٌ فَأَخْبَرَنِي بِقَوْلِ مُحَمَّدٍ فَقُلْتُ صَدَقَ

۳۸۲۷- حاشی سے روایت ہے میں اپنے بھائی ابو سعید کو رسول  
اللہ ﷺ کے پاس بایک فتح کرنے کے بعد اور میں نے کہا یا رسول  
اللہ ﷺ اس سے بیعت لیجئے ہجرت پر آپ نے فرمایا ہجرت  
مہاجرین کے ساتھ ہو سکتی۔ میں نے کہا ہر کس چیز پر آپ بیعت  
لیں گے اس سے؟ آپ نے فرمایا اسلام پر اور جہاد پر اور جنگ پر۔ اور  
میں نے کہا میں ابو سعید سے ملا ان سے حاشی کا بیٹا بیان کیا  
اسیوں نے کہا جو شخص نے حج کیا۔

۴۸۶۸- عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَمَنِيِّ قَالَ قُلْتُ

۳۸۲۸- ترجمہ وہی جواب پر مگر اور۔

(۳۸۲۵) ☆ قاضی عیاض نے کہا ہمارے اہل بیت کے لیے ہجرت کی طرف لوٹنا اس کو وطن بنانے کے لیے حرام ہے اور اسی  
لئے حج کے اعزاز میں کیا سفر پر ہجرت کرنے کو حرام قرار دیا ہے اور یہاں پر یہاں سے ہجرت کرنے کو حرام قرار دیا ہے  
کئی جنگ میں رہے ہوں۔ اور یہ ہے کہ ہجرت سے جو فرض ختم ہو، رسول اللہ کی مدد تھی یہ کہ حج کو نہ سے جائز رہا جس کے  
بعد ہجرت فرض نہ رہی تھی اس لیے آپ نے فرمایا کہ حج کے بعد ہجرت نہ رہی تھی۔ مختصراً



أَمَّا هَذَانِ صَدَقَ مُحَابِيعُ وَنَمَّ نَذَارُ أَنَا مُعْتَبِرُ

۴۸۲۹- عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس دن تک رجب کو ہجرت نہیں دی گئی جہاد اور نیت ہے اور جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو تم نکلو جہاد کے لیے۔  
۴۸۳۰- ترجمہ وہی بالا پر گزرا

۴۸۲۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَتَحَ مَكَّةَ (( لَا هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبُيُوتَةٌ وَإِذَا اسْتَفْرَغْتُمْ فَلَا تُقْرَؤْ ))  
۴۸۳۰- عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ أَبِي سَلَةَ قَالَ

۴۸۳۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ہجرت کو آپ نے فرمایا کہ حج ہونے کے بعد ہجرت نہیں دی گئی جہاد ہے اور نیت ہے اور جب تم سے کہا جاوے جہاد کو نکلنے کے لیے تو نکلو۔

۴۸۳۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْهَجْرَةِ فَقَالَ (( لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبُيُوتَةٌ وَإِذَا اسْتَفْرَغْتُمْ فَلَا تُقْرَؤْ ))

۴۸۳۲- حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے ایک جنگی نے رسول اللہ سے پوچھا ہجرت کو آپ نے فرمایا ارے ہجرت بہت مشکل ہے (یعنی اپنا وطن چھوڑنا اور مدینہ میں میرے ساتھ رہنا اور یہ آپ نے اس لیے فرمایا کہ کہیں اس سے نہ ہو سکے ہجرت توڑنا ہے) میرے پاس اوت ہیں دو بھائی آپ نے فرمایا تو ان کی زکوٰۃ دے دو بھائی آپ نے فرمایا تو سبوروں کے اس پار سے عمل کرنا دانتہ قتالی میرے کسی عمل کو ضائع نہیں کرے گا۔  
۴۸۳۳- وہی جو اوپر گزرا اس میں ہے کہ اللہ قتالی میرے کسی عمل کو نہیں چھوڑے گا اور انکار دے کہ تو ان کا دودھ دہتا ہے جب وہ پانی پینے کو آتے ہیں اس نے کہاں ہے۔

۴۸۳۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمَّا أَفْرَأْنَا سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْهَجْرَةِ فَقَالَ (( وَيَخْتِ بِإِنْ شَاءَ الْهَجْرَةَ تَشْدِيدُ قَهْلٍ لَكَ مِنْ إِيَّاهِ )) قَالَ نَعَمْ قَالَ (( فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبَحَارِ لِأَنَّ اللَّهَ لَنْ يَبْرُكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا ))

۴۸۳۳- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَبُيُوتَةٌ وَإِذَا اسْتَفْرَغْتُمْ فَلَا تُقْرَؤْ ))

باب: غزوہ تبوک کی روایت کریں

بَابُ كَيْفِيَّةِ بَيْعَةِ النَّسَاءِ

۴۸۳۴- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

۴۸۳۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَزَوْجِ

(۴۸۳۹) نبی کوئی نے کہا کہ اسے صحابہ نے کہا ہے کہ ہجرت اور الحرب سے اور اسلام کی طرف ہجرت قائم ہے قیامت تک اور اس حدیث کا مطلب ہے کہ اب تک سے ہجرت نہ دی گئی کہ وہ اسلام ہو گیا اس وجہ کی ہجرت جو حج سے پہلے تھی اب نہ دی گئی اب تک ہے۔  
(۴۸۳۳) نبی کوئی نے کہا کہ اس حدیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہجرت سے صرف زبان سے نیت لیا جائے ان کو ہاتھ دیکھا اور سنا نہیں

فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَأْتِيهَا نَبِيٌّ إِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يَأْخُذُكَ عَلَى لَا يَأْخُذُكَ بِلَا شَيْءٍ وَلَا تَعْرِفُ وَلَا تَعْرِفُ  
إِنِّي أَخْبَرْتُكَ أَنَّكَ قَالَتْ غَالِيَةٌ قَسَمَ لِي أَنَّهُ يَوْمَ  
الْمُؤْمِنَاتِ قَدْ لَقِيَ بِلَيْسَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
إِنِّي أَخْبَرْتُكَ بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِهِمْ قَالَ لَهَا  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( انْطَلِقِي قَدْ بَايَعْتُكَ ))  
وَاللَّهُ مَا مَسَّتْ يَدُ )) رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ  
قَطْعِ عِزِّ أُمَّ بَاهِجٍ بِالْكَلَامِ قَالَتْ غَالِيَةٌ وَاللَّهِ  
مَا أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى النِّسَاءِ قَطُّ إِذَا  
بِهَا نَزَّ اللَّهُ تَعَالَى وَمَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ  
ﷺ كَتَمَ امْرَأَةٌ قَطُّ وَكَانَ يَقُولُ لَهَا إِذَا أَخَذَ  
عَلَيْهَا (( قَدْ بَايَعْتُكَ كَلَامًا ))

مسلمان عورتیں جب ہجرت کرئیں تو آپ ان کا امتحان لیتے اس آیت کے موافق اسے نیا، چمپ، جہارے پاس مسلمان عورتیں بیعت کرنے کو آویں اس بات پر کہہ شریک نہ کریں گی اللہ کا کسی کو چور نہ کریں گی مذلت نہ کریں گی، خیر تک پھر جو کوئی عورت ان باتوں کا اقرار کرتی وہ گویا بیعت کا اقرار کرتی (یعنی بیعت ہو جاتی) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب وہ اقرار کر لیتیں اپنی زبان سے تو فرماتے جہاں میں تم سے بیعت لے چکا، قسم اللہ کی آپ کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں چھو، اہل بیت زبان سے آپ سے بیعت لیتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے کوئی اقرار نہیں لیا مگر جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا اور آپ کی جہلی کسی عورت کی جہلی سے کبھی نہیں لگی بلکہ آپ صرف زبان سے فرمادیتے جب وہ اقرار کر لیتیں، میں تم سے بیعت کر چکا۔

٤٨٣٥- عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ عَائِشَةَ وَصَحِيحِ اللَّهِ عَنْهَا  
أَشْرَفَتْ عَنْ نَيْفَةِ الْمَسَاءِ قَالَتْ مَا مَسَّ رَسُولُ  
لَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدِيهِ امْرَأَةً قَطُّ إِلَّا أَنَّهُ  
يَأْسِدُ عَلَيْهَا فَرَأَى أَنَّهُ أَسَدٌ عَلَيْهَا فَأَمْسَتْهُ قَالَ  
(إِنَّمَا هُوَ فَذَى يَأْتِيكَ).

بَابُ الْيَتَةِ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيمَا  
اسْتَطَاعَ

۳۸۳۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عروہ سے عورتوں کی بیعت کو بیان کیا تو کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ کسی عورت کے ہاتھ سے نہیں لگاؤ۔ آپ زبان سے اس سے بات کرتے پھر جب دو زبان سے بول دیتیں تو آپ فرماتے ہاں میں نے جس سے بیعت کر لی۔

باب : بیعت کرنا سننے اور ماننے پر جہاں تک ہو سکے

۴۸۳۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: «مَنْ أَمَرَ بِمَنْعَةٍ مِنْ مَنَاعِي اللَّهِ فَهُوَ كَمَنْ أَمَرَ بِمَنْعَةٍ مِنْ مَنَاعِي النَّاسِ»

مردوں سے نہ پاؤں سے اور ہاتھ بچا کر اور یہ بھی لگا کر انہیں عورت سے ضرورت کے وقت ہاتھ دست ہے اور عورت کی آواز ستر نہیں ہے البتہ اگر وہ ان غیر ضرورت کے چہرے کو بچا کر ہاتھ پاؤں اور ہاتھ لگائے پاس نہ لگے۔ اور یہ ضرورت جس بھی اسی وقت ہیں جب عورت سے کام کرے اور والی نہ لے۔ انہی

بتناجھ سے ہو گئے گا) یہ آپ کی شفقت تھی اپنی امت پر کہ جو کما  
نہ ہو گئے اس کے نہ کرنے میں گنہگار نہ ہوں گے۔

باب: آدمی کب جوان ہوتا ہے۔

۳۸۳- عہد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں  
فوش ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے احد کے دن  
لاٹکی میں اور میں چودہ برس کا تھا آپ نے مجھے حضور نہ  
کیا (یعنی لڑنے میں داخل نہ کیا) پھر میں فوش ہوا خندق کے  
دن جب میں پندرہ برس کا تھا تو آپ نے حضور کریم ﷺ نے  
کہا میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالمطلب سے بیان کی ان کے پاس  
آکر وہ ان دنوں خبیث تھے انہوں نے کہا سچن حد ہے ابالغ  
اور بالغ کی اور اپنے عالس کو لکھا کہ جو شخص پندرہ برس کا ہوا  
اس کا حصہ لگا دیں اور جو پندرہ سے کم ہو اس کو بال بچوں میں  
شریک کریں۔

۳۸۴- جریر بن عبدالمطلب جو عہد گزرا اس میں یہ ہے کہ میں چودہ  
برس کا تھا آپ نے مجھے چھوٹا سمجھا۔

باب: قرآن شریف کافروں کے ملک میں

لے جانا منع ہے جب یہ ذر ہو کہ ان کے

ہاتھ لگ جائے گا

۳۸۵- حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کو دشمن کے ملک  
میں لے جانے سے سختی۔

۳۸۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے قرآن کو دشمن میں دشمن کے ملک  
میں لے جانے سے اس ڈر سے کہ کہیں دشمن کے ہاتھ نہ  
لگ جاوے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمِيعِ وَالْبَصِيرِ يَقُولُ لَمَّا قَامَ  
اسْتَنْصَفَ

بَابُ تَيَانِ سِنِ الْبُلُوغِ

۱۸۳۷- عَنْ أَنَسٍ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
عَرَضَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ  
أُخَيْدٍ فِي الْقَيْدِ وَالَّذِي أَرْتَمَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ  
يُحَوِّسْ، وَعَرَضَنِي يَوْمَ الْحَنْدَقِ وَالَّذِي أَرْتَمَ  
عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَنِي، قَالَ نَبِيٌّ قَدِيمٌ: عَنِ  
عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ يُؤَيِّدُ خَبِيرَةَ قَدِئْتُ  
هَذِهِ الذَّخِيَّةَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا لَحَدٌّ مِنَ السَّجَرِ  
وَفَكِيرٍ فَكُنْتُ إِلَى عُمَائِهِ أَنْ يَفْرَحُوا لِمَنْ كَانَ  
أَنْ حَسَنَ عَشْرَةَ سَنَةً وَمَنْ كَانَ قَدِئْتُ فَلَيْتَ  
لَا تُعْلَمُوا فِي النَّبِيَّاتِ

۱۸۳۸- عَنْ خَبِيرَةَ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَمْرٌ لَمْ يَكُنْ  
خَبِيرَتِهِمْ وَالَّذِي أَرْتَمَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَسْتَضَرَّتْنِي

بَابُ النَّهْيِ أَنْ يَسَافِرَ بِالْمُنْصَحِفِ

إِلَى أَرْضِ الْكُفَّارِ إِذَا خِيفَ

وَقَوَّعُهُ بِالْأَيْدِيهِمْ

۱۸۳۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَسَافِرَ  
بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْكُفَّارِ

۱۸۴۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ  
كَانَ يَنْهَى أَنْ يَسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْكُفَّارِ  
مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ قَتْلُهُ

۱۳۸۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مے لے ہو و سطر میں قرآن شریف کو کیونکہ مجھے ذہ ہے دشمن کے ہاتھ میں پڑ جائے کلا یوب نہ کہہ دشمن کے ہاتھ میں پڑ جائے وہ لوگ بھلا کر تے رہے۔

۸۳۲-۳- ترجمہ دہلی جوہر گزرو

٢٨٤١- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( لَا تُسَافِرُوا بِالْقُرْآنِ ))  
يَقِينِي لَا أَصْنُ أَنْ يَأْتِيَ الْعَدُوَّ) قَالَ أَبُو بَكْرٍ حَدَّثَ  
أَنَا الْعَدُوَّ وَخَاصُّوكُمْ بِهِ

٤٨٤٦- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثٍ لَهُ عِلْقَةٌ وَفَتْقٌ  
«(فَتِي أَخَافُ)» وَهُوَ حَدِيثٌ سَفَالٌ وَحَدِيثُ  
الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ (مُحَالَةٌ أَنَا بِأَهْلِ الْغَدُوِّ).

بَابُ الْمُسَابَقَةِ بَيْنَ الْخَيْلِ وَتَضَمُّرِهَا

٨٤٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأِلَ بِالْحَبَشَةِ  
فَلَمَّا أَصْبَحَتْ مِنَ الْفَجْرِ وَكَانَ أَتَمُّهَا نِيَّةً  
لَوْ كَرِهَ وَبَاقِي فَانْطَلَقَ أَنَّى لَمْ تَصْغُرْ مِنْ  
النَّيَّةِ إِلَى مُسْتَجِبٍ بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ  
مِنْ سَائِلِيهَا

1411- عَزَا إِلَيْنَا لَمَّا رَفَعْنِي عَلَيْهِمْ قَالُوا  
مَنْ نَجْعُ زَكَةً فِي حَيْثُ الْوَبِ مِنْ رِيَاةٍ  
نَحْنُ وَأَنْ هَلَّا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ حَبِطَ سَابِقُ  
طَلْفٍ مِنَ الْقُرَى فَتَسْجِدُ.

باب: گھوڑ دوڑ کا بیان اور گھوڑوں کا تیار کرنا شرط کے لیے  
۸۴۳ھ - عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے دوڑ کی  
ان گھوڑوں کی جو تیار کئے گئے تھے علیہ سے چھپاؤ اور ان تک (ان  
دوڑوں) مقاصد میں پانچ میل کا فاصلہ ہے اور بعضوں نے کہا  
چھ یا سات میل کا اور جو تیار نہیں کئے گئے تھے ان کی دوڑ چھ سے  
بہتر رزق کی مسہر تک مقرر کی اور ابن عمرؓ ان لوگوں میں تھے  
جنہوں نے دوڑ کی۔

۳۸۳۴- ترجمہ دہائی جو لوہر گزرا اس میں یہ ہے کہ عہد اللہ نے  
جہاں آج آپ کو کھڑا رکھے ہے کہ مسجد پر چڑھ گیا۔

(۳۸۱) جو فوقی نے کمرخت کی وجہ سے یہ کہہ کر حسان کے ساتھ بے وفائی نہ کریں اور اگر یہ ڈر نہ ہو مشاہیر انظر ہو تو اس وقت منع نہیں ہے۔ مالک کے نزدیک ہر حال میں منع ہے اور مالک نے ذکر اور کتابت پر بھی لاشرفیاں کاروں کو دیا جن پر طوطی کا گھر تھا۔

(۳۸۲) بتاؤ نونے نے کہاں حدیث سے گھوڑ دوڑ کا بیان کیا؟ وہ بھی نکلا کہ ہی کو چار کشتی تھیمبر کرتا اور اُس کے لیے درست ہے اور تھیمبر یہ ہے کہ گھوڑے کلان چارہ کم کردیں پھر اس کو گرم جھول پہنا کر ایک بند کو غلطی میں باندھ دیں تاکہ لینے آئے اور گوشت کم ہو اور وزن سے نیچر ہو جائے۔ اور شفاف کیا ہے علمائے کرام گھوڑ دوڑ کا جزو ہے یا صاحب نے اور وہ اسے اصحاب کے نزدیک دو صاحب ہے اور اخیر خوبتر قرار دیتا ہے اور درست ہے اور باوجود خبیث جب درست ہے کہ شخص جاٹ کو خوش رائے دے گا شخص جاٹ درمیان میں ہو جائے۔ اور وہ کچھ نہ سمجھے اور حدیث میں عرض کا ذکر نہیں ہے۔ راجھی

بَابُ الْخَيْلِ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى  
يَوْمِ الْقِيَامَةِ

باب : گھوڑوں کی فضیلت

۱۸۴۵- عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۸۴۵- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے اور خوبی قیامت تک۔

۱۸۴۶- عَنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُئِلَ حَدِيثٌ مَدِينٌ عَنْ نَافِعٍ

۸۴۶- ترجمہ وحی جو اوپر گزرے

۱۸۴۷- عَنْ حُرَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَبُيْ نَاصِيَةِ نَاسِيَةٍ تَرْسِي وَيَسْتَبِي وَخَيْرُ بَقُولٍ «الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ بِنَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْآخِرِ وَالْأَوَّلِ».

۸۴۷- جریر بن عبداللہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ کو دیکھا آپ ایک گھوڑے کی پیشانی کے بال اٹھیے میں سے تھے اور فرماتے تھے گھوڑوں کی پیشانیوں سے برکت بندھی ہوئی ہے قیامت تک یعنی ثواب اور عقیقت۔

۱۸۴۸- عَنْ يُونُسَ بْنِ الْإِسْلَامِ جُئِلَ

۸۴۸- ترجمہ وحی جو اوپر گزرے

۱۸۴۹- عَنْ حُرَيْرَةَ الشَّارِقِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «الْخَيْلُ مَعْقُودَةٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْآخِرِ وَالْأَوَّلِ».

۸۴۹- عروہ ہارتی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا برکت بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے۔ لوگوں نے عرض کیا کیونکہ رسول اللہ آپ نے فرمایا ثواب ہے اور عقیقت قیامت تک (کیونکہ چاروں طرف سے قیامت تک)۔

۱۸۵۰- عَنْ حُرَيْرَةَ الشَّارِقِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «الْخَيْرُ مَعْقُودٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ» قَالَتْ قِيلَ لَهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ بِمِذَا قَالَ «الْآخِرِ وَالْأَوَّلِ» إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

۸۵۰- عروہ ہارتی سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا برکت بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے۔ لوگوں نے عرض کیا کیونکہ رسول اللہ آپ نے فرمایا ثواب ہے اور عقیقت قیامت تک (کیونکہ چاروں طرف سے قیامت تک)۔

۱۸۵۱- عَنْ حُصَيْنِ بْنِ الْإِسْلَامِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُئِلَ

۸۵۱- ترجمہ وحی جو اوپر گزرے

۱۸۵۲- عَنْ حُرَيْرَةَ الشَّارِقِيَّةِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَتَمَّ يَذْكُرُ «الْآخِرِ وَالْأَوَّلِ» وَكَيْ حَدِيثٌ شَقِيحٌ سَمِعَ حُرَيْرَةَ الشَّارِقِيَّةَ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ

۸۵۲- ترجمہ وحی جو اوپر گزرے

۱۸۵۳- عَنْ حُرَيْرَةَ بْنِ أَعْفَدٍ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَهَذَا وَتَمَّ يَذْكُرُ «الْآخِرِ وَالْأَوَّلِ».

۸۵۳- ترجمہ وحی جو اوپر گزرے اس روایت میں ثواب اور عقیقت کا ذکر نہیں ہے۔

۳۸۵۳- انس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں ہے۔

۳۸۵۵- ترجمہ وحی جو نو پر گزرو

باب: گھوڑے کی کون سی قسمیں بری ہیں

۳۸۵۶- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ براہ راست تھے اگل گھوڑے کو (اس کی تعمیر آگے آتی ہے)۔

۳۸۵۷- ترجمہ وحی جو اوپر گزارا تا زیادہ ہے کہ اگل دو گھوڑا ہے جس کا وہاں پلاں اور پلاں باقی ملید ہو یا نہ باقی ملد اور پلاں پلاں ملید ہو۔

۳۸۵۸- ترجمہ وحی جو نو پر گزرو

باب: اللہ کی راہ میں جہاد کرو

۳۸۵۹- حضرت ابو ہریرہؓ وہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ مومن سے اس کا جو لے لے اس کی راہ میں اور نہ لے لے مگر جہاد کے لیے اور ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور سچا جانتا ہو اس کے پیغمبروں کو اللہ نے فرمایا یہ شخص میری حاضرت میں ہے یا تو میں اس کو جنت میں لے جاؤں گا یا اس کو جہنم میں لے جاؤں گا اس کے گھر کی طرف ثواب یا عذاب دے کر۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ

۴۸۵۴- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْمَرْكُوبُ فِي نَوَاصِي الْحِمْلِ))

۴۸۵۵- عَنْ أَنَسٍ أَخَذْتُ عَنْ أَبِيهِ ﷺ يَجْلُو

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ صِفَاتِ الْخَيْلِ

۴۸۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَكْرَهُ شَكْلًا مِنَ الْخَيْلِ.

۴۸۵۷- عَنْ سُبَّانٍ يَهْدِي فَأَشَادَ حَقًّا وَكَرَاهًا

مِنْ حَبِيبِ عَبْدِ الرَّزَاقِ وَالشَّكْلُ أَنَّهُ يَكُونُ

أَفْرَسٌ فِي رِجْلِهِ الْيُسْرى بِلِصٍّ وَفِي رِجْلِهِ

الْيُسْرى أَوْ فِي يَدَيْهِ الْيُسْرى وَرِجْلُهُ الْيُسْرى.

۴۸۵۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ ﷺ يَجْلُو

حَبِيبًا وَكَيِّحٌ وَفِي رِجْلَيْهِ وَفِي رِجْلَيْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ مَرْثَدٍ وَنَبِيَّ يَكْرَهُ شَكْلًا

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالْخُرُوجِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۴۸۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادًا

فِي سَبِيلِي وَإِقَامًا فِي تَصَدِيقًا بِرَسُولِي فَهُوَ

خَلْفِي حَتَّى أَنْ أَدْعِلَهُ أَوْ كَرَجَعَهُ إِلَى

مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ لَوْلَا مَا قَالَ مِنْ أَمْرِ

(۳۸۵۵) جو نوئی نے کہا ان حدیث سے گھوڑا لے کی نصیحت یہ وہ کے لیے لفظی ہے اور جو دوسری حدیث میں ہے کہ خواست گھوڑے میں ہوتی ہے ہر اس سے وہ گھوڑا ہے جو جہاد کے لیے نہ ہو یا بعض گھوڑا ہلکے ہو جائے بعضا غوی۔

(۳۸۵۷) بلکہ اگر ان کے نزدیک اگل ہے جس کے میں پلاں ملید ہوں اور یکہ امر گنبا یا شین سم رنگہ اور ایکہ ملید۔ اس راوی نے کہا اگل وہ ہے کہ ایک طرف کے ہاتھ اور پلاں ملید ہوں یا ایک طرف کا ہاتھ دوسرے طرف کا ہاتھ ملید۔ واللہ اعلم۔

(۳۸۵۹) بلکہ یعنی ہر بار خدا کی راہ میں شہید ہوں ہر بار دوسرے میں شہید ہوں۔ اس حدیث سے جہاد کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی اور یہ بھی نکلا کہ جہاد اس عبادت ہے کہ اس کے برابر کوئی دوسری عبادت نہیں ہے اور حضرت کے اس کا نہایت شوق تھا اور آپ یہ چاہتے تھے کہ جہاد

میں محمد ﷺ کی جان ہے کوئی زخم ایسا نہیں ہے جو خدا نے تعالیٰ کی راہ میں لگے گمروہ قیامت کے دن اسی شکل پر آوے گا جیسا دنیا میں ہوا تھا اس کا رنگ خون کا سا ہو گا اور خوشبو ملک کی۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر مسلمانوں پر دشوار نہ ہو تا تو میں کسی لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے کبھی بھی یمن میرے پاس آتی سمجھاؤں میں (سواروں وغیرہ کی) اور مسلمانوں پر دشوار ہو گا میرے ساتھ نہ چلنا۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ جہاد کروں اللہ کی راہ میں پھر ہزار ہا لوگ پھر جہاد کروں پھر ہزار ہا لوگ پھر جہاد کروں پھر۔

۳۸۶- ترجمہ وہی جواد میر گزرا۔

۱۶۶۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ ضامن ہے اس کا جو کوئی جہاد کرے اس کی رکو میں اور نہ نکلے اپنے گھر سے مگر خدا کی رکو میں جہاد کرنے کے واسطے اس کے کلام کا یقین کرے اس بات کا کہ لے جائے گا اس کو جنت میں یا بچھڑے گا اس کے گھر کو جہیں سے نکلا ہے ثواب اور نعمت کے ساتھ۔

۸۶۲۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی ایسا شخص جو رخصی ہو خدا کی راہ میں اور اللہ تعالیٰ چاہتا ہے جو رخصی ہو اس کی راہ میں گھر چھوڑ دے اس کے دل وہ آئے گا اس کا خون بہتا ہو گلاہک تو خون کا ہو گا جو رخصی ہو ملک کی ہو گی۔

۳۸۶۳- امام بن عبد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے یہ وہ ہے جو حدیث بیان کی قسم سے ابوبکر و رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سن کر پھر بیان کیا انکی حدیثوں کو اور کہا کہ فرما ہمارا رسول اللہ ﷺ نے

أَوْ غِيَمَهُ وَالَّذِي نَفْسٌ مَحْمُودٌ بِيَدِهِ مَا مِنْ  
كَلِمَةٍ يَكْتُمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
كَتَبْتِهِ حِينَ كَلِمَ لَوْنُهُ لَوْنٌ دَمٍ وَرَجُلُهُ مَسْتَنٌ  
وَالَّذِي نَفْسٌ مَحْمُودٌ بِيَدِهِ لَوْنًا أَلْ بَشَرٌ عَلَى  
الْمُسْتَنِينَ مَا قَدَحْتُ جِلْدًا سَرِيَّةً نَغَرُوا فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ لَمْ يَمُوتْ وَلَكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلُهُمْ  
وَأَنَا يَجْنُونَ سَعَةً وَيَسْأَلُ عَلَيْهِمْ أَنْ يَخْلُقُوا  
عَنِّي وَالَّذِي نَفْسٌ مَحْمُودٌ بِيَدِهِ لَوْدِدْتُ أَنِّي  
أَفْرُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَقْتُلَ ثُمَّ أَغْرُو فَأَقْتُلَ ثُمَّ  
أَفْرُو فَأَقْتُلَ»

٤٨٦. - عَنْ عُقَابَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

٤٨٦١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( لِكُلِّ لِمٍّ لِمَن جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرَجُهُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا جِهَادًا فِي سَبِيلِهِ وَتَصَانِيفٌ كُلِّمَنِي بِأَنْ يَدْخُلَهُ الْخَنَاءُ أَوْ يُرْجَعُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ فَمَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غِيْمَةٍ ))

٤٨٦٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ  
 (لَا تَكَلِّمُوا أَحَدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْظَمُ بِمَنْ  
 يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا حَادَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَخَرَجَهُ  
 نَعْبُ الْقَوْمِ لَوْ دَمَ وَالرَّيْحُ رِيحُ بَيْتِكُمْ) ۝

٤٨٦٣- عَنْ هِشَامِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ  
أَيِّ هَذِهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ  
مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تو یہی کامدان اور وقت مشکل خدا

﴿كُلُّ كَلِمَةٍ يَكُلِّمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ تَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا إِنْ أَعْطِيَ نَقَطًا فَقَدْ لَوَّى لَوْنًا لَوْنٌ دَمٍ وَالْغُرَفُ غُرَفُ الْمَسْكِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي بَيْنَ يَدَيَّ مَنْ فَعَلْتُ هِيَ يَدُهُ لَوْ أَنَّ أَشَقَّ خَلْقٍ الْفُؤَادَيْنِ مَا فَعَلْتُ خَلْفَ سِرِّيَّةٍ قَتَرُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَكُنْ قَاتِلًا حَتَّى مَنَعَهُ فَأَحْبَلْنَاهُمْ وَثًا يَجْشُونَ مَنَعَهُ قَيْدُغُوبِي وَلَا تَغِيْبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَفْعَلُوا غَائِبِي﴾

جو دھم مسلمان کو لگے اللہ تعالیٰ کی راہ میں وہ قیامت کے دن اسی شکل پر آئے گا جیسے یہاں تھا خون بہتا ہو رنگ قرطون کا ہو گا اور خوشبو منک کی ہوگی اور فرمایا آپ نے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں حجر کی چٹان ہے اگر دشمنی نہ ہو تو مسلمانوں پر تو شہر ہر لشکر کے ساتھ جاتا جو چاہے کہتا ہے اللہ عزوجل کی راہ میں لیکن اتنی گھٹائش نہیں ہے کہ شمشیر کو سواریاں دوں اور نہ ان کو اتنی طاقت ہے کہ وہ سب میرے ساتھ رچیں اور نہ ان کے دلوں کو ہلا سکے گا میرے ساتھ نہ چلاں۔

۳۸۶۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے غار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اگر دشمنی نہ ہوتی مسلمانوں کو تو شہر ہر لشکر کے ساتھ جاتا دینا ہی جیسے اوپر گزر رہا ہے میں یہ ہے کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں یہ چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں مارا جاؤں مگر چاہتا ہوں کہ اس طرح جیسے ہو کر گزراں۔

۳۸۶۵- رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دشمنی نہ ہوتی میری امت پر قسمیں چاہتا کہ کسی لشکر کو نہ چھوڑاں جیسے اوپر گزراں۔

۳۸۶۶- ترجمہ اسی جولوہ پر گزراں۔

۴۸۶۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا لِلَّهِ لَيْسَ حَرَجٌ فِي سَبِيلِهِ بِأَيِّ قُوَّةٍ مَا تَحَلَّفْتُ خِلَافَ سِرِّيَّةٍ مَعَرُوفٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى

نَابِ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى

۴۸۶۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَا مِنْ نَفْسٍ تَمُوتَ لَهَا

(۳۸۶۷) جو کوئی نے کہا اس حدیث سے شہادت کی ذمہ داری ہے اور شہیدوں کے لئے کچھ ہیں شہید کو کہ شہید ہے یعنی حاضر ہے جنت میں اور مسلمان قیامت کے دن جنت میں جاویں گے اور ان کی ہدایت کے لئے کہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے کو ہاں جنت میں جاتے ہیں



ہوتی ہے وہ راضی نہیں ہوتا کہ پھر دنیا میں آوے اگرچہ ساری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے وہ سب اس کو ملے۔ شیعہ وہ آرزو کرتا ہے کہ پھر دنیا میں آوے اور بار بار آوے کیونکہ وہ دیکھتا ہے شہادت کی فضیلت کو۔

۴۸۶۸- ائمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جنت میں جاوے گا اس کو پھر دنیا میں آنے کی آرزو نہ رہے گی اگرچہ اس کو ساری زمین کی چیزیں دی جائیں پر شیعہ آرزو کرے گا پھر آنے کی اور اس بار قتل ہونے کی کیونکہ وہ دیکھے گا شہادت کے درجہ کو۔

۴۸۶۹- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا ہے اللہ کی رلا میں جہاد کرنے کے برابر کوئی عبادت ہے؟ آپ نے فرمایا تم اس کی طاقت نہیں رکھتے۔ پھر انہوں نے پوچھا دیکھا یا تمین یا اور آپ برابر ہی فرماتے تھے کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔ آخر تیسری بار میں آپ نے فرمایا اللہ کی رلا میں جہاد کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی روزے دار ہو کر نماز میں کھڑا رہے اللہ تعالیٰ کی آجوں کا مطہج ہو کر روزے سے نکلے نہ نماز سے یہاں تک کہ لوٹے مجاہد جہاد سے۔

۴۸۷۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا ہے۔  
۴۸۷۱- نعمان بن حمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حشر کے پاس بیٹھا تھا ایک شخص بوسا لکھے

عَلَيْهِ خَيْرٌ يَسْتُرُهَا أَنَّهُا تَرْجِعُ إِلَى الدُّنْيَا وَلَئِنْ لَمْ يَلْهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا إِلَّا الشَّهِيدُ فَإِنَّهُ يَنْسَى أَنْ يَرْجِعَ فَيَقْتُلُ فِي الدُّنْيَا لِمَا بَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ»۔

۴۸۶۸- عَنْ ثَمَرِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَأَنْ لَمْ يَأْتِ عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ غَيْرِ الشَّهِيدِ فَإِنَّهُ يَنْسَى أَنْ يَرْجِعَ فَيَقْتُلُ حَتَّى مَرَاتٍ لِمَا بَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ ))۔

۴۸۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا يَغِيظُ أَحَدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَرَّسَلُ قَالَ (( لَا تَسْتَطِيعُونَ )) قَالَ مَا كُنَّا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَقْتُلَ مَنْ قَتَلَنَا مِنْكُمْ قَوْلُ (( لَا تَسْتَطِيعُونَ )) وَتِلْكَ فِيهِ الْفِتْنَةُ بَقُولِ (( لَا تَسْتَطِيعُونَ )) فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَحْفَظُ الصَّالِمِينَ الْقَائِمِينَ الْقَادِمِينَ بِأَيَاتِ اللَّهِ لَا يَفْتَرُ مِنْ حَيْثُمْ وَلَا مَنَابِغَ خَلْقٍ يَرْجِعُ الْمُحَادَّةُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى ))۔

۴۸۷۰- عَنْ سُهَيْبِ بْنِ أَبِي خَالَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مَا يَغِيظُ أَحَدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَرَّسَلُ إِلَّا أَنْ لَا يَسْتَطِيعَ أَنْ يَمُوتَ ))۔

ترجمہ انہوں نے کہا اس لیے کہ وہ اپنی جگہ ہی مظاہر کر لیتا ہے اپنے اور اور ہے کہ کھڑی ہے کہ اس لیے کہ فرشتہ رحمت نے اس کے پاس حاضر ہوئے ہیں اس لیے کہ اس کا مال گواہ اس کے حسن حاضر کا یہاں اس لیے کہ اس کا دل اس کا گلوں کے لیے کہ وہ گواہ اور اس میں برقیات کے دن۔ (ابھی ملے گا)

(۴۸۶۹) جہاں اور ظاہر ہے کہ کوئی دنیا نہیں کر سکتا جہاں کے برابر دوسری عبادت بھی نہیں ہو سکتی۔  
(۴۸۷۱) جہاں کوئی نے کہا اس حدیث سے یہ ظاہر ہے کہ اللہ کے ہاں جہاد کے بعد اللہ کے ہاں اس وقت کہ اللہ کا قیام نہیں بھی بندہ آواز سے نہ کرے کیونکہ نمازوں کو نماز مشکل ہو جاتی ہے۔

پرواہ نہیں مسلمان ہوئے پر کسی عمل کی وجہ میں پانی پلوں کا  
 حاتیوں کو۔ دوسرا بولا مجھے کیا پرواہ ہے کسی عمل کی اسلام کے بعد  
 میں تو مسجد حرام کی مرمت کرتا ہوں۔ تیسرا بولا ان چیزوں سے  
 تو بہادرا قتل ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈانٹا اور کہا کہ  
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے سامنے جمعہ کے دن مسرت  
 پکڑو لیکن میں جمعہ کی نماز کے بعد آپ سے پوچھوں گا اس بات کو  
 جس میں تم نے اختلاف کیا۔ اب اللہ نے یہ آیت اتاری اجعلتم  
 سقایہ الحاج یعنی کیا تم نے حاجیوں کا پانی چانا اور مسجد حرام کی  
 خدمت کرنا ایمان اور جہاد کے برابر کر دیا۔ ہرگز نہیں اللہ کے  
 سامنے برابر نہیں۔

۳۸۷۲- ترجمہ وحی جو اوپر گزرا۔

باب: اللہ تعالیٰ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنے کی فضیلت  
 ۳۸۷۳- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول  
 اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح یا شام کو چلنا اور نہایت  
 بہتر ہے۔

۳۸۷۴- کل رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ  
 علیہ وسلم نے فرمایا صبح کو جو بندہ چلتا ہے اللہ کی راہ میں وہ ساری دنیا  
 دافیا ہے بہتر ہے۔

۳۸۷۵- ترجمہ یہ ہے کہ صبح یا شام کو چلنا اللہ کی راہ میں دنیا اور  
 دافیا ہے بہتر ہے۔

۳۸۷۶- ترجمہ وحی جو اوپر گزرا۔

أَعْمَلُ عَمَلًا نَبَذَ الْإِسْلَامَ بِأَنْ أَسْتَبِيحَ فَخَاجَ  
 وَقَالَ أَحَرُّ مَا أَبْكِلُ أَنْ لَا أَعْمَلَ عَمَلًا نَبَذَ  
 الْإِسْلَامَ بِأَنْ أَلْمَسُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَقَالَ أَحَرُّ  
 لِمَجَاهِدٍ مِنْ سَبِيلِ اللَّهِ أَفْضَلُ مِنْ قُلْتُمْ فَرَجَعْنَاهُ  
 عَنْهُ وَقَالَ لَا تَرْفَعُوا أَسْوَاقَكُمْ عِنْدَ بَيْتِ رَسُولِ  
 اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَوْمَ الْخُفَّةِ وَتَكُنْ إِذَا صَبَّحْتَ  
 الْخُفَّةَ دَحَلْتُ فَاسْتَبِيحْتَهُ يَمِينًا اِجْتَلَيْتُمْ فِيهِ  
 فَأَزَلَّ اللَّهُ عَزَّ وَحَلَّ أَفْعَلْتُمْ سَفَاةَ الْحَاجِّ  
 وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ  
 الْآخِرِ الْآيَةُ بِلِي أَخْبَرَهَا

۴۸۷۲- عَنْ النَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ  
 بَشِيرٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَمْلِكُ حَدِيثَهُ أَيْ تَوْتَهُ

بَابُ فَضْلِ الْعُدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
 ۴۸۷۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لِعُدْوَةٍ فِي سَبِيلِ  
 اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٍ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ))

۴۸۷۴- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّعْدِيِّ عَنْ  
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( وَالْعُدْوَةُ يَغْلُظُهَا الْعَدُوُّ  
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ))

۴۸۷۵- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّعْدِيِّ عَنْ  
 سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ (( عُدْوَةٌ أَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ  
 اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ))

۴۸۷۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 ﷺ (( لَوْ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي )) وَتَفَرَّقَ  
 الْحَدِيثُ وَقَالَ فِيهِ (( وَلَوْ رَوْحَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ  
 عُدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ))

٤٨٧٧- عَنْ أَبِي ثَوْبَانَ عَنْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( غَدَاةٌ لِي سَبِيلُ اللَّهِ أَوْ وَجْهَةٌ خَيْرٌ مِمَّا ظَنَنْتُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ))

1878- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ  
وَمَنْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَلِدْ وَلَمْ يَلِدْ  
نَابِ يَدَانِ مَا أَعْدَدَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْمُجَاهِدِ

فِي الْجَنَّةِ مِنَ الدَّرَجَاتِ

٤٨٧٩- عن أبي سعيد الخدري عن رسول الله ﷺ قال (( يا أيها سعيد من رضي بالله ربا وبالإسلام ديناً وبمحمد نبياً وجنتاً له الجنة )) نعمت لها أبو سعيد فقال أهدنا سبي ما دشون الله فقل ثم قال (( وأخرى ترفع بها العبد مائة درجة في الجنة ما بين كل فرجتين كما بين السماء والأرض )) قال وما هي يا رسول الله قال (( الجهاد في سبيل الله الجهاد في سبيل الله ))

بَابُ مَنْ تَخَلَّى فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَفَرَتْ

عَطَايَاهُ إِلَى الدُّنْيَا

١٨٨٠- عَنْ أَبِي غَالَاظٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ  
سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ  
يَذْكُرُ نَبِيَّهُ (رَأَى الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْإِيمَانَ  
بِأَهْلِ الْفَصْلِ الْأَعْمَانِ) قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ مَا  
رَسُولُ اللَّهِ أَزَلَّكَ إِنَّ فِطْنَتَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تُكَفِّرُ

۷۸- ابوالیوب سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرمایا: کیا تم کو چٹاٹھ اکی راہ میں بھڑ ہے ان سب چیزوں سے جن پر آفتاب اٹھتا اور ڈالتا۔

۸۷۸- ترجمہ وسیع پیمانہ پر گزرا۔

باب : جہاد کرنے والے کے درجات کا

بيان

۳۸- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ابو سعید! جو راضی ہو اللہ کے رب ہونے سے اور اسطرح کے یقین ہونے سے اور محمدؐ کے نبی ہونے سے اس کے لیے جنت واجب ہے۔ یہ سن کر ابو سعیدؓ نے تعجب کیا اور کہا پھر فرمائیے رسول اللہ! آپ نے پھر فرمایا اور فرمایا کہ ایک اور عمل ہے جس کی وجہ سے بندے کو سودے میں سے جنت میں اور ہر ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اضافہ ہوگا جتنا آسمان اور زمین میں ہے۔ حضرت ابو سعیدؓ نے عرض کیا وہ کونسا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا جہاد اللہ کی راہ میں جہاد کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

باب: شہید کافر گناہ شہادت کے وقت معاف ہو جاتا

سے سوائے قرض کے

۳۸۸- ابو حمزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر شخص کو کھڑے ہوئے صحابہ میں اور ایمان کیا ان سے کہ تمام ملوں میں افضل ہے وہ اللہ کی راہ میں اور ایمان لانا اللہ پر۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور ابو ایوب الخضرؓ رسول اللہ ﷺ کی راہ میں شہید ہوا تو اللہ کی راہ میں ہر گناہ معاف ہو جاوے گا؟ آپ نے فرمایا: اگر تو تورا

۸۸۰۔ مسلمانوں نے کجابت خاصہ ہو گئی تھی۔ اہل حق کے واسطے تو شک اور ہلچل اور دلت کے لیے تو قوم کی ملامت کے واسطے اور قرض معاف نہ ہو گا یہی قرن قیام حقوق العباد معاف نہ ہو گئے اور پہلے آپ نے قرض کو مستثنیٰ نہیں کیا پھر وہ حضرت جبرائیل نے آپ کو اسی وقت بتایا آپ نے جان کر دیا اٹھی

ہوے اللہ کی راہ میں صبر کے ساتھ اور حیرتی نیت خالص ہو خدا کے لیے اور تو اسے رہے پیچہ نہ موڑے۔ پھر آپ نے فرمایا تو نے کیا کہا؟ وہ یہ کہ اگر میں مارا جاؤں اللہ کی راہ میں تو میرے گناہ معاف ہو جائیں گے؟ پھر آپ نے فرمایا ہاں اگر تو مارا جاوے صبر کر کے خالص نیت سے اور نہ میرا سامنے ہو پیچہ نہ موڑے مگر قرض صحابہ ہو گئے۔ کیونکہ جبرائیل علیہ السلام نے بیان کیا تھا۔

سے اس بات کو۔

۳۸۸۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۳۸۸۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ایک شخص آیا اور آپ صبر کرتے۔

۳۸۸۳- عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ شہید کا ہر گناہ بخش دے گا لیکن قرض نہیں بخشے گا۔

۳۸۸۴- عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا اللہ کی راہ میں مارا ہوا میت دیتا ہے سب گناہوں کو مگر قرض کو نہیں۔

باب: شہیدوں کی روحیں جنت میں ہیں اور یہ کہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں و رزق دینے جاتے ہیں۔ ۳۸۸۵- مسروق سے روایت ہے امیر عبد اللہ بن مسعود رضی

عنی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا رسول الله ﷺ (( نعم ))  
 اِنْ قُتِلَتْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأُتِيَتْ صَاوِرٌ مُّخْصِبَةٌ  
 مُّطْلَقٌ غَيْرُ مُذْبِرٍ (( ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 (( كَيْفَ قُلْتُ )) قَالَ تَرَأَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِي  
 سَبِيلِ اللَّهِ اَتَكْفُرُ عَنِّي عَطَايَ فَقَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ ﷺ (( نَعَمْ )) وَأُتِيَتْ صَاوِرٌ مُّخْصِبَةٌ فَقِيلَ  
 غَيْرُ مُذْبِرٍ اِنَّ الدِّينَ فَاِنَّ جَبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
 قَالَ لِي ذَلِكَ ))

۴۸۸۱- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ  
 اِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَعَثَنِي حَدِيثُ النَّبِيِّ ﷺ

۴۸۸۲- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ يَرْبُدُ  
 اَحْمَلُنَا عَنْ صَاحِبِهِ اَنْ رَجَعْنَا قِيَّ النَّبِيِّ ﷺ  
 وَهُوَ عَلَى النُّعْبَرِ فَقَالَ اَرَأَيْتَ اِنْ فُتِرْتُ  
 سَبَّحِي بِمَعْنَى حَدِيثِ الْمُعْتَرِي

۴۸۸۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ النَّعَاصِ اَنَّ  
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( يَكْفُرُ  
 لِلشَّهِيدِ كُلُّ شَيْءٍ اِلَّا الدِّينُ ))

۴۸۸۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ النَّعَاصِ اَنَّ  
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( الْقَتْلُ فِي  
 سَبِيلِ اللَّهِ يَكْفُرُ كُلَّ شَيْءٍ اِلَّا الدِّينَ ))

باب بيان ان ارواح الشهداء في الجنة  
 وانهم احياء عند ربهم يرزقون  
 ۴۸۸۵- عَنْ مسروق رضي الله عنه قال

(۲۸۸۵) ۶۰ نوید محمد علیہ السلام نے کہا کہ حدیث سے یہ نکلا کہ جسٹھ مہینے اور بھی نہ سب سے اہل سنت کا وہ بھی ہے آدمی اللہ سے  
 کے تھے اور وہیں سوئے ہیں کریں گے۔ معجزہ اور معجز اہل عدت کا یہ قول ہے کہ جنت قیامت کے بعد یہاں پہنچے گی اور آدمی کی تھ

سَأَلْنَا عَنْهُ اللَّهُ عَنْ حَلِيبٍ ذَاوِيٍّ وَلَا نَسْتَسْتَفِ  
قُلُوبَ نَفَلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَمَّا رَأَوْا بَنِي إِسْرَءِيلَ  
عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ قَالَ إِنَّا فَدَّ سَأَلْنَا عَنْ  
ذَلِكَ فَقَالَ (( أَرْوَاهُمْ فِي جَوْفِ حَلِيبٍ  
مُخْضِرٍ لَهَا قَادِبِيلٌ مُعَلِّقٌ بِالْفَرْغِ تَسْرُخُ مِنْ  
الْجَنَةِ حَتَّى شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِي إِلَى بَلَدٍ  
الْقَادِبِيلِ فَاطْلُقِ إِلَيْهِمْ وَهُمْ اطَّلَعُوا فَهَانَ  
حَلِيبٌ تَشْتَهُونَ شَيْئًا فَلَاوَا أَيْ شَيْءٍ نَشْتَهِي  
وَنَحْنُ نَسْرُخُ مِنَ الْجَنَةِ حَتَّى جَاءَ فَطْلُ  
ذَلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَمْ  
يُتْرَكُوا مِنْ أُنَّا لَسْنَاوَا قَالُوا يَا رَبِّ نُرِيدُ أَنْ  
فَرُدَّ أَرْوَاهَا فِي الْجَنَّةِ حَتَّى نَقُذَّ فِي  
سَبِيلِكَ مَرْءَةً أُخْرَى فَلَمَّا رَأَى أَنَّا لَمْ نَسْأَلْهُمْ  
خَافَةَ لَمْ يَكُنْ ))

اللہ عز سے پوچھا اس آیت کو (وَلَا تَحْسَبِ الَّذِينَ يَفْلُتُوا فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ آمِنًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ) یعنی مت  
سمجھو ان لوگوں کو جو قتل کے لئے اللہ کی راہ میں مرد ہو چکے وہ زندہ  
ہیں اپنے پروردگار کے پاس روزی دیے جاتے ہیں۔ عبد اللہ نے  
کہا ہم نے اس آیت کو پوچھا رسول اللہ سے آپ نے فرمایا  
شہیدوں کی رو میں ہنر چڑیوں کے قالب میں قدیوں کے اندر  
ہیں جو عرش مبارک سے لگے ہو ہیں اور جہاں جاتی ہیں جنت  
میں جاتی پھرتی ہیں پھر اپنی قدیوں میں آ رہی ہیں۔ ایک بار ان  
کے پروردگار نے ان کو دیکھا اور فرمایا تم کچھ جانتی ہو انہوں نے  
کہا اب ہم کیا پاتیں گی ہم تو جنت میں لگتی پھرتی ہیں جہاں جاتی  
ہیں۔ پروردگار جل وعز نے پھر پوچھا پھر پوچھا جب انہوں نے  
دیکھا کہ بغیر پوچھے ہماری رہائی نہیں (یعنی پروردگار جل جلالہ  
میرے پوچھے جانتا ہے) تو انہوں نے کہا ہے ہمارے پروردگار اچھے  
جانتی ہیں کہ ہماری دوسروں کو پھیر دے ہمارے بدلوں میں (یعنی  
دنیا کے بدلوں میں) تاکہ ہم بارے جلاویں دوبارہ تیری راہ میں؟  
جب پروردگار جل جلالہ نے دیکھا کہ اب ان کو کوئی خواہش نہیں  
تو چھوڑ دیا ان کو۔

### بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ وَالْوَبَاطِ

### باب : جہاد اور دشمن کو تارکے رہنے کی فضیلت

۴۸۸۶- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا آمَنَ  
النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لِيُ الشَّيْءُ فَفَضَّلَ فَقَالَ (( وَخَلَّ  
بِجَاهِدٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ )) قَالَ ثُمَّ

۴۸۸۶- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک  
شخص آپ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا پوچھا کون شخص افضل ہے؟  
آپ نے فرمایا وہ شخص جو جوہر کرے اللہ کی راہ میں اپنے مال اور

اللہ جنت اور حق اور یہ بھی لگا کر دین کو لڑائیں۔ اور روح کی حقیقت میں بہت اختلاف ہے اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ بندوں کو اس کی حقیقت  
معلوم نہیں ہے اور حق یہ کہتے ہیں کہ روح کوئی عینہ چیز نہیں ہے اور عقیدہ کہتے ہیں کہ روح ایک نور الیہ ہے جن میں نور بعض ملائے  
کہا کہ روح حیوان کا ہے یا جسم الیہ کیا بعض جسم کا یا جسم الیہ کا یا صورت یاں رکھتا ہے اس جسم کے اندر یا نفس داخل ہو رہا ہے یا جان کا  
اور اس کے ہے کہ روح یا جسم الیہ کیا ہے جن میں اس کے ہوتے ہیں جب وہ جانے جاتی ہیں تو قوتی مر جاتا ہے۔ اچھی فہم  
(۴۸۸۶) ۲۲ نووی نے کہا اس سے یہ لگا کہ جرات (جہاد) کو گناہ (یعنی) نفس سے صحت اور اشتقاق سے عورت شامی اور اکثر علماء

ہاں سے اس نے کہ بھر کون؟ آپ نے فرمایا، مومن جو پہاڑ کی  
کسی گھاٹی میں اللہ کو پیچے اور لوگوں کو پہاڑ سے اپنے شر سے۔  
۳۸۸۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

تر: قَالَ (( تَوَّابِينَ فِي شَيْعِبٍ مِنَ الشَّعَابِ يَتَّقُونَ  
اللَّهَ وَتَتَذَكَّرُ النَّاسُ مِنْ شَرِّهِ ))

۴۸۸۷- عَنْ أَبِي سَوَّادٍ قَالَ قَالَ (( وَجَلَّ  
لَهِ )) النَّاسُ أَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ (( فَوَافِعُ  
يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ )) قَالَ ثُمَّ  
مَنْ قَالَ (( ثُمَّ وَجَلَّ مَغْفُورٌ فِي شَيْعِبٍ مِنَ  
الشَّعَابِ يَتَّقُونَ اللَّهَ وَتَتَذَكَّرُ النَّاسُ مِنْ شَرِّهِ ))

۳۸۸۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۸۸۸- عَنْ أَبِي سَهَابٍ يَهْدِي الْإِسْلَامَ فَقَالَ  
(( وَوَجَلَّ فِي شَيْعِبٍ )) يَوْمَ تَقُولُ (( ثُمَّ وَجَلَّ ))

۳۸۸۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ  
نے فرمایا کہ سب لوگوں کی زندگی سے اس مرد کی زندگی بہتر ہے  
جو چہ دیش اپنے کھوڑوں کی باگ تھا سے ہوئے دوڑتا پھر تا ہے  
اس کی پیچھے پر جب کہ شور یا گھبراہٹ سنتا ہے دوڑتا ہے اپنے قتل  
ہونے کو اور موت کو موت کے مقاموں میں تلاش کرتا پھر تا ہے  
یا اس مرد کی زندگی بہتر ہے جو کہیں لے کر کسی پہاڑ کی چوٹی پر  
انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں میں سے یا پہاڑ کی کسی جلی میں انہیں  
تالیوں میں سے رہتا ہے لہذا اگر تا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور اپنے  
رب کی عبادت کرتا ہے مرتے دم تک آدمیوں میں سے کوئی  
فحش خبر میں نہیں سوا اس کے۔

۴۸۸۹- عَنْ أَبِي سَهَابٍ يَهْدِي الْإِسْلَامَ وَحِينَ لَمْ يَكُنْ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهُ قَالَ (( مِنْ  
خَيْرٍ مَعَاذِ النَّاسِ لِيَهُمْ وَجَلَّ مُسْتَبِطٌ جَدَانِ  
فَرَسِيهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يُطَيِّرُ عَنِّي خَبِيرٌ كَلَّمَا  
سَبَّحَ هَيْعَةً أَوْ فَرُغَةً طَارَ عَلَيْهِ يَنْتَفِي الْفَضْلُ  
وَالْمَوْتُ مَطْلَانَهُ أَوْ وَجَلَّ فِي عَيْنِيهِ فِي رَأْسِ  
شَعْبَةٍ مِنْ هَذِهِ الشَّعْبِ أَوْ يَطْنُ وَادٍ مِنْ هَذِهِ  
الْوَادِيَةِ يُبَيِّمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْمِي الرِّسَاةَ وَيَتَّقُونَ اللَّهَ  
حَتَّى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ كَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِنْ هِيَ  
خَيْرٌ ))

۳۸۹۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۴۸۹۰- عَنْ أَبِي سَهَابٍ يَهْدِي الْإِسْلَامَ بِقَلَّةٍ  
وَقَالَ عَنْ نَعْمَةَ بْنِ مَسْعُودٍ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ فِي  
شَيْعِبٍ مِنْ هَذِهِ الشَّعَابِ جَاهِلٌ وَرَأْيُهُ يَحْتَسِبُ

تہ کا کہ سب سے کہ اشتہار افضل ہے مگر عین غش سے حفاظت ہو سکے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ کے دہات میں امت افضل ہے اور  
مدد عطا ہی بہ محمول ہے۔

(۳۸۸۹) کہ حضرت نے اس سے حدیث میں وہ حضور کو سب سے افضل فرمایا یہاں جاں نثار کو دوسرے عابد و نیکار کو اور حقیقت میں وہ نیک  
کارانہ ہو چکے نہ نہ تو کوشہ گیری کی سے بھر کر کوئی چیز نہیں ہے اللہ جس کے لوگوں میں رہنے سے دین کا نیکو اور اس کیلئے نقصان کا ذرا نہ ہو۔



اللہ ﷻ نے فرمایا کافر اور اس کا رشتہ والا (مسلمان) دونوں جہنم میں ایک جگہ نہ رہیں گے اور کافر کو یہ موقع نہ ملے گا کہ مسلمان پر فتنے (اور اس کو الزام دے کہ تجھ کو ایمان سے کیا فائدہ ہوا)۔

باب جو شخص کسی کافر کو قتل کرے پھر نیک عمل پر قائم رہے

۳۸۹۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دونوں جہنم میں اس طرح آنکھ نہ ہوں گے جو ایک دوسرے کو قتل نہ پہنچا سکے۔ لوگوں نے عرض کیا وہ کون لوگ ہیں یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا جو مسلمان کافر کو قتل کرے پھر نیک پر قائم رہے۔

باب : اللہ کی راہ میں صدقہ دینے کا ثواب

۳۸۹۷- ابو مسعود انصاری سے روایت ہے ایک شخص ایک اونٹنی لایا مکمل سمیت اور کہنے لگا یہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اس کے بدلے تجھے قیامت کے دن سات سو اونٹیاں ملیں گی عیسٰی پڑی ہوئی۔

۳۸۹۸- ترجمہ وی جو اور گزرا۔

باب : غازی کی مدد کرنے کی فضیلت

۳۸۹۹- حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ ﷻ کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرا جائزہ جا رہا ہے اب مجھے سواری دیجئے؟ آپ نے فرمایا میرے پاس

ملۃ علیہ وسلم قال (( لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي الْقَابِ اَبَدًا ))

بَابُ مَنْ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ مَدَّدَ

۴۸۹۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ اجْتِمَاعًا يَصُورُ اخْتِلَافًا اَلْاَحَرُّ قَبِيلَ مَنْ هُمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَوَیْمَنُ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ مَدَّدَ ))

بَابُ فَضْلِ الصَّدَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَتَصَدَّقْ بِهَا

۴۸۹۷- عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَاءَ رَجُلٌ يَتَّقُ مَخْصُومَةً فَقَالَ لَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷻ (( يَهِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُ حِقَابٍ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ ))

۴۸۹۸- عَنْ ثَابِتِ بْنِ اَبِي اَسَدٍ

بَابُ فَضْلِ اِعَاثَةِ الْغَارِيِّ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

بِمَكْرُوبٍ وَعِيْرِهِ وَجَلَدِيهِ فِي اَهْلِهِ بِحُرِّ

۴۸۹۹- عَنْ أَبِي مُسْعُودٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَاءَ

رَجُلٌ يَأْتِي الْمَيْمَنَ مَتَى اَللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ ابْنُ

كَيْسَانَ يَحْمِلُنِي فَتَقَالُ (( مَا عِنْدِي )) فَقَالَ

(۳۸۹۹) یہودی نے کہا اس میں یہ اقبال ہے کہ یہاں مسلمان تو جہنم نہ جائے گا نہیں پھر ایک ہندو نے سے کیا عرض ہے خواہ وہ کافر کو قتل کرے یا نہ کرے اور اس کا جواب یہ ہے کہ شاید روایوں سے اس حدیث میں غلطی ہو گئی ہو اور صحیح یہ ہے کہ وہ مومن جس کو کافر قتل کرے اور اس کے والد یا رشتہ دار کو اس کا مضمون دے جو کہ وہ نہ دیتا ہے نہ نہ جنت لائے گا یہاں سے یہ فرض ہے ایمان پر قائم رہے لیکن اگر وہ مومن سے نہ لے لے تو ایمان کو بھی جہنم میں جاسکتا ہے یہ کافر کے ساتھ نہ رہے گا۔ ابھی مزید



سواری نہیں ہے۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ! میں اسے تلا دوں اس شخص کا جو سواری دے؟ آپ نے فرمایا جو کوئی نیکی کی راہ بتائے اس کو اتنا ہی ثواب ہے جتنا نیکی کرنے والے کو۔

۳۹۰۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا۔

۳۹۰۱- انس سے روایت ہے ایک جوان اسلم قبیلہ کا رسول اللہ ﷺ سے بولا یا رسول اللہ! میں جہاد کا ارادہ رکھتا ہوں اور میرے پاس سامان نہیں؟ آپ نے فرمایا تمھارے پاس پاس کے سامان کیا تھا جہاد کا یہ وہ شخص تیار ہو گیا وہ شخص اس کے پاس گیا اور کہا کہ رسول اللہ نے تجھ کو سلام کیا ہے اور فرمایا ہے کہ وہ سامان مجھ کو دے دے۔ اس نے (اپنی بی بی یا لونڈی سے کہا) اے نکاحی! وہ سب سامان اس کو دے دے اور کوئی چیز مت رکھ خدا کی قسم جو حج تو رکھ لے گی اس میں ہر گز شک نہ ہو گی۔

۳۹۰۲- زید بن خالد جعفی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مسلمان گرد یا کسی عدا کی کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس نے جہاد کیا اور جس نے غازی کے گھربار کی خبر رکھی اس نے بھی جہاد کیا (یعنی قراب جہاد کا اس نے کیا)۔

۳۹۰۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا۔

۳۹۰۴- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری نبیلہ کی طرف بھیجا جو چڑیل قبیلہ کی ایکہ شاخ ہے اور فرمایا دو مردوں میں ایک مرد لے کر ہر گھر میں سے اور ثواب دونوں کو ہو گا (ایک کو جہاد کا اور دوسرے کو کھالہ کے گھر بار کی خبر گیری کا)۔

۳۹۰۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا۔

وَحَلَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا أَذْكَهُ عَلَى مَنْ يَحْتَمِلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ بِمِثْلِ أَجْرِ فَاعْبُدْ ))

۲۹۰۰- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۲۹۰۱- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ قَتْلَ مَنْ لَسْتُمْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَزُّ وَشَرُّ مَعِيَ مَا تَحْفَظُ قَالَ (( أَلَسْتُمْ لَهَا نَافِلَةً فَإِنَّ كَانَ تَحْفَظُ فَهِيَ مِنْ )) فَإِنَّهُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَفْرُقُ النَّسَمَ وَيَتَوَلَّى الْأَعْيُنَ أَقْبَرِي تَحْفَظُ بِهَذَا قَالَ يَا فُلَانَةُ (( أَضْطَجِعُ )) لَدَى تَحْفَظُ بِهَذَا وَلَا تَحْسَبِي عَنْهُ شَيْئًا فَوَاللَّهِ لَا تَحْسَبِي بِهِ شَيْئًا فَكَرَرْتُ لَكَ رُبُّو.

۲۹۰۲- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَعْفِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (( مَنْ جَاهِدَ غَزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَاةً وَمَنْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِغَيْرِ فَقَدْ غَزَاةً )).

۲۹۰۳- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجَعْفِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مَنْ جَاهِدَ غَزَاةً فَقَدْ غَزَاةً وَمَنْ خَلَفَ غَزَاةً فِي أَهْلِهِ فَقَدْ غَزَاةً )).

۲۹۰۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ نَعْلًا بِأَيِّ نَبِيٍّ لَمْ يَكُنْ مِنْ شَمْلِي فَقَالَ (( لَيْسَتْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا وَالْآخَرُ يَنْتَهِمَا )).

۲۹۰۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ نَعْلًا بِمَعْنَاهُ.

۴۹۰۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۹۰۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ جو گھرباری خبر گیری رکھے اس کو مجاہد کا اجر ثواب ملے گا۔

باب: مجاہدین کی عورتوں کی حرمت کا بیان اور ان میں خیانت والے کے گناہ کا بیان

۴۹۰۸- برہہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجاہدین کی عورتوں کی حرمت گھر میں رہنے والوں پر ایسی ہے جیسے ان کی ملاں کی حرمت اور جو شخص گھر میں رہ کر کسی مجاہد کے گھرباری خبر گیری رکھے پھر اس میں خیانت کرے تو وہ قیامت کے دن کھڑا کیا جاوے گا اور مجاہد سے کہا ہوے گا کہ اس کے مثل میں سے جو چاہے وہ لے لے۔

۴۹۰۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۴۹۱۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ مجاہد سے کہا جاوے گا تو اس کی نیکیوں میں سے جو چاہے لے لے۔ یہ فرما کر جناب رسول اللہ نے عاری حریف دیکھا اور فرمایا پھر تم کیا خیال کرتے ہو؟ (یعنی وہ مجاہد کوئی نیکی چھوڑے، اللہ انہیں سب ی لے لے گا)۔

باب: معذور پر جہاد فرض نہیں ہے

۴۹۱۱- برہہ نے کہا یہ آیت لا یستوی القاعدون من المؤمنین کے باب میں (یعنی برابر نہیں ہیں گھر بیٹھے والے مسلمان اور لڑنے والے مسلمان یعنی لڑنے والوں کا درجہ بہت بڑا ہے) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا زید کو وہ ایک ہڈی

۴۹۰۶- عَنْ یَحْیٰی بْنِ یَعْقُوبَ الْإِسْطَهْقِیِّ

۴۹۰۷- عَنْ ابْنِ سَعْدٍ الْحَضْرَمِیِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَمَّا لَقِيَ النَّبِیَّ لَحْمَانًا «لَا یُخْرَجُ مِنْ كُلِّ رَجُلٍ رَجُلٌ ثُمَّ قَالَ لِلْقَاعِدِ الْكُفْرَ حَلْفُ الْخَارِجِ فِي أَهْلِهِ وَمَا بِهِمْ كَانَ لَهُ مَقْلٌ نَصَقَهُ أَجْرُ الْخَارِجِ»

بَابُ حُرْمَةِ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ وَآثِمٍ مِنْ خَانَتِهِمْ فِيهِنَّ

۴۹۰۸- عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أَهْلَائِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيُخَوِّنُهُ فِيهِمْ إِلَّا وَقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ مِنْ عَصَاهُ مَا شَاءَ فَمَا ضَعُفَ»

۴۹۰۹- عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَقَرِّ حَبِيبِ النَّوَرِيِّ

۴۹۱۰- عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ يَقُولُ «لَحْظٌ مِنْ حَسْبِهِ مَا حِشْتُ» فَلَقِيتُ إِلَيْكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ «لَقَدْ ضَعُفَ»

بَابُ سَقَطِ فَرْضِ الْجِهَادِ عَنِ الْمَعْدُورِينَ

۴۹۱۱- عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْوَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَأَهْلُ الْبُيُوتِ مِنْهُمْ»

لَا يَسْلَمُونَ الْقَاعِلُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ فَإِنَّ شُعْبَةَ وَالْحَرَبِيَّ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ رَبِّهِ نَبِيٍّ قَائِمٍ فِي هَذِهِ أُمَّةٍ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِلُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بِجُفْلٍ خَلِيسَتِ الزَّوَارِ قَالَ عَنْ نَسْرِ بْنِ دَوَاهٍ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ رَبِّهِ نَبِيٍّ قَائِمٍ.

۴۹۱۲- عَنْ الزَّوَارِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِلُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ كَلِمَةً إِنَّهُ أُمُّ مَكْحُومٍ فَنَزَلَتْ غَيْرُ لَوْلَى الضَّرَرِ

### بَابُ ثَبُوتِ الْحُجَّةِ لِلشَّهِيدِ

۴۹۱۳- عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّا نَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِأَنْ قِيلَ قَالَ غَيْرُ الْحُجَّةِ خَالَفِي لَمُرُوسٍ كُنْ فِي يَدِهِ ثُمَّ خَالَفَ حَتَّى قِيلَ وَفِي حَقِيقَةٍ مُؤَيَّدٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْتُهُمْ أَحَبُّ.

۴۹۱۴- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبِيلَ بْنِ الْأَنْصَرِ فَقَالُوا لَشَهَدَا لَنَا بِأَنَّ اللَّهَ وَتِلْكَ عَشْرَةٌ وَرَسُولُهُ ثُمَّ نَعُدُّمْ فَقَالُوا حَتَّى قِيلَ فَقَالَ أَنَسٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عَبِلَ هَذَا بَسِيرًا وَأَحْزَنُ كَبِيرًا)).

۴۹۱۵- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سُبَيْدَةَ عِنْدَ بَعْضِ مَا حَضَرَتْ عِزُّ أَبِي سَلَمَةَ فَجَاءَتْ وَمَا فِي أَثَرِهَا أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا أَثَرِي مَا اسْتَشَى بَعْضُ بِسَابِغٍ قَالَ فَجَعَلَتْهُ لِحَابِلَتِ

لے کر آئے اور اس پر یہ آیت نکلے۔ جب عبد اللہ بن اسحاق نے شکایت کی اپنی ناچلتائی کی (یعنی ناچھاؤں) اس لیے جہاں میں نہیں جاسکتا تو میرا درجہ گھٹا رہے گا) اس وقت غیر لولی الضرر کا لفظ اتر آیا وہی وہ لوگ جو معذور تھیں ہیں اور معذور تو درجہ میں مجاہدین کے برابر ہوں گے۔

۴۹۱۳- برواضی اللہ عنہ نے کہا جب یہ آیت اتری لا یستوی القاعلون من المؤمنین کلمۃ انہ ام مکحوم لولی الضرر اتر

### باب: شہید کے لیے جسد کا ثبوت ہونا

۴۹۱۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ! میں کہاں ہوں گا؟ (مرا جہاں؟) آپ نے فرمایا جنت میں۔ یہ سن کر اس نے چھ پتھر پھینک دیے جو اس کے ہاتھ میں تھیں (کھانے کے لیے) پتھر پھینک دیے اور لڑائیاں تک کہ شہید ہوا اور سوید کی روایت میں ہے کہ احد کے دن ایک شخص نے کہا۔

۴۹۱۴- برواضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص بنی حنیص کا (جو انصار کا ایک قبیلہ ہے) آیا اور کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں و آپ اس کے بندے ہو اس کے پیغام پہنچانے والے ہیں پھر آگے بڑھا اور لانا رہا یہاں تک کہ لہا کیا آپ نے فرمایا اس نے عمل تھوڑا کیا پر ثواب بہت چلید

۴۹۱۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبیدہ (ایک شخص کا نام ہے) کو چاوس بنا کر بھیجا کہ وہ ابوسفیان کے قافلہ کی خبر لاوے۔ دولت کر آیا اس وقت گھر میں میرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی نہ تھا۔ راوی نے کہا بھگے یا نہیں آپ کی گس لہا بی کا اس رضی اللہ عنہ

نے ذکر کیا۔ پھر حدیث بیان کی کہ رسول اللہ باہر اٹھے اور فرمایا ہمیں کام ہے تو جس کی سولہری موجود ہو وہ سولہ ہوا رہے ساتھ۔ یہ سن کر چار آدمی آپ سے اجازت مانگنے لگے اپنی سواروں میں جانے کی جو مدینہ منورہ کی پہنچ میں تھے۔ آپ نے فرمایا نہیں صرف وہ لوگ جاویں جن کی سولہریں موجود ہوں۔ آخر آپ چلے اپنے اصحاب کے ساتھ یہاں تک کہ مشرکین سے پہلے بدر میں پہنچے اور مشرک بھی آگئے۔ آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی کسی چیز کی طرف نہ بڑھے جب تک میں اس کے آگے نہ ہوں۔ پھر مشرک قریب پہنچے رسول اللہ نے فرمایا اٹھو جنت میں جانے کے لیے جس کی چڑائی تمام آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ غیر بن حمام انصاری نے کہا یا رسول اللہ جنت کی چڑائی آسمانوں اور زمین کی برابر ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ اس نے کہا وہ ایمان اللہ آپ نے فرمایا ایسا کیوں کہتا ہے؟ وہ بولا کچھ نہیں یا رسول اللہ! میں نے اس امید سے کہا کہ جنت کے لوگوں سے میں بھی ہوں۔ آپ نے فرمایا تو جنت والوں میں سے ہے۔ یہ سن کر اس نے چند کجگوئییں اپنے ترکش سے نکالیں اور ان کو کھانے لگا پھر بولا اگر میں جیوں اپنی کجگوئی کھانے تک تو بڑی لمبی زندگی ہوگی اور جتنی کجگوئیں باقی تھیں وہ پھینک دیں اور لڑاکا فروں سے یہاں تک کہ شہید ہوں۔

۳۹۱۶- عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کیا وہ دشمن کے سامنے تھے اور کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جنت کے دروازے تلواریں کے ساموں کے نیچے ہیں یہ سن کر ایک شخص اشاعرہ سے مل گیا اور کہنے لگا اسے ابو موسیٰ اتم نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ ایسا فرماتے تھے؟ انہوں نے کہا

قال صرح رسول الله ﷺ فقلت فقال (( ان لنا غلبة فمن كان ظهره حاضرا فليتركه مغنا )) فقال رجلان يستألفونه في ظهرنا في غير الله ﷻ فقال (( لا بل من كان ظهره حاضرا )) فالتفت رسول الله ﷺ واستحاث حتى سيقوا فمضوا حتى اكون انا ذؤنة (( اخذتمكم الى شيعي حتى اكون انا ذؤنة )) فلما مضوا فمضوا رسول الله ﷺ فمضوا الى احد عرشها السموات وما رضى قال يقول عيسى بن قحطم فاصبري يا رسول الله حنة عرشها السموات والارض فقال (( نعم )) قال تبيح فقال رسول الله ﷺ (( وما يحيلن )) حتى (( قولك تبيح )) قال لا والله يا رسول الله يا رساله ان اكون من اهلها قال فالتفت من اهلها فخرج نمراس من فريه فجعل ياكل منهن ثم قال لئن لم خبث حتى اكل نمراسي خلوها لاني لخرقة طوبى قال فرمى بها كذا معة من الشعر ثم قال لهم حتى قيل.

۳۹۱۶- عن عبد الله بن قيس عن أبيه قال سمعت أبا وهب بن جهمزة السدوسي يقول قال رسول الله ﷺ (( ان أبواب الجنة تحت ظل الشوك )) فقال رجل رث فنهض فقال يا أبا موسى أنت سمعت رسول الله ﷺ يقول

(۳۹۱۵) بڑی ٹوٹی نے کہا میں حدیث سے معلوم ہوا کہ تمام کونائی کا چھاندارت ہے تاکہ قرآن نہ ہو اور نقصان نہ پہنچے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کافروں میں کسی پادشہادت کے لیے درست ہے بلکہ اگر بہت۔ مہمور علماء کا یہی قول ہے۔

ہاں۔ یہ سن کر وہ اپنے پیروں کی طرف گیا اور کہا میں تم کو سلام کرتا ہوں اور اپنی تلوار کا تھام توڑ ڈالا پھر تلوار لے کر دشمن کی طرف گیا اور مارا دشمن کو یہاں تک کہ شہید ہو۔

۳۹۱۷- حضرت انسؓ سے روایت ہے کچھ لوگ بنیاد رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے ہمارے ساتھ چند آدمی کر دیجئے جو ہم کو قرآن اور حدیث سکھادیں؟ آپ نے ان کے ساتھ ستر انصاری آدمیوں کو کر دیا جن کو قرآن (تاری کی جمع یعنی قرآن پڑھنے والے) کہتے تھے۔ ان میں میرے ماموں حرام بھی تھے۔ وہ لوگ قرآن مجید پڑھا کرتے تھے اور رات کو قرآن مجید کی تحقیق کرتے سیکھتے اور دن کو پانی لا کر مسجد میں رکھتے اور لکڑیاں اکٹھی کرتے پھر اس کو بیچتے اور کھانا خریدتے منہ و مانوں اور فقیروں کے لیے (مسجد میں ایک مقام تھا جہاں وہاں اس جز آدمی رہتے تھے جو محض بے معاش اور حاکم تھے)۔ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو ان کے ساتھ بھیج دیا انہوں نے رات میں ان کا مقابلہ کیا اور ان کو قتل کیا (یعنی ان لوگوں کو جن کو حضرت نے ساتھ کر دیا تھا) اپنے ٹھکانے پر چلنے سے پہلے۔ انہوں نے (مرے وقت) کہا یا اللہ! ہمارے نبی کو پہنچا دے کہ ہم تجھ سے مل گئے اور راضی ہیں تجھ سے اور تو ہم سے راضی ہے ایک شخص کاروں میں سے حرام کے پاس آیا جو ماموں تھے انس بن مالک کے اور یہ چھ ماہ ان کے ایسا کہ پاد ہو گیا۔ حرام نے کماش مراد کو پہنچایا گیا قسم ہے کہہ کے مالک بنی رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا تمہارے بھائی دادے گئے اور انہوں نے یہ کہا کہ یا اللہ! ہمارے نبی کو خبر کر دے کہ ہم تجھ سے مل گئے اور تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہے (یہ خبر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ کو پہنچائی اور آپ نے صحابہ کو خبر دی)۔

هَذَا قَالَ لَعَمْرُكَ قَالَ فَرَضَ إِلَى اسْتِخْبَابِ هَؤُلَاءِ أَقْرَأَ عَلَيْهِمُ السُّلَامَ ثُمَّ كَسَّرَ خُفَّ سِتْرِهِ فَأَلْفَذَهُ ثُمَّ خَشَى يَسْتَبِيهِ إِلَى الْعَلَوِ فَضَرَبَ بِهِ حَتَّى قُبِلَ ٤٩١٧- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَدَّ نَسْرًا إِلَى الشَّيْءِ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا أَلَا نَأْتِيكَ مَغْدًا وَرَحَلًا نُعَلِّمُوكَ الْفَرَاقَ وَالسُّلَامَ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ سَبْعِينَ رَجُلًا مِنْ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُمْ أَقْرَأَ بِهِمْ عَالِيَ حَرَمٍ يُفْرَوُونَ الْفَرَاقَ وَيَخْدَرُ سُونَ بِاللَّيْلِ يَتَلَقَّوْنَ وَتَكُونُوا بِالنَّهَارِ نَحْمِلُونَ بِالْمَاءِ فَيَضَعُونَهُ فِي الْأَسْجِدِ وَيَحْمِلُونُ فَيَبْعَثُونَهُ وَيَشْتَرُونَ بِهِ الطَّعَامَ بِالْعَمَلِ الصَّوْفِ وَالْفَقْرَاءَ يَمْلِكُهُمُ الشَّيْءُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِمْ فَعَرَضُوا لَهُمْ فَقَالُوا قُلْ أَلَا قَدْ تَبَلَّغُوا لِمَكَانٍ فَقَالُوا اللَّهُمَّ نَبِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَلَا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَحِينَا غَلَفٌ وَرَضِيَتْ عَنَّا قَالَ وَأَنَّى رَحَلُ حَرَمًا خَالَ أَنَسٍ مِنْ حَلْمِهِ فَطَلَعَهُ بِرُمُحٍ حَتَّى انْقَسَمَ هَؤُلَاءِ حَرَمٌ هَوَتْ وَزَبَّ الْكَلْبَةُ هَؤُلَاءِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِاسْتِخْبَابِهِ ((إِنْ يَخَوَّلَكُمْ فَعَلُوا وَإِنَّهُمْ قَالُوا اللَّهُمَّ نَبِّغْ عَنَّا نَبِيَّنَا أَلَا قَدْ لَقِينَاكَ فَرَحِينَا غَلَفٌ وَرَضِيَتْ عَنَّا)).

۳۹۱۸- انسؓ نے کہا میرے چچا جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا

٤٩١٨- عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِّي النَّبِيُّ

ہے (یعنی ان کا نام بھی نہیں تھا) کہ رسول اللہ کے ساتھ ہدیری لڑائی میں شریک نہیں ہوئے یہ امر ان پر بہت دشوار گذر اور انہوں نے کہا میں رسول اللہ کی جیکی لڑائی میں غالب رہا اب اگر اللہ دوسری کوئی لڑائی میں مجھے آپ کے ساتھ کرے گا تو اللہ تعالیٰ دیکھے گا میں کیا کرتا ہوں اور دوسرے اس کے سوا اور کچھ کہنے سے (یعنی اور کچھ دعویٰ کرنے سے کہ میں ایسا کروں گا دینا کروں گا کیونکہ شاید نہ ہوسکے اور چھوٹے ہوں) پھر وہ رسول اللہ کے ساتھ گئے احد کی لڑائی میں تو مسجد میں مودان کے سامنے آئے اور انہوں نے کہا اب عمر و لایہ کیت تھی اس بن ابی اسیر بن مضمہ انصاری کی جو چچا تھے اس بن مالک کے) کہاں جاتے ہو؟ انہوں نے کہا افسوس جنت کی ہوا احد کی طرف سے مجھے آرہی ہے۔ اس نے کہا پھر وہ لڑے کافروں سے یہاں تک کہ شہید ہوئے۔ (لڑائی کے بعد دیکھا) تو ان گئے بدن پر ای سے زائد زخم تھے تھوڑے اور یہ جگہ کے اور حیر کے ان کی بہن یعنی میری چھوٹی بہن رقیہ بنت عمر نے کہا میں نے اپنے بھائی کو نہیں پہچانا مگر ان کی پوری انگلیوں کو دیکھ کر (کیونکہ سدا یدین زخموں سے بخور بخور ہو گیا تھا) اور یہ آیت رجال صدقوا ما عاهدوا اللہ علیہ (یعنی وہ مرد جنہوں نے پورا کیا اپنا اقرار اللہ سے۔۔۔) لکھنے تو اپنا کام کر چکے اور لیٹے انظار کر رہے ہیں سمجھا کہ کہتے تھے ان کے اور ان کے ساتھیوں کے باب میں اتاری۔

باب جو شخص لڑے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا دین غالب ہو وہ اللہ تعالیٰ کی رلا میں لڑتا ہے

۳۹۱۹- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک گھوڑا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آدمی لڑتا ہے لوٹ کے لیے اور آدمی لڑتا ہے ہم کے

سُئِيتْ بِوَلَمْ يَشْهَدْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَرًا قَالَ فَمَنْ فُتِيَ عَلَيْهِ فَإِنْ أُزِلَّ مِنْهُدُ زَهْدُهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَشِيَتْ عَلَيْهِ وَبِإِنْ تَزِيهِ اللَّهُ فَتَشْهَدُ فِيمَا بَعْدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا بَرِي اللَّهُ مَا أَسْتَعِ قَالَ فَهَمَزَ لَنْ يَحُولَ غَيْرُهَا قَالَ فَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ وَاسْتَمْلَ سَعْدُ بْنُ شُعْبَةَ فَقَالَ نَا كَسْرٌ يَا مَنَا عَمْرُو بْنُ عَدَالٍ وَفَاعِلًا لِبَرِيحٍ أَلْحَهُ أَحَدُهُ خُودُ نُحْمَرٍ قَالَ فَفَاتَتْهُمْ حَتَّى قُتِلَ قَالَ فَوَجَدَ فِي حَسْبِهِمْ حَتُّهُ وَتَمَامُوه مِنْ بَنِي حَضْرَةِ وَطَعْنَةٍ وَرَمَقَةٍ قَوْلَ فَفَاتَتْ أَحَدًا فَخَلَّى لِمُتَعَبٍ بَنِي تَنْصِبِي قَمَا عَرَفْتُ أَسْمَى بِنَا بَدِيَّةَ وَوَلَدَتْ عَدَا نَابَهُ رَحْلًا مَسْكُوًّا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ مَسْكُوًّا مِنْ فُضِي فَطَمَنَ وَبَنِيهِمْ مِنْ يَنْفُوزٍ وَمَا سَلُّوا تَدَابُّهَا قَالَ فَكَانُوا لَمَّا رَأَتْهَا رَأَتْ فِيهِ وَجْهِي أَشْجَاهُ

بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ كَلِمَةً لِلَّهِ هِيَ  
الْعَلَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

۴۹۱۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَهُ أَنَّ شَيْئًا مِمَّا كَانَ يَفْعَلُ بَنُو رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمَّا قَاتَلُوا لِلْعَقَمِ وَالْحَرْقِ لِقَابَانِ يَذْكُرُ

لے لے اور آدمی لڑتا ہے اپنا مرحہ دکھانے کو تو اللہ تعالیٰ کی روٹوں میں لڑتا کون سا ہے؟ رسول اللہؐ نے فرمایا جو لڑے اس لیے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو تو وہ جہاد کی روٹوں میں ہے۔

۳۹۴- ایدہ موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے چھ چڑھیاں اس شخص کو ملا تا کہ اسے بیاداری دکھانے کو یا چاہے توں اور کہنے کی عزت کے لیے یا اثر ہے نماز کے لیے تو نہ سنا اللہ کی راہ میں ہے؟ آپ نے فرمایا جس راہ سے لڑے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہو وہ اللہ کی راہ میں ہے۔

۴۹۳- زیر وی ہے جس کی گڑا۔

۳۹۳- دو مویٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اللہ کی راہ میں لڑائی کوئی ہے ؟ تو کہا کہ آدمی لڑتا ہے غصہ سے اور لڑتا ہے لہجی قوم کی طرف فدا داری میں پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور اس وجہ سے اٹھایا کہ وہ کھڑا تھا (اور آپ بیٹھے تھے) آپ نے فرمایا جو بڑے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ غالب ہو (یعنی توحید غالب ہو شرک پر) اور شرک اور کفر (مٹے) تو وہ لڑائی اللہ کی راہ میں ہے۔

باب : جو شخص لڑے تمناؤں کے لیے وہ جہنمی ہے

۳۹۳- سلیمان بن یسار سے روایت ہے لوگ ابو ہریرہؓ کے پاس سے جدا ہوئے تو حامل نے کہا جو شام داؤں میں سے تھا (حاصل بن قیس خراسانی یہ نقلین کا رہنے والا تھا اور یہ تابعی ہے اس کا باپ صحابی تھا) اسے شیخ مجہ سے ایک حدیث بیان کر جو حوئے حضرت

وَالْمُرْجُلُ يُقَابِلُ إِثْرَى مُكَادَّةً فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
مَقَالٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ « مَنْ فَتَحَ لِنُكُورِ  
كَلِمَةِ اللَّهِ أَغْلَى فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ »

٤٩٢٠- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّحْلِ يُقَاتِلُ شَحْخَعةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِبَاءَهُ أَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( عَنْ قَاتِلٍ لَنُكَوِّنَ كَلِمَةَ اللَّهِ هِيَ أَعْلَى فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ))

٤٩٢١- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قُوْحُلْ بَعَاتِلَيْكَ شِعَاعَةً فَذَكَرَ بَيْنَهُمَا.

٤٩٢٢- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّضَالِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: «الْمُحْرِمُ يُقَاتِلُ عَصَاً وَيَسْتَأْذِنُ حَبِيبَهُ فَإِنْ مَوَّعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ وَمَا رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ بَلَا أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا فَقَالَ (( مَنِ الْقَاتِلُ لَتَكُونَ كَلِمَةً اللَّهُ هِيَ الْعَلِيَّةُ لَكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ))».

بَابُ مَنْ قَاتَلَ لِلرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ اسْتَحَقَّ الْحَارَ

٤٩٢٣-- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ تَقْرَأُ  
قَائِلٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَظَرَ الْغُزَّيَّ  
أَبْنَا فَشَئِخٌ حَدَّثَنَا حَدِيثًا سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ

(۳۹۳) ☆ توجہ! علم، صدق اور عطاقت قرآن اتنی ہی بڑی عبادتیں ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر جہاں کی مخلوق سے کیا ہے۔ سب عزت اور مشقت انکارت کر دیتی ہے۔ جنہوں نے مجھے لکھی ہر کتاب لازم مومن کو چاہیے کہ جو عمل کرے خود راہِ راست خاص اللہ تعالیٰ کی رضا نہ کی کے لئے کرے وہ حکماء کے خیال سے ہرگز نہ کرے بعض اہل اللہ نے روایا کی جڑ کاٹنے کی یہ تدبیر کی ہے کہ ظہر میں ایسے

رسول اللہ سے مئی ہو ۶ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا اچھا میں نے سنا رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے پہلے قیامت میں جس کا فیصلہ ہوگا وہ ایک شخص ہوگا جو شہید ہو جائے جب اس کو اللہ تعالیٰ کے پاس لادیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی نعمت اس کو نکال دے گا وہ پہچانے گا اللہ پوچھے گا تو نے اس کے لیے کیا عمل کیا ہے؟ وہ کہے گا میں نے کچھ نہیں کیا اور میں یہاں تک کہ شہید ہوا اللہ فرمادے گا تو نے جھوٹ کہا تو لڑا تھا اس لیے کہ لوگ بہادر کہیں اور تھے بہادر کہا گیا پھر حکم ہوگا اور اس کو ہندو سے منہ چھینے ہوئے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اور ایک شخص ہوگا جس نے دین کا علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پڑھا اس کو اللہ تعالیٰ کے پاس لادیں گے وہ اپنی نعمتیں دکھائے گا وہ شخص پہچان لے گا۔ تب کہا جائے گا تو نے اس کے لیے کیا عمل کیا ہے؟ وہ کہے گا میں نے علم پڑھا اور پڑھا اور قرآن پڑھا اللہ فرمائے گا تو بہت پڑھا ہے تو نے اس نے علم پڑھا تھا کہ لوگ تھے عالم کہیں اور قرآن اس لیے پڑھا تھا کہ لوگ قاری کہیں تھے کہ عالم اور قاری دنیا میں کہا گیا پھر حکم ہوگا اس کو ہندو سے منہ چھینے ہوئے جہنم میں ڈال دیں گے۔ اور ایک شخص ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا تھا اور سب طرح کے مال دیئے تھے وہ اللہ تعالیٰ کے پاس لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی نعمتیں دکھائے گا وہ پہچان لے گا اللہ پوچھے گا تو نے اس کے لیے کیا عمل کیا ہے؟ وہ کہے گا میں نے کوئی رو مال خرچے کی جس میں تو خرچ کرنا پسند کرتا تھا نہیں چھوڑی تیرے واسطے اللہ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے اس

اللہ حَتَّىٰ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ۖ (۱) إِنَّ لَوَائِي النَّاسَ يَلْقَىٰ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ وَخَلَّ اسْتَشْهَدَ فَأَبَىٰ بِهِ فَعَرَفَهُ بِعَمَلِهِ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتَشْهَدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّهُ قَاتَلْتُ فَإِنَّا لَنَافِلُ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُجِبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ حَتَّىٰ أَلْقَىٰ فِي النَّارِ وَوُجِّلَ تَعْلَمُ الْغِلْمُ وَعَلِمَتْهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأَبَىٰ بِهِ فَعَرَفَهُ بِعَمَلِهِ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ تَعْلَمْتُ الْغِلْمُ وَعَلِمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّهُ تَعْلَمْتُ الْغِلْمَ لِيَفَانِ عَلِيمٌ وَقَرَأْتُ الْقُرْآنَ لِإِنِّي هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُجِبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ حَتَّىٰ أَلْقَىٰ فِي النَّارِ وَوُجِّلَ وَسَمِعَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كَذَبَ فَأَبَىٰ بِهِ فَعَرَفَهُ بِعَمَلِهِ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يَلْقَىٰ فِيهَا إِلَّا تَلَقَّيْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّهُ فَعَلْتُ لِلشَّانِ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُجِبَ عَلَىٰ وَجْهِهِ ثُمَّ أَلْقَىٰ فِي النَّارِ ۖ ۝

ہر کام کرنے میں کہ لوگ ان کو قاتل یا قاتل سمجھیں یہ حقیقت میں وہ قاتل نہیں ہوتے وہ چاہتے ہیں کہ لوگ ان کو امیر سمجھیں اب جو عمل کرتے ہیں نہ ان ہی اس کو بہانا ہے اور نہ ہی عمل کا ثواب ملے گا۔ فرض یہ کہ اگر عمل خیر لوگوں کے سامنے کیا جائے تو بھی برا کہیں بخر جیکہ یہ لوگوں کو دکھائے نہ کہ اور خاص خدا کی رضا میں ہی مقصود ہو تو اس کی امداد اپنے سوا کمال کو چھوڑا پھر یہ بشر جیکہ ان کے چھانے میں کوئی قیامت نہ ہو۔ مثلاً فرض نماز کو نہیں چھوڑ سکتا کی اس میں جماعت ضروری ہے لیکن کل نماز امداد تھی اور عبادات چھپ کر کر سکتا ہے اور صدقہ بھی ضروری ہے کہ نہیں پانچ کو بھی دیکھنا ہی ضروری ہو۔



لیے خرچا کر لوگ کی کہیں تو تجھے لوگوں نے غی کی کہ دیا نہیں  
پھر حکم ہو گا کہ وہ غی کی کچھ کر جنہم میں ڈال دیں گے۔  
۳۹۲۳۔ ترجمہ وہی ہے، براہِ مکرر۔

۴۹۲۴۔ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ بَشَلٍ قَالَ نَزَّحَ النَّاسُ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَلَمْ تَأْتِ لَأَسْأَلْكَ وَاقْتَصَصَ  
فَقَسَمْتُ بِعَفْلِ خَدِيتٍ حَلَّوْا نِي فَحَارَتِ  
بَابُ يَنَابُذٍ فَذَرِ لَوَابِ مِنْ غَرَا فَعِثِمٍ وَغُنْ  
لَمْ يَعْنِ

باب : جو شخص جہاد کرے اور لوٹ کماٹے اس کا ثواب  
اس سے کم ہے جو جہاد کرے اور لوٹ نہ کماٹے

۳۹۲۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لشکر لڑے اللہ کی راہ میں  
اور لوٹ کمال کماٹے اس کو دو حصے ثواب کے دنیا میں دیے گئے اب  
آخرت میں ایک ہی حصہ ملے گا اور جو لوٹ نہ کماٹے تو پورا ثواب  
آخرت میں ملے گا۔

۴۹۲۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
ﷺ قَالَ (( مَا مِنْ غَزَاةٍ تَغْزُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
فَيَصِيبُونَ الْعَبِيَّةَ إِلَّا تَغْلِبُوا تَلْفَى لِحَرْبِهِمْ مِنْ  
الْآخِرَةِ وَيَتَنَفَى لَهُمُ الْقَتْلُ وَإِنْ لَمْ يَصِيبُوا  
غَرِيْمَةً لَمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ ))

۳۹۲۶۔ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا کوئی لشکر یا فوج کا کھانا جہاد کرے پھر قیمت حاصل کرے  
اور سلامت رہے تو اس کو آخرت کے ثواب میں سے دو حصے دینا  
میں مل گئے اور جو لشکر یا فوج کا کھانا خالی ہاتھ آئے اور نقصان  
اٹھائے (یعنی زخمی ہو یا مارا جائے) تو اس کو آخرت میں پورا  
ثواب ملے گا۔

۴۹۲۶۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَحَبِيبِ اللَّهِ  
عَنْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
(( مَا مِنْ غَزَاةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوا فَعِثِمَ وَتَسْلَمَ  
إِلَّا كَانُوا قَدْ تَغْلِبُوا تَلْفَى لِحَرْبِهِمْ وَمَا مِنْ  
غَزَاةٍ أَوْ سَرِيَّةٍ تُحْفِنُ وَتُصَابُ إِلَّا تَمَّ  
أَجْرُهُمْ ))

باب : ہر عمل کا ثواب نیت سے ہوتا ہے

بَابُ قَوْلِهِ ﷺ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَأَنَّهُ  
يَدْخُلُ فِيهِ الْغَزْوُ وَغَيْرُهُ مِنَ الْأَعْمَالِ

۳۹۲۷۔ حضرت عمر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

۴۹۲۷۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ

(۳۹۲۷) بتا دیتی ہے کہ مطلب حدیث یہ ہے کہ عباد میں جب سلامت رہیں اور لوٹ حاصل کر لیں تو ان کا ثواب بہ نسبت ان جہاد میں سے  
کم ہو گا جو سلامت رہیں اور لوٹ حاصل کریں۔ اور لوٹ کو بدلے کے ثواب کے ایک حصہ کو توٹ بھی جہاد میں داخل ہے۔  
یہ موافق ہے امام احمد رحمہ اللہ کے اور اس کے خلاف کوئی حدیث صحیحہ نہیں آئی۔  
(۳۹۲۷) بتا دیتی ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کے دسے جس کا نام قیس نام قاضیہ کی طرف ہجرت کی۔ لوگوں نے جو

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِنَّمَا الْأَعْمَلُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا  
لِأَمْرٍ مَا نَوَيْتَ لِمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ  
وَرَسُولُهُ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ  
كَانَتْ هِجْرَتُهُ لِنَفْسٍ فَلَا يَصْبِيحُ أَزْوَاجًا  
لِهِجْرَتِهِ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ ))

۴۹۲۸- عَنْ بَعْضِ بَنِي سَعْدِ بْنِ سُلَيْمٍ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ  
وَمَعْنَى سَلْبِهِ وَفِي حَدِيثٍ مُتَّفَقٍ سَمِعْتُ عُمَرَ  
بْنَ الْخَطَّابِ عَلَى الْمَسْرُوعِ يُخْبِرُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ

۴۹۲۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ طَلَبَ  
الشَّهَادَةَ صَادِقًا أَصْلَحَ وَلَوْ لَمْ يَصْبِحْ ))

۴۹۳۰- عَنْ سَهْلِ بْنِ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي  
عَنْ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ (( مَنْ سَأَلَ اللَّهَ  
الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَغَهُ اللَّهُ شَأْنَ الشَّهَادَةِ وَإِلَّا

۴۹۲۸- ترجمہ: وہابی جو لوہے کے گڑا اس میں یہ ہے کہ میں نے  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ منبر پر بیان کرتے تھے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

باب : اللہ کی راہ میں شہادت مانگنے کا ثواب

۴۹۲۸- ترجمہ: وہابی جو لوہے کے گڑا اس میں یہ ہے کہ میں نے  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ منبر پر بیان کرتے تھے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

باب : اللہ کی راہ میں شہادت مانگنے کا ثواب

۴۹۲۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ طَلَبَ  
الشَّهَادَةَ صَادِقًا أَصْلَحَ وَلَوْ لَمْ يَصْبِحْ ))

۴۹۳۰- عَنْ سَهْلِ بْنِ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي  
عَنْ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ (( مَنْ سَأَلَ اللَّهَ  
الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَغَهُ اللَّهُ شَأْنَ الشَّهَادَةِ وَإِلَّا

۴۹۲۹- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا جو شخص بے دل سے شہادت مانگے اس کو شہادت کا ثواب مل  
جائے گا کہ شہادت نہ ملے۔

۴۹۳۰- سہل بن حبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچائی سے شہادت مانگے  
خدا سے اللہ اس کو شہیدوں کا درجہ دے گا اگرچہ وہ اپنے بچھونے پر

نہیہ حال آپ سے عرض کیا کہ جب آپ نے یہ حدیث فرمائی۔ آدمی نے کہا کہ اس حدیث کی عظمت اور کبریا تو انہی کے علاوہ اللہ کا ہے۔  
اور انہی کے ہاں یہ حدیث مذکور ہے اسلام کی اور شافعی نے کہا کہ فقہ کے سوا ہوں میں اس حدیث کو عمل ہے اور یہیوں نے ربیع سلام کہا  
ہے۔ اور عبد الرحمن بن ہدی نے کہا جو شخص کوئی کتاب حقیقت کرے تو اس حدیث کو شروع میں لکھے تاکہ طالب کو اطلاع دینے کا کرنے  
کے لیے اور بخاری نے ایسا ہی کیا ہے اور اس حدیث کو اپنی کتاب میں ملت جلد نقل کیا ہے۔ بخاری نے کہا کہ یہ حدیث صرف حضرت عمر سے  
آئی ہے اور حضرت عمر سے بھی کسی نے نقل نہیں کیا سو معتز بن قاسم اور علقمہ سے بھی کسی نے نقل نہیں کیا سو امام شافعی نے اس حدیث کی اور  
میرے بھی کسی نے نقل نہیں کیا سو ابی بنی عبد اللہ بنی کے اہل بیت اور سوا، میں سے انہی نے اس حدیث کو بخاری سے نقل کیا اور اس لیے کہ  
اماموں نے اس حدیث کو اختیار نہیں کیا اگرچہ مشہور ہے خاص طور عام میں کیونکہ شروع مذاہب کو اثر نہیں ہے اور اس حدیث میں ایک لفظ یہ  
ہے کہ میں تاہی اس کو ایک دور سے روایت کرتے ہیں بخاری اور محمد اور علقمہ۔ مجاہد، بخاری نے کہا کہ اصحاب عمر کے لیے ہے تو مطلب حدیث  
کا یہ ہے کہ عمل اسی صورت میں معتبر ہو گئے جب میں اور ابو بکر بنیہ کے خواجے عمر اس میں دلیل ہے کہ خواجہ اور اصل اور جمع بنیہ  
کے صحیح نہیں ہیں۔ اپنے ہی لہذا وہ کہہ اور وہ روز اور حج اور احکام اور تمام عبادتیں لیکن نبوت کے دعوے میں ہیں شرط کسی  
سے۔ اکی علقمہ

فَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ)) وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَّهُ طَافَ فِي خَلِيقِهِ مَرَّةً

بَابُ ذَمِّ مَنْ فَاتَ وَلَمْ يَغُزْ وَلَمْ يَخْذُلْ نَفْسَهُ بِالْعَزْوِ

۴۹۳۱- عَنْ أَنَسٍ مَرْتَرَةً قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مَنْ فَاتَ وَلَمْ يَغُزْ وَلَمْ يَخْذُلْ بِه نَفْسَهُ فَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ بَقَايِ )) قَالَ ابْنُ سَهْمٍ قَالَ عَدَّ اللَّهُ نَفْسَهُ لَكَ فَهِيَ أَنْ يَخْلِكَ كِتَابُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

بَابُ ثَوَابِ مَنْ حَسَنَ عَنِ الْعَزْوِ مَوْضِعٍ أَوْ عَذَرَ آخَرَ

۴۹۳۲- عَنْ حَامِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ أَنَسٍ ﷺ فِي عَزَاوَةِ قَدَانِ (( إِنْ بِالْمُدِينَةِ لَوْ جَاءَنَا مَا سَبَرْنَا نَفْسِي وَلَا قَطَعْنَا وَادِيهَا إِلَّا كَأَنَّا مَعَكُمْ حَسَنَهُمُ الْمَوْضِعِ ))

۴۹۳۳- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ (( إِنْ شَرِكُواكُمْ فِي الْقَافِرِ ))

بَابُ فَضْلِ الْعَزْوِ فِي الْبَحْرِ

۴۹۳۴- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ حَرَامَ بْنَ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَذْهَبَ عَلَى أُمَّ حَرَامَ بِنْتِ بِلْحَانَ قَطْعِيَّةَ وَكَانَتْ أُمُّ

مرے

باب : جو شخص مر جاوے بغیر جہاد کے بغیر شہیت جہاد کے اس کی برائی

۴۹۳۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مر جائے اور جہاد نہ کرے نہ شہید نہ ہو جہاد کرنے کی وہ منافقوں کے موریر مرے عبد اللہ بن مہاجر نے کہا ہم خیال کرتے ہیں کہ یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے متعلق ہے۔

باب : جو شخص جہاد نہ کر سکے پیر یا عذر سے اس کا ثواب

۴۹۳۲- چار سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے ساتھ تھے ایک لڑائی میں تو آپ نے فرمایا مدینہ میں چند لوگ ہیں جب تم پہنچے ہو یا کسی دہائی کو ملے کرے ہو تو وہ تمہارے ساتھ ہیں (یعنی ان کو وہی ثواب ہو تا ہے جو تم کو ہوتا ہے)۔ وہ بیماری کی وجہ سے تمہارے ساتھ نہ آ سکے۔

۴۹۳۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا

باب : دریا میں جہاد کرنے کی فضیلت

۴۹۳۴- انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اُم حرام بنت ملحان کے پاس جاتے (کیونکہ وہ آپ کی محرم تھیں یعنی رضاعی خال یا آپ کے والد یا والدہ کی خال یا والدہ آپ کو کھانا کھاتیں

(۴۹۳۱) اور لوگوں نے کہا یہ حدیث عام ہے اور مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص منافقوں کے مشابہ ہو گیا جیسے منافق جہاد سے چند رہے ہیں یا یہاں اس نے بھی کیا اور جہاد کا ترک کرنا منافقت ہے۔ اسی

(۴۹۳۲) اور انہی نے کہا اس حدیث سے یہ لگتا ہے کہ جن کا نہ ہاتھ ہے اسی طرح عزم کاسر چھوڑا اس کے ساتھ ظاہر کرنا اس کے پاس ہمارا اس حدیث میں آپ کے کئی جملے نہ گزر ہیں ایک تو اپنی امت کی ترقی کی چشمیں کوئی دوسری یہ کہ وہ دنیا میں جہاد کریں اور

حرام حرام عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں۔ ایک روز رسول اللہ ان کے پاس گئے انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا پھر بیٹھیں آپ کے سر کی جو کھیں دیکھنے لگیں کہ رسول اللہ سو گئے۔ پھر آپ جاگے بٹتے ہوئے۔ ہم احرام نے پوچھا کہ آپ کیوں بٹتے ہیں؟ رسول اللہ آپ نے فرمایا میری امت کے چند لوگ سامنے آئے گئے میرے اوٹھ کی راہ میں جہاد کے واسطے اس دہاکے چچ میں سوار ہو رہے تھے جیسے بادشاہ تخت پر چڑھتے ہیں یا بادشاہوں کی طرح تخت پر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اللہ سے دعا کیجئے خدا تعالیٰ مجھ کو بھی ان میں سے کرے؟ آپ نے دعا کی پھر سر رکھا آپ سوتے۔ پھر جاگے بٹتے ہوئے میں نے پوچھا آپ کیوں بٹتے ہیں؟ آپ نے فرمایا چند لوگ میری امت کے میرے سامنے آئے گئے جو جہاد کے لیے جاتے تھے اور جان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزروں میں سے کہیا۔ رسول اللہ دعا کیجئے اللہ سے اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں سے کرے آپ نے فرمایا تو پہلے لوگوں میں سے ہو چکی۔ پھر ام حرام بنت ملحان معویہ کے زمانے میں سوار ہوئیں دریائے فرات میں (جہاد قہر میں) گرنے کے لیے جو تیرہ سو برس کے بعد سلطان روم نے مگر جس کے حوالے کر دیا اور جانور سے کر کر مر گئیں جب دریائے اٹلی۔

حَرَامٌ تَحْتَ عِبَادَةِ بْنِ صَامِتٍ فَاسْجَلْ عَلَيْهِمَا  
وَمَوْلَى اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَاطَعْنَاهُ ثُمَّ حَسَنَةُ  
نَعَمِي رَأْسُهُ فَمَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَصْحَكُ فَقَالَ فَقُلْتُ مَا  
يُصْحَكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ (( نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي  
غَرَضُوا عَلَيَّ غُرَافَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَوْمَئِذٍ يَكُونُ قِتْلُ  
هَذِهِ الْبَحْرِ مَلُوكًا عَلَى الْكُفْرَةِ أَوْ يَمْلِكُ  
الْمُلُوكُ عَلَى الْكُفْرَةِ )) فَسَلَّتُ لَهَا قَالَ فَقَالَ  
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَجْعَلْنِي مِنْهُمْ  
فَتَعَالَى لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَمَاتَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ  
يَمْسُكُ فَقَالَ فَقُلْتُ مَا يُصْحَكُكَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ قَالَ (( نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي غَرَضُوا عَلَيَّ غُرَافَةً  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ )) كُنَّا قَاتِلِينَ فِي الْوَلِيِّ فَقَالَ  
فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَجْعَلْنِي مِنْهُمْ  
فَلَا (( أَنْتَ مِنَ الْفَائِزِينَ )) فَكَرِهْتُ ثُمَّ حَرَامٌ  
بَنَتْ مَلْحَانَ الْبَحْرَ فِي رَمْسٍ مُتَدَاوِلَةٍ فَصُرِفَتْ  
عَنْ دَائِلِهَا حِينَ حَرَضَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ

۴۹۳۵ - ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے  
جیسے اوپر گزری۔ یہ مختصر ہے اس میں یہ ہے کہ ان سے نکاح کیا  
عبادہ بن صامت نے بعد اس کے پور لوگوں نے جہاد کیا سند  
میں۔ عبادہ ان کو بھی لے گئے اپنے ساتھ جب وہ آئیں تو ایک نفر  
سامنے لایا گیا اس پر چڑھیں لیکن اس نے گر دیا۔ ان کی گردن

۴۹۳۵ - عَنْ أُمِّ حَرَامٍ وَهِيَ عَالَةُ النَّسْرِ فَقَالَتْ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَوْمًا فَاتَعَالَى عِبَادَةُ بْنُ صَامِتٍ وَهُوَ  
يَصْحَكُ فَقُلْتُ مَا يُصْحَكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
بِأَمْرِ نَسْتٍ وَنَعَمِي قَالَ (( أَرَأَيْتَ قَوْمًا مِنْ أُمَّتِي  
يَوْمَئِذٍ يَكُونُ قِتْلُ الْبَحْرِ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْكُفْرَةِ ))

تھے۔ تیسری یہ کہ ام حرام بنت ملحان کے ساتھ قبیلہ بنو نضیر کی ایک عورت تھی جو عبادہ بن صامت سے نکاح کر چکی تھی۔ اس عورت سے یہ بھی نکاح کر لیا گیا اور وہ دونوں  
دریا میں سوار ہو گئے ہیں۔ انھی مختصراً

فَقُلْتُ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُحْيِيَنِي مِنْهُمَا قَالِ (( فَاثْبُتْ نَوَاسِئِي (نور شہید ہو گئی)۔

فَالْتُمْ ثُمَّ نَامَ فَاسْتَيْقَظَ إِلَيْهَا وَهَرَّ

يَسُحِّتُ لِمَنَالِهَا عَقَالُ بِمِثْلِ عَقَالِهِ نَقَلْتُ إِذْ عَمَّ

اللَّهُ أَنْ يُحْيِيَهُمْ قَالَ ((أَنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ))

قَالَ فَارَوْحُهَا عِتَادُهُ بَيْنَ الصَّبَابِ نَعْدُ نَعْرًا فِي

الْبَحْرُ فَعَمِلَهَا مَعَهُ فَلَمَّا أَلَّا جَاءَتْ قُرَيْشٌ لَهَا

نَعْلَةً فَرَكْنَهَا فَعَصَرَ عُنْهَا فَأَلْقَتْ عُنُقَهَا.

٤٩٣٦- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ

سُحْرًا مِمَّنْ مِنْهَا أَهْلًا قَالَتْ يَا أَيُّهَا الْمَلَأَى الْأُفُفَ وَالْأَلْأَلَى عَلَى أَسْقَامِكُمْ إِنَّكُم مُّثْقَلُونَ وَلَا تُلَاقُوا عَذَابَ اللَّهِ شَرًّا أَلَمْ تَكُنْ أَتَى عَلَى الْكَافِرِينَ

يَوْمًا قَرِيبًا مِّنْهُ ثُمَّ اسْتَغْفِرُكُمْ وَيُخَمِّلُكُمْ قَالَ

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَصْحَبُكَ قَالَ (يَا مَعْشَرَ

من أمي غمضوا عيني كما كان ظن هذا السحر

الْحَظْبُ وَأَيْدِيكُمْ تَحْتَ حَدِيثِ عَمْرٍاءَ بْنِ أَبِي

٤٩٣- غُرِّ أَنْسَ لِي مَقَالِكَ بِقَوْلِكَ أَنْسَ وَصَوِّدْ

لَهُ عَلَيْهِ أَتَمَّ مَأْجَانِ عَالَمَةِ الْقَمَرِ فَدُفِنَ بِرَأْسِهِ

وَأَمَّا مَا يَنْفَعُ الْخَلْقَ مِنْهُ فَهُوَ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ

المطالعة

نَسَبُ قُضَاةِ الدِّيَارِ وَمِنْهَا الدَّيْلُ

بَابُ كَسْرِ الْأَرْبَعِ فِي كَسْرِ الْأَمْرِ

عروج

١٩٢٧- عن سلمان رضي الله عنه قال

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

( رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَلِيَامِهِ )

إِنْ مَاتَ جَرَى عَلَيْهِ عَسَلُهُ الْيَوْمَ كَأَن يَغْمِلَهُ

۳۹۳۶- حضرت انس بن مالکؓ نے اپنی خالہ ام حرامؓ سے طلاق

سے ملنا انہوں نے مہارِ رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ کب و کھڑے ہو

سے قریب سو گئے پھر اگلے تو آپ جلتے جھپٹے میں نے عرض کیا

رسول اللہؐ آپ کیوں جنتے ہیں؟ آپ نے فرمایا میری امت کے

جہ لوگ میرے سامنے آئے مجھے جو وار ہو تے تھے ان پر اصرار

۱۔ پھر یہاں کیا حدیث کو اسی طرح جھپٹیں اور گزریں۔

۱۳۹۳ - ۱۴۰۲ هجری قمری

باب: اللہ کی براہ میں جو کی اور پھر دے کی

قضیات

۳۹۳۸- سلطان سے روایت ہے میں نے عمار رسول اللہؐ سے

آپ فرماتے تھے اللہ کی راہ میں ایک دن رات بھر جو کچھ بھلا کر

سینہ بھر روئے، رکھنے سے اور عمارت کرنے سے افضل ہے۔

$\frac{d}{dt} \left( \frac{1}{2} m v^2 \right) = \frac{1}{2} m \frac{dv^2}{dt}$

نہ کہ سچے سچے دوستوں کے ساتھ۔

فصل دوم: اصول و قواعد کلی

شہر وادیا کوئی نہ کہیں ہوگا





۳۹۳۸- ترجمہ وحی جو اوپر گزرا۔

۴۹۴۸- عَنْ غَسْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ قُسَيْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۳۹۳۹- عبدالرحمن بن عمار سے روایت ہے فقیم غنی نے عقبہ

۴۹۴۹- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو جَعَلَهُ اللَّهُ

بن عمار سے کہا تم میں دونوں کتابوں میں آتے جاتے ہو پڑھے

فَقَرَأَ النَّحْصَ فَإِنَّ لِكُلِّهِ مِنْ غَيْرِ تَحْتِلِفَ بَيْنَ

ضعیف ہو کر تم پر مشکل ہونا ہوگا۔ عقبہ نے کہا کہ میں نے ایک

عَدِيدٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَأَنْتَ تَجْعَلُ بَيْنَهُمَا قَوْلَ

ہفتہ سنی ہوئی رسول اللہ سے تو میں یہ مشقت نہ اٹھاتا۔ حدیث

عَنْهُ لَوْلَا كَلَامُ سُبْحَتِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

نے کہا میں نے ابن عمار سے پوچھا وہ کیا بات تھی؟ انہوں نے کہا

فَالَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَتْلِهِ فَإِنَّ الْخَبْرَ قُلْتُ

آپ نے فرمایا کوئی حیر مانا کیجئے پھر چھوڑ دے وہ نام میں سے

لَا يَلِي شَيْئًا رَمَا ذَلِكَ قَالَ إِنَّهُ قَالَ ((مَنْ عَلِمَ

نہیں ہے یا گنہگار ہے۔

الرُّضْيَ لَمْ تَوْكَلْ فُلَيْسَ مِنَّا أَوْ قَدْ غَضِيَ))

باب: رسول اللہ نے فرمایا میری امت کا ایک گروہ

أَبْ قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ

ہمیشہ حق پر قائم رہے گا

طَائِفَةٌ مِنْ أَتْبَاعِي طَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا

يَضُرُّهُمْ مِنْ خَالَفَهُمْ

۳۹۵۰- حضرت ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

۴۹۵۰- عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ حق پر قائم رہے گا کوئی ان کو نقصان

(( لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أَتْبَاعِي طَاهِرِينَ عَلَى

نہ پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آئے (یعنی قیامت) اور

الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مِنْ خَالَفَهُمْ خَشِيَ يَأْتِيهِمْ

وہی حال میں ہوں گے۔

اللَّهُ وَهُمْ كَذِبُكَ وَتَكُنْ فِي حَبِيبَتِكَ قَبِيلَةً

((وَهُمْ كَذِبُكَ))

۳۹۵۱- ترجمہ وحی جو اوپر گزرا۔ (اس حدیث کا بیان کتاب

۴۹۵۱- عَنْ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

الایمان میں گزرا)

((وَلَنْ يَزَالَ قَوْمٌ مِنْ أَتْبَاعِي طَاهِرِينَ

عَلَى النَّاسِ خَشِيَ يَأْتِيهِمْ أَقْرَبُ اللَّهِ وَهُمْ طَاهِرُونَ))

اہل حدیث کی فضیلت:

(۳۹۵۰) ﷺ اللہ تعالیٰ کے حکم سے قیامت میں ہونے والا جس سے ہر مومن مرہاٹے گا اور یہ گروہ اہل بدری نے کہا اہل حم کا ہے اور امام احمد بن حنبل نے کہا کہ یہ گروہ اہل حدیث نہیں ہے تو میں نہیں جانتا کہ کون ہیں۔ قاضی عیاض نے کہا کہ اہل سنت اور جماعت ہیں اور جو اہل حدیث کے مذہب پر یقین رکھتے ہیں۔ اور جو ہم کتاب اس زمانہ میں اہل سنت و جماعت بہت کہہ گئے ہیں کہ اہل بدعت اور طوائف کا وہ گروہ ہے کہ خدا کی پناہ پر حضرت کا فریاد طواف نہیں ہو سکتا۔ اب بھی ایک فرقہ مسلمانوں کا باقی ہے جو محمدی کے لقب سے مشہور ہے اور اہل قبیۃ اور اہل حدیث اور موجد سے بہانہ کے ہم ہیں یہ فرقہ قرآن اور حدیث پر قائم ہے اور بدعت اور بدعات انہوں کے یہ فرقہ بدعت اور گمراہی سے اب تک بچا ہوا ہے اور اس زمانہ میں کسی لوگ اس حدیث کے صدق ہیں۔



۴۹۵۲- ترجمہ روایتی جواہر پرگزشتہ

۴۹۵۲- عَنْ الْمُجَوِّزِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمَنْطِلٍ حَدِيثُ مَرْوَانَ مَرْوَانَ ۴۹۵۳- عَنْ حَابِرِ بْنِ سُرَّةَ وَصِيٍّ لَهُ غَنَاءٌ عَنْ أَبِيهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (( لَنْ يَتَزَوَّجَ هَذَا الدُّنْيَا قَابِلًا يُقَابِلُ عَلَيْهِ عَصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ )) .

۴۹۵۳- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ دین برابر قائم رہے گا اور اس کے اوپر لڑائی رہے گی ایک جماعت (کافروں سے اور مخالفوں سے) مسلمانوں کی قیامت ہوئے تک۔

۴۹۵۴- عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (( لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُقَابِلُونَ عَلَى الْخَلْقِ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ )) .

۴۹۵۴- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر لڑ رہے گا قیامت تک۔

۴۹۵۵- عَنْ شُعْبَةَ بْنِ هَارِثٍ حَدَّثَنَا قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْمَيْمَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (( لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ أَوْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ عَلَى النَّاسِ )) .

۴۹۵۵- شعبہ بن ہارث سے روایت ہے میں نے معاویہ سے سنا میرے ہاتھ پر وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا اللہ کے حکم پر قائم رہے گا جو کوئی ان کو بکلا ناپا ہے وہ کچھ بگاڑنے کے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آن پہنچے اور وہ غالب رہیں گے لوگوں پر۔

۴۹۵۶- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ ذَكَرَ حَدَّثَنَا زَوْادٌ عَنْ أَبِي سَبِيٍّ ﷺ ثُمَّ أَسْتَعْفَى رَوَى عَنْ أَبِي سَبِيٍّ ﷺ عَلَى بَشِيرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مَنْ يُوَدِّدِ اللَّهَ يُوَدِّدُنِي يَفْقَهُنِي فِي الدُّنْيَا وَلَا تَزَالُ عَصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُقَابِلُونَ عَلَى الْخَلْقِ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَوَاهِمُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ )) .

۴۹۵۶- معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کی اللہ تعالیٰ بھلائی چاہتا ہے اس کو دین میں کچھ دیتا ہے اور ہمیشہ ایک جماعت مسلمانوں کی حق پر لڑتی رہے گی اور غالب رہے گی ان پر جو ان سے لڑیں قیامت تک۔

۴۹۵۷- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدَةَ الْأَنْصَرِيِّ وَصِيٍّ لَهُ غَنَاءٌ قَالَ كُنْتُ عَنْدهُ مُسْلِمَةً بِنِي مُحَلَّبٍ وَعِنْدَهُ عِنْدَ اللَّهِ بَنِي عَمْرِو بْنِ قُدَاصٍ فَقَالَ عِنْدَ اللَّهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى جِوَارِ الْخَلْقِ حَتَّى يَشْرَبَ مِنْ نَعْلِي فَأُجَاهِدَنِي لَ يَنْتَقِمُونَ اللَّهَ بِشَيْءٍ إِلَّا رَحْمَةً عَلَيْهِمْ فَكَيْفَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ الْفِتْلِ غَضَبُهُ بِنِي

۴۹۵۷- عبد الرحمن بن زید بن ثمر مہری سے روایت ہے میں مسلمہ بن مخلدوں کے پاس بیٹھا تھا ان کے پاس عبد اللہ بن عمرو بن العاص تھے۔ عبد اللہ نے کہا قیامت قائم نہ ہوگی مگر بدترین خلق اللہ پر وہ بدتر ہو گئے جاہلیت والوں سے اللہ تعالیٰ سے جس بات کی دعا کریں گے اللہ تعالیٰ ان کو دے دے گا۔ لوگ اسی حال میں تھے کہ عقبہ بن عامر آئے مسلمہ نے ان سے کہا اے عقبہ عبد اللہ کیا کہتے

عَامِرٍ فَقَالَ لَهُ مُسْلِمٌ ۖ غُفْتُ اسْتَعِ مَا يَقُولُ  
عَنْهُ اللَّهُ فَقَالَ غُفْتُ هُوَ أَكْثَرُ وَلَئِنْ أَنَا فَسَبَقْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( لَا  
تَوَالِ عَصَاةَ مِنْ أَهْبِي يُقَاتِلُونَ عَلَى أَمْرِ اللَّهِ  
فَأَجْرِيْنَ لِعَدُوِّهِمْ لَا يَنْصُرُهُمْ مِنْ عَاقِلِهِمْ حَتَّى  
تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ )) قَالَ عِنْدَ  
اللَّهِ أَهْلُنَّ ثُمَّ بَعَثَ اللَّهُ رَجُلًا فَرَجَعَ فَمَسَكَ  
مَشْطًا مِنْ الْخَبَرِ (( قُلَا )) تَرَوْا نَفْسًا فِي  
قَلْبِهِ يَقُولُ حَيَّةٌ مِنَ الْإِنْسَانِ بِمَا كَذَبَتْ ثُمَّ يَتَّبِعُ  
شِرْكَاءَ النَّاسِ عَلَيْهِمْ ظُومُ السَّاعَةِ.

1۹۵۸- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَهْبٍ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( لَا يَزَالُ أَهْلُ الْغُرُبِ  
طَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ حَتَّى ظُومَ السَّاعَةِ )).

بَابُ مُرَافَعَةِ مُنْصَلَحَةِ الذَّوَابِ فِي السَّيْرِ  
وَالْتَهْنِي عَنْ التَّغْرِيسِ فِي الطَّرِيقِ

1۹۵۹- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( إِذَا  
سَافَرْتُمْ فِي الْحَصْبِ فَأَضْعُوا الْأَبِلَ حَقْلًا مِنْ  
الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَاسْرِعُوا  
عَلَيْهَا السَّيْرَ وَلَا غُرْمَ لَكُمْ بِالْقَتْلِ فَاسْتَبِشُوا  
الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا مَأْوَى الْبُيُوتِ بِالْقَتْلِ )).

1۹۶۰- عَنْ أَبِي قُرَيْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
قَالَ (( إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْحَصْبِ فَأَضْعُوا الْإِبِلَ ))  
خَلْعًا مِنْ الْأَرْضِ (( وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ

ہیں؟ متنبہ نے کہا وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں پر میں نے تو رسول  
اللہ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ یا  
ایک جماعت اللہ کے حکم پر لڑتی رہے گی اور اپنے دشمن پر غالب  
رہے گی جو کوئی ان کا خلاف کرے گا ان کو کچھ نقصان نہ پہنچائے گا  
یہاں تک کہ قیامت آجائے گی! وہ اسی حال میں ہو گئے۔  
عبداللہ نے کہا ہے ملک (حضرت نے ایسا فرمایا) لیکن پھر اللہ ایک  
ہو ایسے کا جس میں ملک کی سی ہوگی اور دشمن کی طرح بدن پر  
گئے گی وہ نہ چھوڑے گی کسی شخص کو جس کے دس میں ایک دانے  
برابر بھی ایمان ہو گا بلکہ اس کو دس جہالت کی بعد اس کے سب  
برے کافر لوگ رو جلا دیں گے انہی پر قیامت قائم ہوگی۔

۳۹۵۸- سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا  
ہمیشہ مغرب والے (یعنی عرب یا شام والے) حق پر غالب رہیں  
گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہوگی۔

باب جانوروں کی بھلائی کا خیال رکھنا سفر میں اور رات  
کو راستہ میں اترنے کی ممانعت

۳۹۵۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ  
ﷺ نے فرمایا جب تم سفر کرو چارہ روپائی کے زمانے میں (یعنی  
ایسے موسم میں جب جانوروں کو پانی اور چارہ با فراہم ہو) تو اونٹوں  
کو ان کا حصہ لیجئے دوڑ میں سے اور جب سفر کرو قد میں تو چھری  
پیلے جاؤ ان پر (تاکہ تم خود دھمک سے چند پارہ جلاؤں) اور جب  
رات کو تم اترو تو اس سے بچ کر اترو۔

۳۹۶۰- زہدہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ جب قبضہ میں  
سفر کرو تو جانوروں کے معر جاتے رہنے سے پہلے ان کو جھلے  
جاؤ (اس لیے کہ اگر تم خود دھمک میں زیادہ قیام کرو گا تو جانور چارہ نہ

(۳۹۵۹) تا کیونکہ وہاں کچھ جانور بھی آتے ہیں اور رات کو کیڑے مکوڑے مایہ دغیر بھی وحر سے گزرتے ہیں تاکہ وہ دغیر وحق  
پلے کے لیے۔

پاکر یا نکل سٹھ ہو جاویں گے اور ان میں صرف ہڈیاں رہ جاویں گی  
مفتوحہ رہے گا۔

فَيَذَرُوهَا بَهَا بَقِيَّتُهَا وَإِذَا عَزَمْتَمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ  
فَإِنَّهَا طَرَفُ الذُّوَابِ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِالْبَلَدِ»۔

باب: سفر ایک عذاب ہے

بَابُ السَّفَرِ قِطْعَةً مِنَ الْعَذَابِ

۴۹۶۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے رُودِ کتاب ہے تم کو سونے اور  
کھانے اور پینے سے (یعنی وقت پر یہ چیزیں نہیں کھیں نہیں پیئیں) اکثر تکلیف  
ہو جاتی ہے (تو جب کوئی قبر میں سے اٹھا کام سفر میں پرار کرے وہ  
جلد اپنے گھر کو چلا آوے۔

۴۹۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
«السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ نَوْمَةً  
وَعَفَاةً وَشِرَازَةً فَإِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ نَهْمَةً مِنْ  
وَجْهِهِ فَلْيَجْعَلْ إِلَيَّ أَهْلِيهَ قَالَ نَعَمْ»۔

باب: مسافر اپنے گھر میں رات کو نہ لوٹے

بَابُ كَرَاهَةِ الطَّرِيقِ وَهُوَ الذُّخُولُ لَيْلًا  
لِمَنْ وَرَدَ مِنْ سَفَرٍ

۴۹۶۲- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سفر  
سے اپنے گھر میں رات کو نہ آئے بلکہ صبح یا شام کو آئے (تاکہ  
عورت کو آرام نہ ہونے کا موقع ملے)۔

۴۹۶۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا  
وَكَانَ يَأْتِيهِمْ عَشَوَةً أَوْ عَصِيَةً۔

۴۹۶۳- ترجمہ وہی بخوار گزرا۔

۴۹۶۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ نَسِيبِ بْنِ  
يَعْنَبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ لَا يَدْخُلُ۔

۴۹۶۴- حارث بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے  
ساتھ تھے جہاد میں جب مدینہ میں آئے تو ہم اپنے گھروں کو  
جائے گئے آپ نے فرمایا ظہر وہم رات کو جاویں گے تاکہ جو  
عورت سر پریشان ہے وہ کھجی کرے اور جس کا خاوند غائب تھا وہ  
پاک کرے (یعنی بال کے لیے)۔

۴۹۶۴- عَنْ حَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ  
قَالَتْ قَدِيسَةُ الْأَنْدَلِبِيَّةِ نَحْنُ لِنَدْخُلُ فَقَالَ «أَهْلُوا  
حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيُّ عِشَاءٍ خُمِي تَنْشَبُطُ  
الشَّيْئَةُ وَتَنْشَبُطُ الْفُجْيَةُ»۔

۴۹۶۵- حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا  
جب تم میں سے کوئی رات کو آئے تو اپنے گھر میں کھانا چلا آئے  
(بلکہ ظہر سے) یہاں تک کہ پاؤں کرے وہ عورت جس کا خاوند سفر  
میں تھا اور کھجی کرے وہ عورت جس کے بال پریشان ہوں۔

۴۹۶۵- عَنْ حَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «إِذَا قَدِمَ  
أَحَدُكُمْ لَيْلًا فَلَا يَأْتِيَنَّ أَهْلَهُ طَرِيقًا حَتَّى  
تَنْشَبُطَ الْفُجْيَةُ وَتَنْشَبُطَ الشَّيْئَةُ»۔

(۴۹۶۳) نیز: اسی حدیث سے معلوم ہوا کہ رات کو کبھی گھر میں جانا درست ہے بشرطیکہ پہلے سے گھر والوں کو خبر ہو جائے کہ فلاں شخص  
آج آنے والے ہیں اور آج کہاں جانا کر رہا ہے۔

## کِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَمَا يُؤْكَلُ مِنَ الْحَيَوَانِ

کتاب شکار اور ذبیحوں کے بیان میں اور جن جانوروں کا گوشت حلال ہے

### ذَابُ الصَّيْدِ بِالْكَلَابِ الْمَعْلَمَةِ

٤٩٧٢- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَتَّابٍ قَالَ قُلْتُ نَا  
رَسُولَ اللَّهِ بِمَنْ يُزِيلُ الْكَلَابَ الْمَعْلَمَةَ  
فَمَسِيحُ بْنُ عَالِيٍّ وَأَذْكُرُ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَقَالَ  
«إِنَّمَا أُرْسِلْتُ لِكَلْبِ الْمَعْلَمَةِ وَذَكْوَتِ اسْمِ  
اللَّهِ عَلَيْهِ فَكُلْ» قُلْتُ «وَأَنَا قَتَلْتُ قَانٍ وَإِنَّ  
قَتْلَهُ مَا لَمْ يَشْرِكْهَا كَلْبُ لَيْسَ مِنْهَا» قُلْتُ  
لَهُ فَرَأَيْتَ أَرَأَيْتَ بِالْمَعْرُوفِ الصَّيْدَ فَأَلْبَسْتُ فَقَالَ  
«إِنَّمَا وَدَّعْتُ بِالْمَعْرُوفِ لِحُوقِ كَلْبِهِ وَإِنَّ  
أَصَابَهُ بِغَرَضِهِ فَلَا تَأْكُلْهُ»

باب : سدھائے ہوئے کتوں سے شکار کرنے کا بیان  
٣٩٤٣- ہدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے عرض کیا  
یا رسول اللہ! میں چھوڑتا ہوں اپنے کھلائے ہوئے کتوں کو کہ وہ  
جاگہ شکار کو حرام لینے ہیں اور میں اللہ کا نام لیتا ہوں اس پر؟ آپ  
نے فرمایا جب تو پاچہ سیکھا ہو آگ چھوڑے اور اللہ کا نام لے لے تو کھا  
جو شکار کرے۔ میں نے کہا اگر وہ مار ڈالے؟ آپ نے فرمایا اگرچہ  
مار ڈالے جب تک کوئی دوسرا اس کے ساتھ شریک نہ ہو جو اس  
کے ساتھ نہیں چھوڑا گیا تھا۔ میں نے کہا میں معروض پیش کرتا ہوں  
اس سے شکار مارتا ہوں؟ آپ نے فرمایا اگر معروض پیچھے بچھوڑ  
تھیں چلوے (لوگ کی طرف سے) تو کھا لے اس جانور کو اور جو  
پشت لگے (عرض میں) موت کھا اس کو۔

(٣٩٤٣) : روایت ہے کہ شکار کی اجازت پر علماء کا اتفاق چھوڑ دیا کہ سب باجماعت یا منفعت کے لیے اور جو بے ضرورت کھیل کے لیے  
کرے تو وہ مردود ہے۔ مالک کے نزدیک۔ اور لیث بن ابی عبد اللہ کے نزدیک جائز ہے بشرطیکہ شکار کی اجازت سے منفعت لینے کی نیت ہو اور جو  
بے نیت نہ ہو تو حرام ہے بے ضرورت جان اور شکار کرے۔

نوٹ ہے کہ کتاب کا پہلا حصہ چھوڑ دیا جانور ذبح کیا تو کرے لکھیں تو صرف اسم اللہ کہنا کافی ہے یا جملہ اسباب یہ واجب ہے یا سنت اس  
میں اختلاف ہے۔ شافعی کے نزدیک یہ سنت ہے اگر سوا یا چھوڑ دے تو وہ جانور حلال ہے اور یحییٰ روایت ہے مالک اور احمد سے کہ اصل طالع کے  
ذریعہ اگر اسم اللہ چھوڑ دے تو وہ جانور حلال ہے اور لیث بن ابی عبد اللہ کے نزدیک اگرچہ روایت ہے احمد سے کہ اگر سوا چھوڑ دے تو جانور حلال ہے  
(اور یہی گئے) اور سواقی ہے کہ اسم اللہ کے اور کو حلال ہے اور مالک اور ثوری اور مجہود علماء کا یہ قول ہے کہ اگر سوا چھوڑ دے تو جانور حلال ہے  
اور جو قصد اچھوڑے تو حرام ہے اور اس حدیث سے یہ ظاہر ہے کہ ہر شکاری کے کا شکار طالع ہے اگرچہ وہ سپاہ رنگ کا ہو اور یہی حق ہے مالک  
اور شافعی اور مجہود علماء کا کہ حسن ابی اور ثوری اور قتادہ اور احمد اور اسحاق کے نزدیک کالہ کے کا شکار دوسرے نہیں کہ نہ وہ شکاری  
ہے تو بے ضرورت ہے کہ کا شکاری جتنی حد حلال ہو وہ ہرگز اس کا شکار یا جملہ حرام ہے اور جو حد حلال ہو مگر یہ چھوڑے  
شکار کرے تو اس کا شکار حرام ہے ہمارے نزدیک ہر اکمل طالع کے نزدیک پر اسم کے نزدیک وہ مباح ہے جو اس مندرجہ عطا کردہ ذاتی

۴۹۷۳- عدی بن حاتمؒ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا ہم لوگ کھانا کھاتے ہیں ان کوں سے؟ آپ نے فرمایا جب تو اپنے کھاری کتوں کو چھوڑے اور اللہ کا نام لے کر چھوڑے تو کھانا چاتوروں میں سے جن کو وہ پکڑ لیں اگرچہ وہ مارولیں مگر جس صورت میں کتا بھی اسی جانور میں سے کھالے تو اس کو مت کھا کیونکہ مجھے ڈر ہے کہیں کتے نے اس کو اپنے پیٹ پر پکڑا ہو اسی طرح اگر اس کتے کے ساتھ اور غیر کتے شریک ہو چلائے جب بھی مت کھ۔

۴۹۷۴- عدی بن حاتمؒ سے روایت ہے میں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے معروض کے کھانا کو تو آپ نے فرمایا جب تک کہ معروض لگے تو کھالے اور جب پٹ لگے اور مر جائے تو وہ وقیعہ ہے (یعنی موقوف ہے جو پھریا کتوں سے مارا جائے اور وہ قرآن مجید میں حرام ہے) مت کھا اس کو اور میں نے پوچھا رسول اللہؐ سے کتے کو آپ نے فرمایا جب اپنا کتا چھوڑے اللہ کا نام لے کر تو کھالے لیکن اگر کتا کھار میں سے کھالے تو مت کھا کیونکہ اس نے کھانا کھا لیا ہے۔ میں نے کہا اگر میں اپنے کتے کے ساتھ دوسرے کتے کو پاؤں اور یہ نہ معلوم ہو کہ کس کتے نے اس کو پکڑا ہے؟ آپ نے فرمایا مت کھا اس کو اس لیے کہ تو نے بسم اللہ بھی پڑھی اپنے کتے پر

۴۹۷۳- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ إِنَّا قَوْمٌ نَصِيدُ بَيْنَهُ الْكَلْبُ فَقَالَ (( إِنْ لَمْ تَسَلُوا كَلْبًا لَمْ تَعْلَمُوا )) وَذَكَرْتُ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهَا فَكُلْ مِنْهَا أَمْسَخْتُ (( عَنِّي )) وَإِنْ قُلْتُ إِنَّا لَا نَأْكُلُ الْكَلْبُ فَإِنِ أَكَلْنَا فَلَا تَأْكُلُ فَنَبِي أَخَافُ أَنْ يَكُونَ إِنَّمَا أَمْسَخْتُ عَلَى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَهَا كَلْبًا مِنْ غَيْرِهَا فَلَا تَأْكُلُ ))

۴۹۷۴- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فِئَةٍ مِنْهُمْ إِذَا أَصَابَ بَعْضُهُمْ فِئَتَهُ وَفِيهَا تَأْكُلُ (( وَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ كَلْبٍ فَقَالَ (( إِذَا أُرْسِلَتْ كَلْبُكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ فَإِنْ أَكَلَتْ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلُ فَإِنَّهُ إِنَّمَا أَمْسَخْتُ عَلَى نَفْسِهِ )) قُلْتُ فَإِنْ وَجَدْتُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا آخَرَ فَلَا أَفْرِي أَفَهُمَا أَحَدٌ (( قَالَ فَلَا تَأْكُلُ فَإِنَّهُمَا سَمَخْتُ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَسْمَعْ عَلَى غَيْرِهِ ))

اس سے ایسا ہی نقل کیا ہے۔ اور دوسرا اگر شریک ہو اس کتے کے ساتھ تو اگر وہ کتا ہی چھوڑے شریک ہو یا اس کا چھوڑنے والا شریک ہے یا کچھ اور ہے تو وہ حرام ہے اور نہ حلال ہے۔ اور معروض کتے ہیں اس کتوں کی کو جس کی کوک پر نہ لگا ہو یا پٹ نہ لگا ہو اور بعضوں نے کہا معروض وہ غیر سے بچے چلے اور پکڑ کے وہ ان سے کھائے کہ اگر معروض ایک لبا تیر ہے اور بعضوں نے کہا وہ ایک کتوں ہی سے جس کے وہ کھائے کتے اور کتے سے موٹی ہوتی ہے اور کھول اور اڑائی کے نزدیک معروض کا کھانا ہر حال میں حرام ہے اور یہ خلاف ہے اس حدیث کے کسی طرف سے ان لوگوں نے اور ان اہل لکھنے نے کہا ہے کہ کتوں کا کھانا بھی حرام ہے اور مسجد میں اس سبب اور محمود عطاء سے منقول ہے کہ کوئی کتا کھانا کھائے یا کھانا دوسرے کتوں سے جب تک اس جانور کو نہ چھوڑ دے کہیں بھی مقرر

(۴۹۷۵) میں کوئی نے کہا کہ اس جانور میں یہ حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا کھالے اس جانور میں سے اگرچہ کتا بھی اس میں سے کھالے اور اس میں اختلاف ہے علماء کثیری اور ابو حنیفہ اور احمد ورائی کا یہ قول ہے کہ وہ حرام ہے اور سعد اور سلطان اور ابن عمر اور مالک کے نزدیک حلال ہے اور ابی حنبلہ علم ہے کہ نہ کھانا کھائی لیکن اسوئلی کے در حوالہ اس کا کھانا حرام ہے۔ اجماع مقرر

نہ کہ دوسرے کہتے ہیں۔

۳۹۷۵- ترجمہ وحی ہے جو پورے گزرد

۱۹۷۵- عَنْ عَبْدِ بْنِ حَتْمٍ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: «الْبَيْعُ رَافِعٌ فَذَكَرْتُ مَقْلَةً».

۳۹۷۶- ترجمہ وحی ہے جو آگے گزرد

۱۹۷۶- عَنْ عَبْدِ بْنِ حَتْمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْبَيْعِ رَافِعٍ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

۳۹۷۷- عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا معارض کے شمار کو آپ نے فرمایا اگر لوگ سے لگے تو کھالے اس کو اور جو پٹ لگے تو وہ وقیعہ ہے (یعنی مردار ہے) اور میں نے پوچھا آپ سے کہنے کے شمار کو آپ نے فرمایا جس جانور کو کسان بکڑے اور اس میں سے کھانے نہیں تو اس کو کھالے اس لیے کہ اس کی زکوٰۃ بھی ہے کہتے کا بکڑا کر تو اس کے ساتھ دوسرا کتابہ لار تھے یہ ذکر ہو کہ دوسرے کہتے نے بھی اس کے ساتھ بکڑا اور گا اور مذابا ہوگا حوت کھاس کو اس لیے کہ تو نے اللہ تعالیٰ کا نام اپنے کتے پر لیا ہے نہ کہ دوسرے کہتے ہیں۔

۳۹۷۸- ترجمہ وحی جو پورے گزرد

۱۹۷۸- عَنْ (كَرْبَةَ بْنِ أَبِي زَيْدَةَ) بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۳۹۷۹- عدی بن حاتم سے روایت ہے (شعبہ نے کہا) وہ اعدا مسایہ اور شریک اور نوکر تھا میں میں (جو ایک مقام کا نام ہے)۔ اس نے پوچھا رسول اللہ سے کہ میں اپنا کتہ شمار پر چھوڑتا ہوں پھر اس کے ساتھ دوسرا کتابہ ہوں اب نہیں معلوم ہوتا کہ شمار کس نے بکڑا؟ آپ نے فرمایا مت کھاس کو کیونکہ تو نے بسم اللہ کہی اپنے کتے پر نہ کہ دوسرے کہتے ہیں۔

۳۹۸۰- ترجمہ وحی جو پورے گزرد

۱۹۸۰- عَنْ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَتْمٍ عَنْ أَبِي حَتْمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: «الْبَيْعُ رَافِعٌ فَذَكَرْتُ مَقْلَةً».

۳۹۸۱- عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا جب تو اپنا کتہ چھوڑے تو اللہ کا نام لے پھر اگر وہ روک لے تیرے شمار کو اور تو اسے زکوٰۃ دے تو ذرا کر اس کو اور جو مذابا

۱۹۸۱- عَنْ عَبْدِ بْنِ حَتْمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «الْبَيْعُ رَافِعٌ فَذَكَرْتُ مَقْلَةً».

وَاللَّيْلِ لَيْكُنْ كَهْدٌ نَحْنُ اسْ مِنْ سِ قِيْهِ كَمَا اسْ كُوْهُرُ  
 تیرے بچے کے ساتھ دوسرا کھانے اور پانی کا گھاسا ہو تو مت کھا  
 اس کو کیونکہ معلوم نہیں کس نے اس کو۔ اور جو تو حیر مارے تو  
 اللہ تعالیٰ کا نام لے پھر اگر حیرا (حیرا حاکم) ایک دن تک غائب  
 رہے بعد اس کے تو اس میں سوچنے تیر کے اور کسی مدد کا نہیں نہ  
 پئے تو کھاس کو اگر حیرا ہی چاہے اور جو تو اس کو پانی میں ڈوبا ہوا  
 پائے تو مت کھا۔

۹۸۲- ہدی بن حاتم سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ  
 سے پوچھا کہ اگر کو آپ نے فرمایا ہے تو حیرا مت کھا تو اللہ تعالیٰ کا نام  
 لے پھر اگر تو اس کو مراد پوچھے تو کھاس کو۔ مگر جس صورت  
 میں وہابی میں پڑا ہو تو مت کھاس لیے کہ معلوم نہیں وہاں کب  
 مراد تیر سے مراد۔

۹۸۳- ابو شبلہ شیبانی سے روایت ہے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا  
 اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم اہل کتاب (یعنی یہود یا نصاریٰ) کے  
 ملک میں رہتے ہیں ان کے برتنوں میں کھانا کھاتے ہیں اور پانی  
 ملک کا ملک ہے تو میں شکار کرتا ہوں اپنی کمان سے اور شکار  
 کرتا ہوں سکھاتے ہوئے کتے سے اور شکار کرتا ہوں اس کتے سے  
 جو سکھایا نہیں گیا تو یہاں تک کہ مجھ سے جو حلال ہو ان میں آپ  
 نے فرمایا تو نے جو کہا میں اہل کتاب کے ملک میں ہوں ان کے  
 برتنوں میں کھانا کھاؤں تو اگر تم کو کھور برتن میں کھیں تو مت کھاؤ ان  
 کے برتنوں میں اور جو کھور برتن نہ ملیں تو دھواؤ ان کو پھر کھاؤ ان  
 میں جو جو تو نے ذکر کیا ہے کہ تم شکار کی زمین میں ہو ملیں جس کو  
 تیر پیچھے اور تو اس پر اللہ کا نام لے تو اسے کھالے اور جو تو اپنے

اَنْتُمْ عَلَيَّ قَدْ كُنْتُمْ حَيًّا قَدْ كُنْتُمْ حَيًّا قَدْ كُنْتُمْ حَيًّا  
 اَنْتُمْ قَدْ كُنْتُمْ قَدْ كُنْتُمْ قَدْ كُنْتُمْ قَدْ كُنْتُمْ  
 وَجَدْتُمْ مَعَ كُنْتُمْ كُنْتُمْ غَيْرُهُ وَقَدْ كُنْتُمْ قَدْ  
 قَدْ كُنْتُمْ قَدْ كُنْتُمْ قَدْ كُنْتُمْ قَدْ كُنْتُمْ  
 سَهْمَكُمُ قَدْ كُنْتُمْ اسْمُ اللّٰهِ فَإِنْ غَابَ عَنْكُمْ يَوْمًا  
 فَلَمْ تَجِدْ لَيْلَهُ إِلَّا الْفَرْ سَهْمَكُمُ فَكُنْ إِنْ جِئْتُمْ  
 وَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهُ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلُ ۝

۹۸۲- عَنْ عَبْدِ بْنِ خَالْتَمِ قَالَ سَأَلْتُ  
 رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ الصَّيْدِ قَالَ (( إِذَا وَجَدْتُمْ  
 سَهْمَكُمْ فَلَا تُكْرُ اسْمُ اللّٰهِ فَإِنْ وَجَدْتُمْ قَدْ كُنْتُمْ  
 فَكُنْ إِلَّا أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَإِنْ لَمْ  
 تَجِدْ فِي الْمَاءِ فَكُنْ أَوْ سَهْمَكُمُ ۝

۹۸۳- عَنْ أَبِي نَفْلَةَ الْخَضْعِيِّ يَقُولُ لَمَّا  
 رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَّا بِأَنْ  
 رَسُولُ اللّٰهِ بِنَا بِلَاؤِصِ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكُتُبِ  
 تَأْكُلُ فِي آيَاتِهِمْ وَأَرْصِ صَيْدٍ أَصِيدَ بِقَوْسِي  
 وَأَصِيدَ بِكَلْبِي فَسَأَلْتُهُ لَوْ بِكَلْبِي لَقَدْ لَيْسَ  
 بِمَعْلُومٍ فَأَخْبَرَنِي مَا لَقَدْ تَحَلَّى لَمْ مِنْ ذَلِكَ قَالَ  
 (( أَمَّا مَا ذَكَرْتُمْ أَنْكُمْ بِلَاؤِصِ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ  
 الْكُتُبِ تَأْكُلُونَ فِي آيَاتِهِمْ فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ  
 آيَاتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا  
 فَأَصْبَحُوا لَمْ تَأْكُلُوا فِيهَا وَأَمَّا مَا ذَكَرْتُمْ أَنَّ  
 بِلَاؤِصِ صَيْدٍ فَمَا أَصْبَحَ بِقَوْسِيكَ فَلَا تُكْرُ اسْمُ

(۵۰۸۳) نووی نے کہا اور اودھ کی روایت میں انا یا وہ کہ دو مچھلی اہل کتاب اپنی اڑیوں میں سوچے ہیں اور اپنے برتنوں میں  
 خراب پتے ہیں۔ جب آپ نے بھی فرمایا کہ اگر وہ برتن میں تو ان میں کھانے کو نہ ملیں تو دھواؤ ان کو کھانے میں اور یہ حدیث مختلف  
 ہے فقہاء کے قول کے جو کہتے ہیں مشرکوں کے برتن کا استعمال درست ہے و حوالے کے بعد اس میں کوئی کراہت نہیں اگرچہ دوسرا ہے

فکھاری کہتے ہیں کہ تو اس پر اللہ کا نام لے اور کھالے اور جو  
پیسے کئے کا فکھار ہو جو فکھاری نہ ہو اور تو اسے زخم و بالے تو اسے ذبح  
کر پکھار کھالے۔

۳۹۸۴- ترجمہ وحیِ جواویر گزیر

۴۹۸۵۔ ابو ثعلبہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تو تیرے باپ یا بھائی سے کھانا کھا کر اٹھ کر جائے تو کھانا اس کے لئے تو کھا اس کو جس تک بھر پورا نہ ہو۔

۳۹۸۶- ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا شمار تین روز کے بعد پڑھے وہ کھوے اس کو اگر سزا نہ گیا ہو۔

۷۹۸ء - ترجمہ دینی جہاد پر گزرا ایک روایت میں کہنے کے شکار میں بھی یہی ہے کہ عین دن کے بعد اگر طے ق کا مگر جب سزا جاوے تو اس کو چھوڑ دے۔

پاپ ہر دانت والے درندے اور ہر پیچیدہ والے پرندے  
کی حرمت کا بیان

۳۹۸۸- حضرت ٹیبلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: مسیح کی بارہ اول  
ٹیبلہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر وقت واسلہ درتے کے کھائے  
سے زہری نے کیا ہم نے نہیں اسلحا حدیث کو یہاں تک کہ ہم  
شام کے ملک میں آئے۔

۳۹۸۹- ابو نعیمہ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ولادت والے درخت کے

اللَّهُ ثُمَّ كُلْ وَمَا أَصْنَتْ بِكَ الْبُحْلُ مَا كُنْتَ  
اسْمُ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا أَصْنَتْ بِكَ الْبُحْلُ  
فَاسْمُ اللَّهِ ثُمَّ كُلْ وَمَا أَصْنَتْ بِكَ الْبُحْلُ

١٩٨٤- عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ الْإِسْلَامِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ  
أَبِي الْمُبَارَكِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ حَبِيبَ بْنَ أَبِي  
بَرْزَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ

٤٩٨٥- عَنْ أَبِي نَعْلَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (( إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَعَلَيْكَ عَيْنُكَ فَإِنَّهُ يَكُونُ مَا لَمْ يَكُنْ )).

٤٩٨٦- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِيَمَةِ يُشْرِكُ صِدْقَةً يُعَدُّ ثَمَانِي  
(١) فَكُنْهُ مَا لَمْ يُشْرِكْ (١)

٩٨٧- عَنْ أَبِي نَعْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ بِإِسْنَادٍ حَدِيثُ  
الْعَلَاءِ قَوْمَهُ لَمْ يَذْكُرْ شَوْقَهُ وَقَالَ فِي الْكَلْبِ  
(كَلْبُهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَإِلَّا أَنْ يَنْقُضَ لِقْدُهُ).

بَابُ تَحْرِيمِ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِّنَ  
الْبَيَاطِ وَكُلِّ ذِي مَخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ

٤٩٨٨- عن أبي ثعلبة قال قال رسول الله ﷺ  
عن أنس كل ذي ناعب من السبع أود بعينه  
وإن أبي عمر في حديثها قال لأعرجي وأنت  
سنتن بها حتى قدام الشام

٤٩٨٩- عَنْ أَبِي خَلِيفَةَ الْحُسَيْنِيِّ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ كُلِّ دَابَّةٍ نَاسٍ مِنْ

فیروز علی سکنا ہوا اور اس حدیث سے جب دوسرا مرتبہ فی علی سکنا تو اس کے استعمال کی گراہت نکلتی ہے اور اس حدیث سے یہ گراہت نہیں نکلتی اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں وہ مرتبہ مراد وہی جنس میں سورہ کا گراہت نکالنا ہو یا اثر اب فی ہانی ہو اور فقہاء کی مراد وہ یہ کہ قنن ہیں جس میں نعماتوں کا استعمال نہ ہو یا جو بھی مفہور ہے۔



- السَّاعِ فَلَا تُرَى شَيْئًا وَكُنْتُ أَسْتَعِزُّ بِكَ مِنْ عَذَابِكَ بِأَلْحَاحٍ حَتَّى خَشِيتُ أَنْ يَفْزِعَنِي رِجَالٌ مِنْ قَوْمِي، أَعْلَى السَّاعِ
- ۱۹۹۰- عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَدْ حَسِبْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَنْ أَكْبَلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّاعِ
- ۱۹۹۱- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ بَرْنَسٍ وَغَيْرِهِ كَلِمَةً ذَكَرَ أَنَّ كُلَّ بَلَاءٍ صَالِحًا وَشَرًّا فَإِنْ حَدِثَ لَنَا نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّاعِ
- ۱۹۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّاعِ فَأَكْفَلَهُ خَوَامِ))
- ۱۹۹۳- عَنْ أَنَسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِقَلْبِهِ
- ۱۹۹۴- عَنْ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِحْلَسٍ مِنْ قَوْمِهِ
- ۱۹۹۵- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِقَلْبِهِ
- ۱۹۹۶- عَنْ أَبِي عَاصِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السَّاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِي مِحْلَسٍ مِنْ قَوْمِهِ
- ۱۹۹۷- عَنْ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبَعْضِ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ الْحَكَمِ
- ۳۹۹۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر دانت والے دودھ سے کا کھانا حرام ہے۔
- ۳۹۹۳- ترجمہ وی جوادی پگزراد
- ۳۹۹۴- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر دانت والے دودھ سے کا کھانا حرام فرمایا۔
- ۳۹۹۵- ترجمہ وی جوادی پگزراد
- ۳۹۹۶- ترجمہ وی جوادی پگزراد
- ۳۹۹۷- ترجمہ وی جوادی پگزراد

(۳۹۹۷) نووی نے کہا جو ہر دانت والے دودھ سے کا کھانا حرام ہے کہ ہر دانت سے نکال کر کھانے والا ہی حرام ہے تو نووی سے نکال کر کھانے والا حرام ہے اور اس کا کھانے کے نزدیک کھانے حرام نہیں ہے۔

بَابُ الْبَاحَةِ مِثْلُ الْمَحَرِّ

باب: دریا کے مردے کا مہلج ہونا

۱۳۹۹ھ - حضرت ہابز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایسا کھانا دیا اور دوسرا دیا ابو عبیدہ بن الجراح کو کیا تاکہ ہم میں قریش کے قافلہ سے اور ہمارے قوت کے لیے ایک حیلہ سمجھ کر دیا اور کچھ آپ کو ملے تو ابو عبیدہ ہم کو ایک ایک سمجھ کر (ہر روز) دیا کرتے تھے۔ ابو اعربہ نے کہا میں نے جائزے پر چھ ماہ تک کھجور میں کیا کرتے تھے ۱۲ انہوں نے کہا اس کو پس لینے تھے سچ کی طرح کھجور اس پر تھوڑا پانی پی لیتے تھے وہ ہم کو سات دن رات کو کافی ہو جاتی اور ہم اپنی کمزوریوں سے بچتے بچاتے کھجور کو پانی میں تر کر کے اور کھاتے۔

جاڑ نے کہا ہم کے سمندر کے کنارے پر وہاں ایک ایسی سی  
مونی چیز نمودار ہوئی۔ ہم اس کے پاس گئے دیکھا تو وہ ایک جانور  
ہے جس کو حیر کہتے ہیں۔ ابو عبیدہؓ نے کہا یہ مرد ہے پھر کہنے  
لگے نہیں ہم اللہ کے رسول کے پیچھے ہوئے ہیں اور اللہ کی روض میں  
فعلی ہیں اور تم بے قرار ہو رہے ہو (بھوک کے مارے) تو کھانا اس  
کو۔ جاڑ نے کہا ہم وہاں ایک عجیبہ رہے اور ہم نین سو آ رہی تھے  
(اس کا گوشت کھلا کرتے) یہاں تک کہ ہم سوئے ہو گئے۔ بڑ  
نے کہا تم، کیونکہ ہم اس کی آنکھ کے حلقہ میں سے جی۔ کے گھڑے

٤٩٩٨- عَنْ حَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمْرًا عَلَيْهِمْ أَنَّهُمْ حَبِيدَةٌ لَتَلْقَى عِزًّا الْفَرَسِيَّ وَزَوْدًا حِرَانًا مِنْ تَمَرٍ لَمْ يَحْدِثَا مَرَّةً فَكُلَا أَبُو حَبِيصَةَ بِعُطْبٍ مَرَّةً مَرَّةً قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كَسَمَ تَسْمُونُ بِهَا فَلَا حَصْلَهَا كَمَا يَنْصَرُّ النَّصِيُّ ثُمَّ تَحْرُبُ عَلَيْهَا مِنْ الْمَاءِ فَتَكْبُهَا يَوْمًا إِلَى الْفَلَكِ وَكَمَا حَرِبُ بِجَعْبِهَا الْحَصَى ثُمَّ كَلَّهَ بِأَمْعَاءِ حَاكِلَةٍ قَالَ وَأَطْلَقْنَا عَلَى سَاجِلٍ أَنْحَرُ فَرُوعَ لَنَا عِلْمُ سَاجِلٍ أَنْحَرُ حَبِيدَةُ الْكُتَيْبِ لِحُسْنِهِمْ فَأَتَيْنَاهُ وَأَدَا هِيَ غَالِيَةٌ تَدْعِي الْفُسْرَ قَالَ قَالَ أَبُو حَبِيصَةَ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ أَتَيْتُ أَنْحَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَقَدْ اضْطَرَرْتُمْ فَكُلُوا قَالَ فَأَقْبَضَا عَلَيْهِ خَيْرُهُ وَلَمْ يَكُنْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ حَتَّى سَمِعَا قَالَ وَتَخَذَ رَأْيًا نَقَرْتُ مِنْ رَأْيِ خَيْرِهِ بِالْقَالِ الْبُغْنَ وَنَقَطَعَ بِهِ الْيَدَارَ كَثِيرًا ثُمَّ كَفَّرَ الْفُورَ فَلَقَدْ أَخَذَ بِأَبِي حَبِيدَةَ ثَلَاثَةَ

(۱۹۹۸ء) ☆ ڈوڈی کے گیس طے سے کتاب کا نام اور ممبر معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی لگا ہے کہ ہمارے تکلیف اور بھوک کے دو لڑائی میں بہت محنت ہوتے تھے۔ اس پر کیا دایہ ہے کہ ہماری قوت ایمنی کر دلوں میں لپکتے تھے اور کیا کدوائی میں ہے کہ جب قوت ختم ہو چکا تو اہل عہدہ نہ سب کے قوت جراتی تھے قوت کے لئے اور ہر روز ہم کو آت بگھڑا میں سے دیتے تھے۔

نام خودی کے کچھ پہلے ایہ عید اپنے اپنے اہل بیت سے اس کو مراد کیا پھر ان کا اہل بیت نے کہا یہ طالع ہے گو مراد وہ  
کیونکہ وہ حضرت جے و حضرت کے لیے مراد بھی طالع ہے۔ اور حضرت کے جے اس کا گوشت مالک ان کے دل کو خوش کرنے کے لیے کیا کہ وہ  
طالع تھا اس لیے کہ وہ اس مالک تھا آپ نے فرمایا اس کو حبر کہ جو اس میں دیکھ لے اس میں کہ آدمی کو اپنے  
دوست سے کوئی نے دیکھا اور دوست ہے تو یہ سوال حرام نہیں ہے اور اہل بیت کے ہاں یہ کہ رسول اللہ کے نزدیک بھی ہوا اس امر  
کی کہ دریا پھر وہ طالع ہے خود خود جو ہے تو خود پھر ہے مراد ہے اور اہل بیت نے اہل اسلام نے بھی کی حکمت پر اور ہمارے اصحاب نے بھی

بہرے تھے اور اس میں سے تیل کے برابر گوشت کے ٹکڑے کاٹتے تھے۔ آخر ابو عبیدہ نے ہم میں سے حج و آدمیوں کو لیا تو وہ سب اس کی آنکھ کے حقے کے اندر بیٹھ گئے اور ایک پہلی اس کی پٹیلوں میں سے اٹھا کر کھڑی کی پھر سب سے بڑے اونٹ پر پالان باغدان الوٹوں میں سے جو تھارے ساتھ تھے وہ اس کے کتے سے نکل گیا اور ہم نے اس کے گوشت میں سے دو ٹکڑے بٹالے تو شہ کے واسطے (دو ٹکڑے حج ہے وحید کی وحید دو ہوا گوشت جو سر کے لیے رکھتے ہیں کہ جب ہم مدینہ میں آئے تو رسول اللہ کے پاس آئے اور یہ قصہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا رزق تھا جو تمہارے لیے اس نے نکالا تھا اب تمہارے پاس کچھ ہے اس کا گوشت تو ہم کو بھی کھاؤ۔ چاہئے کہ ہم نے اس کا گوشت آپ کے پاس بھیجا آپ نے اس کو کھایا۔

۳۹۹۹- جاڑ سے روایت ہے ہم کو رسول اللہ ﷺ نے بھیجا اور ہم تین سو سوار تھے اور ہمارے سردار ابو عبیدہ بن الجراح تھے۔ ہم قریش کے قافلہ کو تاک رہے تھے تو ہم سمندر کے کنارے آدھے مہینے تک پڑے رہے اور وہاں سخت بھوک ہوئی یہاں تک کہ بچے کھانے لگے اور اس لشکر کا نام یحییٰ ہو گیا چونکہ لشکر پھر سمندر نے تھکے لیے ایک چادر پھیلا جس کو خیز کھینچتے ہیں۔ اس میں سے ہم آدھے مہینے تک کھاتے رہے اور اس کی چابی ہونا پر ملتے رہے یہاں تک کہ ہم زور ورہ ہو گئے۔ پھر ابو عبیدہ نے اس کی ایک پہلی لے کر کھڑی کی اور سب سے زیادہ لمبا دومی لشکر میں دیکھو اور سب سے زیادہ لمبا اونٹ اس آدمی کو اس اونٹ پر سوار کیا

عَسْرًا رَحَلًا فَأَلْعَنَهُمْ فِي رَوْحٍ عَنِهِ وَأَخَذَ ضَعْفًا مِنْ أَهْلَانِهِمْ فَأَلْعَنَهَا ثُمَّ رَحَلَ أَكْثَرَهُمْ بَعِيرٍ مَعًا مَرًّا مِنْ نَحْبِهَا وَتَوَرَّقُوا مِنْ نَحْبِهِ وَتَلَاقَى مَسَا قَدْحًا فَتَجَنَّبَهُ أَهْلُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِهَ فَعَلَّ (هُوَ رِزْقُ أَخْرَجَهُ اللَّهُ لَكُمْ فَهَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ ضِيَّةً فَتَقْلَعُونَهَا) قَالَ قَارَأْنَا مَا فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَأَكَلَهُ.

۱۹۹۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُقُولُ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَنْ ثَلَاثَ يَوْمٍ وَرَكْبٍ وَأَمِيرُنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ جَحْشٍ مَرُّنَا عِزَّ بَغْرَتِي فَأَقْبَضْنَا بِالسَّاحِلِ بِصَفْتِ شَهْرٍ فَأَمْسَيْنَا مَرُوحَ شَدِيدٍ حَتَّى أَكَلْنَا لَحْمَ بَطْنٍ فَسَمِعْنَا حَيْثُ لَحْمُ بَطْنٍ فَالْتَفَيْنَا فَمَحَزْنَا ذَاتَ لَيْلٍ لَهَا لَحْمٌ فَأَكَلْنَا مِنْهَا بِصَفْتِ شَهْرٍ وَأَقْبَضْنَا مِنْ وَدَعِيَّتِهَا حَتَّى نَابَتْ أَهْلَانُهَا قَالُوا فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ مِصْلًا مِنْ أَهْلَانِهِ فَصَبَّه ثُمَّ نَظَرَ إِلَى أَطْوَلِ رَحْلٍ فِي اللَّحْيَةِ وَأَطْوَلِ حَنْتٍ

ہو چیلک کو حرام کہے اور چیلک کے سوا اور بھی چیلکوں میں تین قول ہیں سب میں کچھ زیادہ ہے کہ وہ حلال ہیں اور عام ملک کے نزدیک چیلک بھی درست ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک سوا چیلک کے اور کوئی دوسرا جانور درست نہیں ہے۔ اسی طرح دو چیلکی جو خود مر چیلکی کے اوپر حج تو ہے چیلک کے نزدیک اور چیلک کے نزدیک حلال ہے اور عام ابو حنیفہ کے نزدیک حرام ہے اور حرمت کی دلیل میں جو چیلکی حدیث مروی ہے وہ ضعیف ہے حدیث اہل کے اسی میں ہے اور حدیث یحییٰ پر حدیث صحیحہ ہے۔ اسی حقیقت

وہ اس کی پہلی کے تھے سے اٹھ گیا اور اس کی آنکھ کے قطر میں کئی آدمی بیٹھ گئے۔ چارٹے کہا ہم نے اس کی آنکھ کے قطر میں سے اچھے گھرے چربی کے ٹکڑے اور جھارے ساتھ (اس جانور کے منے سے پہلے) ایک پورے کھجور کا توہ عیدہ وہم میں سے ہر ایک کو ایک ایک مٹھی کھجور دیا کرتے پھر ایک ایک کھجور دیتے گئے۔ جب وہ مٹھی نہ ملی تو ہم کو معلوم ہوا اس کا نہ مٹھی ایک کھجور سے کہ ہوتا ہے پھر جب وہ مٹھی نہ رہی اس وقت معلوم ہوا کہ ایک کھجور مٹھی نہیں تھی۔

۵۰۰۰- چارٹے روایت ہے چاروں کے لشکر میں ایک شخص نے ایک دن تین اونٹ کھائے پھر تین اونٹ پھر تین اونٹ۔ پھر ابو عیدہ نے منع کر دیا وہ توں کے کھانے سے اس خیال سے کہ کہیں اونٹ تمام ہو جائیں اور چہاد میں غلل واقع ہو۔

۵۰۰۱- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بھیجا ہم تین سو آدمی تھے اور ہمارا قوشہ ہماری گردنوں پر تھا۔

۵۰۰۲- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا تین سو آدمیوں کا اور ان کا سر دلو ابو عیدہ کو کیا ان کا قوشہ تمام ہو گیا تو ابو عیدہ نے سب کے قوشہ دان اکٹھے کئے اور ہر روز ہم کو ایک کھجور دیا کرتے۔

۵۰۰۳- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا میں بھی اس میں قاسمہ کے کنارے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح۔ اس میں یہ ہے کہ لوگوں نے اظہار ہوئے تب اس جانور کا گشت کیا۔

فَعَمَلَهُ عَلَيْهِ فَعَرُ نَحْنُ قَالَ وَحَلَسَ فِي حَتَّاجٍ عَلَيْهِ نَحْنُ قَالَ وَحَلَسَ مِنْ وَفِي عَلَيْهِ كَذَا وَكَذَا قَدْ وَقَدْ قَالَ وَكَانَ مَعَهُ حِرَابٌ مِنْ نَحْرٍ فَكَانَ أَبُو عِيَادٍ يَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ بِمَا قَبِلَ قَبْلَهُ ثُمَّ لَمْ يَلْبَسْنَا نَعْمَةً نَعْمَةً قَلَمًا فَبِي وَخَدَّاهُ

۵۰۰۰- عن جابر رضي الله عنه يقول هي حبي لحظي إن رجلاً نحر ثلاث حزاز ثم قلنا ثم نهنا أبو عياد.

۵۰۰۱- عن جابر بن عبد الله قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ثلاث مائة مائة مائة أرواها على رقابت.

۵۰۰۲- عن جابر بن عبد الله أخبرنا قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية ثلاث مائة وأمر عليهم أبا عبيدة بن الجراح ففعلوا فضع أبو عبيدة رافعاً في يودو فكان يهوت حتى كان يمشي كل يوم نمر.

۵۰۰۳- عن جابر بن عبد الله يقول بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى مبداء فخرجوا وقاتلوا جميعاً ليلة الخميس فخرجوا جميعاً غمروا من غمار وأبى الأثر غير أن في حديث وخب من كسلاً فأكل منها الحبش ثمانية عشرة ليلة.

۵۰۰۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ بَيْتِ لُحْمٍ مِهْنَةً وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ زَبْطًا وَنَسَاكَ الْحُلُوبِ سَمُوَ عَلَيْهِمْ.

بَابُ بَهْتِی کے گدھوں کا گوشت حرام ہے

۵۰۰۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مَنَعَةِ الْهَيْاءِ يَوْمَ حَبَرٍ وَعَنْ لُحْمِ الْخُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ.

۵۰۰۶- عَنْ عَوْفَرِيِّ جَدِّ لُؤْلُؤَةَ وَهِيَ خَدِيبَةُ ثَوْبَسٍ وَغَيْرُ أَكْلِ لُحْمِ الْخُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ.

۵۰۰۷- عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحْمَ الْخُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ.

۵۰۰۸- عَنْ أَبِي عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحْمِ الْخُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ.

۵۰۰۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الْجَمَارِ الْإِنْسِيَّةِ يَوْمَ حَبَرٍ وَكَانَ هُنَّ شَاخِجًا بِلَهَا.

۵۰۱۰- عَنْ الشَّيْبَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي ثَوْبَسٍ عَنْ لُحْمِ الْخُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ فَقَالَ لَمْ يَخُصَّ يَوْمَ حَبَرٍ وَنَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أُسْتُهِلَ لِلْقَوْمِ سَهْرًا سَابِقَةً مِنْ لَحْمِ الْخُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ فَإِنْ قُدِّرُوا لَعَلِّي إِذَا مَدَى مَدَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْكُفْرَ الْفَقْدُورَ وَلَا

۵۰۰۳- ترجمہ روای ہے جو اوپر گزرے

۵۰۰۵- امیر المومنین حضرت علیؑ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا جو روٹوں کے ساتھ جھکے سے خیر کے دن اور بھتی کے گدھوں کے گوشت سے بھی منع کیا۔

۵۰۰۶- ترجمہ روای جو اوپر گزرے

۵۰۰۷- ابی ثعلبہ سے روایت ہے حرام کے رسول اللہ ﷺ نے گوشت ان گدھوں کے جو بھتی میں رہتے ہیں (اور جنگل کا گدھا یعنی گور خرافات کا طال ہے)۔

۵۰۰۸- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بھتی کے گدھوں کے گوشت سے۔

۵۰۰۹- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھتی کے گدھے کھانے سے خیر کے دن جلا کر لوگوں کو حاجت تھی۔

۵۰۱۰- شیبانی سے روایت ہے میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے پوچھا بھتی کے گدھوں کے گوشت کو انھوں نے کیا نام خیر کے دن جو کے ہوئے اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے اور ہم نے یہود کے گدھے جو شہر سے نکل رہے تھے پکڑے تھے پھر ہم نے ان کو کھانا اور وہابی باغیوں میں ان کا گوشت اٹھ رہا تھا اسے میں جناب رسول اللہ ﷺ کے منادی نے پکڑا باغیاں الٹ دیں اور گدھوں کا گوشت مت کھاؤ۔ میں نے کہا آپ نے گدھوں کا

(۵۰۰۵) ترجمہ روای کے نزدیک ہماری مہاشی نے کہا حرام نہیں ہے۔ اور مالک کے تین قول ہیں سب شمشیر ہے کہ عمرہ حرامی ہے اور حج حرام ہے (نوری ص ۱۱)

گوشت کیسے حرام کیا یا نہیں، ہم نے آپس میں کہیں۔ بعضوں نے کہا آپ نے ہم کو بعضی حرام کر دیا، بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ ان کا کس نہیں نکلا تھا (یعنی تقسیم سے پہلے انہوں نے گدھے کاٹ ڈالے اس وجہ سے آپ نے حرام کیا)۔

۵۰۱۱- سلیمان بن عیسیٰ سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا وہ کہتے تھے ہم خیبر کی رات بھوکے ہوئے جب دن ہوا تو ہم ہستی کے گدھوں پر گرے اور ان کو کانا جب وہ کھیں اٹھنے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے پکارا اور دو گئیں وہ اور گدھوں کے گوشت میں سے کچھ مت کھاؤ۔ اس وقت بعضوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس سے اس لیے کہ گدھے تقسیم میں نہیں آئے اور بعضوں نے کہا نہیں آپ نے اس کو حرام کر دیا۔

۵۰۱۲- براہ اور عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہ ہم نے گدھوں کو پکڑا اور ان کو پکڑا پھر آپ کے منادی نے آواز دی الٹ دو ہاتھ یوں کرو۔

۵۰۱۳- حضرت ابو اہلق سے روایت ہے کہ ہم نے خیبر کے دن گدھے کاڑے پھر جناب رسول اللہ کے منادی نے آواز دی کہ الٹ دو ہاتھ یوں کرو۔

۵۰۱۴- براہ سے روایت ہے ہم منع کئے گئے ہستی کے گدھوں کے گوشت سے۔

۵۰۱۵- براہ بن عازب سے روایت ہے حکم کیا ہم کو رسول اللہ نے ہستی کے گدھوں کا گوشت پیچک دینے کا کیا ہوا یا پکا ہو پھر نہیں حکم دیا اس کے کھانے کا۔

۵۰۱۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرے۔

۵۰۱۷- حضرت ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نہیں جانتا رسول اللہ نے منع کیا گدھوں کے گوشت سے اس وجہ

لَتَطْعَمُوا مِنْ لَحْمِ الْخُمُرِ شَيْئًا فَقَسَتْ حُرْمَتُهَا نَحَرُ بَوْمَانِ فَإِنْ تَحَدَّثَا شَيْئًا فَقُلَا حَرَّمَهَا اللَّهُ وَحَرَّمَهَا مِنْ لَحْمِ أَهْلِهَا ثُمَّ لَحْمُ

۵۰۱۱- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَيْسَى قَالَ سَمِعْتُ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ يَقُولُ أَمْسَيْنَا مَحَلَّةً نَبَاتِي حَبْرٌ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ حَبْرٍ وَقَعْنَا فِي لَحْمِ الْخُمُرِ فَاتَّحَرْنَا مَا فَلَمَّا غَسَّ بِنَا فَقَدِيرٌ نَادَى مُنَادِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَكَلْتُمُ الْقُدُورَ وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ لَحْمِ الْخُمُرِ شَيْئًا فَإِنْ مَقَاتَ فَاغْرُ بِنَا نَهَى عَنْهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَالَاءُ، ثُمَّ تَحَسَّرَ وَقَالَ أَحَدُكُمْ نَهَى شَيْئًا أَكَلْنَا

۵۰۱۲- عَنْ الْبَرَاءِ وَعَلَدَ اللَّهُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ يَقُولَانِ أَمْسَيْنَا حُمْرًا فَلَمَّا جَلَسْنَا فَدَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَكَلْتُمُ الْقُدُورَ

۵۰۱۳- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَرَأْنَا أَمْسَيْنَا يَوْمَ حَبْرٍ حُمْرًا فَدَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَكَلْتُمُ الْقُدُورَ

۵۰۱۴- عَنْ الْبَرَاءِ يَقُولُ فَبَيْنَا غَزَى لَحْمِ الْخُمُرِ الْقُدُورِ

۵۰۱۵- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ أَمْرًا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَلْبِسَ لَحْمِ الْخُمُرِ الْخُمُرِ فَاتَّحَرْنَا بَيْنَهُ وَتَضَيَّعَ ثُمَّ لَمْ يَأْمُرْنَا بِأَكْلِهِ

۵۰۱۶- عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ لَمْ يَكُنْ

۵۰۱۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا أَفْقَرُ بِشَيْءٍ نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَعْلَى كَرَمٍ كَانَ

حَفَوةَ النَّاسِ فَكَرِهَ أَنْ تَلْبَسَ حَفَوةَهُمْ لَوْ  
 حَرَّمَ فِي بَرٍّ حَتَّى نُحْمَ الْخَبَرُ فَأَعْلَمُوا  
 ۵۰۱۸- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ  
 مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ابْنَ عَبَّاسٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَضَاهَا  
 عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَتَى النَّاسَ الْيَوْمَ الَّذِي فِيهِ حَسَنَةُ  
 عَلَيْهِمْ أَوْفَعُوا بِرَأْيِنَا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 ﷺ ((مَا هَذِهِ الْبُرْءَانُ عَلَى أُمَّيْ حَتَّى  
 تُوَفَّدُونَ)) فَقَالُوا عَلَى لَحْمٍ قَالَ عَلَى أَيِّ لَحْمٍ  
 قَالُوا ((عَلَى لَحْمِ خَمِيرٍ)) بَشِيرٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
 ﷺ ((أَهْرِيقُوهَا وَأَكْسِرُوهَا)) فَقَالَ رَجُلٌ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَهْرِيقُوهَا وَتَدَلَّيْهَا قَالَ لَوْ دَلَّاهَا  
 ۵۰۱۹- عَنْ بَرِيدِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ هَذَا فَيَسْتَأْذِنُ  
 ۵۰۲۰- عَنْ نَسِ بْنِ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِيرٌ أَهْبَتْ خَمِيرًا  
 خَارِجًا مِنْ الْقَرْيَةِ فَهَبَتْ وَنَهَى فَتَأَذَّى شَاوِي  
 وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَا بِإِذْنِ اللَّهِ  
 وَرَسُولُهُ يَنْهَيْكُمْ عَنْهَا فَإِنَّهَا رَجَسٌ مِنْ عَمَلِي  
 الشَّيْطَانِ فَأَكْبَهْتُ الْقُدُورَ بِمَا فِيهَا وَرَفَعْتُ الْقُدُورَ  
 بِمَا فِيهَا  
 ۵۰۲۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ تَكُنْ يَوْمَ  
 حَمْرٍ سَاءَ سَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَكْبَهْتُ الْخَمِيرَ  
 ثُمَّ سَاءَ أَمْرٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْبَتْ الْخَمِيرَ  
 فَأَمَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ  
 تُلْحَقَ فَتَأَذَّى ابْنُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ يَنْهَيْكُمْ عَنْ  
 لَحْمٍ لَخْمٍ فَإِنَّهَا رَجَسٌ لَوْ نَسَسَ قَالَ فَأَكْبَهْتُ  
 الْقُدُورَ بِمَا فِيهَا

سے کہ وہ لادنے کے کام میں آتے ہیں تو برا جانا آپ نے ان کا  
 تنقہ کر دیا حرام کیا خیر کے دن ہستی کے گدھوں کا گوشت۔  
 ۵۰۱۸- سلمہ بن قاتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے خیر کی طرف پھر اللہ تعالیٰ نے  
 حج کر دیا خیر کو جس دن حج ہو اس کی شام کو لوگوں نے بہت  
 انگار جلائے۔ آپ نے فرمایا اللہ اکبر کہے ہیں اور کیا چیز پکاتے ہیں؟  
 لوگوں نے عرض کیا گوشت پکاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کاہے کا  
 گوشت؟ لوگوں نے کہا بستی کے گدھوں کا۔ آپ نے فرمایا  
 گوشت بہادر اور ہاڈیاں توڑوالے ایک شخص بلا ہم گوشت بہادریں  
 اور ہاڈیاں دھوا لیں؟ آپ نے فرمایا اچھا یہی کرلو۔  
 ۵۰۱۹- ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔  
 ۵۰۲۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی  
 اللہ علیہ وسلم نے خیر کو حج کیا تو گاؤں سے جو گدھے نکل رہے  
 تھے ہم نے ان کو پکڑا پھر ان کا گوشت پکایا جسے میں رسول اللہ ﷺ  
 کے منادی نے آواز دی خبردار بوجھو اللہ اور اس کا رسول دونوں  
 تم کو منع کرتے ہیں گدھوں کے گوشت سے کیونکہ وہ پلید ہے  
 شیطان کا کام ہے اس کا کھانا۔ پھر سب ہاڈیاں اٹھائیں اور گوشت  
 ان میں بٹل رہا تھا۔  
 ۵۰۲۱- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب خیر کا  
 دن ہوا تو ایک آنے والا آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وسلم گدھے کھائے پھر دوسرا آیا اور بونا گدھے لانا ہوئے۔  
 تب آپ نے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو حکم کیا انہوں نے پکارا اللہ اور  
 رسول اس کا منع کرتے ہیں تم کو گدھوں کے گوشت سے کیونکہ وہ  
 پلید ہیں یا نکال ہیں۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا پھر ہاڈیاں الٹ  
 دی گئیں۔

بَابُ إِذَا خَلَعَ لَحْمَ الْخَيْلِ (۱)

باب گھوڑوں کا گوشت حلال ہے

۵۰۲۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ

۵۰۲۲- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى يَوْمَئِذٍ يَخْبِرُ عَنْ

ﷺ نے منع کیا خیر کے دن بستی کے گدھوں کے گوشت سے

لَحْمُ الْخَيْلِ لِأَقْبَلِهِ وَأَكْبَرُ فِي لَحْمِ الْخَيْلِ

اور اہانت وہی گھوڑوں کا گوشت کھانے کی۔

۵۰۲۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ أَكَلْنَا

۵۰۲۳- جابر بن عبد اللہ نے کہا ہم نے خیر کے زمانہ میں

وَمِنْ عِلْمِ الْخَيْلِ وَخَيْرُ مَوْضِعٍ وَأَكْبَرُ مَوْضِعٍ

گھوڑوں کا اور گورخوں کا گوشت کھیا اور منع کیا ہم کو رسول اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَجْجَارٍ فَأَلْغِي.

نے بستی کے گدھے سے۔

۵۰۲۴- عَنْ ابْنِ خُرَاجٍ يَهْدِي الْإِسْلَامَ.

۵۰۲۴- ترجمہ وہی جو راہ گزرو

۵۰۲۵- عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ

۵۰۲۵- اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم نے ایسے گھوڑا کا

عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا تَلْعَبُوا

رسول اللہ کے زمانہ میں پھر اس کا گوشت کھایا۔

۵۰۲۶- عَنْ جِسْمٍ يَهْدِي الْإِسْلَامَ

۵۰۲۶- ترجمہ وہی جو راہ گزرو

بَابُ إِذَا خَلَعَ الْغُصْبُ

باب: گنہ کا گوشت حلال ہے (یعنی سوسار کا)

۵۰۲۷- عَنْ ابْنِ خُرَاجٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ

۵۰۲۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْغُصْبِ فَقَالَ «لَيْسَتْ

ﷺ سے پوچھا گیا کہ گنہ کا گوشت تو آپ نے فرمایا نہ اس کو کھانا

بِأَكْلِهِ وَلَا مَحْرُوبٌ».

ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔

۵۰۲۸- عَنْ ابْنِ خُرَاجٍ يَقُولُ سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ

۵۰۲۸- ابن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ

سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سے پوچھا کہ گنہ کا گوشت تو آپ نے فرمایا نہ اس کو کھانا ہوں نہ

عَنْ أَكْلِ الْغُصْبِ فَقَالَ «لَا أَكَلْنَا وَلَا أَحْرَمْنَا»

کہتا ہوں۔

۵۰۲۹- عَنْ ابْنِ خُرَاجٍ قَالَ سَمِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ

۵۰۲۹- ترجمہ وہی جو راہ گزروا بخیر ہے کہ آپ خبر تھے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْغُصْبِ عَنْ أَكْلِ الْغُصْبِ فَقَالَ

«لَا أَكَلْنَا وَلَا أَحْرَمْنَا».

(۵۰۲۵) یہ نوٹی ہے کہ اس میں اختلاف ہے تو حنفی اور مجہد سلف اور علق کا یہ قول ہے کہ گھوڑے کا گوشت مباح ہے یا کرہ ہے اور امام

مالک اور حنبلہ کے نزدیک کرہ ہے۔

(۵۰۲۷) یہ آپ نے نہیں کھایا کہ وہ آپ کے مکان میں نہیں جاتا تھا تو آپ کو اس سے کرہیت ہوئی جیسے دوسری روایت ہے یہ صحابہ

نے کھیا آپ کے سامنے اس سے معلوم ہو کہ وہ حلال ہے اس پر اعلان ہے مسلمانوں کا یہ ابو حنیفہ سے منقول ہے کہ انہوں نے کرہ

کہا۔ (۵۰۲۹)



۵۰۳۰- عَنْ قَبِيَّةَ اللَّهِ بِنْتِ حَزْنَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ

۵۰۳۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي

النَّسَبِ يَنْهَى حَبِيبَتِ فُلَيْسَةَ عَنْ دَفْعِ عِزِّهِ  
حَدِيثُ ثَابِتٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ  
بِأَكْلِهِ وَلَمْ يُحَرِّمَهُ فِي حَبِيبَتِ أَسْلَمَةَ فَإِنْ كَانَ  
رَحُلٌ فِي النَّسَبِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى النَّسَبِ

۵۰۳۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ مَعَ  
نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمَا سَعْدٌ وَالْأَخُو بْنُ حَبِيبٍ  
فَقَامَتِ امْرَأَةٌ مِنْ بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ  
سَلَامٌ إِنَّهُ لَنَحْمٌ صَبَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «كُلُوا فَإِنَّهُ حَلَالٌ وَلَكِنَّهُ  
لَيْسَ مِنْ طَعَامِي»

۵۰۳۳- عَنْ قُتَيْبَةَ الْعَسْكَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي الشَّيْخُ  
أُرْثَمْتُ حَدِيثُ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ  
ابْنِ عُمَرَ قَرِيبًا مِنْ سِتْرَيْنِ لَوْ سَبَّ وَنَفَسَ فَلَمْ  
أَسْمَعْهُ رَوَى عَنْ النَّبِيِّ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
لَمْ يَنْهَ مِنْ أَصْحَابِهِ النَّبِيَّ ﷺ فِيهِمْ سَعْدٌ وَبَنُو  
حَبِيبَتِ سَعْدٍ

۵۰۳۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا  
أَبُو خَالِدٍ بْنُ الْوَيْهَاقِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِيلَ مَسْنُونَةٌ فَأَمَرَ بِغَضَبٍ مَسْنُونَةٍ  
فَأَقْبَرُوا إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
سَبَّ فَقَالَ بَغَضُ قَسْوَةِ اللَّهِ فِي قِيلَ مَسْنُونَةٌ  
لَمْ يَرْوُوا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا  
نَبَّهَتْهُ أَنْ يَأْكُلَ فَرَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَذَلِكَ فَقُلْتُ  
أَحْرَقْتُمْ هُوَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ «لَا وَلَكِنَّهُ لَمْ

۵۰۳۰- ترجمہ وحی ہے جو لوہے کے گزرا

۵۰۳۱- ترجمہ وحی جو لوہے کے گزرا

۵۰۳۲- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ  
کے ساتھ آپ کے کئی صحابی تھے ان میں سے بھی تھے۔ وہ گوشت کا  
گوشت لائے تو ایک عورت نے آپ کی بیویوں میں سے عرض کیا  
یا رسول اللہ! یہ گوشت گوشت ہے۔ آپ نے صحابہ سے فرمایا تم کھاؤ  
وہ حلال ہے لیکن وہ میرا کھانا نہیں ہے (یعنی مجھے اس کے کھانے کا  
الحاق نہیں ہوا اس وجہ سے کہ اہست آتی ہے)۔

۵۰۳۳- ترجمہ وحی جو لوہے کے گزرا

۵۰۳۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں اور  
خالد بن ولید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ام ولد بنیں  
میونہ کے گھر میں گئے وہاں ایک گویا لایا گیا ہوتا ہوا رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ باہر جھکا بعض عورتوں نے جو  
حضرت میونہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تھیں رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کو بتایا جس کو آپ کھانے والے تھے (یعنی کہہ دیا کہ یہ  
گوہ ہے)۔ یہ سنتے ہی آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ میں نے کہا یاد وہ  
حرام ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا نہیں وہ میرے ملک میں تھا

اس وجہ سے مجھ کو کراہت ہوئی۔ خالد نے کہا میں نے اس کو اپنی طرف کھینچا اور کہا یا رسول آپ کچھ رہے تھے۔

۵۰۳۵- عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے خالد بن ولیدؓ جن کو سیف اللہ کہا جاتا تھا وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ام المومنین یسویہ کے پاس گئے جو رسول اللہ کی بی بی تھیں اور خالدؓ تھیں خالدؓ اور ابن عباسؓ کی۔ ان کے پاس گروہ دیکھا تھا جتنا ہو اجلا تھیں تھیں یسویہ کی بہن حیدہ بنت حارث تھیں۔ پھر وہ گورہ رسول اللہ کے سامنے رکھا اور حکم دیا ہو کہ آپ کے سامنے کوئی کھانا کھا جاوے اور جان نہ کیا کہ اسے اور نام نہ دیا جاوے (کہ وہ کیا کھاتا ہے) تو رسول اللہ نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا گوئی طرف ایک عورت عورتوں میں سے جو موجود تھیں بول اٹھی رسول اللہ سے اور کہہ دیا جو آپ کے سامنے لائیں تھیں وہ کھیں یہ کہہ کر رسول اللہ نے ان سے کہا کہ آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا خالد بن ولیدؓ نے کہا کیا گروہ حرام ہے یا رسول اللہ؟ آپ نے فرمایا انہیں حرام نہیں ہے لیکن یہ میرے ملک میں نہیں ہو جاوے اس وجہ سے مجھ کو نفرت ہوئی ہے۔ خالدؓ نے کہا پھر میں نے اس کو کھینچا اور کہا یا رسول اللہ وہ کچھ رہے تھے مجھے کھاتے ہوئے منع نہیں کیا۔

۵۰۳۶- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے خالد بن ولیدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یسویہ بنت حارث کے گھر میں گئے وہ خالدؓ کی نالہ تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے گروہ کا گوشت لایا گیا۔ اس کو ام حیدہ بنت حارث نے کھج سے لائیں تھیں اور وہ بنی حنفلہ میں سے ایک شخص کے کٹان میں تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی چیز نہیں کھاتے تھے جب تک آپ کو معلوم نہ ہو جاتا تھا کہ وہ کیا کھج رہے تھے یہاں کیا ہی طرح۔

يَكُنْ يَارْضِي قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعْلَفُهُ قَالَ خَالِدٌ فَأَسْتَرْئِيهِ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَاهُ

۵۰۳۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كَانَ لَهُ سَيْفٌ لَهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ خَالَتُهُ وَخَالَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَخَذَ عِنْدَهَا طَبْخًا مَشْهُوقًا فَوَضَعَتْ يَدَهُ فِيهِ خَمِيضَةً بَيْنَ الْأَحَارِثِ مِنْ نَحْوِ الْفَخْرَةِ فَطَبَخَ أَبُو رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ قَلَمًا بَقْدَمٍ يَدِهِ مَلْعَمًا حَتَّى تَحْتَبُ بِوَيْسَتِي لَهُ فَاغْتَوَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ إِلَى الصَّبِّ فَقَالَتْ لَمَرَّةٌ مِنْ قَسَمِهِ الْخَضِرُ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَا فَعَلْتُ لَهُ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَخْرَجْتُ الصَّبَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((لَا وَلَكِنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَارْضِي قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعْلَفُهُ)) قَالَ خَالِدٌ فَأَسْتَرْئِيهِ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَاهُ

۵۰۳۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ كَانَ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ خَالَتُهُ فَقَدِمَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَحْمٌ صَبٌّ خَامِلٌ بِهِ امُّ الْخَمِيضِ بَيْنَ الْأَحَارِثِ مِنْ نَحْوِ الْفَخْرَةِ فَطَبَخَ مِنْ يَدِي سَعْفَرٌ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَأْكُلُ شَيْئًا حَتَّى يَغْلَمَ مَا هُوَ ثُمَّ ذَكَرَ بَيْنَ خَدَيْهِ يَوْسَى وَكَانَ فِي أُصْبُعِهِ خَمِيضٌ وَخَدَعَهُ ابْنُ قَاسِمٍ عَنْ مَيْمُونَةَ وَكَانَ فِي حَقِّهَا

۵۰۳۷- عن ابن عباس قال أُمِّي خَبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَتَحَنَّنَ مِنِّي تَحَنُّنًا مَبْنُوعًا بَطْنِي مَشْهُوقِينَ بِدَثَلِ حَدِيثِهِمْ وَكُنْتُ نَذِيرًا لِّبَنِي النَّاسِ عَنْ مَيْمُونَةَ.

۵۰۳۸- ترجمہ وی ج اور گزرا۔

۵۰۳۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَبَّيْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِ مَيْمُونَةَ وَجِئْتُ خَالِدًا بْنُ الْوَلِيدِ يُلْحِمُ صَبْرًا فَذَكَرَ حَقْنِي خَبَرَهُ الرَّافِعِيُّ

۵۰۳۹- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میری خالہ ام حیدر نے رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا اور پھر اور گود لگئی آپ نے بھی اور پھر کھایا اور گود غرت کے کے چھوڑا اور گود آپ کے دسترخوان پر کھایا اور جو حرام ہو نا تو آپ کے دسترخوان پر نہ کھایا۔

۵۰۳۹- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَفْذَتْ خَالَتِي ثُمَّ خَفَعُوهُ بَلَّغِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُنَّتًا وَتَلَعًا وَأَتَتْ مَا أَكَلُ مِنَ الشَّيْءِ وَالْقَيْدِ وَتَرَكَ الصَّبْرَ تَذَكُّرًا وَأَكْرَمَ عَلَى مَلَائِكَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَوَضَّعَ خَرَسًا أَكْرَمَ عَلَى مَلَائِكَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۵۰۴۰- بريدة بن الحسم سے روایت ہے ہم کو ایک دولہا نے باوند میں تہنہ گود عاتر سے سامنے رکھے۔ بعضوں نے کھاؤں بعضوں نے نہ کھاؤں۔ پھر میں دوسرے دن ابن عباس سے ملا اور ان سے یہ حال بیان کیا تو انوں نے ان کے سامنے بہت باتیں کیں۔ بعضوں نے یہاں تک کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اس کو کھانا ہوں نہ منع کرتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔ حضرت ابن عباس نے کہا تم نے برا کیا رسول اللہ ﷺ نے پیچھے کئے کہ ہر ایک چیز حلال کہیں حرام۔ (چنانچہ قرآن مجید میں حضرت کی صفت بھی آئی ہے رَحِلَ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَحُورٌ مَعَهُمُ الْخَالِصَاتُ) بلکہ آپ ایک روز میمونہ کے پاس تھے اور فضل بن عباس اور خالد بن ولید بھی تھے ایک عورت اور بھی تھی اسے میں ان لوگوں کے سامنے ایک خزان لایا گیا اس میں گوشت بھی تھا جب رسول اللہ ﷺ نے اس کے کمانے کا قصد کیا تو میمونہ نے کہہ دیا کہ گود کا گوشت ہے۔ یہ سن کر آپ نے ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا گوشت کو میں نے بھی نہیں کھایا اور ان لوگوں سے فرمایا تم کھاؤ تو فضل اور خالد میں

۵۰۴۰- عَنْ بُرَيْدِ بْنِ الْحَسَمِ قَالَ فَقَالَتْ عُرْوَةُ بْنُ الْمَدِينَةِ قَرَّبَتْ إِلَيْنَا ثَلَاثَةَ عَشْرَ صَبْرًا مَا أَكَلُ مِنَ الشَّيْءِ وَالْقَيْدِ وَتَرَكَ الصَّبْرَ تَذَكُّرًا وَأَكْرَمَ عَلَى مَلَائِكَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَوَضَّعَ خَرَسًا أَكْرَمَ عَلَى مَلَائِكَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ۵۰۴۰- عَنْ بُرَيْدِ بْنِ الْحَسَمِ قَالَ فَقَالَتْ عُرْوَةُ بْنُ الْمَدِينَةِ قَرَّبَتْ إِلَيْنَا ثَلَاثَةَ عَشْرَ صَبْرًا مَا أَكَلُ مِنَ الشَّيْءِ وَالْقَيْدِ وَتَرَكَ الصَّبْرَ تَذَكُّرًا وَأَكْرَمَ عَلَى مَلَائِكَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَوَضَّعَ خَرَسًا أَكْرَمَ عَلَى مَلَائِكَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ۵۰۴۰- عَنْ بُرَيْدِ بْنِ الْحَسَمِ قَالَ فَقَالَتْ عُرْوَةُ بْنُ الْمَدِينَةِ قَرَّبَتْ إِلَيْنَا ثَلَاثَةَ عَشْرَ صَبْرًا مَا أَكَلُ مِنَ الشَّيْءِ وَالْقَيْدِ وَتَرَكَ الصَّبْرَ تَذَكُّرًا وَأَكْرَمَ عَلَى مَلَائِكَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَوَضَّعَ خَرَسًا أَكْرَمَ عَلَى مَلَائِكَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

ولید اور اس عورت نے دو گشت کھایا اور میوے کھائیں تو یہ چیز کھانے کی جس میں سے رسول اللہ کھادیں گے۔

۵۰۴۱- جائز بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ کے پاس گدہ لایا گیا آپ نے انکار کیا اس کے کھانے سے اور فرمایا جو کو معلوم نہیں ہے یہ من قوموں میں سے ہے جو سب کو گھسیں (گویا عذاب کی صورت ہے اگرچہ یہ گدہ جانور ہے اور جو مسخ ہو سکے تھے وہ مر گئے)۔

۵۰۴۲- ابو ابراہیم سے روایت ہے میں نے جائز بن عبد اللہ انصاری سے گدہ کو پوچھا وہ انہوں نے کہا تم کھاد اس کو اور ہاپاک سمجھا اس کو اور کہا کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے گدہ کو حرام نہیں کیا اور اللہ فائدہ دیتا ہے اس سے بہتوں کو کیونکہ اکثر چرواہے دی کھاتے ہیں اور جو میرے پاس ہو تا تو میں بھی کھا جاتا۔

۵۰۴۳- ابو سعیدؓ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہؐ ہماریسے ملک میں ہیں جہاں گدہ بہت ہیں تو آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا یہ اسرائیل کا ایک گروہ مسخ ہو گیا تھا پھر آپ نے نہ حکم دیا گدہ کھانے کا نہ مسخ کیا اس سے۔ ابو سعیدؓ نے کہا اس کے بعد حضرت عمرؓ نے کہا اللہ اس سے فائدہ دیتا ہے بہتوں کو اور وہی لگا ہوا ہے اکثر چرواہوں کی اور جو میرے پاس گدہ ہو تا تو میں کھاتا لیکن رسول اللہ ﷺ کو اس سے غرت ہوئی۔

۵۰۴۴- ابو سعیدؓ سے روایت ہے آپؐ حواری رسول اللہ کے پاس آیا اور یہ لایم لٹکا زمین میں رہے ہیں جہاں گدہ بہت ہیں اور وہی کھاتے اکثر میرے گروہ اوں کا۔ آپ نے اس کو جواب نہ دیا۔ ہم نے کہا پھر پوچھا اس نے پھر پوچھا آپ نے تمہیں ہر جواب نہ دیا۔ پھر تیسری بار کے بعد آپ نے اس کو آواز دی اور فرمایا اسے کہنا کہ وہی لٹکا ہوا ہے اور انہوں نے لعنت کی یا عیسیٰ اسرائیل کے ایک گروہ پر تو ان کو ہانڈ کر دیا وہ زمین پر چلتے تھے میں نہیں جانتا کہ گدہ انہی جانوروں میں سے ہے یا کیا اس لیے میں اس کو نہیں کھاتا اس کو

فرکاید و ظفرانہ و فانت مَسْنُونَةٌ لَا أَكُلُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا خَمْرًا يَأْكُلُ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۵۰۴۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ أَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْ بَابِي أَنَّ يَأْكُلُ مِنْهُ وَقَالَ: (( لَا أَطْرِي لَعْنَهُ مِنَ الْفَرَزْدَقِ الَّذِي مَسَّحَتْ )).

۵۰۴۲- عَنْ أَبِي طَرِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ: لَا تَطْعُمُوهُ وَتَذَبُّوهُ وَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: إِنَّ أَسْمَى ﷺ لَمْ تُحَرِّمُوا مِنْ شَيْءٍ عَزَّ وَجَلَّ وَتَقَعَّ بِهِ عُمَرُ وَاجِدَ فَإِنَّمَا طَعَّمَهُمْ خَلْفَةُ الرَّحَاءِ مِنْهُ وَكُرِّ تَحْنُ عُنْدِي طَعْمُهُ.

۵۰۴۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّا بَارِئِينَ مِنْهُ نَصَبًا فَإِنِ اضْطُرُّنَا أَوْ فَعَا نَعْرِضْنَا قَالَ: (( ذَكِّرْ لِي أَنَّ اللَّهَ مِنْ نَبِيِّ إِسْرَائِيلَ مَسَّحَتْ )) عَلِمَ بِأَمْرٍ وَلَمْ يَكُنْ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ قَالَ عُمَرُ بْنُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَتَمَعَّ بِهِ عُمَرُ وَاجِدَ وَإِنَّهُ لَطَعَّمَهُمْ خَلْفَةُ الرَّحَاءِ وَكُرِّ تَحْنُ عُنْدِي طَعْمُهُ إِنَّمَا عَاوَةَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۵۰۴۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَخْبَارِيًّا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا فِي عَائِلَةٍ مَصْدَرًا وَإِنَّهُ عَمَّةٌ طَعَامُ ثَعْلَبِي قَالَ: لَمْ يَجِبْهُ قَتْلُهُ عِلْوَةً فَعَوَّدَتْهُ خَلْفَةُ نَجِجَةَ ثَلَاثًا ثُمَّ دَانَتْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَثَابَتِهِ فَقَالَ: (( يَا أَخْبَارِي! إِنَّ اللَّهَ لَغَرٌّ أَوْ غَضِيبٌ عَلَى سَيْفِ مَنْ نَبِيِّ إِسْرَائِيلَ فَسَمَّيْنَهُمْ ذَوَابَّ يَدْعُونَ فِي الثَّارِصِ فَلَا أَذْرِي لَعْلَ هَذَا مِنْهَا

فَلَسْتُ أَكَلَهَا وَلَا أَتَىٰ هُنَا»

حرام کہتا ہوں۔

### بَابُ إِبَاحَةِ الْخِرَادِ

### باب بندی کھانا درست ہے

۵۰۴۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَوْقَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَّ عُرْوَةَ تَأْكُلُ الْخِرَادَ.

۵۰۴۵- عبد اللہ بن ابی لوطی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سات لڑائیاں لڑیں اور ٹھیک کھاتے رہے۔

۵۰۴۶- سَمِعْتُ أُمِّي يَتْلُو بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَوَاتِهِ مَسَّ عُرْوَةَ وَ قَالَ بِسُحْقٍ سَيِّئٍ وَ قَالَ فَمِنْ أَبِي غَيْرَ مَثَلٍ لَوْ سَمِعَ.

۵۰۴۶- ابو طلحہ سے ایسے ہی روایت ہے جیسے ابو بکرؓ نے اسحاقؓ نے چھ لڑائیاں روایت کیں ہیں اور ان میں سے کسی نے کھانے کے ساتھ چھ پاسات۔

۵۰۴۷- عَنْ أَبِي بَكْرٍ يَتْلُو بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ مَسَّ عُرْوَةَ.

۵۰۴۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا ہے۔

### بَابُ إِبَاحَةِ الْأَرْزَبِ

### باب خرگوش حلال ہے

۵۰۴۸- عَنْ قَسِيٍّ بْنِ سَلَيْطٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَرَرْنَا فَاسْتَقْبَحْنَا أَرْزَبًا بِمَنْزِلِ الطُّغْيَانِ فَسَمِعُوا عَلَيْهِ فَنَلَّوْا فَإِنْ فَسَعَيْتُمْ حَتَّى تَفْرَقَ تَحْتَهَا فَانْزِلْ بِهَا أَوْ طَحْنَةً فَانْزِلْ بِهَا فَفَعَلْتُ حَتَّى وَجَدْتُهَا وَفَعَلْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْزَلْتُ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهَا.

۵۰۴۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم جارہے تھے ہم نے مراغہ بن میں (جو ایک مقام ہے قریب مکہ کے) ایک خرگوش کا چھپا کیا پہلے لوگ اس پر دوڑے لیکن تک گئے پھر میں دوڑا تو میں نے پکڑ لیا اور ابو طلحہؓ کے پاس لایا انہوں نے اس کو ذبح کیا اور اس کا پلچہ اور دونوں رائیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجیں۔ میں نے کھایا آپ نے لے لیا ان کو۔

۵۰۴۹- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَهِيَ خَدِيشٌ يَخْصِرُ بَوْرُ كَيْفَا تَوْ قَبِلَهَا.

۵۰۴۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا ہے۔

(۵۰۴۸) روایت کیا گیا کہ ان کے خلاف جو ہے مسلمانوں کا انکار ہے۔ باب ثانی اور ابو طلحہ اور ابو جہرہ طحاوی نے قول ہے کہ بخاری بر حال میں حلال ہے کہ ذبح کی جائے یا نہ کی جائے مسلمان ہلا کرے یا کھوے یا خود مر جائے اور انکے نے کہا کہ وہ حلال نہیں ہے اگر خود مر جائے البتہ اگر کسی سب سے مرے خلاف کو اس کا کھنکھانے کو یا کسی بد مذہب سے کھنکھانے کو یا کسی تو حلال ہے۔

(۵۰۴۸) بخاری نے کہا کہ خرگوش حلال ہے مالک اور ثعلبی اور ابو حنیفہ اور احمد اور جہرہ طحاوی کے نزدیک مگر عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ اور ابن ابی حنبلہ کے اس کی کو بہت عقول ہے کہ اس حدیث سے مراد ان کی نہیں ہے۔ اتنی

نَابِ إِخَاحَةً مَا يُسْتَعَانُ بِهِ عَلَى الْإِسْعَادِ  
وَالْعُدُوِّ وَكَرَاهِيَةِ الْخُذْلَفِ

باب: شکار کے لیے اور دوڑنے کے لیے جو سامان  
ضروری ہو وہ درست ہے لیکن چھوٹی چھوٹی کھیریاں  
بیکھنا یا دوسرے سے

۵۰۵۰- عَنْ أَنَسٍ لَمَّا بَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ فِي بَيْتِ كَعْبَةَ بْنِ كَعْبٍ قَالَ  
رَأَى عَبْدَ اللَّهِ مِنَ الْمُغْلِ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ  
يُحَذِّفُ فَقَالَ لَهُ لَا تَحْذِفْ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْذِرُ أَنْ يَنْهَى  
عَنِ الْخُذْلَفِ فَإِنَّهُ لَا يُسْتَعَادُ بِهِ الْعَبْدُ وَلَا يَنْتَكَا  
بِهِ الْعَدُوُّ وَلَكِنَّهُ يَكْثُرُ فِي السُّبُلِ وَيَقْفَى الْغَيْرَ ثُمَّ  
رَأَى بَعْدَ ذَلِكَ يَحْذِفُ فَقَالَ لَهُ أَمِيرُ الْكُوفَةِ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَحْذِرُ أَنْ يَنْهَى  
عَنِ الْخُذْلَفِ ثُمَّ أَرَاكَ تَحْذِفُ لَا  
أَكْمَلْتُ كَلِمَةً مِنْ ذَلِكَ

۵۰۵۰- انہی پر یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک  
مجلس کو دیکھا اپنے پیاروں سے خذف کرتے ہوئے (خذف کھری  
یا تالا کھلی یا تالا کوئی اور چیز ان کے مانند وہ انہیوں کے پیش میں رکھ  
کر ہانگی اور انگوٹھے کے پیش میں رکھ کر کہ میرا اللہ نے ان سے کہ  
تو خذف مت کر اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع  
کرتے تھے خذف کو کیونکہ نہ اس سے شکار ہوتا ہے نہ دشمن مرنے  
ہے بلکہ دانت ٹوٹ جاتا ہے یا آنکھ پھوٹ جاتی ہے (باب دوم)  
کے لگ جاتا ہے کہ ہر عبد اللہ نے اس کو دیکھا خذف کرتے  
ہوئے تو کہا میں تم سے حدیث بیان کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
دیکھتے تھے یا منع کرتے تھے خذف سے اور پھر میں دیکھتا ہوں تو  
خذف کئے جاتے ہیں آپ میں تم سے بات نہ کروں گا۔

۵۰۵۱- عَنْ كُثَيْبِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۵۰۵۱- ترجمہ وحی جواد پر گزرا۔

۵۰۵۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
عَنِ الْخُذْلَفِ فَقَالَ لَوْ أَنَّ جَنْفِي فِي حَبِيْبِهِ  
وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَنْتَكَا الْعَدُوَّ وَلَا يَنْتَكِي الْعَبْدَ وَلَكِنَّهُ

۵۰۵۲- ترجمہ وحی جواد پر گزرا۔

(۵۰۵۰) بتا دوئی نے کہا اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ بدعتی اور کافروں کی طاعت ترک کرنی چاہیے۔ اسی طرح ان لوگوں کی جو چاہیں  
پرہیز کر رہے ہیں۔ عمل نہ کریں اور دینے لوگوں کی ترک طاعت ہیچ کے لیے درست ہے اور جو تمہارا دین سے زیادہ ترک منع ہے وہ اب ہے کہ  
آپ کا عمل یا اپنا ۱۴۱ھ سے لیے ترک کرے لیکن اہل بدعت سے تمہیں ترک طاعت چاہیے اور اس حدیث کی تائید اور حدیث میں جیسے  
حدیث کتب میں مذکور ہے۔ اچھی

مترجم کہتا ہے کہ حدیث پر عمل نہ کرنا اور اپنی خرافات میں اس پر اصرار کرنا یا ہذا اگلا ہے کہ ایسے شخص سے ہیچ کے لیے ترک  
طاعت جائز ہے اور داخل ہیں اس میں وہ لوگ جو حدیث صحیح کو کسی ہتھیار یا عامل یا روش یا یا سرحد کے قتل یا فعل کے خلاف میں واجب  
العمل نہ جانتے بلکہ ان کا کلام خالص ہے اس شخص کے کہلوے جو صرف طاعت میں سے حدیث پر عمل نہ کرے لیکن حدیث پر عمل نہ کرنا چھو  
کہتا ہے۔

يَكْفُرُ سِرًّا وَتَعْلَانِ الْعَيْنُ وَ قَالَ ابْنُ عَبْدِ  
 (( اِنَّهَا لَا تَكْفُرُ اَلْعَدُوُّ وَلَمْ يَذْكُرْ تَعْلَانِ الْعَيْنُ ))

۵۰۵۳- ترجمہ: وہی جو لوہے گزرا اس میں یہ ہے کہ عہد اللہ میں  
 منقل کے ایک ہندو دار نے غدا کیا۔

۵۰۵۳- عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَبِيبٍ أَنَّ قُرَيْبًا ابْنَكَ لِقَاءِ  
 بْنِ مُعَلَّى حَدَّثَ قَالَ قَالَتْهَا وَقَالَ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ  
 ﷺ نَهَى عَنْ اَلْحَذَفِ وَقَالَ اِنَّهَا لَا تَصِيدُ  
 صَيْتًا وَلَا تَكْفُرُ اَلْعَدُوَّ وَلَكِنَّهَا تَكْفُرُ السِّرَّ وَتَعْلَانِ  
 الْعَيْنُ قَالَ فَقَدْ فَقَدْ اُسْتُخِفْتُ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ  
 ﷺ نَهَى عَنْهُ لَمْ تَعْلَمِ اَلَا اَتَخَلَّسْتُ اَبَدًا

۵۰۵۳- ترجمہ: وہی جو اوپر گزرا

۵۰۵۴- عَنْ اَبُو بَكْرٍ اَبَدًا اَلْاَسَاءُ تَعْلُوهُ

باب: ذبح یا قتل انجھی طرح کرنا چاہیے اور چھری کو تیز  
 کر لینا چاہیے

نَابِ الْاَقْمَرِ بِاِحْسَانِ الذَّبْحِ وَ الْقَتْلِ وَ  
 تَحْدِيدِهِ الشُّفْرَةَ

۵۰۵۵- شداد ابن اوس سے روایت ہے دو ہاتھ میں نے یاد  
 رکھیں رسول اللہ سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر کام میں  
 بھلائی فرض کی ہے۔ جب تم قتل کرو تو انجھی طرح سے قتل کرو  
 اور جب تم ذبح کرو تو انجھی طرح سے ذبح کرو اور چاہیے کہ تم سے  
 جو کوئی ذبح کرنا چاہے وہ چھری کو تیز کر لے اور اپنے جانور کو  
 آرام دے (اور یہی مستحب ہے کہ چھریے جانور کے سامنے جھونڈ  
 کرے اور نہ ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح کرے اور  
 نہ ذبح کرنے کے لیے کھینچ کر لے جانے)

۵۰۵۵- عَنْ شَدَادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
 قَالَ يَسْتَبَانِ حَيْضَتُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ اللَّهِ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلَى  
 كُلِّ شَيْءٍ (( اَوَدَا قَلْبُكُمْ فَاحْشَبُوا الْفَقْلَةَ وَ اَوَدَا  
 ذَبْحَكُمْ فَاحْشَبُوا الذَّبْحَ وَ تَحْدِيدَهُ الشُّفْرَةَ  
 فَلْيَبْرَحْ ذَبْحُكُمْ ))

۵۰۵۶- ترجمہ: وہی جو اوپر گزرا

۵۰۵۶- عَنْ عَالِدِ بْنِ اَلْحَدِيدِ بِاِسْنَادٍ خَيْرٍ ابْنِ  
 عَلَيْهِ وَتَعْلَى حَدِيثِهِ

باب: جانوروں کو بائوہ کرنا منع ہے

بَابُ النَّهْيِ عَنْ صَبْرِ الْبَهَائِمِ

۵۰۵۷- حشام بن زید بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے  
 روایت ہے میں اپنے دو اہل انس بن مالک کے ساتھ حکم بن ابی

۵۰۵۷- عَنْ حِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ اَنَسِ بْنِ  
 مَالِكٍ قَالَ ذَهَلْتُ مَعَ حَنْدِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ذَكَرَ

(۵۰۵۷) \* اور یہ سناست تحریر ہے کہ اس میں جانور کو بائوہ کرنا منع ہے اور اس حکم کا یہ قوی نے کہا عربی میں اس کو صبر

کے کمر میں گیا وہاں کچھ لوگوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا اور اس پر حیرہ مار رہے تھے۔ اُنہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے منع کیا جانوروں کو ہاندہ کر دینے سے۔

۵۰۵۸- ترجمہ وحی جو پور گزرا

۵۰۵۹- حضرت ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی ہاندار کو نشانہ مت نہاؤ۔

۵۰۶۰- ترجمہ وحی جو پور گزرا

۵۰۶۱- حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما گزرے چند لوگوں پر جنہوں نے ایک مرغی کو نشانہ بنایا تھا اس پر حیرہ مار رہے تھے۔ جب ان لوگوں نے ابن عمر کو دیکھا تو وہاں سے الگ ہو گئے۔ ابن عمر نے کہا یہ کام کس نے کیا؟ رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے اس پر جو ایسا کام کرے۔

۵۰۶۲- سعید بن جبیر سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر جو قریش کے چند جوانوں پر گزرے انہوں نے ایک پرندہ پر نشانہ لگایا تھا اور اس کو حیرہ مار رہے تھے اور جس کا پرندہ تھا اس سے یہ ٹھہرایا تھا کہ جو حیرہ نشانے پر نہ لگے اس تیر کو ہلے لیوے۔ جب ان لوگوں نے عبد اللہ بن عمر کو دیکھا تو الگ ہو گئے۔ ابن عمر نے کہا لعنت کی ہے اس نے اس پر جو ایسا کام کرے اور رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی ہے اس شخص پر جو کسی ہاندار کو نشانہ بناوے۔

۵۰۶۳- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے صحیح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی جانور کو ہاندہ کر دینے سے۔

أَذْهَبَكُمْ نَبِيُّ الْيَوْمِ فَإِذَا قَوْمٌ قَدْ نَصَبُوا ذِمَّةً  
يُرْمُونَهَا قَالُوا قَالُوا لَنْ نَقُولَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ نَقُولَ نَهَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

۵۰۵۸- عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْإِسْمَاعِيلِ

۵۰۵۹- عَنْ أَبِي عِيَّاسٍ كُنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ  
(لَا تَنْصَبُوا شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا))

۵۰۶۰- عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْإِسْمَاعِيلِ

۵۰۶۱- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ  
قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِبَنِيٍّ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوا  
يُرْمُونَهَا فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا عَنْهَا فَقَالَ  
ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هَذَا ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ نَقُولَ هَذَا

۵۰۶۲- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ مَرَّ ابْنُ عُمَرَ بِبَنِيٍّ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ نَصَبُوا  
وَهُمْ يُرْمُونَهَا وَقَدْ خَفَلُوا لِصَاحِبِ الطَّيْرِ  
كُلِّ صَاحِبَةٍ مِنْ فُلُوبِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْا ابْنَ عُمَرَ تَفَرَّقُوا  
فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَنْ فَعَلَ هَذَا لَنْ نَقُولَ هَذَا مَنْ فَعَلَ  
هَذَا ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ نَقُولَ  
مَنْ أَتَعَلَّ شَيْئًا فِيهِ الرُّوحُ غَرَضًا

۵۰۶۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ نَقُولَ هَذَا  
عَنْ بَنِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ







٥٠٦٥- عَنْ جَنْدَبٍ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ  
الْأَسَدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ  
بِأَنْفِهِ نَهَى إِلَى عِصْمٍ قَدْ دُبِعَتْ فَقَالَ «مَنْ  
وَلَّحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَنْتِخِ شَاةً تَكْنَاهَا وَمَنْ لَمْ  
يَكُنْ دَنَحَ فَلْيَنْتِخِ عَلَى اسْمِ اللَّهِ»

٥٠٦٦- عن أنس بن مالك عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: «يُؤْتَى بِهَذَا الرَّسُولِ وَفِيهِ عَلَى شِمِّهِ كَحَبِيبِ أَبِي الْأَخْوَصِ».

٥٠٦٧- عَنْ جَدِّهِ الرَّبِيعِيِّ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى يَوْمَ أَصْحَرِ ثُمَّ حَتَبَ فَقَالَ: «مَنْ كَانَ ذَنْجٌ قَبْلَ أَنْ يَصَلِّيَ فَلْيَعِدْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَنْجٌ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللَّهِ».

٥٦٨- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

٥٠٦٩- عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: «مَنْ ضَحَّى قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَدْ ضَحَّى لِلَّهِ وَنَفْسِهِ وَنَفْسِ رَسُولِهِ» (( قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ عَنَى خَائِفَةً مِنَ الْمَعْرِضِ فَقَالَ )) ضَحَّى بِهَا وَنَا تَصْلَحَ لِعَمَلِهِ ثُمَّ قَالَ مَنْ ضَحَّى قَبْلَ الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهِ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهُ أَصَابَ سِنَّةَ الْمُسْلِمِينَ ))

[illegible]

۵۰۶۵- جناب بن سفیان سے روایت ہے میں علیہ الرحمہ میں رسول اللہ کے ساتھ تھا جب آپ نماز پڑھتے تو کمر بوس کو دیکھا وہ کٹ گئیں آپ نے فرمایا جس نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوسری کبریٰ قربان کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا وہ اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔

۵۰۶۶- ترجمہ دی خولہ کزوال

۵۰۶۔ جناب مکتبہ سے روایت ہے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا عید الاضحیٰ کے دن آپ نے نماز پڑھی پھر خطبہ پڑھا پھر فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کی سو وہ دہرہ دہرہ پھر کرت اور جس نے نہیں کی وہ اللہ تعالیٰ کے غم رکائے۔

۵۰۶۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر نازل۔

۵۰۶۹۔ برائے روایت ہے میرے ماموں ابو بردہؓ نے نصارت  
پہلے قرطبی کی۔ رسول اللہؐ نے فرمایا جو گوشت کی بکری ہوئی (یعنی  
قرطبی کا شہر نہیں ہے کہ ابو بردہؓ نے کہا) رسول اللہؐ میرے پاس  
نیک چھ مہینہ کا بچہ ہے بکری کا۔ آپؐ نے فرمایا ای کی قرطبی کرو اور  
تیرے ساتھ رکھی کے لیے درست نہیں (لکن بکری ایک برس یا  
بڑھ کر ضروری ہے کہ پھر آپؐ نے فرمایا جو شخص نماز سے پہلے  
قرطبی کرے اس نے اپنی ذات کے لیے کافرا جی گوشت کھانے  
پہلے قرطبی کا ٹولپ نہیں ملتا) اور جو شخص نماز کے بعد وضو کرے  
اس کی قرطبی پوری ہوئی اور وہ جہاں ملے انوں کی سنت کہ۔

۵۰-۶۰۔ برناردین جالب سے روایت ہے ان کے پاس ابوہریرہؓ میں تیار نے رسول اللہ ﷺ کے قربانی کرنے سے پہلے قربانی کرنی کو کہنے لگا یا رسول اللہ! یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش کھنکھایا ہے (یعنی قربانی نہ کرنا اور ہل بچوں کے دل میں گوشت کی خواہش باقی رکھنا اس دن پر ہے اور بعض حضوں میں مکرہ کے

بدلے مقرر وہ ہے تو ترجمہ یہ ہو گا یہ وہاں ہے جس میں گوشت کی طلب ہوتی ہے) اور میں نے اپنی قربانی چاندی کی ٹاکر کھادوں میں لپے ہاں بچوں اور مساکین اور گھر والوں کو رسول اللہ نے فرمایا پھر قربانی کرو۔ بلا یا رسول اللہ میرے پاس ایک دو وہی کم سن بکری ہے (ایک برس سے کم عمر کی اس کا عرب میں عناق کہتے ہیں) اور دو میرے بڑے ایک گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے آپ نے فرمایا یہ بہتر ہے تیری دونوں قربانیوں میں (اگرچہ کھلی قربانی نہ تھی مگر چونکہ ابو بردہ نے اس کو نیت خیر سے کیا تھا اس وجہ سے اس میں بھی جواب ہوا) اور اب میرے بعد ایک برس سے کم کی بکری کسی کے لیے درست نہ ہو گی (ابنہ بیچ کر درست ہے)

۵۰۷۱- برواہن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ہم کو علیہ سلام علیہم الاخر کو لڑ فرمایا کوئی قربانی نہ کرے نماز سے پہلے میرے ماسوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش باقی رکھنا برا ہے پھر بیان کیا اسی طرح چیسے اوچ نکڑ۔

۵۰۷۲- برواہن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور ہمارے قبلے کی طرف نہ کرے اور ہماری طرح قربانی کرے (یعنی مسلمان ہو) وہ قربانی نہ کرے جب تک کہ نماز نہ پڑھ لیں۔ میرے ماسوں نے کہا یا رسول اللہ! کہیں تو اپنے بیٹے کی طرف سے قربانی کر چکا آپ نے فرمایا اس میں تو نے جلدی کی اپنے گھر والوں کے لیے اس نے رسول اللہ سے کہا میرے پاس ایک بکری ہے جو دو بکریوں سے بہتر ہے۔ (نہوئی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ قربانی میں گوشت کی کثرت افضل نہیں ہے بلکہ گوشت کی عمدگی تو ایک قرب بکری دو دلی بکریوں سے بہتر ہے) آپ نے فرمایا قربانی کر اس کی د تیری دونوں قربانیوں سے بہتر ہے۔

حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَ شِمُّ أَبَدًا نُسَكًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِإِذْنِي عَذَابِي لِي هِيَ حَيْرٌ مِنْ شَأْنِي لَنُحْمَ فَقَالَ « هِيَ خَيْرٌ نَسِيكَتَكَ وَكَ تَجُوزِي حَذَاةً عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ ».

۵۰۷۱- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ بَنِي عَزَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالُوا حَذَاةً وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ النَّسِيكِ فَقَالَ « لَا تَلْبِخُونِ أَحَدًا حَتَّى يُهْضَمَ » قَالَ فَقَالَ حَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ بِإِذْنِي هَذَا يَوْمَ النَّحْمِ فَبَدَأَ مَكْرُوهًا ثُمَّ ذَكَرَ بَعْضَ حَدِيثٍ هَسْتُمْ.

۵۰۷۲- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ بَنِي عَزَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالُوا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ شِمُّ « مِنْ صَلَّى صَلَاتًا وَوَجَّهَ قِبَلَنَا وَنُسَكًا نُسَكًا فَلَا يَذْبَحُ حَتَّى يُهْضَمَ » قَالَ حَالِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ نُسَكْتُ عَنْ أَبِي فَقَالَ « ذَاكَ شَيْءٌ عَجَلْتَهُ فَأَهْلَكَ » قَالَ بِإِذْنِي شَاءَ حَيْرٌ مِنْ شَأْنِي لَنُحْمَ فَقَالَ « هِيَ خَيْرٌ نَسِيكَتَكَ ».

۵۰۷۳- براہِ یحییٰ غالب سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے جو کام ہم اس دن کرتے ہیں وہ یہ کہ نملایا جاتے ہیں (مید کی بھر گھرو) لوٹ کر قربانی کرتے ہیں تو جو کوئی ایسا کرے وہ ہمارے طریقے پر چلا اور جو (نملایا سے پہلے) کھانے کرے وہ گوشت ہے جس کو اس نے تیار کیا اپنے گھروالوں کے لیے قربانی نہ ہوگی اور ابو بردہ بن نیار نے فرمایا کہ کیا تمہارا گھروالا کہ میرے پاس ایک چنڈہ ہے (ایک برس سے کم کا) جو بھڑے مسد سے (ایک برس سے زیادہ عمر کا) آپ نے فرمایا تو فرمایا کہ اس کو اور حیر سے جدا کر رکھی و درست نہیں۔

۵۰۷۴- ترجمہ وی جو اوپر گزرا۔

۵۰۷۵- ترجمہ وی جو اوپر گزرا۔

۵۰۷۶- براہِ یحییٰ غالب سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ہم کو خطبہ سلیمانیم الحمر کو فرمایا نماز سے پہلے کوئی قربانی نہ کرے۔ ایک شخص یو، میرے پاس ایک دودھ والی (یعنی گھم سن) بھی دودھ پیتی تھی (ایک برس سے کم کی بھری ہے جو گوشت کی دو بکریوں سے بھڑے آپ نے فرمایا اسی کی قربانی کر اور تیرے بعد بھر کسی کو چنڈہ کی قربانی درست نہ ہوگی (یعنی بکری کا چنڈہ)۔

۵۰۷۷- براہِ یحییٰ غالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو بردہ نے نماز سے پہلے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے بدل دوسری قربانی کر۔ وہ یو یا رسول اللہ! میرے پاس تو چنڈہ کے سوا اور کچھ نہیں۔ شہد نے کہا میں سمجھتا ہوں اس نے یہ بھی کہا کہ وہ چنڈہ مسد سے بھڑے۔ رسول اللہ نے فرمایا اچھا اسی کو فرمایا اور حیر سے بعد کسی کو کافی نہ ہوگا۔

۵۰۷۸- ترجمہ وی جو اوپر گزرا۔

۵۰۷۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( إِنْ لَوْ أَنَّ مَا لَنَا بَعِي بِهِيَ يَوْمَئِذٍ هَذَا نَصْنَعُ ثُمَّ لَرَجَعْنَا فَتَحَرَّرْنَا لَفَعَلْنَا ذَلِكَ فَقَدْ أَصَابَ سَنَتَنَا وَهَذَا ذَنْبٌ فَإِنَّمَا هُوَ نَحْمٌ فَلَنَعْنَاهُ فَأَخَذَهُ لَيْسَ مِنَ السَّلَكِ فِي هَذِهِ )) وَكَانَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ يَحْيَى إِذْ فَتَحَ فَقَالَ جَدِّي حَدَّثَنِي حَبْرٌ مِنْ مَسْبُوقٍ فَقَالَ (( أَذْبَحْنَاهُ وَلَمْ نَخْرِجْهُ عَنْ أَحْبَبٍ لِنَعْلِكَ ))

۵۰۷۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ...

۵۰۷۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ النِّعَرِ نَعْمَةُ الصَّلَاةِ لَمْ يَكُنْ نَخْرُجُ حَبْرِيهِمْ.

۵۰۷۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ نَخْرٍ فَقَالَ (( لَا يُصَحِّحِينَ أَحَدٌ حَبْرِي يُصْنَعِي )) قَالَ زَيْدُ بْنُ جُدَيٍّ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ شَاظِرِ بْنِ سَهْمٍ قَالَ (( لَصَحَّحَ بَعْدًا وَلَمْ يَخْرِجِي حَدَّثَنِي عَنْ أَحَبٍ لِنَعْلِكَ ))

۵۰۷۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَتَحَ أَبُو بُرْدَةَ قَتَلَ الصَّلَاةَ فَقَالَ أَنَسُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (( أَذْبَحْنَاهُ )) فَقَالَ مَا رَسُولُ اللَّهِ لَيْسَ جَدِّي إِلَّا حَدَّثَنِي قَالَ شَعْبَةُ وَأَخْبَرَنِي قَالَ وَهِيَ حَبْرٌ مِنْ مَسْبُوقٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( اجْعَلْنَاهُ فَكَفَّيْنَاهُ وَلَمْ نَخْرِجْهُ عَنْ أَحَبٍ لِنَعْلِكَ ))

۵۰۷۸- عَنْ شُعْبَةَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ...

الْبُشْكُ فِي قَوْلِهِ هِيَ خَيْرٌ مِنْ مُسْبِئٍ

۵۰۷۹- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النُّحْرِ «مَنْ كَانَ ذَبْحُ قَبْلِ الصَّلَاةِ فَلَيْعَةً» فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا يَوْمٌ تُشْتَبَى بِهِ الْإِحْتِمَ وَذَكَرَ هَذِهِ مِنْ جَوَابِهِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتُهُ فَإِنْ وَجَدَ فِي خَدْعَةٍ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَأْنِي لَحْمٌ أَفَادَ لَحْمَهَا قَالَ فَرَحَصْتُ لَهُ فَقَالَ لَا أَذْهَبُ أَبْلَعُ وَأُحْضِنُ مِنْ بَرٍّ أَمْ لَا قَالَ وَأَنْتُمْ؟ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي كَيْتَابَيْنِ فَيَكْنُهَا فَقَامَ النَّاسُ يَأْتِي غَنَمَهُمْ فَيُزَوِّجُوها أَوْ قَالَ فَتَحَرَّوْها.

۵۰۸۰- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ فَأَمَرَ مَنْ كَانَ ذَبْحُ قَبْلَ الصَّلَاةِ أَنْ يُعِيدَ ذَبْحَهُ ثُمَّ ذَكَرَ بِسُطْرِ خَيْبَةٍ مِنْ عِلْقَةٍ.

۵۰۸۱- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَطَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَضْحَى قَالَ فَرَحَصَتْ رَجُلٌ لَحْمٌ فَبَاهَمَ أَنْ يَذْبُوهَا قَالَ «مَنْ كَانَ ضَحْيُ فَلْيُعِيدْ ثُمَّ ذَكَرَ بِسُطْرِ خَيْبَتِهَا».

بَابُ مِنَ الْأَضْحِيَّةِ

۵۰۸۲- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «لَا

۵۰۷۹- حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے (دوسری تاریخ) کو ہم احرار و غریبا جس نے میری نماز سے پہلے ذبح کیا ہو وہ دوبارہ ذبح کرے۔ آپؐ شخص بولا یا رسول اللہؐ کہ وہ دن ہے جس میں گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اپنے مسابو کی جتنی کا حال بیان کیا شاید رسول اللہؐ نے اس کو چاہا پھر وہ شخص بولا میرے پاس ایک بکری ہے ایک برس سے کہی (یعنی بڑھ) ہو گوشت کی دو بکریوں سے زیادہ مجھ کو پسند ہے کیا میں اس کو ذبح کروں؟ آپؐ نے اس کو اجازت دی۔ راوی نے کہا اب یہ شخص معلوم کر یہ اجازت اور اس کو بھی ہوئی کیا نہیں۔ پھر آپؐ جگہ دو میٹھوں پر اس کو ذبح کیا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے) پھر لوگ کھڑے ہوئے اور بکریوں کو ہانک لیا۔

۵۰۸۰- ترجمہ وہی جواب پر مقرر۔

۵۰۸۱- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ علیہ الصلوٰۃ کے روز پھر گوشت کی ہڈی پانی اور مع کیا ان کو ذبح کرنے سے (نماز سے پہلے) اور قرمیا جو ذبح کر چکا ہو وہ پھر ذبح کرے۔ پھر بیان کیا حدیث کہ اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

بَابُ قَرْبَانِي كِي عَمْرُ كَا بِيَان

۵۰۸۲- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت ذبح کرو قربانی میں مگر سہ (جو ایک برس کا ہو کر

(۵۰۸۲) انہی نوٹی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ وہ بکے سوا اور چاند کا چاند درست نہیں اور اس پر بھاج ہے مگر وہ ای سے یہ محفل ہے کہ ہر چاند کا چاند درست ہے اور نہ چاند سے ہر سال اور اکثر علماء کے نزدیک درست ہے اور ان عمار و زہری کے نزدیک درست نہیں ہے اور جبور کا چاند یہ ہے کہ سوا سات اور گائے اور بکری کے اور کسی چاند کی قربانی درست نہیں اور حسن سے محفل ہے کہ نخل گائے بھی ہے



باب: قربانی اپنے ہاتھ سے کرنا مستحب ہے اسی طرح  
بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کہتا

۵۰۸۷- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُمِبُ لَمَّا خَتَمَ الْفَرَسَ دَبْحَتَهُمَا بِرُءُوسِهِمْ وَتَسْتَوِي وَتَكْبُرُ وَتُضَعُ رِجْلُهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا.

۵۰۸۸- ترجمہ: وہی جو لوہے کے گزروں پر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ نے کانٹے وقت بسم اللہ واللہ اکبر کہا۔

۵۰۹۰- ترجمہ: وہی ہے جو لوہے کے گزروں پر گزرا ہے۔

۵۰۸۸- عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُمِبُ لَمَّا خَتَمَ الْفَرَسَ دَبْحَتَهُمَا بِرُءُوسِهِمْ وَتَسْتَوِي وَتَكْبُرُ وَتُضَعُ رِجْلُهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَ قَالَ نَعَمْ

۵۰۸۹- ترجمہ: وہی جو لوہے کے گزروں پر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ نے کانٹے وقت بسم اللہ واللہ اکبر کہا۔

۵۰۹۰- ترجمہ: وہی ہے جو لوہے کے گزروں پر گزرا ہے۔

۵۰۸۹- عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْتُمِبُ لَمَّا خَتَمَ الْفَرَسَ دَبْحَتَهُمَا بِرُءُوسِهِمْ وَتَسْتَوِي وَتَكْبُرُ وَتُضَعُ رِجْلُهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمْسَ قَالَ نَعَمْ

۵۰۹۰- ترجمہ: وہی ہے جو لوہے کے گزروں پر گزرا ہے۔

۵۰۹۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَفْرَاقَ هِي سَوَابِ وَتَوَارَتْ هِي سَوَابِ وَتَطَرُّ هِي سَوَابِ فَاتَّبَعْنِي بِهِ فَقَالَ لَمَّا (( يَا

۵۰۹۱- ترجمہ: وہی جو لوہے کے گزروں پر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ نے کانٹے وقت بسم اللہ واللہ اکبر کہا۔

۵۰۹۰- ترجمہ: وہی ہے جو لوہے کے گزروں پر گزرا ہے۔

۵۰۸۷) نوئی نے کہا ابراہیم سے اہل اسلام کا کہ قربانی میں بے سیگ جانور یعنی جس کا سیگ لگا ہی نہ ہو درست ہے جو جس کا سیگ ٹوٹ گیا ہو اس میں اختلاف ہے توڑ لیا اور اجماع عقیدہ اور مجبور عدا کے نزدیک درست ہے اور ابراہیم سے کہ بیدار اور دبیلے اور کالے اور انوکھے جانور کی قربانی درست نہیں ہوا یہی ہے اے ابراہیم کی اور ہمارے اصحاب نے کہا ہے کہ افضل رنگ قربانی میں سفید ہے پھر زرد پھر خاکی پھر چمکرا ہوا اور مستحب ہے اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا اور جانور کے کسی اور کو دیکھ کر ہمارے سے اس حالت میں مستحب ہے کہ ذبح کے وقت خود بھی موجود ہے اور اگر وہ گھل کر سے پرہیزی یا ضرر یا کوئی نقص ہو جائے تو اسے کھل کر ہلا کر ہاتھ عورت کو۔ انھی مختصراً

۵۰۸۸) نوئی نے کہا ابراہیم سے اس پر کہ جانور کو بائیں کرٹ پر لٹا دے تاکہ ذبح کرنے والے کو آسانی ہو دوسرے چھری دہنے ہاتھ میں پکڑے اور بائیں ہاتھ سے اس کا سر ٹھاتے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ ایک ہی جانور ایک ہی آدمی اور اس کے گھر والوں کی طرف





۵۰۹۳- رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ذوالحلیفہ میں جو تھامہ میں ہے (یہ ذوالحلیفہ دوسرا ایک مقام ہے علاوہ ذوات مرق کے بیچ میں اور ذوالحلیفہ نہیں ہے جو ان حدیث کا مقام ہے) وہاں ہم کو کبریٰ اور اومت ملے۔ لوگوں نے جلدی کر کے ان کو جوش دیا پڑھیں میں (یعنی ان کے گوشت کاٹ کر کہ آپ نے عجمیادہ سب ہانڈیاں اور نہ حلیٰ گئیں۔ پھر دس کبریاں ایک اونٹ کے برابر رکھی اور بیان کیا حدیث کو اسی طرح۔

۵۰۹۴- رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم نے کہا یا رسول اللہ! کل ہم دشمن سے ملے والے ہیں اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں تو ہم قرآن کریم نر کل کے چھکوں سے پھر بیان کیا حدیث کو قصہ سمیت اور کہا کہ ایک اونٹ ہم میں کا بڑک لگا ہم نے اس کو تیروں سے مارا یہاں تک کہ گر گیا اس کو۔

۵۰۹۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۰۹۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: عین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے ممانعت اور اس کے منسوب ہونے کا بیان

۵۰۹۷- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں عید کی نماز میں

(۵۰۹۳) آپ نے پڑھیں کہ وہ دعا کہ تو قیمت کامل تقسیم سے پہلے استعمال کر اور مست نہیں ہے جب دارالاسلام میں پہنچ جاوے اور دارالحرب میں ضرورت سے کھانے کی چیز استعمال درست ہے۔

(۵۰۹۷) ایک طاہرہ عورت نے اسی حدیث میں عمل کر کے قربانی کا گوشت عین دن سے زیادہ رکھ پھر ذرا حرام کھا ہے اور بعد نماز کے نزدیک جاوے اور دیکھتے ہیں یہ حدیث منسوخ ہے اور یہی صحیح ہے۔ (توئی مختصر)

۵۰۹۳- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْيِ الْحَلِيفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَمْسَيْنَا عَشًا وَابْنًا فَمَجَّلَ الْقَوْمُ فَأَقْبَلُوا بَيْنَا فَقَذَرُوا فَأَكْمَرُ بَيْنَا مَكْبُوتٌ ثُمَّ عَدَلْ عَشْرًا مِنْ الْقَعَمِ بِحُزُورٍ وَذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيثِ تَحْتَهُ سَكَنَتْ بَشِي فَرِي سَجِدًا .

۵۰۹۴- عَنْ عَتَابَةَ بِنْتِ رِفَاعَةَ بِنْتِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ خَدِيجٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَأَقْرَبُ الْقَوْمِ عَدَاً وَكَيْسَ مَعَا مَذَى فَذَكَمْنِي بِاللَّيْلِ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِمَوْضِعِهِ وَقَالَ مَدَّ عَلَيْنَا نِعْمَ مِنْهَا فَرَمَيْنَاهُ بِاللَّيْلِ حَتَّى وَجَعَلَهُ .

۵۰۹۵- عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ الْحَدِيثَ بِأَمْرِ امْرِئِهِ بِسَكْنِهِ وَقَالَ يَبُو وَكَيْسَةَ مَعَا مَذَى فَأَذْبَحَ بِالْقَضَبِ .

۵۰۹۶- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لَأَقْرَبُ الْقَوْمِ عَدَاً وَكَيْسَ مَعَا مَذَى وَسَأَلُ الْحَدِيثَ وَنَمَّ نَذَكْرُ مَجْلٍ مَقْمُومٌ فَأَقْبَلُوا بَيْنَا فَقَذَرُوا فَأَكْمَرُ بَيْنَا مَكْبُوتٌ وَذَكَرَ سَائِرَ الْقَعَمِ .

باب: النهي عن أكل لحوم الأضاحي بعد ثلاث وتسجيح

۵۰۹۷- عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ شَهِدْتُ أُفَيْدًا مَعَ

مَنْ بَنَى بَيْنَ يَدَيْهِ حَلَبًا يَتَنَا بِالضَّادِ قَالَ لُحْمُهُ  
وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَهْدَانِ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ لُحْمٍ نَشْكُو نَعْدَ ثَلَاثٍ.

حضرت علیؓ کے ساتھ تھا انہوں نے نماز پہلے پڑھی اور خطبہ اس  
کے بعد اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا قربانیوں کا گوشت  
کھانے سے تین دن کے بعد۔

۵۰۹۸- عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى أَبِي أَرْزَنْزَةَ  
بَنِيهِ الْفَيْدَةَ مَعَ سَمُرَ بْنِ لُحْمٍ قَالَ ثُمَّ  
صَلَّيْتُ مَعَ عَلِيٍّ فَوَيْلٌ لِي مِنْ عَطَلٍ قَالَ فَصَلَّيْتُ لَكَ  
قَبْلَ الْفَيْدَةِ ثُمَّ حَضَبْتُ لَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
لَا تَأْكُلُوا لُحْمًا لَسْتُمْ كَمَا  
فَوَيْلٌ لِي لَوْلَا مَا أَكَلْتُ.

۵۰۹۸- ابو عبیدہ سے روایت ہے انہوں نے عید کی نماز پڑھی  
حضرت عمرؓ کے ساتھ پھر انہوں نے کہا میں نے نماز پڑھی حضرت  
علیؓ کے ساتھ انہوں نے قطبہ سے پہلے نماز پڑھائی پھر قطبہ سنایا  
لوگوں کو اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے قربانیوں کا گوشت  
کھانے سے تین دن سے زیادہ تو مت کھاؤ (تین دن کے بعد کہہ  
تین دن تک کھاؤ اور خیرات بھی کرو)۔

۵۰۹۹- ترجمہ وہی جو اوپر مکرر  
۵۱۰۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنی قربانی کا گوشت تین  
دن سے زیادہ نہ کھاوے۔

۵۱۰۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔  
۵۱۰۱- عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ  
أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
لَمْ يَكُنْ لُحْمٌ مِمَّنْ أَكَلْتُ لَسْتُ كَمَا  
فَوَيْلٌ لِي لَوْلَا مَا أَكَلْتُ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
رسول اللہ ﷺ نے منع کیا قربانی کا گوشت کھانے سے تین دن  
کے بعد۔ سالمؓ نے کہا ابن عمرؓ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ  
نہیں کھاتے تھے۔

۵۱۰۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
رسول اللہ ﷺ نے منع کیا قربانی کا گوشت کھانے سے تین دن  
کے بعد۔ سالمؓ نے کہا ابن عمرؓ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ  
نہیں کھاتے تھے۔

۵۱۰۳- عبداللہ بن واقدؓ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ  
نے قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد۔ عبداللہ بن  
ابی بکرؓ نے کہا میں نے یہ عمرہ سے جہان کیا انہوں نے کہا جی ہاں  
عبداللہ نے میں نے حضرت عائشہؓ سے سنا کہ کہتی تھیں چند لوگ

(۵۱۰۳) کہ نبیؐ نے کہا میں سے معلوم ہوا کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنا منع نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ قربانی میں سے  
صدقہ دینا جائز ہے اور کھانا بھی پانی پھر اگر قربانی نکل کر تو اس میں صدقہ دینا واجب ہے اور بکریہ ہے کہ اگر صدقہ کرے۔

دیہات کے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں آئے عیدان اسی میں شریک ہونے کو (اور دلوگ محتاج تھے) تو آپ نے فرمایا قربانی کا گوشت تین دن کے موافق رکھ لو باقی خیرات کرو (تاکہ یہ محتاج جو کہ درجیں اور دن کو بھی کھانے کا گوشت ملے)۔ اس کے بعد لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج اپنی قربانوں سے خلیں جاتے تھے ان کی کھالوں کا اور ان میں چربی پھلتا تھے۔ رسول اللہ نے فرمایا اب کیا ہو؟ لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے منع فرمایا قربانوں کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے اور اس سے نکاح کہ قربانی کا کوئی جز تین دن سے زیادہ رکھنا چاہیے۔ آپ نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا ان محتاجوں کی وجہ سے جو اس وقت آگئے تھے اب کھانا رکھ چھوڑو اور صدقہ دو۔

۵۱۰۴- حضرت جابرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا قربانوں کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے سے پھر اس کے بعد فرمایا کھاؤ اور گوشہ رکھو اور کہ چھوڑو (تو میں سخت مسخو ہو گئی)۔

۵۱۰۵- حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے ہم اپنی قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے مٹی میں پھر رسول اللہ ﷺ نے اجازت دی اور فرمایا کھاؤ اور گوشہ بناؤ (راہ کا)۔ میں نے عطا سے کہا جاؤ نے یہ بھی کہا یہاں تک کہ ہم آئے مدینہ کو انہوں نے کہا ہاں۔

۵۱۰۶- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہیں رکھتے تھے پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم دیا اس میں سے گوشہ بنانے کا اور تین دن سے زیادہ کھانے کا۔

۵۱۰۷- جابر رضی اللہ عنہ نے کہا ہم قربانی کے گوشت کا گوشہ

سبعین عایشہ تقول ذوق اقل کثرت من لعلی  
فیذوق حنظلہ المضحی زمن رسول الله صلی  
الله علیه و سلم فقال رسول الله صلی  
الله علیه و سلم (( اذبحوا فلتا تم تصدقوا بها  
فهي )) قلتما كان بعد فلتا فقلوا لا رسول الله  
إن شأنا تصدقوا بالحنظلہ المضحی من  
وتصدقوا بها فقلوا فقال رسول الله صلی  
الله علیه و سلم و قلنا فقلوا لا  
تؤكل لحوم الضحی بعد ثلاث فقال (( إنما  
نهيتكم من أجل الثلاثة التي ذقت فكلوا  
واذبحوا وتصدقوا ))

۵۱۰۴- عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه أنه نهى  
عن أكل لحوم الضحی بعد ثلاث ثم قال بعد  
(( كلوا وتصدقوا واذبحوا ))

۵۱۰۵- عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه أننا  
أكل من لحوم الضحی ثلاث مئة من أضر  
لنا رسول الله صلی الله علیه و سلم فقال  
كلوا وتصدقوا قلت لعطاء قال جابر بن عبد  
الله رضي الله عنه قلت لعلنا

۵۱۰۶- عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه  
عنهم قال كنا لا نمسك لحوم الضحی فوق  
ثلاث فأنزلنا رسول الله ﷺ أن نؤذ بها  
وتأكل منها ففعلنا فوق ثلاث

۵۱۰۷- عن جابر قال كنا نؤذ بها إلى

ان کے کھانے کہ قربانی کھانے اور قربانی صدقہ دینے اور قربانی دو حصوں کو دے کرے اور یہ ایک قول ہے کہ اگر کھانے سے آدھا خیرات کرے اور کھانے میں سے سبب ہے تو کب نہیں اور کھانے سے اس کا جواب منقول ہے۔ اسی فقرہ

قُتِبَ عَلَيْهِ عَلَى نَبِيِّهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

ہاتھ مدینہ تک رسول اللہ ﷺ کے ذرا ہمارک میں۔

۵۱۰۸- عَنْ أَبِي سُرَيْبٍ الْأَعْمَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ « يَا أَهْلَ الْقَبِيلَةِ لَا تَأْكُلُوا لَحْمَ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ قَنَاصٍ » وَقَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى لَنَلْقَى أَبَا نَسْرَةَ بَنِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ لَمْ يَزَلْ حِينَئِذٍ رَضَحًا وَخَشَمًا فَقَالَ « تَكْلُوا وَأَطْعِمُوا وَاسْبِسُوا » لَوْ أَشِيرُوا قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى شَكَّ عِنْدَ الْمُثَنَّى

۵۱۰۸- ابو سربہ عمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے مدینہ کے لوگو! مت ضاحی قربانوں کا گوشت عین دن سے زیادہ لوگوں نے شکایت کی آپ سے کہ ہمارے ہاں بچے کو چاکریں (اس لیے ضرورت پڑتی ہے گوشت رکھ بچھڑنے کی) آپ نے فرمایا کھاؤ رکھنا اور رکھنا رکھنا رکھنا رکھنا۔

۵۱۰۹- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَخْوَجِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ « مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يَصْبَحُ فِي يَمِينِهِ يَغْدُ نَاقِلًا ضَحًا » فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُثَنَّى قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَفَعَلْنَا ضَحًا مَعَنَا عَامَ أُوَّلِ قَنَاصٍ « لَا بَنَاقَةَ فَالْعَامَ كَانَ النَّاسُ فِيهِ بِحَبْنَةٍ فَلَا رَدَّ أَنْ يَفْشَوْا بِهِمْ »

۵۱۰۹- سلمہ بن اخوج سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تم میں سے قربانی کرے تو پھرے دن کے بعد اس کے گھر میں کچھ نہ رہے (اس میں سے یعنی سب خرچ کر ڈالے)۔ جب دوسرا سال ہوا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم یہی ہی کریں جیسے پہلے سال کیا تھا؟ آپ نے فرمایا نہیں وہ سال حرامی کا تھا تو میں نے چاہا کہ سب لوگوں کو گوشت ملے۔

۵۱۱۰- عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ضَحِيَّتَهُ ثُمَّ قَالَ « يَا ثَوْبَانُ أَصْلَحَ لَعْمٌ هَذِهِ » فَلَمَّا أَتَانِ الْأَطْعِمَةَ مِنْهَا حَتَّى قَرِبَ قُتِبَ عَلَيْهِ

۵۱۱۰- ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنی قربانی کاٹی پھر فرمایا اے ثوبان! اس کا گوشت ہمارے میں آچکے وہ گوشت کھانا رہا یہاں تک کہ آپ مدینہ منورہ میں آئے۔

۵۱۱۱- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَخْلَبٍ يَهْدِي الْإِسْطِثَاوِي

۵۱۱۱- ترجمہ وہی ہوا پر گزرا۔

۵۱۱۲- عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ضَحْوَةِ لُحْمٍ « (أَصْلَحَ هَذَا النَّعْمَ) » قَالَ « (فَأَصْلَحْتَ) » فَلَمَّا بَزَلْ يَأْكُلُ مِنْهُ حَتَّى بَلَغَ الْمَدِينَةَ

۵۱۱۲- ثوبان سے روایت ہے جو مولیٰ تھے (کلام آزاد کے ہوئے) رسول اللہ ﷺ کے انہوں نے کہا مجھ سے فرمایا رسول اللہ نے جو ہوا دواغ میں اے ثوبان! یہ گوشت ہمارے میں نے چاہا پھر آپ اس میں سے کھاتے رہے یہاں تک کہ مدینہ میں پہنچے۔

۵۱۱۳- عَنْ فَحْمَى نَحْبِي حَمْرَةَ يَهْدِي الْإِسْطِثَاوِي

۵۱۱۳- ترجمہ وہی ہے ہوا پر گزرا۔

(۵۱۰) ہذا نووی نے کہا اس سے چھ لاکھ ستر میں توشہ کھا تو کل کے خلاف نہیں ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مسافر کو قربانی ضرور ہے جیسے منبر کو ہزار اور اکھڑا کا کھینچا ہے اور علی اور ابو حنیفہ کے نزدیک مسافر قربانی نہیں ہے ہر سال کے کہا کہ مسافر پر علی اور کہ میں قربانی نہیں ہے۔

وَلَمْ يَلْ يَحِ حَجَّةَ الْوُفَاةِ

۵۱۱۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( تَهَنُّتُمْ عَنْ ذِمَّةِ الْقَوْمِ فَوَرَوْهَا وَتَهَنُّتُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَصَابِ فَوَقَّ لَذَائِهَا فَامْسِكُوا مَا بَدَا لَكُمْ وَتَهَنُّتُمْ عَنْ الشَّيْءِ إِلَّا فِي بَيْعَةٍ فَاسْتَرَوْا فِي الْأَسْبِيَةِ كَلْفًا وَلَا تَسْتَرَوْا مُسْكِرًا ))

۵۱۱۵- عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( كُنْتُ تَهَنُّتُمْ )) فَلَا تَكْرِبْتُمْ غِيَبَتِ أَبِي سَلَمَةَ

### بَابُ الْفَرَعِ وَالْعَبِيرَةِ

۵۱۱۶- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَا فَرَعَ وَلَا عَبِيرَةَ )) (وَأَنَّ رَكْعَةً فِي رَوَابِقِ الْفَرَعِ لَوْ لَشَاجَ كَانَ مُتَّجِعًا لَكُمْ فَيُشْخَوْنَ)

بَابُ تَهْنِي مِنْ دَخَلٍ عَلَيْهِ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ وَهُوَ مُرِيدُ النَّضْجَةِ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ شَعْرِهِ أَوْ أَطْفَارِهِ شَيْئًا

۵۱۱۷- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ

۵۱۱۳- حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا قربوں کی زیارت سے اب زیارت کرو ان کی اور میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کا گوشت تمہیں دن سے زیادہ رکھنے سے اب رکھو جب تک پہ ہواور میں نے تم کو منع کیا تھا غنیمت بنانے سے سوا تمک سے اور برحق میں اب جس برحق میں چاہو بناؤ لیکن نہ بیو نہ لہو کرنے والی چیزیں۔

۵۱۱۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

### باب: فرع اور عبیرہ کا بیان

۵۱۱۶- حضرت ابو مرثدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرع کو کچھ ہے نہ حج نہ ابن رافع نے اپنی روایت میں اتنا زیادہ کیا کہ فرع پہلا بچہ ہے اونٹنی کا جس کو شرک ذبح کیا کرتے تھے۔

### باب: جو شخص قربانی والا ہو وہ ذی الحجہ کی

پہلی تاریخ سے قربانی تک ہاں اور تاخیر نہ

کتروائے

۵۱۱۷- ام المومنین ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا

(۵۱۱۳) تا فروری کے بیان حدیثوں میں تاریخ اور سنوں دونوں کا بیان ہے اور حج بھی ای طرح معلوم ہو جائے گی جو پہلی کے کہنے سے چیتے کہ اگر اللہ ہر آپ کا مومن کرنا تھا تو ہر جس کے کہنے سے جو آگے سے کہی ہوں اور بھی تاریخ سے جب منع ممکن نہ ہو اور بھی اہل عرب سے چیتے کتاب فرم کے کہ اور اہل عرب بھی چیتے تاریخ کے وجہ کی دلیل کا یہ بھی

(۵۱۱۶) تا ہر عمر وہ وہ ہے کہ درج کے ذیل ہے میں کرتے تھے اس کو بھی کہتے تھے اور بعضوں نے کہا کہ فرع وہ عسل کہ تھا جس کے سونٹ ہو جائے تھے وہ تاریخ کا پہلوئی کے بچے کو گول کے واسطے اور یہ دونوں پہلیت کی کہ میں میں حضرت نے ان کو سو قوف کر دیا اور فرمایا کہ ان کی کوئی عمل نہیں ہے اب اگر کوئی لڑاکے واسطے یہ کام کرے تو چاہتا ہے اور دوسری حدیث میں اس کی اجازت آئی ہے۔

(۵۱۱۷) تا کوئی نے کہا بعض علماء کا عمل ایسی حدیث ہے کہ اور ان کے نزدیک یہ فی حرم سے کے لیے ہے اور دراصل اور وہ کہ

جب ذی الحجہ کا عشرہ آجائے (یعنی پہلی تاریخ شروع ہو) اور تم میں سے کسی کا رادہ قربانی کا ہو تو وہ اپنے ہاتھ اور ناکھوں میں سے کچھ لے کر سفیان (جورواہی) ہیں اس حدیث کے ان سے کسی نے کہا بعض لوگ اس حدیث کو مرفوع نہیں کرتے انہوں نے کہا میں تو مرفوع کرتا ہوں۔

۵۱۱۸- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ذی الحجہ کا عشرہ آجائے اور قربانی موجود ہو جس کو وہ قربان کرنا چاہے تو ہاتھ نہ بوسے نہ ناخن تراشے۔

۵۱۱۹- ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تہوی الحجہ کا چاند دیکھو اور تم میں سے کوئی قربانی کرنا چاہے تو اپنے ہاتھ اور ناخن نہ جھکی رہنے دے۔

۵۱۲۰- ترجمہ وحی جواہر گزرا۔

۵۱۲۱- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جس کے پاس چاند ہو اور اربع کرنے کے لیے اور ذی الحجہ کا چاند آجائے تو اپنے ہاتھ اور ناخن نہ بوسے جب تک قربانی نہ کرے۔

۵۱۲۲- عمر بن مسلم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم حمام میں تھے عبداللہ بن عمر سے ذرا پہلے تو بعض لوگوں نے نودہ لگا لگا بعض حمام والوں نے کہا کہ سعید بن المسیب اس کو کروہ کہتے ہیں یا اس سے منع کرتے ہیں۔ پھر میں سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے ملا اور ان سے بیان کیا کہ انہوں نے کہا کہ بھتیجے میرے یہ تو حدیث کا مضمون ہے جس کو لوگوں نے بھلا دیا یا چھوڑ دیا مجھ سے

أَبَى مَتَّى لَمْ يَلْبَسْ وَ سَلَّمَ قَالَ «إِذَا دَخَلْتَ الْغُسْرَ وَأَوَّادَ أَحَدَكُمْ أَنْ يَصْحَى فَلَا يَمْسُ مِنْ شَعْرِهِ وَتَمْرِهِ شَيْئًا» قِيلَ لِمَ سَلَّمَ فَلَا يَمْسُهُمْ نَا بَرَفَةً قَالَ لَكُنَّ بَرَفَةً.

۵۱۱۸- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا «إِذَا دَخَلَ الْغُسْرَ وَجَدَهُ أَصْحَابَهُ يُرِيدُ أَنْ يَصْحَى فَلَا يَأْخُذُ شَيْئًا وَلَا يَفْلَسُ مَقْرًا».

۵۱۱۹- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ «إِذَا دَخَلْتُمْ هَذَا فِي الْحَبِطَةِ وَأَوَّادَ أَحَدَكُمْ أَنْ يَصْحَى فَلْيَسْبِغْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَطْفَارِهِ».

۵۱۲۰- عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْلَمَةَ هَذَا إِسْنَادًا لِحَدِيثِهِ.

۵۱۲۱- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ «إِذَا كَانَ لَهُ دَخِيلٌ فَلْيَبْخُطْهُ قَوْلًا أَمَلٌ هَذَا فِي الْحَبِطَةِ فَلَا يَأْخُذُ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَطْفَارِهِ شَيْئًا حَتَّى يَصْحَى».

۵۱۲۲- عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَسْلَمَةَ بْنِ عُمَرَ الْقَتِيبِيِّ قَالَ تَخَا فَرِ الْحَمَامِ قَبْلَ أَنْ يَمْسُ مَقْلِي فِيهِ مَنْ مَقْلًا نَعَضَ نَعْلًا لِحَمَامٍ يَأْ سَعِيدُ بْنُ الْمَسْبُوبِ بَكْرَةَ هَذَا لَوْ لَمْ يَكُنْ عَلَيَّ فَلَقِيْتُ سَعِيدَ بْنِ الْمَسْبُوبِ فَدَخَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا أَمِي السَّيِّئُ هَذَا حَدِيثٌ قَدْ نَسِيتُ وَتَرَكْتُ حَدِيثِي أُمِّ سَلَمَةَ

یہ کا بھی یہی قول ہے اور عائشہ کے اور یہ کہ یہ تھا بطور کریمہ ترجمہ کے ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک کہ امت حنبلی بھی نہیں ہے اور مالک سے روایتیں ہیں۔ دیکھی حضرت



الْأَرْضِ»۔

جو زمین کے نشان کو چہلے۔

۵۱۴۵۔ ابو الطھلی سے روایت ہے ہم نے حضرت علیؑ سے کہا: ہاتھ ہم کو بتاؤ جو رسول اللہؐ نے پوشیدہ تم کو کھائی؟ انہوں نے کہا: آپ نے کوئی بات مجھے پوشیدہ نہیں بتائی جو لوگوں سے چھپائی ہو لیکن میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے لعنت کی اللہ نے اس شخص پر جو کانے چادر کو سواغدا کے لور کسی کے لیے اور لعنت کی اللہ نے اس پر جو چھ دیوے کسی بدعتی کو اور لعنت کی اللہ نے اس پر جو لعنت کرے اپنے والدین پر اور لعنت کی اللہ نے جو بدعتی دیوے زمین کے نشان کو (کیونکہ اس میں مسافروں کو تکلیف ہوگی)۔

۵۱۴۶۔ ابو الطھلی سے روایت ہے حضرت علیؑ کرم اللہ وجہہ سے پوچھا گیا کیا تم کو خاص کیا رسول اللہ ﷺ نے کسی بات سے؟ انہوں نے کہا ہم سے کوئی خاص بات نہیں فرمائی جو سب لوگوں سے نہ فرمایا ہو البتہ چند باتیں ہیں جو میری کموار کے خلاف میں ہیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ آپ نے ایک کاغذ لکھا جس میں لکھا تھا لعنت کی اللہ نے اس پر جو ذبح کرے جانور کو سوا اللہ تعالیٰ کے اور کسی کے لیے اور لعنت کی اللہ نے اس پر جو زمین کی نشان چرائے اور لعنت کی اللہ نے اس پر جو لعنت کرے اپنے باپ پر اور لعنت کی اللہ نے اس پر جو جگہ دے بدعتی کو (یعنی بدعتی کو اپنے گھر اس کے پاس کی مدد کرے سو اللہ بدعت یعنی دین میں نئی بات لگانا جس کی دلیل کتاب اور سنت سے نہ ہو سکتا ہوا گناہ ہے جب بدعتی کے مددگار پر لعنت ہوئی تو خود بدعت نکالنے والے پر کتنی بڑی پھیکار ہوگی خدا ہوتا ہے)۔

۵۱۴۵۔ عَنْ أَبِي الطَّهْلِ قَالَ قُلْنَا بَعَثَ بِنَ أَبِي طَالَسٍ أَخْبَرَنَا بِشَيْءٍ أَسْرَهُ أَسْرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا أَسْرَ إِلَيَّ شَيْئًا كَتَمَهُ النَّاسُ وَلَكِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((لَعْنُ اللَّهِ مَنْ ذَبَحَ بَغِيرِ اللَّهِ وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ آوَى مُخَلَّدًا وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ عَذَّبَ النَّسَارَ))۔

۵۱۴۶۔ عَنْ أَبِي الطَّهْلِ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَمْسَحَتْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ فَقَالَ مَا خَصَّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ يَهْمُ بِهِ النَّاسُ كَتَمَهُ بَلَّا مَا كَانَ مِنْ فَرْسٍ سَجَرَ عَدَا قَالَ فَأَخْرَجَ مَسْجِفَةً مَكْتُومَةً بِهَا ((لَعْنُ اللَّهِ مَنْ ذَبَحَ بَغِيرِ اللَّهِ وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْأَرْضِ وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ وَلَعْنُ اللَّهِ مَنْ آوَى مُخَلَّدًا))۔

☆☆☆

یہ تصحیح کے لیے کیا گیا اور ملاحظہ فرمائیے کہ اس پر کتنے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا جاوے۔



## کِتَابُ الْأَشْرَبَةِ کتاب شرابوں کے بیان میں

بَابُ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ باب شرکی حرامت کا بیان

۵۱۲ھ - عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَصَبْتُ شَرْبًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَقْعٍ بَيْنَ بَنِي نَضْلٍ وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبًا أُخْرَى فَأَتَيْنَهُمَا نَوْمًا عِنْدَ أَبِي رَحِيلٍ مِنْ الْأَنْصَارِ وَأَنْزَلُونَا لِيَأْكُلَ عَلَيْهِمَا الْخَمْرُ بِأَيْمَةِ وَتَجِي صُلَيْعُ بْنُ تَيْبٍ فَتُلَاقِ فَاسْتَوَيْتُ بِهِ عَلَى رُكْبَةٍ فَأَطْلَعَهُ وَخَمْرُهُ مِنْ عَيْدٍ لَسْتُ بِهَا بِشَرِبْتُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ مَعَهُ خَمْرًا تَقْبِي عَيْنَانِي لَا نَا خَمْرٌ لِلشَّرَفِ شَرِبَهُ فَتَوَرَّ إِلَيْنِمَا خَمْرُهُ بِالْجَنَفِ فَحَبَسَ أَسْبَابَهُمَا وَتَوَرَّ عَوَاصِرَهُمَا ثُمَّ

۵۱۲ھ - حضرت علی سے روایت ہے مجھے ایک لائچی ملی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بدر کی لڑائی میں اور آپ نے ایک لائچی مجھے اور دیگر میں سے ان دونوں کو ایک انصاری کے دو روٹے پر بٹھایا اور میرا روٹہ یہ تھا کہ میں نے لا آخر (ایک گھاس ہے خوشبودار) اور کراؤں اور لکڑیوں اور میرے ساتھ ایک خار کی شاخ تھی لیکن (بہرہ) کا ایک قبیلہ تھا) میں سے اور مجھے مدنی حضرت طلحہ کے روٹے کے لیے (یعنی ان کے ساتھ جو میں نے تلخ کیا تھا تو روٹے نہیں کیا تھا پس میرا قصہ یہ تھا کہ اگر خدا کرے کہ کچھ میرے کراؤں اور روٹے کروں) اور اسی گھر میں (جس کے دو روٹے پر میں نے بٹھائے تھے) تھا) خزائن میرا مطلب (حضرت کے چچا سید الشہداء) شراب پی رہے تھے (اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی کہ ان کے

(۵۱۲ھ) \* وَ هُنَّ مَقْلَاتٌ لِقَاءِ \* ضِعُ السَّكِينِ فِي الْقِيَامِ مِثْلُهَا وَ هُنَّ حِمْلٌ حَمْلُهَا بِالدَّمَاءِ

وَعَجَلٌ مِنْ طَائِفَةِ الشَّرِبِ \* قَدْ هَدَأَ مِنْ طَبِيعِ الْوُشَاةِ

یہ اشعار ہیں ان کا ترجمہ ہم میں ہے (علم) مثل اسے حزمہ میں سے لائچیوں کے پتوں میں سے جس میں جو سب ایک جگہ پالان کی کران پر جلدی جھرا۔ لائچی کو تو خون میں اور لائچی کے پتوں سے جو وہ ہیں لڑکے گوشت کا ہونے لگتا ہے۔  
تو دینی نے کہا حضرت سید الشہداء امیر حمزہؓ نے جو کام کیا یعنی شراب کا پیانا وہ نہیں کی کوئی کتاب کاتب نے ان کی کو نہیں پھاڑا انہیں کا گوشت کھا لینا ان میں سے کسی کا کہہ سکتا ہوں کہ نہیں ہوا کہ کہ شراب چھڑا تو اس زمانے میں مہاجر تھا اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ اس کا ہونا جائز ہے وہ گمراہ ہے اس کی کوئی اصل نہیں باپ دھگے ہائی کام وہ ان میں سرزد ہوئے اس دن وہ تکلیف نہیں دیتی تھی کوئی ضرورت سے وہ اپنے گھر والی کی محل پہنچا۔ یہ ہمارے کہہ کر شراب پی لے لائے کہ شراب پی لایا جا رہا ہے وہ انہوں میں کوئی کام کا کہہ کر اس کوئی کام نہ ہو گا کہ کسی کے ہاں کو قتل کر کے وہ ان کا لازم ہو گا اور شاید حضرت حمزہؓ نے وہ قتل کر دیا حضرت علیؓ کو نے یہاں سے پہلے کر دیا ہو یا حضرت نے حمزہؓ کی طرف سے ہوا کر دیا ہو۔ اور عربی شیعہ کی کتاب میں ہے کہ آپ نے حمزہؓ سے ان دونوں اہل بیتوں کا تلانہ دلا لیا

پاس ایک لوٹری تھی جو گاری تھی آخر اس نے یہ گلیا لایا حجر  
للشرف اللہ، یہ سن کر عزہ اپنی کوار کے کمران پر دوڑے اور ان کی  
کوہن کاٹ لی اور ان کی کونکس چوڑا لیس بھر ان کا کچرے لے لیا۔ ان  
جو بیچنے کے کہا میں نے ان شہاب سے کہا اور کہا میں بھی بیچا نہیں  
انہوں نے کہا کہ کوہن تو کاٹ ہی لیے۔ حضرت علیؑ نے کہا میں نے  
جو یہ حال دیکھا (اپنے لوٹریس کا) مجھے برا لگا میں رسول اللہؐ کے پاس  
گیا آپ کے ساتھ زید بن حارثہ تھے میں نے سب قصہ کہا۔ آپ  
لنگے اور آپ کے ساتھ زید تھے میں بھی آپ کے ساتھ بیٹھا میں تک کہ  
حزہ کے پاس پہنچے۔ آپ حرد پر تھے ہوئے۔ عزہ نے آنکھ اٹھا کر  
دیکھا اور کہا تم ہو کیا میرے باپ دادا کے غلام ہو؟ یہ سن کر  
جناب رسول اللہؐ اٹھے پاؤں پھرے یہاں تک کہ وہاں سے نکل گئے  
کیونکہ آپ کو معلوم ہو گیا کہ عزہ نے میں سے خیر کا ٹھیک نہیں۔

۵۱۲۸- ترجمہ دی جولوہ گزرا۔

۵۱۲۹- حضرت حسین بن علیؑ محبوب رسول اللہؐ سے  
روایت ہے حضرت علیؑ نے کہا مجھے بدر کی لڑائی میں سے ایک  
لوٹری ملی اور اسی دن رسول اللہؐ نے جس میں سے ایک اونٹنی مجھ کو  
دی پھر جب میں نے چاہا کہ محبت کروں حضرت طاہرہ زہراؑ سے  
جو صاحبزادی تھیں رسول اللہؐ کی تو میں نے وعدہ کیا کہ ایک سار  
سے نئی قمیض کے ہمراہ وہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں مل کر  
آخر لڑائی اور ساروں کو بخشیں اور اس سے میں دلیہ کروں اپنی

أَحَدًا مِنْ أَكْبَادِهِمَا قُلْتُ لِلنَّبِيِّ شِهَابٌ وَمِنْ  
شِهَابٍ قَالَ قَدْ حَبَّ أَشْبَهْتُهَا فَذَلَّ بِهَا قَالَ  
النَّبِيُّ شِهَابٌ قَالَ عَلِيٌّ فَتَقَرَّرْتُ إِلَى مَسْطَرٍ فَطَفَعَنِي  
فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَعْنَةً  
وَتَمْلُؤُ خَادِرَةً فَأَخْبَرْتُهُ فَحَسَرَ فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ  
وَأَتَقَلَّفْتُ مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَيَّ حِزْرَةً فَتَقَبَّلَ عَلَيَّ  
فَرَفَعَ حِزْرَتَهُ بَحْرَةً فَقَالَ قُلْ أَلَسْتُ بِأَعْبِدُ  
لِلنَّبِيِّ فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُخْبِرُ حَتَّى خَرَجَ عَنْهُمْ.

۵۱۲۸- غری ابن جریج بعد ان یسئروا جملہ۔

۵۱۲۹- عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَخْبَرَنِي أَنَّ عَلِيًّا قَالَ كَانَتْ لِي شَارِبَةٌ مِنْ نَهْشِي  
بِزْنٍ فَهَضَمْتُ يَوْمَ بَدْرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
أَلْعَنَانِي شَارِبَةً مِنَ الْعُحْمَى يَوْمَئِذٍ فَلَمَّا أَرَادَتْ أَنْ  
أَتَنِي بِهَا مَلَأَهَا بَنِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَعْدَتْ  
رَحْلًا صَوْنًا مِنْ تَبِيٍّ فَيُضَاعَفُ لَوْ تَجِدُ مِنْهُ فَنَابِي  
يَذْخِرُ أَرَادَتْ أَنْ أَبْعَثَ بَيْنَ الصُّوْفِيِّينَ فَاسْتَبَيَنَ بِي

ان اور اہل ہے ملا کہ ملا ملا اگل کسی کہاں تک کر دے تو زمان لازم ہو گا اور یہ جو کوہن اور عتیرہ کے عزہ نے کاٹنے کو خر کے بعد کاٹنے  
تو ملا تھے اور جو خر سے پہلے کاٹ گئے تو حرام تھے پھر ان کے کھانے پر عزہ پر کھلا نہیں ہوا کیونکہ وہ شر کی حالت میں تھے۔ ران  
حالت میں تکلیف نہیں ہے اجماعی فقہاء

یہ عزہ نے تو میں کہا حضرت میں کو دیکھ کر روزیہ کو دیکھ کر یہ تو واقعی رسول اللہؐ کے غلام تھے اور حضرت علیؑ حضرت عزہ  
کے چہرے اور سب کی طرح تھے وہ بھی گویا غلام ہونے اور خطاب رسول اللہؐ کی طرف بہ فقہاء اگر آپ کی طرف بھی ہو تو تو میں یہ بات ان  
سے نکل گئی اور انکی حالت میں تکلیف نہیں ہے علاوہ اس کے عزہ رسول اللہؐ کے بھی چاہا تھے اور بہتار۔ شد قرابت کے بزرگ تھے دوسرے یہ  
کہ حضرت عزہ نے اپنے باپ دادا کا کلام کہا کہ انہوں نے حضرت عزہ کے باپ میرا مطلب تھے اور میرا مطلب جناب رسول اللہؐ کے دادا تھے۔

شادی کا تو میں اپنی دونوں اہلیوں کا سامان اکٹھا کر رہا تھا چاندی  
 رکائیں رہیں۔ اور وہ دونوں بیٹھیں تھیں ایک انصاری کی و خمری  
 کے ہاں۔ جس وقت میں یہ سلمان جو اکٹھا کر رہا تھا اٹھ کر چکا تھا تو  
 کیا دیکھا ہاں دونوں اہلیوں کی کوہان کھے ہوئے ہیں اور ان کی  
 کونجیں پھٹی ہوئی ہیں مجھ سے یہ دیکھ کر نہ رہا گیا اور میری  
 آنکھیں تھم نہ سکیں (یعنی میں رونے لگا اور یہ رونا دنیا کے طبع سے  
 نہ تھا بلکہ حضرت فاطمہ زہرا اور رسول اللہ کے حق میں جو تقصیر  
 ہوئی اس خیال سے تھا کہ میں نے پوچھا یہ کس نے کیا؟ لوگوں نے  
 کہا حضرت حمزہ بن عبدالمطلب نے اور وہ اس گھر میں ہیں انصار  
 کے ایک جماعت کے ساتھ جو شراب پی رہے ہیں ان کے سامنے  
 ایک گائے والی نے گاڑا گاڑا ہون کے ساتھیوں نے توکانے میں یہ  
 کہا اسے حمزہ انصاری موی اوٹھیں کوئے۔ اسی وقت حضرت حمزہ  
 تلوار لے کر اٹھے اور ان کے کوہان کاٹ لیے اور کونجیں پھاڑائیں  
 اور جگر نکال لیے۔ حضرت علی نے کہا یہ سن کر میں چلا اور رسول  
 اللہ کے پاس گیا وہاں زید بن حارثہ بیٹھے تھے آپ نے مجھے دیکھتے  
 ہی پہچان لیا تو میرے منہ پر رخ تھا اور فرمایا کیا ہوا؟ میں نے  
 عرض کیا یا رسول اللہ! قسم خدا کی آج کا سامان میں نے بھی نہیں  
 دیکھا۔ حضرت حمزہ نے میری دونوں اہلیوں پر ستم کیا ان کے  
 کوہان کاٹ لیے کونجیں پھاڑائیں اور وہ اس گھر میں ہیں چند  
 شرابیوں کے ساتھ۔ یہ سن کر رسول اللہ نے اپنی چادر منگوائی اور  
 اس کو اوڑھا پھر مجھے پایا وہ میں اور زید بن حارثہ دونوں آپ کے  
 پیچھے یہاں تک کہ آپ اس دروازے پر آئے جہاں حضرت حمزہ  
 تھے اور اجازت مانگی اندر گئے۔ لوگوں نے اہانت دی دیکھا تو  
 وہ شراب پی رہے تھے۔ رسول اللہ نے حضرت حمزہ کو اس کام پر  
 طاعت شروع کی اور حضرت حمزہ کی آنکھیں سرخ تھیں (لئے  
 سے) انہوں نے رسول اللہ کو دیکھا پھر آپ کے گھٹوں کو دیکھا

ہی وَاَبَا عُرْسٍ قَبِلَتْ اَنَا اُخْبَعْتُ لِشُرْبِ مَنَاقِبِ  
 نَبِيٍّ مَّا فَاسِدٍ وَالْعَرَامِ وَالْجِبَالِ وَشَارِبِ مَنَاقِبِ  
 اَبِي حَسْبٍ خَمْرًا رَحِيْلٍ مِنْ فَاخْصَرٍ وَخَمْنَةٍ  
 مِنْ جَمْعَةٍ مَا جَمْعَتْ فَمَنْ شَارِبِ مَنَاقِبِ  
 اُخْبَعْتُ اُسْمِيْنَهَا وَتَبَرَتْ حَوَاصِرُهَا وَاحَدٌ مِنْ  
 اُكْحَامِهَا فَلَمْ اَنْكَلِ عَنِّي حِيْرٌ رَأَيْتُ ذَلِكِ  
 الشُّعْرِ بَيْنَهَا فَلَتَ مِنْ فَعَلْ هَذَا فَاَتُوا مَعَهُ خَمْرًا  
 تَرَى عَنَابَ السُّطْبِ وَهَوًى فِي هَذَا اَلَيْسَ فِي شُرْبِ  
 مِنْ فَاخْصَرٍ عَنَتِ قَبِيْلَةٌ وَاسْتَحَابَتْ نَفَالَتْ فِي جَدَالِهَا  
 اَلَا مَا خَمْرٌ لِلشُّرْبِ اَتَاوَاهُ فَهَامَ خَمْرًا بِالشُّعْرِ  
 فَاُخْبَعْتُ اُسْمِيْنَهَا وَتَبَرَتْ حَوَاصِرُهَا فَاحَدٌ مِنْ  
 اُكْحَامِهَا قَدْ اَلَى عَنِّي مَا تَعَالَفْتُ حَتَّى اُفْضَلَ عَنِّي  
 رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَجَعَلَهُ زَيْدٌ مِنْ حَرَاثَةِ فَاَلِ  
 فَعَرَفَتْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي وَجْهِ اَبِي لَيْثٍ  
 فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا نَكَذْتُ بِا رَسُوْلِ  
 اللهِ ﷺ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَهَذَا عَنَ خَمْرًا عَنَى  
 نَقَابِي فَاُخْبَعْتُ اُسْمِيْنَهَا وَتَبَرَتْ حَوَاصِرُهَا وَهَذَا  
 هُوَ ذَا فِي تَبَرَتْ مَعَهُ شُرْبٌ فَاَلْذَغَا رَسُوْلُ اللهِ  
 ﷺ بِرَدِيْعٍ فَاَرْتَدَّتْ ثُمَّ اُفْطَلَتْ بَشِيْرٍ وَابْنَةُ اَبِي  
 وَرَثَةُ مِنْ حَارَاثَةِ حَتَّى حَادَ اَلْجَبَابِ اَبِي بَدِي  
 خَمْرًا فَاسْتَلْكَ اَلْاَمْرَ اَلَا فَرَا هُمْ شُرْبٌ فُطِفُوْا  
 رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نَلُوْهُ خَمْرًا يَمِيْنًا فَعَلْ فَرَا  
 خَمْرًا شُخْرَةً عِيْنَهُ فَظَرَّ خَمْرًا لِي رَسُوْلُ اللهِ  
 ﷺ ثُمَّ صَعَدَ الشُّعْرُ اِلَى رَسُوْلِهِ ثُمَّ صَعَدَ الشُّعْرُ  
 فَظَرَّ اِلَى سَرِّهِ ثُمَّ صَعَدَ الشُّعْرُ فَظَرَّ اِلَى وَجْهِهِ  
 فَسَالَ خَمْرًا وَخَلَّ اَلْتَمَّ اِلَى عِيْنِهِ اِلَى فَعَرَفَ



ہے اسے توڑ کر پانی میں اُٹل دیتے ہیں اور دہنے دیتے ہیں یہاں تک کہ جھماکے مارے انہوں نے کچھ فیصلے کے سوا اور کوئی غرض تھا ہمارا اور میں کھڑا ہوا وہی قطع اور غلغلہ اور اب وہ سب گلو اور انصار کے سنی آدمیوں کو چارہ ہاتھ ہے چکر میں اسے میں ایک شخص آیا اور بولا کہ یکھو خبر کچھ؟ ہم نے کہا نہیں وہ بولا شراب حرام ہو گئی بولا غلط ہے کہا اے انس! یہاں سے ان ملکوں کو پھر بھی انہوں نے شراب نہیں پی اور نہ اس کا مال بوجھ اس خبر کے بعد۔

۵۱۳۳۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اپنے قبیلہ کے چچاؤں کو کھڑا ہوا الفتح چار ہاتھ لاد میں عمر میں سب سے چھوٹا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور بنا شراب حرام ہو گیا انہوں نے کہا یہ اسے شراب کو اسے اُنس نامی نے پہلایا۔ سلیمان بنی نے کہا میں نے اُنس سے پوچھا وہ شراب کا ہے کاش۱۲ انہوں نے کہا گد اور اور بنی کھجور کا۔ ابو بکر بن اُنس نے کہا ان دوقوں خمران کا یہی تھا۔ سلیمان نے کہا مجھ سے ایک شخص نے بیان کیا اس نے اُنس سے سنا وہ یہی کہتے تھے۔

۵۳۳- ترجمہ دہلی ہے جو اور گزرا۔

۵۳۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو طلحہؓ اور ابو وجانہؓ اور معاذ بن جبلؓ اور انصاریؓ ایک جماعت کو شراب پلا رہا تھا اسے میں ایک شخص اندر آیا اور کہنے لگا فیک نئی خبر ہے شراب حرام ہو گیا۔ پھر ہم نے اسی دن شراب کو پہنایا اور وہ شراب گدہ اور شکہ کجور کا تھا۔ انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خبر جب حرام ہوا تو کہہ خیر ان کا کیا تھا خلیفہ یعنی گدہ اور شکہ کجور کو ملا کر۔

0117-7 جمہوریہ اسلامیہ پاکستان

كَانَتْ لَنَا حِزْبٌ غَيْرُ فَصِيحِكُمْ هَذَا الْفَرْدِي  
تَسْتَوْنَهُ فَفَضِيحٌ إِنِّي لَفَاتِمٌ أَسْتَبِيهَا يَا خَلْفَةُ  
وَأَيُّهَا الْيُوسُفُ وَرَبِّهَا مِنْ أَسْخَابِ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسَاءِ بَيْتِ حَنَانٍ وَحُلٍّ  
فَقَالَ هَلْ بَلَعْتُمْ الْحَبْلَ فَقَالَا لَا قَالَ فَإِنَّ الْخَمْرَ  
عَذْرَتُكُمْ فَقَالَا لَا نَسُورُكَ أَوْفَى الْفِيلَانِ قَالَ  
فَمَا رَأَيْتُهَا وَلَا سَأَلُوا عَنْهَا بَعْدَ خَيْرِ الرَّحْمَنِ

٥١٣٣- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِيَّيْهِ لَقِيَ  
عَلَى الْخَبَرِ عَلَى عَوْمِي أَسْبِيهِمْ مِنْ قَبِيحِ  
لَهُمْ وَالْأَسْرَافُ مِنْهُمَا فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهَا فَدُ  
حَرَسَتْ النَّصْرَ فَقَالُوا أَخْبِيهَا يَا أَنَسُ مَكَانَهَا  
قَالَ قُلْتُ يَا أَنَسُ مَا هُوَ قَالَ بَسْرٌ وَوَطْبٌ قَالَ  
لَقَدْ قَالَ لَوْ نَكَّرْتُ عَنْ أَنَسٍ ثَمَانَةَ عَشَرَ هُمْ يَوْمِي  
قَالَ سَكِينًا وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ  
أَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا.

٥١٣١- عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ كَانَ حَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ.

٥١٣٥- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنْتُ أَسْتَمِعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا ذَا حَقْنَةٍ وَمَعَهُ ابْنُ حَبِيلٍ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَجَلُ غُلَيْلَةَ دَجَلُ فَقَدْ حَدَّثَ حَتَّى قِيلَ لَهَا فَارْجِعِي فَإِنَّا نَبُوءُكِ وَإِنَّمَا نَحْيَاكِ الْكِبْرَ وَالْحَمْرَ فَقَالَتْ قَدْ أَهَمَّ بِي ذَلِكَ لَقَدْ حَرَمْتُ الْخَمْرَ وَكَانَتْ عَامَّةُ مُشُورِهِمْ يُؤْتَفِقُونَ عَلَيْهِ الْحَمْرَ وَالشَّرَّ.

٥١٣- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ  
عَنْ صَلَواتِهِ وَكَأَنَّهَا دُخَانٌ وَسَهْلٌ لِي بَيِّنَاتُهُ مِنْ مُرَادِهِ  
بِهَا حِيلَةٌ أَسْرَرَهُ وَأَمَرَ بِإِحْسَانٍ خَيْرِيٍّ سَجِدَ.

۵۱۳۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا خشک بور گودر کجود مار کر بگولے سے بھر اس کو پینے سے اور اکثر شراب ان لوگوں کا یہی تھا چپ شراب حرام ہوا۔

۵۱۳۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے شیخ ابو سعید اور ابو حنیفہ اور ابی بن کعب کو طبع کا شراب چار ہاتھ اور کجود کا استے میں ایک آنے والا آیا اور کہنے لگا شراب حرام ہو گیا۔ ابو حنیفہ نے کہا اسے انس دیکھو وہ یہ گھڑا پھوڑاں۔ میں نے حجر کا ہاون اٹھایا اور اس کے نیچے سے ارادہ ٹوٹ گیا۔

۵۱۳۹- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ نے وہ آیت ابھاری جس میں شراب کو حرام کیا اور اس وقت مدینہ میں کوئی شراب نہ تھی جو پی جاتی ہو سوا کجود کے۔

باب: شراب کا سرکہ بنانا حرام ہے  
۵۱۴۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ شراب کو سرکہ بنالو یا؟ آپ نے فرمایا نہیں۔

باب: شراب سے علاج کرنا حرام ہے اور وہ دوا نہیں ہے  
۵۱۴۱- طارق بن سويد ہنسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا شراب کو آپ نے منع کیا یا پھند کیا اس کے مائے کو۔ وہ بولا میں دوا کے لیے بناتا ہوں؟ آپ نے فرمایا دوا نہیں ہے بلکہ بیماری ہے۔

۵۱۳۷- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدًا لَحِقَ الْخَمْرَ وَالْزُّهْرَ ثُمَّ امْتَزَجَ وَبَذَلَ ذَلِكَ كَانَ غَائِقَةً عَذُوبَةً يَوْمَ حَرَمَةِ الْخَمْرِ.

۵۱۳۸- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ كُنْتُ أَسْقِي ابْنًا عَيْنَةً مِنْ لَعْرَاجٍ وَأَنَا ظَلَعَةٌ وَأَنَا مِنْ كَتْمِ بْنِ شَرَفٍ مِنْ فَصِيحٍ وَتَسْرٍ فَأَتَانَهُمْ سَيِّدٌ فَقَالَ إِنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ فَقَالَ ابْنُ ظَلَعَةٍ يَا لَئِنْ قُمَ بِلِي هَذِهِ فَخَمْرٌ فَأَكْسَرْتُمَا فَقُلْتُ يَا مَعْزُومِي لَنَا مَضْرُوبُهَا بِأَسْفَلِهِ خَمْرٌ نَكْسَرُهَا.

۵۱۳۹- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ لَقَدْ أُنْزِلَ اللَّهُ فَلَانَهُ فَنَبِي سَرَمَ اللَّهُ فِيهَا الْخَمْرَ وَمَا بِالْعَبِيدَةِ شَرَابٌ يُشْرَبُ إِلَّا مِنْ نَمْرٍ.

باب: تحريم تخليل الخمر  
۵۱۴۰- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَبَّلَ عَنْ الْخَمْرِ تَتَمَتُّ حَتَّىٰ قُتِلَ (( لَا )).

باب: تحريم التقاوي بالخمر  
۵۱۴۱- عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدٍ الْأَنْصَلِيِّ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْخَمْرِ قَهَاءً أَوْ كَمْزَةً أَوْ بَضْعَةً فَقَالَ إِنَّمَا أَهْنَيْهَا بِالذُّوِّ فَقَالَ (( يَا لَئِنْ بَلَغُوا وَلَكِنَّةَ دَاءً )).

(۵۱۳۰) نووی نے کہا کہ ہر شافعی اور جہود حادی بچی و بیکل ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا درست نہیں اور نہ چاک ہو گی سرکہ ہونے سے اور عوامی اور ایسا اور ابو حنیفہ کے نزدیک پاک ہے۔ ساجی مقرر  
(۵۱۴۱) نووی نے کہا کہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے شراب سے (دوا کرنا اور دوا) استعمال کرنا جس میں شراب ہو حرام ہے اور یہی صحیح ہے ہر اس صاحب کے لئے کہ وہ کسی طرح شراب سے شراب کا پانی بنائے جس کی حالت میں لیکن اگر لڑکھن میں لگ جائے اور اس کے آثار نے کو پانی نہ بنے اور پاکت کا پانی ہو تو شراب کے گھونٹ سے آثار نکالے۔ انکی تخریج



بھگوتے ہے۔

۵۱۴۷- حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مگر بھگوت کی اور گدہ بھگوت کو اور انگو اور بھگوت کو۔

۵۱۴۸- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ نے منع کیا انگو اور بھگوت کو مگر بھگوت سے اور منع کیا گدہ بھگوت اور پتہ بھگوت کو بھگوتے ہے۔

۵۱۴۹- حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۵۱۵۰- ترجمہ وی جواہر گزروں

۵۱۵۱- ترجمہ وی جواہر گزروں

۵۱۵۲- ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تم میں سے تیز (شراب بھگوت یا انگو کا) پے تو صرف انگو کا پے یا صرف بھگوت کا پے صرف گدہ بھگوت کا۔

۵۱۵۳- ترجمہ وی جواہر گزروں

۵۱۵۴- ابو ثادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مگر بھگوت گدہ بھگوت اور پتہ بھگوت کو مگر اور مگر بھگوت کو مگر بھگوت کو مگر بھگوت کو مگر بھگوت کو۔

۵۱۵۵- ابو ثادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مگر بھگوت گدہ بھگوت اور پتہ بھگوت کو مگر اور مگر بھگوت کو مگر بھگوت کو مگر بھگوت کو مگر بھگوت کو۔

خبيثا ونهى أن يشرب الرطبة والبسر خبيثا.

۵۱۴۷- عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ (( لا تشربوا بين الرطبة والبسر وبين الرطبة والبسر خبيثا )).

۵۱۴۸- عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله ﷺ (( لا تشربوا بين الرطبة والبسر خبيثا )).

۵۱۴۹- عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله ﷺ (( لا تشربوا بين الرطبة والبسر خبيثا )).

۵۱۵۰- عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله ﷺ (( لا تشربوا بين الرطبة والبسر خبيثا )).

۵۱۵۱- عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله ﷺ (( لا تشربوا بين الرطبة والبسر خبيثا )).

۵۱۵۲- عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله ﷺ (( لا تشربوا بين الرطبة والبسر خبيثا )).

۵۱۵۳- عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله ﷺ (( لا تشربوا بين الرطبة والبسر خبيثا )).

۵۱۵۴- عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله ﷺ (( لا تشربوا بين الرطبة والبسر خبيثا )).

۵۱۵۵- عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله ﷺ (( لا تشربوا بين الرطبة والبسر خبيثا )).



- ۵۱۵۵- عَنْ نَافِعٍ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ يَهْدِي الْإِسْلَامَ بَيْتَهُ.  
۵۱۵۶- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (( لَا تَسْلُمُوا الزُّهْرَ وَالرُّمُوبَ وَجَمِيعًا وَلَا تَقْبِلُوا الرُّمُوبَ وَالزُّبَيْبَ جَمِيعًا وَلَكِنْ اقْبِلُوا كُلُّ وَاحِدٍ عَلَى جَدِّهِ )) وَزَعَمَ نَحْنُ أَنَّهُ لَيْسَ خَدُّهُ بِنِ أَبِي قَتَادَةَ فَحَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا خَدًّا.
- ۵۱۵۷- عَنْ نَافِعٍ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ يَهْدِي الْإِسْلَامَ بَيْتَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: (( الرُّمُوبُ وَالزُّهْرُ وَالْمَعْرُ وَالزُّبَيْبُ )).
- ۵۱۵۸- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ حُلَيْطِ الْمَعْرِ وَالْأَسْمَرِ وَعَنْ حُلَيْطِ الزُّبَيْبِ وَالْمَعْرِ وَعَنْ حُلَيْطِ الزُّهْرِ وَالرُّمُوبِ وَقَالَ: (( اقْبِلُوا كُلُّ وَاحِدٍ عَلَى جَدِّهِ )).
- ۵۱۵۹- رَحْنَبِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بَيْتَهُ هَذَا الْحَدِيثُ.
- ۵۱۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الزُّبَيْبِ وَالْمَعْرِ وَالْأَسْمَرِ وَالْمَعْرِ وَقَالَ: (( يُنْبَذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى جَدِّهِ )).
- ۵۱۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ.
- ۵۱۶۲- عَنْ أَبِي عَاصِمٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَحْلُطَ الْمَعْرُ وَالزُّبَيْبُ جَمِيعًا وَأَنْ يَحْلُطَ الْأَسْمَرُ وَالْمَعْرُ جَمِيعًا وَكَتَبَ بِلَى أَهْلَ خَزَنَةِ مَهْمَعُهُمْ عَنْ حُلَيْطِ الْمَعْرِ وَالزُّبَيْبِ.
- ۵۱۶۳- عَنْ الشَّيْبَانِيِّ يَهْدِي الْإِسْلَامَ فِي الْمَعْرِ وَالزُّبَيْبِ وَلَمْ يَذْكُرْ الْأَسْمَرَ وَالْمَعْرَ.
- ۵۱۵۵- ترجمہ وہی جواب گزرا۔
- ۵۱۵۶- مذکورہ بالا حدیث اس سے بھی مروی ہے۔
- ۵۱۵۷- ترجمہ وہی جواب گزرا۔
- ۵۱۵۸- ترجمہ وہی جواب گزرا۔
- ۵۱۵۹- ترجمہ وہی جواب گزرا۔
- ۵۱۶۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔
- ۵۱۶۱- ترجمہ وہی جواب گزرا۔
- ۵۱۶۲- ترجمہ وہی جواب گزرا تاکہ یاد ہے کہ آپ نے کھابہ رش والوں کو (رش ایک شہر ہے یمن میں) منع کر کے تھے ان کو بکجور اور انکھور کے حلیہ سے۔
- ۵۱۶۳- ترجمہ وہی جواب گزرا ہے لیکن اس حدیث میں آپ نے گذرا بکجور اور پختہ بکجور کا ذکر نہیں کیا۔

۵۱۶۴- عَنْ أَبِي غَسْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَدْ نَهَى ابْنُ  
بَشَّالٍ الْكُفْرَ وَالرُّفُفَ خَمِيعًا وَالشَّرَّ وَالزُّبَيْدَ خَمِيعًا  
۵۱۶۵- عَنْ أَبِي غَسْرَةَ أَنَّهُ قَالَ قَدْ نَهَى ابْنُ مُحَمَّدٍ  
الْكُفْرَ وَالرُّفُفَ خَمِيعًا وَالشَّرَّ وَالزُّبَيْدَ خَمِيعًا

ثَابِتُ النَّهْيِ عَنِ الْإِسْبَادِ فِي الْمَرْفُتِ  
وَاللَّدْبَاءِ وَالْحَقْمِ وَالشَّيْبِ وَيَا أَبَا اللَّهِ مَنْشُوعُ  
وَأَنَّ الْيَوْمَ خُلَانٌ مَا لَمْ يَصِبْ مُسْكِرًا

۵۱۶۶- عَنْ حَكِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَخْمَلُوا بَيْنَ  
الرُّطْبِ وَالْأَسْبِ وَبَيْنَ الرُّيْصِ وَالشَّيْبِ لَيْلًا

۵۱۶۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ اللَّدْبَاءِ وَالْمَنْزُوتِ  
كَأَنَّهُ يَنْتَبِذُ فِيهِ

۵۱۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ (( لَا تَقْبَلُوا فِي اللَّدْبَاءِ وَلَا فِي الْمَرْفُتِ  
ثُمَّ يَقُولُ لَوْ هَرْتَمَتْهُ (وَأَخْبَثُوا الْحَقْمَ) ))

۵۱۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ  
عَلِيٍّ وَ سَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْمَرْفُتِ وَالْحَقْمِ  
وَالشَّيْبِ قَالَ قِيلَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَحَقْمٌ قَالَ  
الْحَبْرُ فَخَضِرُ

۵۱۷۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ  
لِيَزِيدَ عَبْدُ النَّفْسِ (( أَلْيَاكُمْ عَنِ اللَّدْبَاءِ وَالْحَقْمِ

۵۱۶۲- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا گدرد اور پختہ  
کھجور کو کھا کر یا کھجور اور حقی کو کھا کر بھگوتا۔

۵۱۶۵- ترجمہ وہی جہاں گزرد

باب: مرتجان اور تو بے اور سبز لا کھی برتن اور نکڑی  
کے برتن میں غیبہ بنانے کی ممانعت اور اس کی منسوخی  
کا بیان

۵۱۶۶- حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت آپ صلی اللہ علیہ  
وسلم نے فرمایا منع کیا گدرد اور پختہ کھجور کو کھا کر اور حقی اور کھجور کو  
لگا کر ٹیڈ بنائے۔

۵۱۶۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تو بے اور مرتجان (لا کھی برتن) میں  
غیبہ بنائے۔

۵۱۶۸- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا مت غیبہ بنانا تو بے اور مرتجان میں پھر حضرت ابو ہریرہ کہتے  
تھے پچ سبز لا کھی برتنوں سے۔

۵۱۶۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا  
رسول اللہ ﷺ نے لا کھی اور حقم اور نکڑی کے برتن سے (جس کو  
تغیر کہتے ہیں وہ کھجور کی نکڑی کو کہہ کر بناتے ہیں کسی نے  
ابو ہریرہ سے پوچھا حقم کیا ہے؟ انہوں نے کہا سبز گھڑے۔

۵۱۷۰- حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے آپ نے عبد القیس کے  
گروہ سے فرمایا میں تم کو منع کرتا ہوں تو بے اور سبز ٹھیلے اور تغیر

(۵۱۶۷) اس حدیث کا بیان کتاب الاطعمہ میں تحصیل سے گزرا اور علامہ یہ ہے کہ جب شراب حرام ہوئی تو کچھ مدت تک من  
برتنوں میں شراب بنی تھی آپ نے ان میں سے منع کر دیا اس خیال سے کہ کھیں اس میں لہو نہ ہو چاہے وہ لوگوں کو خبر نہ ہو پھر یہ  
ممانعت پائی رہی۔

(۵۱۷۰) بنا ہوئی نے کہا یہ وہم ہے روایتی طور پر یہ ہے کہ منع کیا حقم اور منع کیا کھی کی جگہ سے جو محل ملے کے ہو جاتی ہے۔

اور مقبر (روغن دار) برتن سے اور عجم سر کی ٹھک سے لیکن بی اپنی چھاگل سے اور اٹھ گلاس میں (تاکہ کیزو غیر متہا ہو سکے۔

۵۱۷۱- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بے اور لاکھی برتن میں غیہ ٹھانے سے۔

۵۱۷۲- ابن ابی نعیم سے روایت ہے میں نے اسود سے کہا تم نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ برتنوں میں غیہ ملنا مکروہ ہے؟ انہوں نے کہا ہاں میں نے کہا ہے ام المومنین اچھے بتاؤ کہ برتنوں میں رسول اللہ نے غیہ ٹھانے سے منع کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہم ہل بیت کو منع کیا آپ نے غیہ ٹھانے سے تو بے اور لاکھی برتن میں۔ میں نے ان سے کہا تم نے عجم اور غلیا کا ذکر نہیں کیا انہوں نے کہا؟ میں تو وہ بیان کرتا ہوں جو میں نے سنا ہے کیا میں بیان کروں جو میں نے نہیں سنا ہے۔

۵۱۷۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے تو بے اور لاکھی برتن سے۔

۵۱۷۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۱۷۵- ثمال بن حزن قشیری سے روایت ہے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملا اور ان سے پوچھا غیہ کو انہوں نے کہا عبد القیس کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے پوچھا رسول اللہ ﷺ سے غیہ تو آپ نے منع کیا ان کو تو بے اور پچھلین اور لاکھی اور سبز برتن سے۔

۵۱۷۶- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بے اور سبز اور پچھلین اور لاکھی برتن سے۔

۵۱۷۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا میں لاکھی کے عوض روغن

وَالْقَبِيرِ وَالْمَقْبَرِ وَالْحَنَمِ وَالْمَرْقَافَةِ الْمَحْتُونَةِ وَلَكِنْ مُشْرَبٌ فِي سَفَاكٍ وَلَوْ كَرِهَ.

۵۱۷۱- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمْ يَنْهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُشْتَدَّ فِي الدُّنَاءِ وَالْمَرْقَافَةِ هَذِهِ حَدِيثٌ خَرَّجَ وَهْبٌ حَدِيثٌ عَنَّمْ وَشَعْنُ أَنْ هَبْنِي ﷺ لَمْ يَنْهَى عَنْ الدُّنَاءِ وَالْمَرْقَافَةِ.

۵۱۷۲- عَنْ ابْنِ نَعِيمٍ قَالَ قُلْتُ يَا لَمَنْزُو هَلْ سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَمَّا يَخْرُجُ أَنْ يُشْتَدَّ بِهِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرِي عَمَّا لَمْ يَنْهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْهُ وَسَلَّمَ أَنْ يُشْتَدَّ بِهِ قَالَتْ نَهَانَا أَهْلُ الْبَيْتِ أَنْ تَصْدُقَ فِي الْغَلَاءِ وَالْمَرْقَافَةِ قَالَ قُلْتُ لَكُنَا ذَكَرْنَا الْحَنَمَ وَالْحَرَّ قَالَ إِنَّمَا أَخَذْتُكَ بِمَا سَمِعْتُ الْإِسْلَامَ مَا لَمْ أَسْمَعْ.

۵۱۷۳- عَنْ عَرَبِيَّةٍ أَنَّ قَبِيَّ بْنَ حَزْنٍ قَالَ لَمْ يَنْهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الدُّنَاءِ وَالْمَرْقَافَةِ.

۵۱۷۴- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا.

۵۱۷۵- عَنْ ثَمَالِ بْنِ حَزْنٍ الْقَشِيرِيِّ قَالَ لَقِيتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا عَنْ السَّبَدِ فَخَذَلَنِي أَنْ وَقَدْ عَدَّ النَّاسُ فَبَيَّنُوا عَلَيَّ النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنْ السَّبَدِ فَقَالَتْ لَمْ يَنْهَى عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ وَالْمَرْقَافَةِ وَالْحَنَمِ.

۵۱۷۶- عَنْ عَائِشَةَ وَهَبِ بْنِ هَزْمٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَمْ يَنْهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ غَلَاءِ وَشَعْنِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَالْمَرْقَافَةِ وَالْمَرْقَافَةِ.

۵۱۷۷- عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُرَيْبٍ إِذَا فُتِيَ بِالسَّبَدِ

إِلَّا أَنَّهُ جَعَلَ مَكَانَ الْمَرْفُوعِ الْمُعْطَرِ:

برتنہ کو ہے۔

٥١٧٨- خَرَجَ إِبْرَاهِيمُ عِيسَى يَقُولُ قَوْمِي وَاعْدُ عَيْدِي  
الْمُنْتَهَى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَيْسَ بِي  
«إِنَّمَا كُنْتُ مِنَ الدُّنْيَا وَالْخُسْمِ وَالْقَبْرِ وَالْمُنْتَهَى»  
رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَسِيَ خُفَّيْهِ مَكَانَ الْمُنْتَهَى فَمَرَّ بِهِ

٥١٧٩- عَنْ أَبِي عِثَابٍ قَالَ تَتَنَبَّأُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الدُّنْيَا، وَالْأَحْشَمِ وَالْمَرْقَبِ وَالْغَيْبِ

٥١٨- عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمَدَائِدِ وَالْحَسَنِمِ الْمَرْفُوعَةِ وَالْمَغِيرِ وَالْأَمْرِ بِالنَّهْيِ بِالْمَوْفُورِ

۵۱۸۱- عَنْ أَنَسٍ حَدَّثَنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ وَالْقَبْرِ وَالْمَوْتِ.

٥١٨٢- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحَمْرِ أَنْ يُكَلَّدَ بِهِ.

٥١٨٢- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمَدَامِ وَالْحَمْضِ وَالْقَهْرِ وَالْمُرْقَةِ.

٥١٨٤- عَنْ قُتَادَةَ بِهَذَا الْمَوْثِقِ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُتَّبَعَ فُلُكُكُمْ مِنْكُمْ.

٥١٨٥- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الشُّرْبِ فِي الْحُتْمَةِ وَاللَّيَاءِ وَالنَّفْرِ.

٥١٨٦- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَقْبَهُهُ عَلَى  
بَنِي عُمَرَ وَأَبْنِ عَطِيٍّ أَقْبَهُهُمَا شَهْدًا أَلَّا يُسْأَلَ

٥١٨٧- عمر سعيد بن جابر قال سألت أبا

ثُمَّ عَنْ نَبِيِّ الْحَرَمِ فَقَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيَّ الْحَرَمِ فَأَنْبَأَ أَبُو

۵۸۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عہد انیس کے لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے سے منع فرمایا میں تم کو منع کرتا ہوں تو تم نے اور سب برتن اور چوچین اور درویشی سے بالا تکی۔

۵۱۶۔ ابن عباسؓ سے روایت ہے مفع کیا رسول اللہ ﷺ نے تو نے اور سبز برتن اور لاکھی اور چڑھین سے۔

۱۵۸۰- ابن عباسؓ سے روایت ہے صبح کیلئے رسول اللہؐ نے توبہ کی اور سبز اور لاکھی اور روغنِ برتن سے نہائی اور گدہ سمجھ کر کھڑا کر دیا۔

۵۱۸۱- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے مٹع کہار رسول اللہ ﷺ نے توئے اور جو میں اور لا کھی بر تن سے۔

51۸۲- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا تھا اس فہرہ کا ہے۔

۵۱۸۳- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا تو نے نو سبز لاد جو بن اور لاکھی برتنے۔

51A - ترجمه دایره واژه گزیده

۵۱۸۵- اہل سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے متع کیا رسول اللہ ﷺ نے سبز برتن اور توڑے اور چوبیس میں سے۔

2186- مسعود بن فیثر سے روایت ہے میں گواہوں کو دیتا ہوں انہیں عمر اور ابن عباسؓ پر انہوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے

منع کیا تو نے اور سبز برتن لاکھی اور چوبین سے۔

مہاس کے پاس آیا اور ان سے کہا تم نے نہیں سنا میں عرض کرتے ہیں ۱۳ انہوں نے کہا کیا کہتے ہیں؟ میں نے کہا وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علیؑ کے بغیر کو حرام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کج کہا میں نے رسول اللہ ﷺ نے حرام کیا ہے نصیحا کے بغیر اور جو چیز منی سے بنے وہ علیؑ کے مثل ہے۔

۵۱۸۸- عہد اللہ میں عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک جہا میں خطبہ سنا لوگوں کو میں لاکھ چلا (خطبہ سننے کو) آپ میرے کھٹکے سے پہلے فارغ ہو گئے۔ میں نے لوگوں سے پوچھا آپ نے کیا فرمایا؟ انہوں نے کہا میں نے کیا سنا آپ نے بغیر جانے سے تو بے اور لا گئی۔

۵۱۸۹- ترجمہ دی جوا پر گزرو

۵۱۹۰- ثابت سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے علیؑ کے بغیر سے؟ انہوں نے کہا لوگ ایسا کہتے ہیں۔ میں نے کہا کیا آپ نے منع کیا ہے اس سے؟ انہوں نے کہا لوگ ایسا کہتے ہیں۔

۵۱۹۱- طاؤس سے روایت ہے ایک شخص نے ابن عمرؓ سے کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے علیؑ کے بغیر سے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ طاؤس نے کہا تم خدا کی قسم میں نے یہ سنا میں عمرؓ سے۔

۵۱۹۲- حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے ایک شخص ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے نصیحا اور تو بے میں بغیر جانے سے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

۵۱۹۳- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا نصیحا اور تو بے سے۔

۵۱۹۴- طاؤس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ابن عمرؓ کے پاس بیٹھا تھا۔ مجھے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا کیا رسول اللہ ﷺ نے

عمرؓ قللت لک لستمع ما یقول ابن عمرؓ قال واما یقول قلت قال حرم رسول اللہ ﷺ نیکہ الحمر معان صدق ابن عمرؓ حرم رسول اللہ ﷺ نیکہ الحمر قللت وانما شیء نیکہ الحمر فقال کل شیء یضع بن لکمر.

۵۱۸۸- عن ابن عمرؓ ان رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم خطبت الناس فی بعض مغازیہ فان ابن عمرؓ قالوا لعلنا فاضربوا کل ان ابغوا فسالنا ماذا قال قالوا لعلنا ان یضربوا الذباء والفرقہ.

۵۱۸۹- عن ابن عمرؓ بعنل حبیبہ ملائکہ وکم یذکروا فی بعض مغازیہ الا ملائکہ وامنہ.

۵۱۹۰- عن ثابت قال قللت لابن عمرؓ لعلنا رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم عن نیکہ الحمر قال فقال قلنا زعموا ذاک قلت انہی عنہ رسول اللہ ﷺ قال قلنا زعموا ذاک.

۵۱۹۱- عن طاؤس قال قال زحل لابن عمرؓ انہی فی اللہ ﷺ عن نیکہ الحمر قال نعم ثم قال طاؤس وانہ انی سمعہ منہ.

۵۱۹۲- عن ابن عمرؓ وبنی اللہ علیہما ان زحلا جاءہ فقال انہی انہی صلی اللہ علیہ وسلم لک نیکہ فی الحمر والذباء قال نعم.

۵۱۹۳- عن ابن عمرؓ ان رسول اللہ ﷺ علیہ وسلم عن نیکہ الحمر والذباء.

۵۱۹۴- عن طاؤس قال قال زحل لابن عمرؓ انہی عنہ زحلا جاءہ فقال انہی انہی صلی اللہ علیہ وسلم لک نیکہ فی الحمر والذباء.

منع کیا گھلیا کے نیچے سے اور توبے سے اور مردان سے؟ انہوں نے کہا ہاں صحیح ہے۔

۵۱۹۵- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے سبز برتن اور توبے اور لاٹکی برتن سے اور فرمایا نے یہ ابن عمر سے کئی بار سنا۔

۵۱۹۶- ترجمہ وہی جوابی گزر اس میں حقیر کا بھی ذکر ہے۔

۵۱۹۷- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیکہ اور توبے اور لاٹکی برتن سے اور فرمایا نیچے ہاتھ مٹھیں وہ میں۔

۵۱۹۸- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حقیر سے میں نے کہا حقیر کیا ہے؟ کہا ٹھیکہ۔

۵۱۹۹- زوائد سے روایت ہے میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا حدیث بیان کرو مجھ سے ابن خرابوں کی جن سے جناب رسول اللہ نے منع کیا اپنی زبان میں اور ترجمہ کرو اس کا ہماری زبان میں کیونکہ تمہاری زبان ہماری زبان سے جدا ہے؟ انہوں نے کہا منع کیا آپ نے حکم سے اور وہ ٹھیکہ ہے اور وہ توبے سے اور وہ تھکوری ہے عزت سے اور وہ دھننی ہے اور حقیر سے اور وہ تھکوری کی ٹکڑی ہے جو پھیل کر گریہ کی جاتی ہے اور حکم کیا آپ نے نیچے ہاتھ کا سلکوں میں۔

۵۲۰۰- ترجمہ وہی جوابی گزر کر

۵۲۰۱- معبد بن اسمعیل سے روایت ہے میں نے سنا عبد اللہ بن عمرؓ اس منبر کے پاس اور اشد کہ رسول اللہ کے منبر کی طرف کہ عبد القیس کے لوگ آئے رسول اللہ کے پاس اور بچھا آپ سے خرابوں کو آپ نے منع لیا ان کو توبے اور جو میں اور حکم

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيِّ السَّحَرِ وَاللَّهْبَاءِ وَالْمَرْفُوتِ فَلَا تَمْنَعُ

۵۱۹۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحَتَمِ وَاللَّهْبَاءِ وَالْمَرْفُوتِ فَلَا تَمْنَعُهُ غَيْرُ مَرْوٍ

۵۱۹۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْعِهِ قَالَ وَأَمَّا قَالَ وَاللَّحْمِ

۵۱۹۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْخُرِّ وَاللَّهْبَاءِ وَالْمَرْفُوتِ وَقَالَ تَبْلُغُوا فِي الْأَسْبَةِ

۵۱۹۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحَسْبَةِ فَكُنْتُ مَا الْحَسْبَةُ قَالَ الْحَمْرُ

۵۱۹۹- عَنْ زَيْدِ بْنِ حُلَافٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ حَدِّثْنِي بِمَا نَهَى عَنْهُ الشُّعْرُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ الْخُشْرَةِ لِلْعَيْنِ وَالْمَرْفُوتِ لِي بَلَّغْنِيَا فَلَا لَكُمْ لَعْنَةُ سَوِيٍّ لَعْنَةً فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْحَتَمِ وَهِيَ الْخَمْرَةُ وَعَنْ اللَّهْبَاءِ وَهِيَ الْفَرْعَةُ وَعَنْ الْمَرْفُوتِ وَهِيَ التَّمْرُ وَعَنْ الْفَقْرِ وَهِيَ الْبُخْلَةُ تُلْبَسُ نَسْجًا وَيَنْظَرُ نَفَرًا وَأَمَّا أَنْ أَسْأَلَ فِي الْأَسْبَةِ

۵۲۰۰- عَنْ شُعْبَةَ فِي حَدِّ ابْنِ عُمَرَ

۵۲۰۱- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ جَاءَ هَذَا غُلَامٌ وَأَخَذَ بِلِيٍّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَدِيمٍ وَقَدْ عَتَبَ الْفَقِيرَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلُوهُ عَنْ الْخُشْرَةِ فَقَالَهُمْ

سے میں نے کہا اب ابو عبد اللہ اس کی سے اور ہم کہے کہ وہ بھول گئے انہوں نے کہا اس دن میں نے لا کھی کا قضا عبد اللہ بن عمر سے نہیں جا لیکن وہ کہہ رہا ہے کہ لا کھی کو بھی۔

۵۲۰۲- ہابہ اور اس مرضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا چہن اور لا کھی اور تو ہے۔

۵۲۰۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ منع فرماتے تھے خطیا اور تو ہے اور لا کھی۔

۵۲۰۴- ابو الزبیر نے کہا میں نے ہابہ سے خاکہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے ٹھنسا ہے اور لا کھی سے اور چہن برحق سے اور آپ کو جب کوئی برحق نہ ملتا تھا بنانے کے لیے خیزہ بنایا تا آپ کے لیے گڑے میں بھر کے۔

۵۲۰۵- ہابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے لیے خیزہ بنایا تا بھر کے گڑے میں۔

۵۲۰۶- ہابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے لیے خیزہ بنایا تا ایک سکہ میں جب سکہ نہ ملتی تو بھر کے گڑے میں نکالتے۔ بعضوں نے کہا میں نے ابو الزبیر سے سنا وہ کہتے تھے وہ گڑا رام کا تھا یعنی بھر کا۔

۵۲۰۷- بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا خیزہ بنانے سے سو اس تک کے اور برحقوں میں آپ سب برحقوں میں جا لیکن نہ جو اس شراب کو جس میں نشہ ہو۔

۵۲۰۸- حضرت بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا برحقوں سے لیکن برحقوں سے کوئی چیز حلال یا حرام نہیں ہوئی اور برحقہ کرنے والی چیز حرام ہے۔

۵۲۰۹- بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے تم کو منع کیا تھا چھوٹے کے

عَنِ الْهَبَاءِ وَالْهَبْرِ وَالْحَصْبِ قَدْ تَلَا مَا كُنْتُ مَسْمُوعًا  
وَالْمَرْفُوعَ رَمَا اللَّهُ نَسِيَهُ فَقَالَ لَمْ أَسْمَعَهُ يَوْفَعِي  
بَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدْ كَانَ يَكْذِبُ.

۵۲۰۲- عَنْ حَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ الْهَبِ وَالْمَرْفُوعِ وَالْهَبَاءِ.

۵۲۰۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ الْهَبِ وَالْمَرْفُوعِ وَالْهَبَاءِ وَنَهَى عَنْ الْهَبِ وَالْمَرْفُوعِ وَالْهَبَاءِ وَنَهَى عَنْ الْهَبِ وَالْمَرْفُوعِ وَالْهَبَاءِ.

۵۲۰۴- قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ وَسَمِعْتُ حَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الْمَرْفُوعِ وَالْمَرْفُوعِ وَالْمَرْفُوعِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا لَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُشَدُّ لَهُ يَبْدُو لَهُ فِي نَوْرٍ مِنْ جِذْوَةٍ.

۵۲۰۵- عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُشَدُّ لَهُ فِي نَوْرٍ مِنْ جِذْوَةٍ.

۵۲۰۶- عَنْ حَابِرٍ قَالَ كَانَ يُشَدُّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سِفَاءٍ فَإِذَا نَمَّ يَجَاوُوا سِفَاءَ بُدْ لَهُ فِي نَوْرٍ مِنْ جِذْوَةٍ فَقَالَ نَحْضُ الْقَوْمِ وَأَنَا أَسْمَعُ لِبَابِ الزُّبَيْرِ مِنْ بَرَامٍ قَالَ مِنْ بَرَامٍ.

۵۲۰۷- عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْهَبِ إِلَّا فِي مِبْقَاهُ فَأَضْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَتَا مَلَرْتُوا مَسْكُوا)).

۵۲۰۸- عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ وَإِنَّ الظُّرُوفَ أَوْ ظُرُفًا لَا يَجْعَلُ هَيْبًا وَتَا يَحْتَمِلُ وَمَنْ مَسَّهَا فَسَجَرَ حَرَامًا)).

۵۲۰۹- عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَضْرِبَةِ

برخوں میں پینے سے اب جب ہر برتن میں پرندہ لٹھ لانے والی چیز۔

۵۲۱۰- عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب منع کیا رسول اللہ ﷺ نے برتنوں میں میزبانانے سے تو لوگوں نے کہا ہر ایک آدمی کو چھڑے کی جگہ نہیں ملتی پھر آپ نے اجازت دی ٹھیکائی جہاں بھی ہو۔

باب: ہر نشہ لانے والا شراب حرام ہے اور ہر شر

حرام ہے

۵۲۱۱- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ سے پوچھا لوگوں نے حج کو (شہد کی شراب کو)؟ آپ نے فرمایا جس شراب میں نشہ ہو وہ حرام ہے۔

۵۲۱۲- ترجمہ دہلی جہاد پر گزرا۔

۵۲۱۳- ترجمہ دہلی جہاد پر گزرا۔

۵۲۱۴- ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے نبیؐ کو اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا میں نے کہا رسول اللہ ﷺ! ہمارے ملک میں ایک شراب بنتا ہے جس کو مر دیکھتے ہیں وہ جو سے بنتا ہے (انگریزی میں اس کو) (بکتر) کہتے ہیں اور ایک شراب شہد سے بنتا ہے جس کو (بکتر) کہتے ہیں آپ نے فرمایا ہر نشہ دہلی شراب حرام ہے۔

۵۲۱۵- ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ان کو یمن اور معاذ کو یمن کی طرف بھیجا اور ان دونوں سے فرمایا

فِي ظُرُوفِ الْأَدَمِ فَاشْرَبُوا فِي كُلِّ وَجْهٍ غَيْرِ أَنْ لَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا))۔

۵۲۱۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمْ يَنْهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الشَّيْءِ فِي الْوُجُوهِ قَالُوا أَيْسَ كُلِّ شَيْءٍ يَجْعَلُ الْوَجْهَ خَمْرًا لَمْ يَنْهَى إِلَّا الْوَجْهَ الْمُسْكِرَ))۔

نَابَ بَابُ أَنْ كُلَّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَأَنْ كُلَّ

خَمْرٍ حَرَامٌ

۵۲۱۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ ((كُلُّ شَرَابٍ مُسْكِرٍ فَهُوَ حَرَامٌ))۔

۵۲۱۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كُلُّ شَرَابٍ مُسْكِرٍ فَهُوَ حَرَامٌ))۔

۵۲۱۳- عَنْ طَرِيقِ بْنِ يَحْيَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((كُلُّ شَرَابٍ مُسْكِرٍ حَرَامٌ))۔

۵۲۱۴- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَحْنُ نَشْرَبُ الْبُسْبُوسَ أَوْ نَمْعَادُ بَيْنَ نَحْلٍ فِي الْيَمَنِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ شَرِبَ بَعْضُ بَارِئِهَا يُغَارُ لَهُ الْوَجْهُ مِنَ الشَّوْبِ وَشَرَابٌ يُغَارُ لَهُ الْوَجْهُ مِنَ الْخَمْرِ فَقَالَ ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ))۔

۵۲۱۵- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّيْهِ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ



لوگوں کو خوش رکھنا اور ان پر آسانی کرنا اور دین کی باتیں سکھانا اور نفرت نہ دلانا اور دونوں اطفال سے رہنا جب انھوں نے پیچھے موڑی تو حضرت ابو موسیٰؓ نے اسے اور عرض کیا یا رسول اللہ! یمن والوں کے پاس ایک شراب ہوتا ہے شہدے جو پکایا جاتا ہے یہاں تک جم جاتا ہے اور ایک شراب ہوتا ہے حر کا جو پکایا جاتا ہے جو سے۔ آپ نے فرمایا جو شراب نماز سے غافل کرے وہ حرام ہے۔

۵۲۱۶- ابو موسیٰؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو اور عولا کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا وہ لوگوں کو (اسلام کی طرف) اور خوش رکھو ان کو اور نفرت مت دلاؤ اور آسانی کرو اور دشواری مت ڈالو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کو فطوری دیکھے دو شرابوں میں جن کو ہم بنایا کرتے تھے یمن میں ایک قویح کا شہدے بناتا ہے جب وہ جھاگ مارنے لگے دوسرے حر جو جو فرمایا کہ وہاں ہے اس کو بھگوئے ہیں یہاں تک کہ حیر ہو جائے اور رسول اللہ کو اللہ نے وہ باتیں دی تھیں جن میں اللہ تھوڑے ہوں اور میں بہت ہوں۔ آپ نے فرمایا میں منع کرتا ہوں ہر نشہ لانے والے شراب سے جو بارگے نماز سے۔

۵۲۱۷- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص حوشان سے آیا اور حوشان ایک شہر ہے یمن میں اس نے پچھا اس شراب کو جو پیٹتے تھے اس کے ملک میں اور وہ جو اسے بناتا تھا اس کو حر کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس میں نشہ ہے نہ؟ وہ کہلا ہاں۔ آپ نے فرمایا جو نشہ کرے وہ حرام ہے اور اللہ تعالیٰ نے عہد کیا ہے جو نشہ پئے اس کو طہیۃ النہال پادے گا (آخرت میں)۔ لوگوں نے عرض کیا طہیۃ النہال کیا ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا یہ پینے ہے چھنبیوں کا۔

۵۲۱۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا: شَرِبْنَا مِنْ اَلْعَسَلِ نَحْنُ نَبِيُّنَا وَ اَلْمُرُزُ نَسْتَعْمِلُ مِنْ اَلشَّعِيرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ ((كُلُّ مَا اسْتَكْبَرَ عَنْ الصَّلَاةِ فَہُوَ حَرَامٌ))۔

۵۲۱۶- عَنْ اَبِي مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ نَعْمَلُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ وَنَعْمَا اِلٰی اَبِی اَیُّبٍ فَقَالَ اَعْمَا اَسْمَا ((وَلَسْتُمْ وَلَا تَعْمَرُوْا وَتَمْرًا وَلَا تَعْمَرُوْا)) قَالَ فَقُلْتُ لَا رَسُوْلُ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَللّٰہُ فِی شَرِکَتِیْ کَمَا نَصَّبْتُمَا بِالْمَعْنِ اَلْبَعْدُ وَدَعُوْا مِنْ اَلْعَسَلِ بَعْدُ حَتّٰی یَبْشُرَ وَالْمُرُزُ وَخَمْرٌ مِنَ اَلْثَرَّةِ وَ اَلشَّعِیْرِ بَعْدُ حَتّٰی یَبْشُرَ قَالَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ قَدْ اَعْطٰی خُرَیْمَ لَکَلِّمَ بِحَوَائِجِہِ فَقَالَ ((اَنْتَہٰی عَنْ کُلِّ مُسْکِرٍ اَسْکَرَ عَنْ الصَّلَاةِ))۔

۵۲۱۷- عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ حِمْیَرَ وَتَمِیْمَانَ مِنْ اَبِی اَیُّبٍ فَسَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ عَنْ اَلْخَمْرِ یَسْأَلُوْنَہُ بِالْزَّہْدِیَّةِ مِنَ اَلْعَرَبِ یَقُوْلُوْنَ لَا یُحِبُّہُ فَقَالَ لَیْسَ لَیْسَ فَقَالَ لَیْسَ ﷺ ((اَوْ مُسْکِرٌ هُوَ)) قَالَ لَعَنَہُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ((كُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ اِنْ عَلٰی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ عَهْدًا لِّمَنْ یَشْرَبُ اَلْمُسْکِرَ اَنْ یَسْتَعْمِلَ مِنْ طَیْبَةِ اَلْحَبَالِ)) فَابْرَأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَنَا طَیْبَةَ اَلْحَبَالِ قَالَ ((عَرَقَ اَهْلُ اَلنَّارِ اَوْ غَصَاةُ اَهْلِ النَّارِ))۔

۵۲۱۸- عَنْ اَبِی عَمْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ کرنے والا شراب خمر ہے اور ہر نشہ کرنے والا شراب حرام ہے اور جو شخص دنیا میں خمر پئے گا پھر مر جائے گا پیچھے پیچھے اور قہر نہ کرے گا تو اس کو آخرت میں خمر نہیں ملے گا۔

۵۲۱۹- ابن عمرؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نشہ لانے والا نشہ خمر ہے اور نشہ لانے والا شراب حرام ہے۔ ترجمہ وحی جو گزریگا۔

۵۲۲۱- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر نشہ لانے والا خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے۔

باب : جو شخص دنیا میں شراب پئے اور قہر نہ کرے

۵۲۲۲- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دنیا میں شراب پئے وہ آخرت میں شراب سے محروم ہے۔

۵۲۲۳- حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا جو شخص دنیا میں شراب پئے پھر اس سے قہر نہ کرے وہ آخرت میں شراب سے محروم رہے گا مگر اس کو قہر نہ پئے گا۔ امام مالک سے کسی نے پوچھا عبداللہؓ نے اس حدیث کو فروغ کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

۵۲۲۴- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دنیا میں خمر پئے وہ آخرت میں نہ پئے گا مگر جب قہر نہ کرے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا قَامَتْ وَهُوَ يَذْمُهَا لَمْ يَنْبَأْ لَمْ يَشْرُتْهَا فِي الْآخِرَةِ»

۵۲۱۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ «كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَرَامٌ».

۵۲۲۰- عَنْ مُوسَى بْنِ عُفَةَ يَهْدِي الْإِسْلَامُ بِقَوْلِهِ

۵۲۲۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ وَكَأَنَّ أُمَّهُ إِذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ «كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَرَامٌ»

يَبَأْ عَقُوبَةً مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ إِذَا لَمْ يَنْبَأْ بِمَنْعِهِ إِلَّا فِي الْآخِرَةِ

۵۲۲۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ «مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا خَرَمَهَا فِي الْآخِرَةِ».

۵۲۲۳- عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا قَامَ يَذْمُهَا حَرَمَهَا فِي الْآخِرَةِ فَلَمْ يَشْرُتْهَا قَبْلَ بَعَثِ اللَّهِ رَجُلًا قَالَ نَعَمْ.

۵۲۲۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَشْرُتْهَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ.

(SPP) ۱- یہ فعل اول کی جگہ ضرب ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر ایک نشہ لانے والا حرام ہے اس میں کوئی خصوصیت نہیں کہ وہ ایک رکاز یا ایک رکاز کا رکاز ہو کر ہے یا حرام ہے۔ اب بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ حدیث سے اس عقود کی حرمت نکلے ہے جس سے نشہ ہو جائے اور عقل کی حرمت نہیں نکلی اس کا جواب یہ ہے کہ دوسری حدیث میں صاف سورہ ہے جس میں شراب کی کثیر مقدار نشہ کرے اس میں سے عقل بھی حرام ہے قہر کوئی شے ہوتی نہ رہے۔

۵۲۲۵- عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم

غايه و سلم يمشي حديث غريب

باب إباحة النبي الذي لم يشهد ولم

يهرض مستكراً

۵۲۲۶- عن ابن عباس يقول كان رسول

الله صلى الله عليه وسلم يمشي يمشي

فيمشيه إذا أصبح يومه ذلك واليلة التي نحيه

والغد واليلة الغد يمشي يمشي إلى الغد

يضيء شية سقاء الحادوم لو لم يوصف

۵۲۲۷- عن يحيى بن زكريا قال ذكروا شية

عنه ابن عباس فقال كان رسول الله

ﷺ يمشي في سقاء قال شية من ليله

والتيه فيمشيه يوم الاثنين والثلاثاء إلى الغد

فإن فضل منه شية سقاء الحادوم أو صية

۵۲۲۸- عن ابن عباس رضي الله عنه قال

كان رسول الله ﷺ يمشي في سقاء

ليوم والغد وبعد غد إلى نساء هذيله لو يمشي

به يمشي أو يمشي

۵۲۲۹- عن ابن عباس قال كان رسول الله

ﷺ يمشي في سقاء فيمشيه يومه

والغد وبعد غد فإذا كان مساء الثلاثاء فيمشيه

وسقاء فلا فضل شية آخره

۵۲۳۰- عن يحيى بن زكريا قال كان رسول الله

ﷺ يمشي في سقاء فيمشيه يومه

والغد وبعد غد فإذا كان مساء الثلاثاء فيمشيه

وسقاء فلا فضل شية آخره

۵۲۲۵- ترجمہ وہی جولوہ گزرا۔

باب: جس غیظ میں تیزی نہ آئی ہو اور نہ اس میں نشہ ہو

وہ حلال ہے

۵۲۲۶- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اول رات میں غیظ بھگودیتے

آپ اس کو چپے صبح کو پھر دوسری رات کو پھر صبح کو پھر تیسری

رات کو پھر صبح کو عصر تک ان کے بعد جو بچتا تو آپ صوم کو

پڑا دیتے یا غم دیتے وہ یہاں آیا تھا۔

۵۲۲۷- بخاری بیروانی سے روایت ہے لوگوں نے غیظ کا ذکر کیا

عبد اللہ بن عباس کے سامنے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے

لیے غیظ بتایا جاتا تھا تنگ میں شعبہ نے کہا پھر کی رات کو پھر آپ

چپے اس کو پھر کے دن اور منگل کے دن عصر تک پھر کچھ بچتا

غلام کو پڑا دیتے یا بھلا دیتے۔

۵۲۲۸- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ کے

لیے اگر بھگوتے جاتے آپ اس دن چپے پھر دوسرے دن پھر

تیسرے دن شام تک پھر آپ حکم کرتے اس کے چپے کلا جب

سکر نہ ہو (یا اگر ادیتے کا) جب سکر نہ ہو۔

۵۲۲۹- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول

اللہ ﷺ کے لیے اگر بھگوتے جاتے تنگ میں آپ اس دن چپے

پھر دوسرے دن پھر تیسرے دن کی شام کو اس کو چپے اور پڑا دیتے

اور جو کچھ بچتا اس کو بھلا دیتے۔

۵۲۳۰- بخاری نسائی سے روایت ہے کچھ لوگوں نے ابن عباس رضی

اللہ عنہما سے پوچھا شراب کی بیخ اور تجارت کو انھوں نے کہا تم

۵۲۲۱) یہ اگر اس میں عیسیٰ آتی اور اللہ کی نافرمانی ہو تو تمام کو دے دیتے اور نہ بھلا دیتے۔ غرض یہ کہ آپ تیسرے دن تک

چپے کیونکہ اس مدت میں عیسیٰ نہیں آتی اور وہ عمل تربت کے ہو ہے۔

مسلماں کو ۱۹۰۰ء کے سال۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا تو انہیں اس کئی دور دست ہے نہ خرید نہ تجارت اس کی۔ پھر لوگوں نے ان سے غیظہ کو پوچھا انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں نکلے پھر لوگ تو لوگوں نے آپ کے اصحاب میں سے غیظہ علیاؓ کا سر گھڑوں میں اور چوبیسین برتن میں اور تو نے میں آپ نے حکم دیا وہ بھلیا کچھ آپ نے حکم دیا ایک مکان میں انکو اور ایسی الا کیا وہ رات بھر بچہ نہیں رہا پھر صبح کو آپ نے اس میں سے بچہ اور دوسری رات کو پھر دوسرے دن صبح کو شام تک بچہ اور بھلیا پھر تیسرے دن جو بچہ آپ نے حکم دیا وہ بھلیا گیا۔

۵۳۱- شام بن حزن قشیری سے روایت ہے جس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملائین سے غنیہ کو پوچھا انہوں نے ایک حبشی لونٹری کو بلایا اور کہا اس سے پوچھ دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لیے غنیہ خالاکرتی تھی اس نے کہا میں آپ کے لیے منگ میں رات کو غنیہ بنگوئی اور ذات بھڑتی اور بھر لگا دیتی تھی کہ آپ اس میں سے پیتے۔

۵۳۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک منگ میں خیزہ بچکے اور ڈاٹ لگا دیے اس میں سورج خیمہ کو جہ بچکے اور رات کو آپ جیتے اور رات کو بچکے اور صبح کو آپ جیتے۔

۵۲۳- کہل میں سعد سے روایت ہے ابو اسید ساعدی نے اپنی شادی میں رسول اللہ ﷺ کی دعوت کی اور ان کی دعوت سے ہی کام کرتی تھی اس دن عورتوں نے بھی بھیجی۔ کہل نے کہا تم جانتے ہو اس نے رسول اللہ ﷺ کو کیا پایا نقارات کو اس نے چند سمجھیں ہو بلکہ وہیں تھیں، ایک گھڑے میں جب آپ کھانا کھا چکے تو اس کا

وَالْخُرُوجَ بِهَا فَبَازِئِرَ الْمُسْلِمِينَ أَلَمْ تَقَالُوا تَعْمَلُونَ  
بِئْسَ مَا تَصْنَعُونَ وَلَا هِيَ أَلَمَّا وَلَا فَالْخُرُوجَ بِهَا  
قَالُوا فَتَالَهُ عَزِّيزُ رَبِّكَ فَبَازِئِرَ الْمُسْلِمِينَ  
فَبَازِئِرَ الْمُسْلِمِينَ ثُمَّ رَجَعَ وَقَدْ نَزَلَ بَيْنَ  
أَصْحَابِهِ فِي حَتْمٍ وَتَقَرُّ وَتَقَرُّ فَأَمَّا بِنَاكُمْ  
ثُمَّ أَمَرَ بِسَفَاءٍ فَعُجِّلَ بِهِ زَيْبٌ وَمَا فَعُجِّلَ مِنْ  
الْحَرْبِ فَامْتَحَنَ فَتُورِبَ لَهُ يَوْمَهُ ذَلِكَ وَتَالَهُ  
فَبَازِئِرَ الْمُسْلِمِينَ وَبِئْسَ مَا تَصْنَعُونَ وَبِئْسَ  
مَا تَصْنَعُونَ ثُمَّ بَازِئِرَ الْمُسْلِمِينَ.

٥٢٣١- عَنْ لُصَاعَةَ بَعْثِي ابْنِ خُزَّالٍ لَقِيتُهَا  
قَالَ لَقِيتُ عَائِشَةَ وَسَأَلْتُهَا عَنْ النَّبِيِّ فَقَالَتْ  
عَائِشَةُ خَلَاةٌ حَبِيبَةٌ فَكَانَتْ سَائِلَهُ عَنِهَا وَإِذَا  
كَانَتْ تَلِدُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَتْ فَحَسْبُهُ كُنْتُ أُنَادِي لَهُ فِي سَعَاءِ مِنْ  
النَّاسِ وَأَوْ كَيْدٍ وَأَخْفَعُهُ فَإِنْ أَحْبَبَ شَرِبْتُ مِنْهُ  
٥٢٣٢- عَنْ عَائِشَةَ فَكَانَتْ كَمَا سَلَّمَ لِرَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَعَاءٍ يُرَكِّي  
أَقْلَامَهُ وَتِلْكَ عَزَائِمُهُ تَلِدُهُ حَبْلَةً فَيُشْرِيهِ عَشَاءً  
أَنْتَدُهُ عَشَاءً يَطْرُقُهُ خَلْفَهُ.

٥٢٣- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أبا سُرَيْبٍ السَّمْعَانِيَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ عَزَمَ عَلَى نَفْسِهِ أَنْ يَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَعْمَلْ بِمَا يَنْبَغِي لَهُ مِنْ عَمَلٍ فَإِنَّهُ يَكُونُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ.

FFI

شریت آپ کو پالیا۔

۵۲۳۴- زہرہ رضی جو لوہر گزر اس میں یہ ہے کہ جب آپ

۵۲۳۵- زہرہ رضی جو لوہر گزر اس میں یہ ہے کہ جب آپ کھانے سے فارغ ہوئے تو اس عورت نے ملان سمجھو وہیں کو اور صرف آپ کو پالیا گیا۔

۵۲۳۶- سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ کے سامنے عرب کی ایک عورت کا ذکر ہوا آپ نے ابو اسید کو حکم کیا پیام دینے کا انہوں نے پیام دیا وہ آئی اور نبی سادہ کے قلعوں میں اتری رسول اللہ نکلے اور اس کے پاس تھک رہے گئے جب وہاں پہنچے دیکھا تو ایک عورت ہے سر جھکا کر ہوئے آپ نے اس سے بات کی وہ بولی میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتی ہوں تم سے۔ رسول اللہ نے فرمایا تو نے اپنے تئیں پہا لیا مجھ سے (یعنی اپنی میں تھکے سے کچھ نہیں کرنے کا کہ لوگوں نے اس سے کہا تو جانتی ہے یہ کون شخص ہیں؟ وہ بولی نہیں میں نہیں جانتی۔ لوگوں نے کہا اللہ کے رسول ہیں اللہ کی رحمت اور سلام ہوں پر وہ تھک رہے تھے تھکے تھے نسبت کرنے کو وہ بولی میں بد قسمت تھی (جب تو میں نے پناہ مانگی آپ سے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتی کرنے والے کو عورت کی طرف دیکھنا درست ہے کہ سہل نے کہا پھر رسول اللہ اسی دن آنے اور نبی سادہ کے چہرے میں بیٹھے آپ اور آپ کے

فَعَزَّزْتُ مِنَ الذَّلِيلِ فِي تَوْرٍ فَلَمَّا أَتَى سَفَاةَ إِبِلِهِ

۵۲۳۴- عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ قَالِي أَبُو اسْمِيدٍ السَّاعِدِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَدَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَبِيلَهُ وَلَمْ يَقْنُ فَلَمَّا أَكَلَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ

۵۲۳۵- عَنْ سَهْلٍ فِي رَسُولِهِ ﷺ أَنَّهُ أَخْبَرَنِي وَقَالَ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ فَلَمَّا فَرَّغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الطَّعَامِ أَمَّا لَنَّهُ فَمَسَّتُهُ نَحْمَةً يَبْلُكُ

۵۲۳۶- عَنْ سَهْلٍ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ مِنَ الْعَرَبِ قَالَتْ أَنَا أَسْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ رَسَلًا إِلَيْهَا فَكَرَسَلَهَا فَقِيصَتْ عَرَسَتْ فِي أَحْمَرَ صِي سَاعِدَةٍ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّيَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى حَانَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا فَإِذَا امْرَأَةٌ مُتَكِنَةٌ رَأْسُهَا لَمَّا كَلَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّيَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَسْهَدُ بِاللَّهِ مَنَّكَ فَإِنْ قَدْ أَتَيْتُكَ مَنِي فَقَالُوا لَهَا ائْتِرِينَ مِنْ هَذَا مَقَالَتَا لَا فَقَالُوا هَذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّيَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ لِيَحْكُمَ فَقُلْتُ أَنَا كُنْتُ لِمَنْفَى مِنْ ذَلِكَ قَالَ سَهْلٌ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّيَّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ حَتَّى حَلَسَ فِي سَقِينَةٍ نَحْمَةٍ هَوَ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ قَالَ (( ائْتِرَا ))

(۵۲۳۶) کا کوئی ہے کہ اس حدیث سے یہ نکال کر رسول اللہ کے آہر شریف سے رکت لینا جائز ہے اور جس چیز کو آپ نے چھوایا نہ وہ سب حرام ہے اور ملک اور ملک سب نے اعلان کیا کہ جہاں آپ نے نماز کی گھر دھر میں وہاں نماز چھوایا رکت کے لیے اسی طرح اس بار میں جانا جس میں حضرت تھک رہے تھے وہاں ہی قسم میں ہے جو آپ نے اہل طحا کو اپنے چلے دینے تھے لوگوں کو کھانے کے لیے اور اپنا کچرا دیا تھا سبازہادی کے کھانے کے لیے اور قبر پر شاخیں لگادی تھیں اور ملتان کی بیٹی نے آپ کا بیڑا کھینچا کیا تھا اور آپ کے وضو کے پانی کو سب نے بدن پر سدا اور آپ کی شوق کو سدا پر لگایا اور اس کے اظہار محبت میں آج حدیثوں میں اور یہ واضح ہے اس میں کوئی شک نہیں۔ اجماع

اصحاب۔ پھر آپ نے فرمایا اسے سہل اہم کو پال۔ سہل نے کہا میں نے یہ بیالہ نکالا اور سب کو پالیا یہ حارم نے کہ سہل نے بیالہ نکالا ہم لوگوں نے بھی اس میں بی (برکت کے لیے)۔ پھر عمر بن عبد العزیز نے (اپنی خلافت کے زمانے میں یہ بیالہ سہل سے مالگ۔ سہل نے دے دید۔

۵۲۳- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے اسناد اس بیالہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہداء بنیہ اور پانی اور دودھ پلایا۔

باب: دودھ پینے کا بیان

۵۲۳۸- برادر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے مکہ سے مدینہ کو تو ایک چرواہا ملا اور آپ بیاتے تھے میں نے تھوڑا دودھ دیا اور لے کر آیا۔ آپ نے پیا یہاں تک کہ میں سمجھا میں آپ کو کافی ہو گیا۔

۵۲۳۹- برادر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ کو آئے تو سرفاق بن مالک نے آپ کا پیچھا کیا (شرکوں کی طرف سے) آپ نے اس کے لیے بد دعا کی اس کا گھوڑا وحشی گیا (یعنی زمین نے اس کو بکڑ لیا) تو وہ بولا آپ میرے لیے دعا کیجئے میں آپ کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ آپ نے دعا کی (اس کو مہلت ملی)۔ پھر آپ بیاتے ہوئے اور کبریوں کا ایک چرائے والا ملا وہ بکڑ لے کر آپ کے لیے بیالہ لے کر تھوڑا دودھ آپ کے لیے دیا وہ لے کر آیا آپ نے پیا یہاں تک کہ میں سمجھا میں آپ کو کافی ہو گیا۔

يَسْتَهْلُ) قَالَ فَأَخْرَجْتُ لَهُمْ هَذَا الْقَدَحَ فَأَسْتَهْلُهُمْ يَوْمَئِذٍ قَالَ أَبُو حَازِمٍ وَأَخْرَجَ ثَابِتٌ يَسْتَهْلُ فَلَوْلَ الْقَدَحُ فَخَرْنَا فِيهِ قَالَ ثُمَّ مَسُوهُ غَدَا ذَلِكَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَوَضَعَهُ لَدَى وَهْبٍ رُوِيَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ يَسْتَهْلُ قَالَ ((يَسْتَهْلُ بِهَا سَهْلٌ))

۵۲۳۷- عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ بِقَدَحِي هَذَا الْفَرْثَ كَلَّةً فَفَعَلْتُ وَالْقَيْدَ وَالنَّعَاءَ وَالنَّيْنَ

باب: جواری شرب اللبن

۵۲۳۸- عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ لَمَّا خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ مَرُّنَا بِوَرَاثٍ وَأَخْرَجَ عَطِيسٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَلَّيْتُ لَهُ كَلَّةً مِنْ لَبَنٍ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ.

۵۲۳۹- عَنْ أَبِي بَكْرٍ يَقُولُ أَمَّا أَفْئِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَأَتَيْتُهُ مَرَّةً فَبُنْ مَالِكٌ ثُمَّ خَفَعْتُمْ قَالَ فَخَدَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَاحَتُ فَرَسُهُ فَقَالَ ادْعُ إِلَيَّ وَلَا أَهْرُكُ قَالَ فَخَدَا اللَّهُ قَالَ فَعَطِيسٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِوَرَاثٍ عَمِ فَخَلَا أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ فَأَخَذْتُ قَدَحًا فَحَلَّيْتُ فِيهِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّةً مِنْ لَبَنٍ فَأَتَيْتُهُ بِهِ فَشَرِبَ حَتَّى رَضِيتُ.

(۵۲۳۸) کہہ دوئی ہے کہ ان چاروں کا مالک کا فرشتہ ہو گا اور اس کا دل لے لے کر سب سے پہلے آپ کے پیچھے سے مارا جائے گا اور آپ کے حاکم میں یہ امر دستور کے خلاف ہو گا۔

۵۲۴۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس وقت کہ رسول اللہ ﷺ بیت المقدس میں لائے گئے تو آپ کے پاس دو پیالے آئے ایک میں شراب تھا اور ایک میں دودھ۔ آپ نے دونوں کو دیکھ کر دودھ کا پیالہ لے لیا۔ حضرت جبرائیل نے کہا شراب اس خدا کا جس نے تم کو فطرت کی پاداشت کی (یعنی اسلام کی اور استقامت کی) کہ اگر تم شراب کو پیئے تو تمہاری امت گمراہ ہو جائی۔ (اس حدیث کا بیان کتاب الامان میں گمراہ۔)

۵۲۴۱- ترجمہ: وہی جواب پر گزرا۔

باب: برتن کو ڈھانپ دینے اور باتوں کا بیان  
۵۲۴۲- ابو حمید ساعدی سے روایت ہے میں رسول اللہ کے پاس ایک پیالہ دودھ کا لایا صحیح سے (تقیق ایک مقام ہے وادی عقیق میں) جو ڈھانپا ہوا تھا آپ نے فرمایا تو نے اس کو ڈھانپا کیوں نہیں ایک گھڑی ہی آڑی اس پر رکھ دینا (اگر ڈھانپ نہ تھا کہ ابو حمید نے کہا آپ نے حکم کیا رات کو منگ میں ذات لگا دینے کا اور روزواروں کو بند کرنے کا۔)

۵۲۴۳- ترجمہ: وہی جواب پر گزرا۔

۵۲۴۴- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے پانی مانگا۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کو نیچہ پلاؤں؟ آپ نے فرمایا چھو دو دو تا تیر اور ایک پیالہ فیضہ کا لایا۔ آپ نے فرمایا تو نے اس کو ڈھانپا کیوں نہیں ایک گھڑی ہی آڑی رکھ دینا پھر اس کو پیا آپ نے۔

۵۲۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا لَبَّى أَسْرَى بِهِ الْوَلَدَاءُ بِقُدْحٍ مِنْ سَبْرٍ وَلَمَّا تَغَطَّى رِجْلَيْهَا فَأَمَرَ الْكَلْبَ فَقَالَ لَهُ حَبْرُ بْنُ عَلِيٍّ اتَّقِ اللَّهَ الْخَنَازِيرَ إِنَّهُ الْذِي هَذِهِ الْبَيْطَةُ لَوْ أَحَدَتْ لَحُمَرُ عَوَتْ أَفْئَتًا.

۵۲۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَمِ بِسَبْرٍ وَكَفَّرَ بِرِجْلَيْهَا.

باب في شرب السَّبْذِ وَتَحْصِيرِ الْبَاءِ

۵۲۴۲- عَنْ أَبِي حَنِيمَةَ السَّاعِدِيِّ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُدْحٍ لَبَّى بِهِ أَفْرَحُ بْنُ مَحْمُودٍ فَقَالَ (( أَلَا حَبْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَلَوْ تَغَرَّضَ عَلَيْهِ غَوْدًا )) قَالَ أَوْ حَنِيمَةَ إِنَّهُ أَمَرَ بِالنَّاسِ أَنْ يُكَاثِبُوا وَبِالنَّوَابِ أَنْ تَقُولُوا لَيْلًا.

۵۲۴۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَحْمَرُ بْنُ حَنِيمَةَ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ لَمَّا لَبَّى النَّبِيَّ ﷺ بِقُدْحٍ لَبَّى بِهِ بَيْتُهُ قَالَ وَكَلِمَ يَذْكُرُ زَكْرِيَّا قَالَ أَوْ أَبُو حَنِيمَةَ بِاللَّيْلِ

۵۲۴۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَسْتَسْقَى فَقَالَ زَكْرِيَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَسْقِيكَ لَبْدًا فَقَالَ (( عَلَيَّ )) قَالَ فَخَرَجَ حَبْرُ بْنُ عَلِيٍّ فَجَاءَ بِقُدْحٍ فِيهِ سَبْذٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( أَلَا حَبْرُ بْنُ عَلِيٍّ تَغَرَّضَ عَلَيْهِ غَوْدًا قَالَ فَخَرَّبَ ))

۵۲۴۵- عَنْ حَامِرٍ قَالَ جَاءَهُ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ شَرٌّ مُسْتَبِطٌ يَدْعُكَ مِنَ اللَّحْرِ مِنَ الْفَيْعِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَا حَمْرُكَ وَلَوْ نَعْرَضَ عَلَيْهِ غُوثًا))

۵۲۴۵- حضرت حمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص جس کو ابو حمید کہتے تھے قلعے سے ایک دودھ کا پیالہ لایا آپ نے فرمایا تو نے اس کو ڈھانپا کیوں نہیں کاٹش ایک گھڑی سی مڑی رکھ دیتا۔

۵۲۴۶- عَنْ حَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((عَطُّوا الْإِنَاءَ وَأَوْتُوا لِسْفَاءَ وَأَعْلَقُوا النَّاسَ وَأَعْلَقُوا السُّورَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَخْلُفُ مَقَامًا وَلَا يَفْضَحُ نَامًا وَلَا يَكْتُمُ إِثْمًا فَإِنْ لَمْ يَحْضُ أَحَدُكُمْ إِلَّا أَنَا نَعْرَضُ عَلَى الْإِنَاءِ غُوثًا وَيَذْكُرُ اسْمَ اللَّهِ فَلْيُفْعَلْ فَإِنَّ الْقَوْسِيْفَةَ تَضُرُّ عَلَى أَهْلِ الْاِثْمِ يَنْتَهَمُ وَلَمْ يَذْكُرْ فَلْيَبْئُتْ فِي حَلِيهِمْ وَأَعْلَقُوا النَّاسَ))

۵۲۴۶- حمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احباب دو برتن کو اور ڈالت لگا دو ملک کو اور بند کر دو دروازوں کو اور بچھا دو چرائی کو کیونکہ شیطان ملک نہیں کھنڈ کر دیتا اور دروازہ نہیں کھنڈ کر دیتا اور برتن نہیں کھنڈ کر دیتا۔ پھر اگر تم میں سے کسی کو کھنڈ لے کر ایک گھڑی کے اسی کو آزار رکھ لے اور اللہ کا نام لے کر اس لیے کہ چوبیسالوں کے گرجا رہی ہے (چرائی) جی کھینچ کر آگ لگا دیتی ہے۔ قصہ کی روایت میں دروازہ بند کرنے کا ذکر نہیں ہے۔

۵۲۴۷- عَنْ حَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((وَأَعْلَقُوا الْإِنَاءَ أَوْ حَمُّوا الْإِنَاءَ)) وَلَمْ يَذْكُرْ نَعْرَضُ عَلَى الْإِنَاءِ

۵۲۴۷- ترجمہ وہی جو لوہے پر گزرا اس روایت میں آخری گھڑی رکھنے کا ذکر نہیں ہے۔

۵۲۴۸- عَنْ حَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَلِّفُوا الْقَابَ فَذَاكَ يَسْتَلِي حَبِيبَتِ مَلِيحَةٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَانَ ((وَحَضَرُوا الْآبِيَةَ وَقَالَ تَضُرُّ عَلَى أَهْلِ الْاِثْمِ لِيَابَهُمْ))

۵۲۴۸- ترجمہ وہی جو لوہے پر گزرا

۵۲۴۹- عَنْ حَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((وَالْقَوْسِيْفَةُ تَضُرُّ عَلَى أَهْلِ الْاِثْمِ))

۵۲۴۹- ترجمہ وہی جو لوہے پر گزرا

۵۲۵۰- عَنْ حَامِرٍ فِي حَدِيثٍ مِنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا كَانَ خُجُّ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَتُمْ لَفِكُوا حَبِيبَتَكُمْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ حَبِيبًا فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَعَلَوْهُمْ وَأَعْلَقُوا الْقَوَابَ وَأَذْخَرُوا

۵۲۵۰- حمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رات کی تاریکی آجائے یا شام ہو تو اپنے بچوں کو مست لگتے ہو اس لیے کہ شیطان اس وقت گھل جاتے ہیں پھر جب ایک گھڑی رات گزر جائے تو ان کو چھوڑ دو اور دروازے بند کر لو اور اللہ تعالیٰ کا نام لو اس لیے کہ شیطان بند



دو دن سے نہیں کھانا کھاتا اور اپنی منگھلیوں پر ڈاٹ لگا دیا اور اللہ عزوجل کا نام لے کر اور اپنے رتھوں کو چھاپ دیا اور اللہ کا نام لوگا کر کوئی پرستش نہ کی۔ جسے تو ان پر آڑا چھوڑ دیا اور وہ اپنے رتھوں کو چھاپا۔

۵۴۵۱۔ ترجمہ دی جوائے گزرو

۵۲۵۴- ترجمہ دینی جواور گزرد

۵۳۵۳- جاہر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے جانوروں کو مسٹ چھوڑ دو اور بچوں کو جب آفتاب ڈوبے یہاں تک کہ عشاء کی چڑھائی جاتی رہے کیونکہ وہ شیاطین جیسے جاتے ہیں آفتاب ڈوبتے ہی عشاء کی تاریکی جاتے تک۔

۵۴۵۴- ترجمہ وقتِ جوانی کے گزرا۔

۵۴۵۵- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے  
 سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جابر بن عبد اللہ چاہا اور ملک  
 بندہ کرو اس لیے کہ سالی میں ایک راستا اس کی ہوئی ہے جس میں وہا  
 اتنی ہے بحر و وہا جو جابر بن عبد اللہ چاہا پانی ہے یا ملک کھلی پانی ہے اس میں  
 سا جاتی ہے۔

۵۴۵۶۔ ترجمہ روحی جو لوہے گزرا اس میں یہ ہے کہ سال میں ایک

اسْمَ اللَّهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَقْضِي بَيْنَهُمَا مُعَلِّقًا  
وَأَوْحُوا لِقَوْمِكُمْ وَأَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَخَشَعُوا  
أَصْوَارَكُمْ وَأَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ وَلَوْ أَنْ تَعْرِضُوا  
عَلَيْهَا فَبَيْنَا وَأَلْقُوا مَصَابِعَكُمْ».

٥٢٥١- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَمَحَرَّمًا مَعَ الْحَمْرِ عَطَا، بِمَا أَنَّهُ لَا يَقُولُ (وَأَذْكَو) وَالْأَسْمَاءُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ).

٥٢٥٢ - عن أبي شريح بهذا الحديث عن  
عطاء وعمر بن الخطاب رضي الله عنهما

٥٢٥٣- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «لَا تَوَلُّوا هَوَاسِكُمْ وَمِيتَانَكُمْ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ لُحْمَةُ الْعِثَاءِ لِأَنَّ الشَّيَاطِينَ تَتَّبِعُ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتَّى تَذْهَبَ لُحْمَةُ الْعِثَاءِ»

٥٢٥٤- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَوُ حَدِيثَ زُهَيْرٍ.

٥٢٥٥- عَنْ حَامِرِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ سَمُوحَةُ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ «عَطُوا الْبَنَاءَ وَأَوْشُوا  
السَّيِّئَةَ فَإِنَّ فِي السَّيِّئَةِ ثَلَاثَةَ بَرٍّ قِيَامُ الْبَنَاءِ  
يَعْمُرُ بِإِيَّاهُ» كَسَرَ عَلَيْهِ عَطَاؤُهُ أَوْ سَقَاؤُهُ كَسَرَ  
قَالَهُ وَكَذَلِكَ قَالَ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ مُرْتَابًا.

٥٢٥٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: هَذَا أَمَانٌ بِمِثْلِهِ

(۵۵) بہرہہ جو کوئی اس برحق سے کھانے میں سے کھاتا ہے اس حال میں سے چتا ہے اس کو دیا نہ جاتی ہے کسی طرح لوگوں کو دیا نہیں جاتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ عجمی بھی پانی پوا کے فلوہ سے دیا نہیں ہوئی اور اس کی دلیل یہ ہے کہ دیکھ یہ وہ اور ایک قرآنی کوہرہ سے آدمی متعلق کرتے ہیں اور پھر بعضوں کو دیا ہوئی ہے بعضوں کو نہیں ہوئی۔ ایک حدیث سے انکار اور عجم وہاں مصلحہ و دولت سر ہے جس اور اس کے واسطے بہت سی خاک دیر ہے۔ چنانچہ اگرچہ تاریخ ایک ایک طے کھائے اس معلوم نہیں ہوئی جس پر پورا پورا حلیہ میں نہ ہو سکے۔ بعض کہتے ہیں کہ وہاں لہرے اور اس سے گرج تھوہاں طے پانی کا فلوہ سے اور بعض پانی کو گرم کر کے چار کو بھوں اور دے میں نکال کر پیا جائے۔ بعض کہتے ہیں کہ وہاں لہرے اور اس سے گرج تھوہاں طے پانی کا فلوہ سے اور بعض پانی کو گرم کر کے چار کو بھوں اور دے میں نکال کر پیا جائے۔ بعض کہتے ہیں کہ وہاں لہرے اور اس سے گرج تھوہاں طے پانی کا فلوہ سے اور بعض پانی کو گرم کر کے چار کو بھوں اور دے میں نکال کر پیا جائے۔

دن دہاترقی سے جو لیتے کہ کہ ہڈے ملک میں لحم کے وگ  
کانون لول میں اس سے بچتے ہیں (کانون لول وہ مینہ ہے جب  
آداب برج قوس کے چلے آجاتا ہے اور کانون طانی وہ مینہ ہے  
جو لول میں آتا ہے۔

۵۲۵۷- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا تم چھوڑ دو انکار کو اپنے گھروں میں جب سونے لگو۔

۵۲۵۸- ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رات کو کہہ دے  
مبارک میں کسی کا گھر چل گیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کو اس کی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا اے آگ جہادی دشمن ہے جب  
سونے لگو اس کو بجھا دو۔

باب: کھانے اور پینے اور سونے کے آداب

کایان

۵۲۵۹- حدیث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم جب رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانا کھاتے تو اپنے ہاتھ نہ دلاتے  
جب تک آپ شروع نہ کرتے اور ہاتھ نہ دلاتے ایک بار ہم آپ  
کے ساتھ کھانے پر موجود تھے ایک لڑکی آئی دوڑتی ہوئی بیٹے  
کوئی اس کو ہلک رہا ہے اور اس نے اپنا ہاتھ کھانے میں ڈال دیا  
آپ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک منور آیا دوڑتا ہوا آپ نے اس

میں نہیں گراں کے کہہ دے دیر یا کوئی کو گھر میں بھی لڑکے دوڑوں پر چڑھیں گے اس کا کہہ دو کہیں لڑکی چلے کو اب ابی زمر  
کہہ حک کے صحن پر لگا دو سو گھیس۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ گوشت کے کدے سے یہ لڑکی ہے بعض کہتے ہیں لڑکیوں کے کدے سے۔ بعض کہتے  
ہیں کہ ہر ایک آدمی کے جسم میں زہر ہوتا ہے اور جب چھل جائے اور خون میں ل جائے تو کار نکاح شریعہ اور اسلام ہے۔ اللہ اعلم بالصواب  
(۵۲۵۹) تو رسول نے کہا اس حدیث سے ہے کہ کھانے سے پہلے ہم اللہ کہنا پاتے اور پھر یہ کہ یہ کھانے کا جو بھل گیا ہو وہ بھی  
میں کہہ کرے اور جو ضرر میں ہم اللہ کہنا بھل جائے اور کھانے میں یا آدے تو قسم اللہ اولہ و آخرہ کہ یہ لے اور جتنا بھی ہم اللہ  
کہتے کا کاش نہیں ہے اب ٹھیک مذہب جس پر ہم اور علماء ہیں سلف اور خلف کے ہم شریعت اور فقہاء اور حکماء ہیں وہ ہے کہ یہ حدیث اور حدیثیں

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنْ شَرْبِ الْخَمْرِ وَنَهَى  
وَرَأَى فِي أَهْلِ مَدْيَنَةَ قَالَ الْكَلْبُ فَلَمَّا جَاءَهُمْ  
عَشْنَا نَقُولُ ذَلِكَ فِي كَانُونِ الْوَلَدِ.

۵۲۵۷- عَنْ أَنَسٍ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ  
(لَا تَقْرَحُوا الشَّرَّاءَ لِي تَبُودَكُمْ حِينَ تَقَامُونَ).

۵۲۵۸- عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
أَقْبَعَهُ بِالْمَدِينَةِ مِنَ الْكَلْبِ فَلَمَّا جَاءَتْهُ رُسُلُهُ  
فَقَالَ بَيْنَهُمْ قَالَ ((إِنَّ هَذِهِ الشَّرَّاءُ إِنَّمَا هِيَ  
عَذْوُكُمْ فَإِذَا بَيْنَهُمْ فَاطْفِقُوا هَكَمَ)).

بَابُ آدَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

وَأَحْكَامُهَا

۵۲۵۹- عَنْ حَدِيثِهِ قَالَ كُنَّا إِذَا خَصَرْنَا مَعَ  
النَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لَمْ يَنْصَبْ أَكُونَا حَتَّى يَبْدَأَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْصَبُ بَيْنَهُ  
وَبَيْنَا خَصَرًا مِمَّا بَرَزَ طَعَامًا فَمَضَتْ حَارِبَةٌ  
كَتَافَهَا فَتَضَعُ يَدَهَا فِي طَعَامِ  
وَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهَا ثُمَّ خَافَ أَهْلُ الْبَيْتِ

۱. کانون اول طانی وہ مینہ ہے اور کانون لول وہ مینہ ہے۔

۲. عربی مینہ کا نام رسول اللہ میں آتا ہے۔

کا ہاتھ قلم لیا پھر فرمایا کہ شیطان اس کھانے پر قدرت پاتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا نہ جائے اور وہ ایک لڑکی کو لایا اس کھانے پر قدرت حاصل کرنے کو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ شیطان کا ہاتھ میرے ہاتھ میں ہے اس لڑکی کے ہاتھ کے ساتھ۔

كَانَ مَا تُدْفَعُ فَأَحَدٌ بَيْنَهُمَا رَسُولٌ مِّنَ اللَّهِ ﷺ (( إِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْجُلُ الْفُتَمَاءَ أَن لَّا يَذْكُرُوا سَمِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَإِنَّ جَاءَ بِهِدَى الْخَبْرِيَّةَ لَيَسْجُلَنَّ بِهَا فَأَخَذَتْ يَدَهَا فَجَاءَ فَجَاءَ الْغُرَابِيُّ لَيَسْجُلَنَّ بِهِ فَأَخَذَتْ بِيَدِهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ يَدُهُ فِي يَدِي مَعَ يَدِهَا ))

۵۲۶۰- ترجمہ وہی جوا پر گزرا اس میں پہلے گنوار کے آنے کا ذکر نہیں ہے اور آخر حدیث میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر آپ نے اللہ کا نام لیا اور کھایا۔

۵۲۶۰- عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ كُنَّا إِذَا دُفِينَا مَعَ رَسُولٍ مِّنَ اللَّهِ ﷺ فِي مَلْعَمٍ فَذَكَرْنَا بِمَعْنَى حَبِيبِ أَبِي مُعَاوِيَةَ وَقَالَ (( كَانَمَا نَطْرُقُ )) وَقَدْ نَمِ سَمِيءٌ لِّلْغُرَابِيِّ فِي سَبِيحِهِ قُلُوبُ الْمَنَارِيَةِ وَإِذَا مِ أَحْمَرُ الْخَبْرِيَّةِ ثُمَّ ذَكَرْنَا مَعَهُ قَوْلَهُ وَأَكْلَ ۵۲۶۱- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهِذَا الْإِسْنَادَ وَقَدْ نَمِ سَمِيءٌ الْمَنَارِيَةِ قُلُوبُ الْمَنَارِيَةِ

۵۲۶۲- چارہ رخی اللہ عزہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آدمی اپنے گھر میں جاتا ہے پھر گھر میں گھومتے وقت اور کھاتے وقت اللہ عزوجل کا نام لیتا ہے تو شیطان (اپنے رفیقوں اور دوسرے چاہداروں سے) کہتا ہے نہ تمہارے رہنے کا یہاں ٹھکانہ ہے نہ کھانا ہے اور جب گھر میں گھومتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے تمہیں رہنے کا تو ٹھکانہ مل گیا اور جب کھاتے وقت بھی اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے تمہارے رہنے کا بھی ٹھکانہ ہوا اور کھانا بھی ملا۔

۵۲۶۲- عَنْ حَازِمِ بْنِ عَدِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَجَّهَ اللَّهُ عَلَيْهِمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ (( إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَيْتَهُ فَذَكَرَ اللَّهَ عِندَ دُخُولِهِ وَعِندَ طَعَامِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ لَا فَيْتَ لَكُمْ وَلَا عِشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ قَلَمٌ يَذْكُرُ اللَّهُ عِندَ دُخُولِهِ قَالَ الشَّيْطَانُ أَذَوَّكُمُ الْمَيْمِيتَ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرْ اللَّهُ عِندَ طَعَامِهِ قَالَ أَذَوَّكُمُ الْمَيْمِيتَ وَالْعِشَاءَ ))

۵۲۶۳- ترجمہ وہی ہے جوا پر گزرا

۵۲۶۳- عَنْ حَازِمِ بْنِ عَدِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ بِمَعْنَى حُذَيْفَةَ أَبِي عَالِمٍ إِذَا

تو شیطان کے کھانے کے باب میں آئیں وہ سب اپنے ظاہر پر حملہ ہیں اور شیطان کھاتے اس لیے کہ مٹایا یہ عمل کس ہے اور شرارت سے اس کا اندھ نہیں کیا ہے بلکہ اوجہ کیا تو واجب ہے قبول کرنا اس کا اور اعتقاد رکھنا اس پر۔ اجماعی فقہاء

أَنَّهُ قَالَ (( وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ سَمِعَ اللَّهُ عَنْهُ طَعَامَهُ  
وَإِنْ لَمْ يَذْكُرْ سَمِعَ اللَّهُ عَنْهُ ذُخُولَهُ ))

۵۲۶۵- عن حماد بن عمار عن رسول الله ﷺ قال  
(( لَا تَأْكُلُوا بِالْإِسْمَاعِيلِيِّينَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ بِأَكْلِكُمْ  
بِالْإِسْمَاعِيلِيِّينَ ))

۵۲۶۵- عن حماد بن عمار عن رسول الله ﷺ  
قال (( إِنْ أَكَلْتُمْ مِنْهُ لَمْ يَكُنْ بِكُمْ شَيْءٌ مِنْهُ وَإِنْ  
شَرِبْتُمْ مِنْهُ لَمْ يَكُنْ بِكُمْ شَيْءٌ مِنْهُ ))

۵۲۶۶- عن أنس بن مالك عن رسول الله ﷺ  
قال (( لَا تَأْكُلُوا مِنْهُ ))

۵۲۶۷- عن عبد الله بن عمر عن رسول الله ﷺ  
قال (( لَا تَأْكُلُوا مِنْهُ ))

۵۲۶۸- عن أنس بن مالك عن رسول الله ﷺ  
قال (( لَا تَأْكُلُوا مِنْهُ ))

۵۲۶۹- عن أنس بن مالك عن رسول الله ﷺ  
قال (( لَا تَأْكُلُوا مِنْهُ ))

۵۲۷۰- عن أنس بن مالك عن رسول الله ﷺ  
قال (( لَا تَأْكُلُوا مِنْهُ ))

۵۲۷۱- عن أنس بن مالك عن رسول الله ﷺ  
قال (( لَا تَأْكُلُوا مِنْهُ ))

۵۲۷۲- عن أنس بن مالك عن رسول الله ﷺ  
قال (( لَا تَأْكُلُوا مِنْهُ ))

۵۲۷۳- عن أنس بن مالك عن رسول الله ﷺ  
قال (( لَا تَأْكُلُوا مِنْهُ ))

۵۲۷۴- عن أنس بن مالك عن رسول الله ﷺ  
قال (( لَا تَأْكُلُوا مِنْهُ ))

۵۲۷۵- عن أنس بن مالك عن رسول الله ﷺ  
قال (( لَا تَأْكُلُوا مِنْهُ ))

اللہ ﷻ کی گود میں تھا (کیونکہ آپ نے عمر کی اس سلا سے نکال دیا تھا) اور میرا تھ پیالہ میں سب طرف کھوم رہا تھا آپ نے فرمایا اے لڑکے! ان کا نام لے اور وہ اپنے ہاتھ سے کھا اور جو پاس ہو دوسرے کھا۔

۵۲۷۰- عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھایا تو میں نے پیالہ کے سب کناروں سے گوشت لینا شروع کیا آپ نے فرمایا اپنے پاس کی طرف سے کھا۔

۵۲۷۱- حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مع کما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محکم کے منہ کو اٹ کر پیئے سے (ایسے نہ ہو کوئی کیزو غیر وہ نہ میں چلا جاوے۔)

۵۲۷۲- ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مع کما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشکوں کو اٹ کر لان کے منہ سے پانی پیئے۔

۵۲۷۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرے۔

باب: کھڑے ہو کر پانی پینے کا بیان

۵۲۷۴- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مع کما کھڑے ہو کر پیئے۔

۵۲۷۵- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے مع کما کھڑے ہو کر پانی وغیرہ پینے سے۔ قتادہ نے کہا ہم نے کہا اور کھڑے ہو کر کھانا کھایا؟ انس نے کہیں تو اور زیادہ برا ہے۔

۵۲۷۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں قتادہ کا قول نہ کرنا چاہیے۔

فَالْيَوْمَ نَبِيٌّ حَسْبُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ يَدِي فُطِيمٍ فِي الصُّخْرَةِ فَقَالَ لِي (يَا غُلَامُ سَمِّ اللَّهَ وَكُلْ بِمِيزَانٍ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ)»

۵۲۷۰- عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَحَضَّتْ أَحَدًا مِنْ لَحْمٍ خَوَّلَ الصُّخْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (كُلْ مِمَّا يَلِيكَ)»

۵۲۷۱- عَنْ مُزَاحِرَةَ بْنِ عُرَيْشٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَجَدَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَعْيَانِهِمْ فَأَمْسَتْ

۵۲۷۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حُضَابِ ثَمَنِيَّةٍ أَنْ يَشْرَبَ مِنْ أَلْوَعِيهَا.

۵۲۷۳- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا إِسْنَادٍ وَفَلَّهَ ذَلِكَ أَنَّهُ قَالَ وَاسْتَدْبَرَهَا أَنْ يَقْلَبَ رَأْسُهَا ثُمَّ يَشْرَبَ مِنْهُ

بَابُ تَحْرِيمِ الشُّرْبِ قَائِمًا

۵۲۷۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَلَّمَ وَحَرَّ عَنْ الشُّرْبِ قَائِمًا

۵۲۷۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَلَّمَ أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حُضَابِ ثَمَنِيَّةٍ أَنْ يَشْرَبَ مِنَ الْوَعِيَّةِ فَإِنَّمَا قَالَ قَتَادَةُ فَقَدْ قَالَ كُلُّ قَتَانٍ فَإِنَّ أَشْرَ لَوْ أَحْبَبْتُ

۵۲۷۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَلَّمَ بِعَيْنَيْهِ وَتَمَّ نَذْرَهُ قَوْلَ قَتَادَةَ

۵۲۷۷- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے مع کیا رسول

اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر پیتے تھے۔

۵۲۷۸- ترجمہ وحی جو نوچ کر لڑا۔

۵۲۷۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا کوئی تم میں سے کھڑا ہو کر نہ پئے اور جو بھلے سے پی لے کر قے کر ڈالے۔

۵۲۸۰- ابن عباسؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو

زحرم کا پانی پایا اور آپ کھڑے تھے۔

۵۲۸۱- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول

اللہ ﷺ نے زحرم کا پانی ایک ڈول سے پیا کھڑے ہو کر۔

۵۲۸۲- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

نے زحرم میں سے پیا کھڑے ہو کر۔

۵۲۸۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے

رسول اللہ ﷺ کو زحرم کا پانی پایا آپ نے پیا کھڑے ہو کر اور پانی

مالک کے پاس۔

۵۲۸۴- ترجمہ وحی جو نوچ کر لڑا۔

۵۲۷۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَزَحَ عَنْ فَطْرَبٍ فَأَمَّا

۵۲۷۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ امْتْرَبٍ فَأَمَّا

۵۲۷۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَا يَمْشِيَنَّ أَحَدُكُمْ

۵۲۸۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ مِنْ زَمْرَةٍ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ.

۵۲۸۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرِبَ

مِنْ زَمْرٍ مِنْ ظُلُمٍ مَبْهًا وَهُوَ قَائِمٌ.

۵۲۸۲- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْرٍ وَهُوَ قَائِمٌ.

۵۲۸۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْرَةٍ فَشَرِبَ

قَائِمًا وَاسْتَسْفَى وَهُوَ حَيْدُ الْبَيْتِ.

۵۲۸۴- عَنْ شُعْبَةَ بْنِ أَبِي سَلَاةٍ وَهُوَ خَدِيجٌ

فَأَمَّا بَنُو

بَابُ تَحْرِيقِ النَّفْسِ فِي نَفْسِ الْإِنْسَانِ

وَأَسْتِحْبَابِ النَّفْسِ لِلْأَخْلَاقِ الْإِنْسَانِ

۵۲۸۵- عَنْ أَبِي خَذَّافَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ

ﷺ نَهَى أَنْ يَتَمَسَّعَ فِي الْإِنْسَانِ.

۵۲۸۶- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْفُسُ فِي الْإِنْسَانِ ثَلَاثًا.

۵۲۸۷- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْفُسُ فِي

باب پانی پینے میں برتن کے اندر سانس لینا مکروہ ہے

اور باہر مستحب ہے۔

۵۲۸۵- امام قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

نے مع کیا برتن کے اندر سانس لینے سے۔

۵۲۸۶- انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ تین بار سانس لیتے برتن

میں (یعنی پینے میں برتن کے باہر یعنی تین گھونٹیں پیتے تھے)۔

۵۲۸۷- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

ﷺ پینے میں تین بار سانس لیتے اور فرماتے ایسا کرنے سے غیب

میری ہوئی ہے اور میں ابھی ہے پانچواں ہے ستر بتائی ہوئی ہے  
اور پانی اچھی طرح ختم ہوتا ہے۔ اس نے کہا میں بھی پانی پیتے  
میں تین ہارساں لیتا ہوں۔

۵۲۸۸- ترجمہ انی جو لوہ پر گزرا

شَرِبْتُ لَقَدْ وَبَوْنُ لَإِنَّ لَرُومِي وَتَوَا  
وَأَقْرَأُ ۝ قَالَ أَسْرَ مَا لَاقَيْتُمْ فِي الشَّرِبِ  
لَقَدْ

۵۲۸۸- عَنْ أَبِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بَيْنَهُ وَفَالِ  
فِي الْإِنَاءِ

بَابُ اسْتِخْبَابِ إِدَارَةِ السَّاءِ وَالْمَلَنِ وَ  
نَحْوَهُمَا عَلَى يَمِينِ الْمُتَعَبِدِ

۵۲۸۹- عَنْ أَبِي بَنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى بَنِي  
قَدِيبٍ بِسَاءٍ وَمِنْ بَيْتِهِ أَفْرَاسِي وَعَمْرٍ وَسَارِو  
ثُمَّ بَكَرَ فَشَرِبَ ثُمَّ أَطْعَمَ الْأَفْرَاسِيَّ رَضِيَ  
«الْأَمِينُ فَالْأَمِينُ»

باب : دودھ پلانی یا کوئی چیز شروع کرنے والے کے  
دائیں طرف سے تقسیم کرنا

۵۲۸۹- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ  
ﷺ کے پاس دودھ آیا جس میں پانی ملا تھا۔ آپ کے دائیں طرف  
ایک دیہاتی شخص تھا اور بائیں طرف ابو بکر صدیقؓ تھے آپ نے  
دودھ پیا بکر دیہاتی شخص کو دیا اور فرمایا دائیں طرف سے شروع کرنا  
چاہیے بکر دائیں طرف سے (اگرچہ دائیں طرف وہ شخص ہو جو  
بائیں طرف والے سے رتبہ میں کم ہو)۔

۵۲۹۰- حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ مدینہ  
تخریف لے آئے اس وقت میں دس برس کا تھا اور آپ نے وفات  
پائی اس وقت میں میں دس برس کا تھا اور میری ماںیں رحمت دلا تیں مجھ  
کو آپ کی خدمت کرنے کی۔ آپ ہمارے گھر میں آئے ہم نے  
آپ کے لیے ایک پلی ہوئی بکری کا دودھ دیا اور گھر میں ایک  
کتوں تھا اس کا پانی اس دودھ میں ملا یا جناب رسول اللہ نے اس کو  
پیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا اب ابو بکر کو شیخہ وہ آپ کے بائیں طرف  
بیٹھے تھے آپ نے ایک دیہاتی کو دیا جو آپ کے دائیں طرف بیٹھا  
تھا اور فرمایا اپنے سے شروع کرنا چاہیے پھر بائیں سے۔

۵۲۹۱- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں آئے اور پانی ملا ہم نے بکری  
کا دودھ دیا پھر اس میں پانی ملا یا اپنے اس کو میں سے اور رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا آپ نے پیا اور ابو بکر آپ کی بائیں

۵۲۹۰- مِنْ أَبِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَبِمِ  
أَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا مَنْ  
عَلَيْهِ وَنَدَبَ وَأَنَا لَمْ أَعْرِضْ وَتَوَكَّنَ أَهْلِي  
نَحْنُ عَلَى عِدَّتِهِ وَدَخَلَ عَلَيْنَا دَارَنَا فَخَبَأَ  
لَهُ مِنْ خَلْفَةِ دَابِحٍ وَشِيبَ لَهُ مِنْ بَنِي لَدُنْكَ  
فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقَالَ لَمْ أَعْرِضْ وَأَبُو بَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ يَا رَسُولَ  
لَهُ أَطْعَمَ لَنَا بَكْرٌ فَأَطْعَمَهُ أَفْرَاسِي عَنْ بَيْتِهِ  
وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «الْأَمِينُ فَالْأَمِينُ»

۵۲۹۱- عَنْ أَبِي بَنِ مَالِكٍ تَخَلَّصْتُ فَإِنَّ أَتَا  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي دَارِنَا فَأَمْسَكَنِي فَجَلَّيَا لَهُ  
خَدَاةً ثُمَّ مَسَّحَهُ مِنْ مَاءٍ بَرِي عِنْدَهُ فَإِنْ فَأَطْعَمَنِي  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ





ﷺ (( إِذَا أَكَلْتُمْ أَحَدَكُمْ مِنَ الطَّعَامِ فَلَا يَمْسُحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يَلْعَقَهَا ))

۵۲۹۶- عن زكري بن محمد بن مالك عن أبيه قال: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ فَلَمَّا كَانَ زَيْدٌ يَسْتَحْزِنُ ابْنَ حَتْمٍ الْكَلْبَ وَقَالَ لَزَيْدٍ أُمِّي حَتْمٌ مِمَّنْ رَوَّيَهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ.

۵۲۹۷- عن ابن كعب بن مالك عن أبيه قال: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلْعَقُ يَدَهُ بِلُحْيِهِ إِذَا أَكَلَ مِنْ طَعَامٍ فَلَمَّا كَانَ يَلْعَقُ يَدَهُ قِيلَ لَوْ يَلْعَقُهَا.

۵۲۹۸- عن كعب بن مالك عن أبيه قال: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلْعَقُ يَدَهُ بِلُحْيِهِ إِذَا أَكَلَ مِنْ طَعَامٍ فَلَمَّا كَانَ يَلْعَقُ يَدَهُ قِيلَ لَوْ يَلْعَقُهَا.

۵۲۹۹- عن كعب بن مالك عن أبيه قال: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلْعَقُ يَدَهُ بِلُحْيِهِ إِذَا أَكَلَ مِنْ طَعَامٍ فَلَمَّا كَانَ يَلْعَقُ يَدَهُ قِيلَ لَوْ يَلْعَقُهَا.

۵۳۰۰- عن جابر بن عبد الله عن أبيه قال: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلْعَقُ يَدَهُ بِلُحْيِهِ إِذَا أَكَلَ مِنْ طَعَامٍ فَلَمَّا كَانَ يَلْعَقُ يَدَهُ قِيلَ لَوْ يَلْعَقُهَا.

۵۳۰۱- عن جابر بن عبد الله عن أبيه قال: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلْعَقُ يَدَهُ بِلُحْيِهِ إِذَا أَكَلَ مِنْ طَعَامٍ فَلَمَّا كَانَ يَلْعَقُ يَدَهُ قِيلَ لَوْ يَلْعَقُهَا.

۵۳۰۲- عن جابر بن عبد الله عن أبيه قال: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلْعَقُ يَدَهُ بِلُحْيِهِ إِذَا أَكَلَ مِنْ طَعَامٍ فَلَمَّا كَانَ يَلْعَقُ يَدَهُ قِيلَ لَوْ يَلْعَقُهَا.

۵۳۰۳- عن جابر بن عبد الله عن أبيه قال: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلْعَقُ يَدَهُ بِلُحْيِهِ إِذَا أَكَلَ مِنْ طَعَامٍ فَلَمَّا كَانَ يَلْعَقُ يَدَهُ قِيلَ لَوْ يَلْعَقُهَا.

أَوْ يُلَاقِيَهَا وَمَا بَيْنَهُمَا.

۵۳۰۳- چارہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے شیطان تم میں سے ایک کے پاس اس کے برکام کے وقت موجود رہتا ہے یہاں تک کہ کھانے کے وقت بھی۔ پھر جب تم میں سے کسی کا نوالہ گر جائے تو اس کو صاف کرے پھر اسے وغیرہ جو اس میں لگ جاوے پھر اس کو کھائے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے جب کھانے سے فارغ ہو تو انگلیاں چائے کیونکہ وہ تمہیں جاننا اس کے کون سے کھانے میں برکت ہے۔

۵۳۰۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا ہے۔

۵۳۰۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا ہے۔

۵۳۰۶- افسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھاتے تو اپنی تینوں انگلیاں چائے اور فرماتے تم میں سے کسی کا نوالہ اگر گر جاوے تو اس کو صاف کر کے کھائے اور شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور حکم کیا یہاں پر چھ لینے کا ہم کو۔ آپ نے فرمایا تم کو معلوم نہیں کون سے کھانے میں برکت ہے۔

۵۳۰۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھاوے تو اپنی انگلیاں چائے کیونکہ اس کو معلوم نہیں کونسی انگلی میں برکت ہے۔

۵۳۰۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا ہے میں اتنا زیادہ ہے کہ پانچ لینے کا ہم تم میں سے کسی کا لینا لے کر اور فرمایا کون سے کھانے میں برکت

۵۳۰۳- عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ (( إِنَّ الشَّيْطَانَ يَخْضِرُ أَحَدَكُمْ جَنْدَ كُلِّ شَيْءٍ مِنْ شَأْنِهِ حَتَّى يَخْضِرَهُ عِنْدَ طَعَامِهِ فَإِذَا سَفِطَ مِنْ أَحَدِكُمْ الْقُصْعَةَ فَلْيَبْطِ مَا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ أَدَى ثُمَّ يَأْكُلْهَا وَلَا يَدْخُلْهَا لِلشَّيْطَانِ فَإِذَا فُرِغَ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْخُلُ فِي أَيِّ طَعَامِهِ تَكُونُ الْفِرْكَةُ ))

۵۳۰۴- عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بَيْنَ الْإِنْسَانِ (( إِذَا رَفَعَتِ الْقُصْعَةَ أَحَدَكُمْ )) بِأَيْ تَأْخِذُ أَخْبِيثُ وَكَمْ يَذْكُرُ الْوَلَدُ الْخَبِيثُ (( إِنَّ الشَّيْطَانَ يَخْضِرُ أَحَدَكُمْ ))

۵۳۰۵- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي وَكْمِ اللَّغْوِ وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَذَكَرَ الْقُصْعَةَ نَحْوَ خَبِيرِهَا.

۵۳۰۶- عَنْ أَبِي أُرْوَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِنَ أَصَابِعَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَغَالٍ (( إِذَا سَفِطَتِ الْقُصْعَةُ أَحَدَكُمْ فَلْيَبْطِ عَنْهَا الْكَادِي وَيَأْكُلْهَا وَلَا يَدْخُلْهَا لِلشَّيْطَانِ )) وَكَأَنَّهُ قَالَ نَسَلْتُ الْقُصْعَةَ قَالَ (( فَإِنَّكُمْ لَا تَدْخُلُونَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمْ الْفِرْكَةَ ))

۵۳۰۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ أَصَابِعَهُ فَإِنَّهُ لَا يَدْخُلُ فِي أَيِّهِ الْفِرْكَةُ ))

۵۳۰۸- عَنْ حُذَّافٍ بِهِكَ الْإِنْسَانُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ (( وَلَيْسَلْتُ أَحَدَكُمْ الصَّحْفَةَ )) وَغَالٍ (( فِي





حدیث سے معلوم ہوا اچھی عورت سے بات کرنا اور جو بے دین  
اس کو درست رہے غدار سے۔ اسی طرح عورت اس مرد کو گھر میں  
بلا سکتی ہے جس کے آنے سے غلامہ راضی ہو کہ اسے میں دوسرا  
الصادقؑ لکھا اس نے رسول اللہؐ کو آپ کے دونوں ساتھیوں کو  
دیکھا تو کہا شکر ہے خدا کا کہ آپ کے دن کسی کے پاس ایسے عزت  
والے مہمان نہیں ہیں جیسے میرے پاس ہیں۔ پھر کیا اور مجھ کو کا  
ایک خوشی ملے کہ آپ میں گداور سو کھلی ہوئی تارہ بگوار میں نہیں  
اور کہتے گا اس میں سے گداور پھر اس نے چھری لی آپ نے فرمایا  
دودھ والی بکری مت کاغذ اس نے ایک بکری کا پی بھر سب نے اس  
کا گوشت کھیا اور مجھ کو بھی کھائی وہ پیالی بیاد چپیر ہو گئے کہ نے ا  
در پیٹے سے تو رسول اللہؐ نے فرمایا ابو بکرؓ اور عمرؓ سے قسم اس کی جس  
کے ہاتھ میں میری جان ہے تم سے سونے کا کاس نعمت کا قیامت  
کے دن تم اپنے گھروں سے نکلے جو کہ کے بدلے پھر نہیں لے  
پہلے تک کہ تم میری نعمت ملی۔

۵۳۱۳- ترجمہ دی جولوہ گزرا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( اَنْفُلْ فَلَان )) فَاسْتَدْعَاهُ  
بِسُوءَاتٍ لَمْ يَنْتَهَ عَنْهَا اِذْ جَاءَهُ اَلْاَصَابُ فُطِرَ  
اِيَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَصَاحِبُهُ لَمْ يَالِ فُحِفْهُ لَلّٰهُ مَا لَحِذَ اَلَيْتُمْ بِالْحَرَمِ  
اَلْمُضَيَّعَاتِ مَنِيْ فَاَنْتَ اَلْمُطْلَقُ فَجَدَّ عَلَيْهِ بَعْدَ اَنْ يَّهِيَ لِيَسْرَ  
وَنُتْرُوْهُ طَلَبَ فَقَالَ كَلُّوْا مِنْ عِلْمِهِ وَاَحَدُ الْمُسَدِّدِيْنَ  
فَقَالَ لّٰهُ رَسُوْلُهُ عَلِيٌّ حَسْبِيْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يُنَاكُ وَالْحُلُوْبُ فَاتَّحَبَّ نَهْبُهُ فَاَكَلُوْهُ مِنْ الشَّامِ  
وَمِنْ دَنَقِ الْعَبَقِ وَشَرَبُوْا فَلَمَّا اَنْ سَبَعُوْا وَرَوُوْا  
فَاَنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمِي  
نَكْرٍ وَغَيْرِ وَفَدَى بِنَفْسِيْ بِيَدِهِ لِيَسْأَلَنِيْ عَنْ هَذَا  
الْعَبْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَحْرَحْتُمْ مِنْ تَوَلَّيْتُمْ لَخُرُوْجِ  
لَهُ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتَّى تُصَادَكُمْ هَذَا التَّعْبِيْرُ

۵۳۱۴- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبُو بَكْرٍ  
قَاعِدًا وَغَيْرَ مَعَاذِ اللّٰهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقَالُ (( مَا اَقْعَدْتُمَا هَافِنَا ))  
فَقَالَا اَحْرَحْنَا لَخُرُوْجِ مِنْ تَوَلَّيْنَا وَفَدَى بِنَفْسِيْ  
بِيَدِهِ لِيَسْأَلَنِيْ عَنْ هَذَا

۵۳۱۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ  
عَنْ بَعَثَ لَنَا خَلِيْفَةُ اَلْعَدُوْدِ رَاثَتْ رَسُوْلُ اللّٰهِ  
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصْبًا وَدَكْنًا بَنِي  
مَرْغَمٍ فَقُلْتُ لَهَا هَلْ عَسَيْتُمْ شَرَّهَ فَاَتِيَتْ رَاثَتْ  
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصْبًا  
شَدِيْدًا فَاحْرَحْتِ لِيْ حَرَالَهَا فِيْهِ صَاعٌ مِنْ شَعِيْرٍ

۵۳۱۵- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سب  
حق کو دہی گئی (مدینہ کے کرو) تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو  
بھوکا پایا میں اپنی بی بی کے پاس لانا اور کہا تیرے پاس کچھ ہے؟  
کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بہت بھوکا پایا ہے۔ اس نے ایک  
حصیلہ لایا جس میں ایک صاع جو تھے اور تار سے ایک بکری کا  
بچہ تھا پی بھلا میں نے اس کو دیا کیا اور میری عورت نے آ پیسا

(۵۳۱۵) ابی ہریرہؓ سے کہا اس حدیث میں آپ کے رد پھر سے ہیں ایک تو خود کھا تا بہت ہو جاتا دوسرے آپ کو معلوم ہو جاتا تو شکر

بھی میرے ساتھ ہی فارغ ہوئی۔ میں نے اس کا گوشت کھا کر  
 ہاضی میں ڈالا بعد اس کے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس نولہ  
 عورت ہوئی مجھ کو راتوں رات گھرنا رسول اللہ ﷺ اور آپ کے  
 ساتھیوں کے سامنے (یعنی کھانا کھوڑا ہے) میں بہت سے آدمیوں  
 کی دعوت نہ کر دینے کہ جب میں آپ کے پاس آیا تو چپکے سے میں  
 نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے ایک گھری کا بچہ ذبح کیا ہے اور  
 ایک صاب جو کا آٹا جو سارے پال غناہر کیا ہے تو آپ چھ لوگوں  
 کو اپنے ساتھ لے کر تشریف لے گئے۔ یہ من کر رسول اللہ نے پکارا  
 اور فرمایا اے خدیج والا بڑے تہذیبی دعوت کی ہے تو چلو۔  
 اور آپ نے فرمایا اچھی ہاضی کو مت کھا اور آنے کی روٹی مت  
 پکنا جب تک میں نہ آؤں۔ پھر میں گھر میں گیا اور جناب رسول  
 اللہ بھی تشریف لائے آپ آگے تھے اور لوگ آپ کے پیچھے  
 تھے۔ میں اپنی عورت کے پاس آیا وہ یوں تھی ذلیل ہو گا اور تجھے  
 ہی لوگ ذلیل اور ہرہا کہیں گے۔ میں نے کہا میں نے تو وہی کیا جو تو  
 نے کیا تھا (یا رسول اللہ نے فاش کر دیا اور سب کو دعوت منادی)  
 آخر اس نے وہ آٹا کھا اور رسول اللہ نے انہیں ہمارے پاس میں ڈالا  
 اور برکت کی دعا کی پھر ہماری ہاضی کی طرف چلے اس میں بھی  
 تھوکا اور برکت کی دعا کی بعد اس کے فرمایا ایک روٹی پکانے والی  
 اور پالے جو میرے ساتھ لی کر چکے (میری عورت سے  
 فرمائی) اور ہاضی میں سے دو روٹی نکال کر کھا لی یہ اس کو اہم مت۔  
 جاننے کیا آپ کے ساتھ ایک ہزار آدمی تھے تو میں قسم کھاتا  
 ہوں کہ سب نے کھایا یہاں تک کہ چھوڑ دیا اور لوٹ گئے اور  
 ہاضی کا وہی حال تھا اعلیٰ رہی تھی اور آتا بھی ویسا ہی تھا اس کی  
 روٹیاں بن رہی تھیں۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا الَّذِي هَدَانَا رَبُّنَا  
 وَلَقَدْ بَلَغَ رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مَعَالِي مَا تَقْسِمُ بِهِ رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَمِنْ مَعَالِي مَا مَجَّاهُ مَعَالِي مَا مَجَّاهُ مَعَالِي مَا  
 رُسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ تَخَلَّفَ بَعْضُهُمْ لَنَا وَقَدْ تَخَلَّفَ  
 صَاحِبًا مِنْ شَعْبٍ كَانَ جَدُّنَا فَعَالٍ أَنْتَ فِي هَمٍّ  
 مَعَكَ مَصْنَحَ رُسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَقَالَ (( يَا لَعَلَّ الْحَقِّقَ إِنْ جَوَّاهُ قَدْ صَنَعَ  
 لَكُمْ سُورًا فَمَنْ هَذَا بِكُمْ )) وَقَالَ رُسُولُ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَا تَقُولَنَّ يَوْمَئِذٍ  
 وَلَا نَعْبُورَنَّ عَجَبَتِكُمْ حَتَّى لَجِيءَ )) فَحَسَبْتُ  
 وَجَّاهُ رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ  
 النَّاسُ حَتَّى جِئْتُ لَمَرَّجِي فَقَالَتْ ذَلِكَ وَهَكَذَا  
 فَقُلْتُ قَدْ فَحَسَبْتُ لَيْسَ قُلْتُ بِي فَاحْزَنْتُ لَكَ  
 عَجَبَتَا فَمَنْ قَبِيهَا وَتَذَكَّرْتُ ثُمَّ عَجَبْتُ بِي مُرْتَضَا  
 فَمَنْ قَبِيهَا وَتَذَكَّرْتُ ثُمَّ قَالَ (( أَهْجِي حَابِزَةً  
 فَلْتَحْبِزْ مَعَكُمْ وَالْقَدْحِي مِنْ نَوْمَتِكُمْ وَلَا  
 تَقُولُوا )) وَنَعَمْ لَأَنْتَ فَالْقَسْبُ بِاللَّهِ لَكُمْ كَلَامُ سَيِّئٍ  
 تَكُونُ وَتَحْزَنُوا وَإِنْ يَوْمَئِذٍ تَقَطُّ كُنَّا فِيهِ وَإِنْ  
 عَجَبَتَا فَمَنْ قَبِيهَا فَالْقَسْبُ لَكُمْ لَعْنَتُ كُنَّا مَرَّ

ہے کہ یہ کلمہ سب کو کافی ہو جائے گا دوسری روایت میں حضرت انس سے بھی ایسا ہی مجرودہ کہ ہے جب چند بھائی جو کی حزیادی  
 آدھیں کو کافی ہو گئی تھیں اس کا کلمہ آگے آتا ہے۔

۱۶-۵۳۔ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلمہؓ رضی اللہ عنہا سے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں کمزوری پائی ہے میں سمجھتا ہوں آپ بھوکے ہیں تو میرے پاس کچھ ہے کھانے کو؟ وہ بولی ہاں ہے۔ پھر اس نے جھکی گئی روئیں نکالیں اور اپنی بازو حسلی اس میں روئیں کو لیٹا اور میرے کپڑے میں چھپا کر دیکھ میرے کو ڈھکا دیا (یعنی ایک ہی کپڑے میں سے کچھ مجھے ڈھکا دیا اور کچھ کپڑے میں روئی چھپا دی) پھر مجھ کو بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں اس کو لے کر گیا میں نے آپ کو مسجد میں بیٹھا ڈھکایا آپ کے ساتھ لوگ تھے میں کھڑا رہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمھ کو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے بھیجا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا کیا ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ آپ نے اپنے سب ساتھیوں سے فرمایا اٹھو اور آپ چلے۔ میں سب کے سامنے چلا یہاں تک کہ ابو طلحہ کے پاس آیا ان کو خبر لی۔ ابو طلحہ نے کہا اے ام سلمہؓ رسول اللہؐ کو کون کو لے کر شریف لائے اور ہمارے پاس ان کے کھلانے کو کچھ نہیں ہے۔ ام سلمہؓ نے کہا اللہ اور اس کا رسول خراب جانتا ہے۔ پھر ابو طلحہ چلے اور رسول اللہ ﷺ سے آگے بڑھ کر ملے بعد اس کے آپ کو شریف لائے اور ابو طلحہ بھی ساتھ تھے۔ آپ نے فرمایا اے ام سلمہؓ تیرے پاس کیا ہے؟ وہ بولی، وہاں لے کر آئی۔ آپ نے حکم دیا وہ سب روٹیاں توڑی گئیں پھر ام سلمہؓ نے خود اگلی اس والے دیادہ کو پیاسا بن تھا۔ پھر جو اگلے تعاقب کو منظور تھا آپ نے

٥٣١٦- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُ  
صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ هُوَ لِيُخَوِّجَ  
قَهْلَ عَمَلِكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ  
أَفْرَاسْتَ مِنْ شَعْرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ عِمْلَانًا لَهَا فَقَتَلَتْ  
أَحَدَهُمَا وَيَضَعِيهِ ثُمَّ دَسَتْهُ لَحْتَ نَزْوِي وَرَدَّتْهُ  
بِنَعْبِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
فَقَالَتْ يَا مُحَمَّدُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَالِي  
أَقْسَمُ بِرَبِّكَ وَأَنْتَ قَتَلْتَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( أَوْطَلَعْتَ أَبُو طَلْحَةَ )) قَالَ  
قَبِلْتُ نَعَمْ فَقَالَ (( الْإِطْلَامُ )) فَقَالَتْ نَعَمْ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَنْ نَعَمْ (( قَوْمُوا )) قَالَ  
فَأُطْلِقُوا وَأُطْلِقْتُ نَزْلَ الْبَيْتِ حَتَّى جِئْتُ أَبَا  
طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سَلِيمٍ قَدْ  
خَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِذَلِكَ وَيَسَّرَ عِدَدًا مَا  
لَطِيفُهُمْ فَقَالَتْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَأُطْلِقُوا  
أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى أَجَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَابْنُ  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ (( فَلْيَسِّرْ مَا عَمِلْتَ يَا أُمَّ سَلِيمٍ ))  
مَاتَتْ بِذَلِكَ لَحْمٌ فَكَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
فَصَبَتْ وَصَبَرَتْ عَلَيْهِ أُمَّ سَلِيمٌ حَتَّى لَهَا قَاتِلَةٌ  
ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ

(۵۳۱۱) اے آپ نے اس کو بڑا کچھ نکال دیا۔ چھ ماہ کا دورہ اس سے زیادہ آدنی اس کے روبرو حق نہ کر سکتے ہو گئے۔ اس حدیث سے ہم تسلیم کر لیں کہ ان کی اور دوسری بات ہوئی کہ اس کو ظفر کھر گئے ہوا پریشان لکھیں ہو گئے۔

۱۔ اعلیٰ علم اور عطا کی جیٹی اور انہ کی اس قصہ۔

فرمایا (وہ کی) بعد اس کے فرمایا اس آدمیوں کو بلاؤ۔ انہوں نے کہا یہاں تک بھر کر دو۔ لگے بھر فرمایا اور دس کو بلاؤ۔ انہوں نے بھی کہا یہاں سے دو کر اور پلے بھر فرمایا اور دس کو بلاؤ یہاں تک کہ سب نے کہا یہاں سے دو کر اور سب ستر یا اسی آدمی تھے۔

۵۳۱۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مجھے ابو طلحہ نے بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ کو دعوت دینے کے لیے اور کہا انہوں نے تیار کیا تھا۔ میں آپ اس وقت آپ لوگوں کے ساتھ بیٹھے تھے آپ نے میری طرف دیکھا مجھے شرم آئی میں نے عرض کیا ابو طلحہ کی دعوت قبول کیجئے۔ آپ نے لوگوں سے فرمایا چلو۔ ابو طلحہ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے تو آپ کے لیے تھوڑا کھانا تیار کیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کھانے کو چھو اور دعا کی اس میں برکت ہونے کی پھر آپ نے فرمایا میرے ساتھیوں میں سے دس آدمیوں کو بلا لے آپ نے فرمایا کھانا اور اپنی انگلیوں کے بیچ میں سے کچھ نکالا انہوں نے کھایا اور میرے ہونٹے دگے پھر آپ نے فرمایا اور دس کو بلا لے۔ انہوں نے بھی کھایا اور لگے پھر اسی طرح آپ دس دس کو امد بلاتے اور دس دس باہر جاتے یہاں تک کہ کوئی ان میں سے باقی نہ رہا جو میر نہ ہوا ہو۔ پھر آپ نے اس کھانے کو ایک جگہ کیا تو وہ اتنی ہی تھافتا انہوں نے شروع کر دیا تھا۔

۵۳۱۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر اس میں یہ ہے کہ پھر جو کھانا بچا آپ نے اس کو اکٹھا کیا اور دعا کی اس میں برکت کی وہ اتنی ہی ہو گیا جیسے پہلے تھا۔ پھر آپ نے فرمایا لے لو اس کو۔

۵۳۱۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزر اس میں یہ ہے کہ آپ نے اپنا ہاتھ اس کھانے پر رکھا تو اللہ کا نام لیا پھر فرمایا دس آدمیوں کو

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ يُغْشَوْنَ فَلَا تَنُفُوا (( الَّذِينَ يُغْشَوْنَ )) لَكُمْ فَاتَّكَلُوا حَتَّىٰ تَشَبَّهُوا بِمَنْ خَرَجُوا ثُمَّ قَالُوا (( الَّذِينَ يُغْشَوْنَ )) نَادَيْنَا لَكُمْ فَاتَّكَلُوا حَتَّىٰ تَشَبَّهُوا بِمَنْ خَرَجُوا ثُمَّ قَالُوا (( الَّذِينَ يُغْشَوْنَ )) حَتَّىٰ أَكَلْنَا الْقَوْمَ كُلَّهُمْ وَشَبَّهُوا الْقَوْمَ سَمْعُونَ جَلَّاءَ أَوْ سَمْعُونَ ۝ ۵۳۱۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَاحِبُ الْغُلَّةِ وَاسْلَمَ يَأْذَنُونَهُ وَفَتَى سَفَلَنَ حَتَّىٰ مَا كَانَ قَدْ أَقْبَلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ النَّاسِ فَظَهَرَ لِي أَنَّهُ قَدْ حَبَسَتْ قَلْبُهُ أَحَبَّ إِلَيْهَا مَطْعَةً فَقَالَ لِلنَّاسِ (( قَوْمُوا )) فَقَالُوا أَوْ طَلَعَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا مَعْ سَمْعُ لَكَ شَيْءًا قَالَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَدَعًا يَبْهًا بِمَنْزِلَتِهِ ثُمَّ قَالَ (( أَذْجَلُ تَقَرُّوا مِنْ أَصْحَابِي عَشْرَةً )) وَقَالَ (( كَلُّوا )) وَتَخَرَّجَ لَهُمْ شَيْءٌ مِنْ تَبَنٍ أَصَابَهُمْ فَاتَّكَلُوا حَتَّىٰ شَبَّهُوا فَخَرَجُوا فَقَالَ (( أَذْجَلُ عَشْرَةً )) فَاتَّكَلُوا حَتَّىٰ شَبَّهُوا فَمَا زَالَ يُذْهِبُ عَشْرَةً وَيَخْرُجُ عَشْرَةً حَتَّىٰ لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا فَخَلَ فَاتَّكَلُوا حَتَّىٰ شَبَّهُوا ثُمَّ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَبَدَأَ هِيَ وَيَقْلِبُهَا حِينَ أَكْتَبُوا وَبَنَاهَا. ۝ ۵۳۱۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَاحِبُ الْغُلَّةِ وَاسْلَمَ يَأْذَنُونَهُ وَفَتَى سَفَلَنَ حَتَّىٰ مَا كَانَ قَدْ أَقْبَلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ النَّاسِ فَظَهَرَ لِي أَنَّهُ قَدْ حَبَسَتْ قَلْبُهُ أَحَبَّ إِلَيْهَا مَطْعَةً فَقَالَ لِلنَّاسِ (( قَوْمُوا )) فَقَالُوا أَوْ طَلَعَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا مَعْ سَمْعُ لَكَ شَيْءًا قَالَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَدَعًا يَبْهًا بِمَنْزِلَتِهِ ثُمَّ قَالَ (( أَذْجَلُ تَقَرُّوا مِنْ أَصْحَابِي عَشْرَةً )) وَقَالَ (( كَلُّوا )) وَتَخَرَّجَ لَهُمْ شَيْءٌ مِنْ تَبَنٍ أَصَابَهُمْ فَاتَّكَلُوا حَتَّىٰ شَبَّهُوا فَخَرَجُوا فَقَالَ (( أَذْجَلُ عَشْرَةً )) فَاتَّكَلُوا حَتَّىٰ شَبَّهُوا فَمَا زَالَ يُذْهِبُ عَشْرَةً وَيَخْرُجُ عَشْرَةً حَتَّىٰ لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا فَخَلَ فَاتَّكَلُوا حَتَّىٰ شَبَّهُوا ثُمَّ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَبَدَأَ هِيَ وَيَقْلِبُهَا حِينَ أَكْتَبُوا وَبَنَاهَا. ۝ ۵۳۱۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَمَرَ أَبُو طَلْحَةَ أَنِ يَأْذَنَ لِي بِمَنْزِلَتِهِ فَفَعَلَ مَا كَانَ قَدْ أَقْبَلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ النَّاسِ فَظَهَرَ لِي أَنَّهُ قَدْ حَبَسَتْ قَلْبُهُ أَحَبَّ إِلَيْهَا مَطْعَةً فَقَالَ لِلنَّاسِ (( قَوْمُوا )) فَقَالُوا أَوْ طَلَعَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا مَعْ سَمْعُ لَكَ شَيْءًا قَالَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَدَعًا يَبْهًا بِمَنْزِلَتِهِ ثُمَّ قَالَ (( أَذْجَلُ تَقَرُّوا مِنْ أَصْحَابِي عَشْرَةً )) وَقَالَ (( كَلُّوا )) وَتَخَرَّجَ لَهُمْ شَيْءٌ مِنْ تَبَنٍ أَصَابَهُمْ فَاتَّكَلُوا حَتَّىٰ شَبَّهُوا فَخَرَجُوا فَقَالَ (( أَذْجَلُ عَشْرَةً )) فَاتَّكَلُوا حَتَّىٰ شَبَّهُوا فَمَا زَالَ يُذْهِبُ عَشْرَةً وَيَخْرُجُ عَشْرَةً حَتَّىٰ لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا فَخَلَ فَاتَّكَلُوا حَتَّىٰ شَبَّهُوا ثُمَّ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَبَدَأَ هِيَ وَيَقْلِبُهَا حِينَ أَكْتَبُوا وَبَنَاهَا.



آنے دے۔ انہوں نے دس گواہانہ دی، پھر آئے۔ آپ نے فرمایا: کیا کوئی حد کا نام دے گا؟ انہوں نے کہا: یہاں تک کہ اسی آدمیوں کو اسی طرح لایا پھر رسول اللہ نے اور گروہوں نے سب کے حد لکھا جب بھی لکھا جائے۔

ثم أرسلني إليه وساق الحديث وقال فيه موضع النبي صلى الله عليه وسلم ثم قال ((الذين لغشوا)) بآلينا فذبحوا فقال ((كلوا وامنوا الله لا كلوا)) حتى فعل ذلك ثمانية رجلا ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم بعد ذلك واغلثتم وركبوا سؤرا.

۵۳۲۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزر اس میں یہ ہے کہ آدمی کو روٹا دے پر کھرے ہوئے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرے چال تو دوسرا لکھا ہے۔ آپ نے فرمایا اسی کو لے آؤ۔ تین جگہ ان میں رکت دے گا۔

۵۳۲۰- عن انس بن مالك بن علقمة بن مضر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ((الذين لغشوا)) بآلينا فذبحوا فقال ((كلوا وامنوا الله لا كلوا)) حتى فعل ذلك ثمانية رجلا ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم بعد ذلك واغلثتم وركبوا سؤرا.

۵۳۲۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر اس میں یہ ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور گروہوں نے لکھا اور اتنا لکھا چاک اپنے مسامیوں کو بھیجا۔

۵۳۲۱- عن انس بن مالك بن علقمة بن مضر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ((الذين لغشوا)) بآلينا فذبحوا فقال ((كلوا وامنوا الله لا كلوا)) حتى فعل ذلك ثمانية رجلا ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم بعد ذلك واغلثتم وركبوا سؤرا.

۵۳۲۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو طلحہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا مسجد میں بیٹھے ہوئے آپ بیت کو چنچہ مانتے (یعنی اس کو زمین سے لگاتے)۔ پس آئے ام سلمہ کے پاس اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا ہے اور بیت کو چنچہ مانتے ہیں اور سمجھتا ہوں کہ آپ بھوکے ہیں۔ پھر بیان کیا حدیث کہ اس میں یہ ہے کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ام سلمہ نے اور ام سلمہ نے اور انس نے اور یہ کہ بیٹھے رہا تو ہم نے اپنے مسامیوں کو حد بھیجا۔

۵۳۲۲- عن انس بن مالك بن علقمة بن مضر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ((الذين لغشوا)) بآلينا فذبحوا فقال ((كلوا وامنوا الله لا كلوا)) حتى فعل ذلك ثمانية رجلا ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم بعد ذلك واغلثتم وركبوا سؤرا.

۵۳۲۳- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دن آیا میں نے دیکھا آپ اپنے صوبے کے ساتھ بیٹھے ہیں اور بیت پر ایک بی بی ہاتھ ہے ہیں۔ اساتذہ نے کہا مجھے شک ہے کہ حجرہ بھی آکر گیا نہیں۔ میں نے آپ کے کسی صحابی سے پوچھا یہ بی

۵۳۲۳- عن انس بن مالك بن علقمة بن مضر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ((الذين لغشوا)) بآلينا فذبحوا فقال ((كلوا وامنوا الله لا كلوا)) حتى فعل ذلك ثمانية رجلا ثم قال النبي صلى الله عليه وسلم بعد ذلك واغلثتم وركبوا سؤرا.

آپ نے کیوں ہاندھی ہے؟ اس نے کہا بھوک کی وجہ سے۔ میں ابو عروہ کے پاس گیا وہ خادم تھے ام سلمہ کے جو صلیب کی بیٹی تھی اور میں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے اپنے پیٹ پر ایک پٹی ہاندھی ہے۔ میں نے آپ کے ایک صحابی سے پوچھا تو اس نے کہا بھوک کی وجہ سے ہاندھی ہے یہ سن کر ابو طلحہ میری ماں کے پاس گئے اور پوچھا تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ وہ بولی ماں کچھ ٹکڑے ہیں روٹی کے اور کچھ کھجور ہیں میں اگر رسول اللہ ﷺ کیلئے بخیریت دوں تو تم آپ کیسے بھر کر کھلا سکتے ہیں؟ روز ۱۷ کوئی بھی آپ کے ساتھ آہٹ تو کھانا کم پڑے گا۔ بخیر بیان کیا حدیث کو پڑھتے تھے کہ ساجھ۔

۵۳۲۳- ترجمہ اسی جلد ۱۶۱۲ گزرو

حجر فقلت لغيري منكم غشيت وسوء الله ﷻ بطنه فقالوا من الخروع فغشيت باني أبي طلحة وهو زوج أم سلمة بنو سعد فقالوا فقلت يا أم سلمة هذا رسول الله غشيت بطنه بعضنا فغشيت بعضنا فقالوا فقالوا من الخروع فغشيت باني أبي طلحة عن أبي قتبان قال من صبياء فقلت لعمري غشيت من سوء ونعمت فلان جلدنا رسول الله ﷻ وحده فغشيت من خاء آخر نعم قل غشيتهم ثم ذكر سائر الخبرين بقصته.

۵۳۲۴- عن أنس بن مالك عن النبي ﷺ

في طعام أبي طلحة نحو خبره.

باب جوارح الخمر والخبز والخبز

الخبز

باب: شور با کھانا اور کدو کھانے کا بیان

۵۳۲۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی کچھ کھانا پکایا انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں بھی آپ کے ساتھ گیا اس کھانے پر پھر آپ کے ساتھ جو کہ روٹی لائی تھی اور شور با پکایا جس میں کدو تھا اور بھنا ہوا گوشت۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں دیکھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیالہ کے کناروں سے کدو کو ڈھونڈ کر کھاتے تھے اس روز سے مجھے بھی کدو سے محبت ہے۔

۵۳۲۵- عن أنس بن مالك يقول إن حياطة دعا رسول الله ﷻ لطعام صنعته قال أنس بن مالك فغشيت مع رسول الله ﷻ باني ذلك الطعام فغشيت باني رسول الله ﷻ خبراً من شعير ومرفاً فيه ثناء وفقيه قال أنس فغشيت رسول الله ﷻ بطنه من خروف الصخرة قال علم أن أحب للثناء ضد يومئذ.

(۵۳۲۵) اس سے معلوم ہوا کہ دعوت قبول کرنا، سب سے پہلے اندرونی پاکیزگی سے ہے اور شہادہت سے پہلے اور کدو کی فضیلت علیٰ ہر یہ بھی معلوم ہوا کہ کدو کو دس بار کھانا پکایا جس کی طرح سارے جہاں کو رسول اللہ ﷺ سے ملنے کے لئے اور جس کو کھانا پکایا اس کے حاصل کرتے ہوئے دس خول کھاتے وہ اس کو سب سے پہلے کھاتا کہ ہر جان کو کدو سے معلوم ہو کہ وہ اپنے حق سے روایت میں ہے کہ سب کدو کے کناروں سے کدو کے ٹکڑے اٹھاتے تھے دس بار کی طرفوں سے اس سے یہ کہ محافظت اس وجہ سے ہے کہ دس بار کھاتے انہوں کو کدو سے بہرہ ور رسول اللہ ﷺ سے ملنے سے کہی کہ کدو نہ تھی بلکہ آپ کے آثار شریفہ سے برکت حاصل کرتے یہاں تک کہ آپ کی تحرک ہر ایک کو اپنے محبوبوں سے ملنے (توفیق)



۵۳۲۹- عَنْ شُعْبَةَ بْنِ هَاشِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ كَلَّزَ الْبُخْرَ حَتَّى يَكُونَ كَالْمَرْجِ، كَلَّزَ الْبُخْرَ حَتَّى يَكُونَ كَالْمَرْجِ.

باب : البقاء بالربط

۵۳۳۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَوَيْتَ بِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَلَّزَ الْبُخْرَ حَتَّى يَكُونَ كَالْمَرْجِ.

باب : کیونکر بیٹھ کے کھانا چاہیے

۵۳۳۱- انس بن مالک سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ قہار کے طور پر بیٹھے تھے مجبور کھارہے تھے۔

۵۳۳۲- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس مجبوریں آئیں آپ ان کو وہ ہاتھ لگے اور اسی طرح بیٹھے تھے جیسے کوئی جلدی میں بیٹھتا ہے (یعنی اکڑوں) اور جلدی جلدی اس میں سے کھارہے تھے (کیونکہ آپ کو دوسرا کوئی کام درپیش ہو گا)۔

باب : جب لوگوں کے ساتھ کھاتا ہو تو دودھ لقمے یا دو دو بھجوریں ایک پارہ کھائے

۵۳۳۳- جبہ بن حنیم سے روایت ہے عبد اللہ بن زبیر ہم کو بھجوریں کھاتے ان دنوں لوگوں پر تکلیف تھی (کھانے کی) بھر کھارہے تھے کہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سامنے سے نکلے اور انہوں نے کہا دودھ لقمے مت کھاؤ (ملا کر) کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ كَلَّزَ الْبُخْرَ حَتَّى يَكُونَ كَالْمَرْجِ، كَلَّزَ الْبُخْرَ حَتَّى يَكُونَ كَالْمَرْجِ.

۵۳۳۴- عَنْ شُعْبَةَ بْنِ هَاشِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ كَلَّزَ الْبُخْرَ حَتَّى يَكُونَ كَالْمَرْجِ، كَلَّزَ الْبُخْرَ حَتَّى يَكُونَ كَالْمَرْجِ.

۵۳۳۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَوَيْتَ بِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَلَّزَ الْبُخْرَ حَتَّى يَكُونَ كَالْمَرْجِ.

۵۳۳۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَوَيْتَ بِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَلَّزَ الْبُخْرَ حَتَّى يَكُونَ كَالْمَرْجِ.

۵۳۳۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَوَيْتَ بِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَلَّزَ الْبُخْرَ حَتَّى يَكُونَ كَالْمَرْجِ.

۵۳۳۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَوَيْتَ بِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَلَّزَ الْبُخْرَ حَتَّى يَكُونَ كَالْمَرْجِ.

اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا ہے مگر جب اپنے بھائی سے اجازت لے کر شہید نے کہا یہ اجازت لینا میں سمجھتا ہوں ابن عمر کا قول ہے۔

۵۳۳۳- زہری روایت ہے جو اوپر گزر اس میں نہ شہید کا قول ہے نہ لوگوں پر تکلیف ہونے کا ذکر ہے۔

۵۳۳۵- جلد بن حکم سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے منع کیا رسول اللہ ﷺ نے دو گجوریں رکھ کر کھانے سے جب تک اپنے ساتھیوں سے اجازت نہ لے کر۔

باب: گجور یا اور کوئی غلام وغیرہ پال بچوں کے لیے جمع کر رکھنا

۵۳۳۶- حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ گھروالے بھوکے نہ رہیں گے جن کے پاس گجور ہو۔

۵۳۳۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! جس گھر میں گجور نہیں ہے وہ گھروالے بھوکے ہیں دو بار یہی فرمایا میں بار۔

باب: مدینہ کی گجور کی فضیلت

۵۳۳۸- سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سات گجوریں مدینہ کے دونوں میدانوں کے اندر رکھ لیا تو بے صبح کے وقت اس کو شام تک کوئی زہر نقصان نہ کرے گا۔

۵۳۳۹- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص سات گجوریں مدینہ کے دونوں میدانوں کے اندر رکھ لیا تو بے صبح کے وقت اس کو شام تک کوئی زہر

صنیٰ علیہ وسلم بھی عن اذفرس یا انا مستأذن لرحل أحدہ قال شعبة لا أرى حدیثہ الذکوة یا من کلیمہ ان عمر بنی ہاشمیتان

۵۳۳۴- عن شعبة بهذا الإسناد والسنن ہی حدیثہا فوال شعبة ونا مولا وقد کان لسان شمس یومئذین حدیثہ۔

۵۳۳۵- عن حلفہ بن شحبہ قال سمعت من عمر بنی ہاشمیتان عن رسول اللہ ﷺ ان یقول لرحل من الشمرین حتی یستأذن أصحابہ

باب فی اذخار الشمر و نخوة من الأقواب للعبال

۵۳۳۶- عن عائشہ ان النبی ﷺ قال (( لا یخوف أهل بیت عتھم الشمر ))

۵۳۳۷- عن عائشہ رسی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ ﷺ (( یا عائشہ بیئت لا تمر فیہ جاع أهلہ یا عائشہ بیئت لا تمر فیہ جاع أهلہ أو جاع أهلہ قالہا مرتین أو ثلاثا ))

باب فضل تمر المدینہ

۵۳۳۸- عن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ قال (( من أكل متع تمرات من لائھا حین یخصب لم یضره سم حتى یفشی ))

۵۳۳۹- عن سعد بن ابی وقاص یقول سمعت سعدا یقول سمعت رسول اللہ ﷺ یقول (( من تصبح سبع تمرات غفوة لم

بِطَرَّةٍ ذَلِكَ الْيَوْمُ سَمٌّ وَلَا سَخَرٌ))

۵۳۴۰- عن ابن عباسٍ بهذا الإسناد عن... ۵۳۴۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرے۔

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَا تَقُولُوا سَمًّا وَلَا سَخَرًا

۵۳۴۱- عن عائشةَ أُمِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهَا

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((إِنْ فِي عَصَاةِ الْعَالِيَةِ

شِفَاءٌ أَوْ بَيْتًا يَتَّقَى أَوَّلَ الشُّكْرَةِ))

بَابُ الْفَضْلِ فَهُمْ الْمَدِينَةُ

۵۳۴۲- عن سعيد بن زيد بن عمرو بن

نُعْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((الْكُفَاةُ مِنَ الْفَمِّ

وَمَنْ لَهَا شِفَاءٌ لِلْفَمِّ))

۵۳۴۳- عن سعيد بن زيد بن عمرو بن

نُعْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: ((الْكُفَاةُ مِنَ الْفَمِّ

وَمَنْ لَهَا شِفَاءٌ لِلْفَمِّ))

۵۳۴۴- عن سعيد بن زيد بن عمرو بن

نُعْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((الْكُفَاةُ مِنَ الْفَمِّ

وَمَنْ لَهَا شِفَاءٌ لِلْفَمِّ))

۵۳۴۵- عن سعيد بن زيد بن عمرو بن

نُعْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((الْكُفَاةُ مِنَ الْفَمِّ

وَمَنْ لَهَا شِفَاءٌ لِلْفَمِّ))

۵۳۴۶- عن سعيد بن زيد بن عمرو بن

نُعْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((الْكُفَاةُ مِنَ الْفَمِّ

وَمَنْ لَهَا شِفَاءٌ لِلْفَمِّ))

۵۳۴۷- عن سعيد بن زيد بن عمرو بن

نُعْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((الْكُفَاةُ مِنَ الْفَمِّ



کے آپ کے پاس لائے گئے آپ نے فرمایا میں نہیں ہے؟  
لوگوں نے کہا کچھ نہیں 'سر کہ ہے آپ نے فرمایا سر کہ تو اچھا  
سائن ہے۔ جائز نے کہا اس روز سے مجھے سر کہ سے محبت ہو گئی  
جب سے میں نے آپ سے یہ سنا اور فتح نے کہا (جو اس حدیث کو  
روایت کرتے ہیں جاہل رضی اللہ عنہ) جب سے میں نے یہ  
حدیث جائز سے سنی ہے ابھی سر کہ پسند ہے۔

۵۳۵۳- ترجمہ وہی اور پرگزرو

يَوْمَ ابْنِي سُرْبِهِ فَاُخْرِجْ اِيَّاهُ بَلَقًا مِنْ حُبِّهِ فَعَالٍ  
« مَا مِنْ اَذَمٍّ » فَذَلُوا لَا يَأْتِي شَيْءٌ مِنْ حُلٍّ  
فَالِ « لَيْسَ الْخَلْلُ بِعَمِّ الْاَذَمِّ » فَلَا خَابَرَ فَمَا  
رَأَتْ اَنْجَبُ « الْخَلْلُ مُنْذَرٌ » سَبْعُهَا مِنْ نَبِيٍّ  
اللَّهُ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَالِ طَلْحَةُ مَا  
رَأَتْ اَنْجَبُ فَخَلَّ مُنْذَرٌ سَبْعُهَا مِنْ خَابِرٍ

۵۳۵۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
ﷺ أَخَذَ يَدِيهِ ابْنِي سُرْبِهِ بِيَدَيْ خَبِيثٍ ابْنِ  
عَلِيٍّ ابْنِي خَوْلَةَ « فَبَعَثَ الْاَذَمُّ الْخَلْلُ » وَكُنْ  
يَذْكُرُ مَا بَعَثَهُ

۵۳۵۵- جاہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اپنے گھر میں بیٹا  
نثار رسول اللہ ﷺ مجھ پر سے گزرا اور مجھ کو اشارہ کیا میں آپ  
کے پاس گیا آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا پھر ہم چلے یہاں تک کہ  
آپ اپنی کھلی بی بی کے حجرے پر پہنچے اور اصرار کئے پھر مجھے اجازت  
دی تو اس بی بی نے پردہ کیا آپ نے پوچھا کچھ کہتا ہے؟ لوگوں  
نے کہا ہاں۔ پھر میں روئیں آپ کے سامنے لائی گئیں اور چمال  
کی ایک دسترخوان پر رکھی گئیں۔ رسول اللہ نے ایک روئی بی بی اس  
کو اپنے سامنے رکھا پھر دوسری روئی بی بی اس کو میرے سامنے رکھا  
پھر تیسری روئی بی بی اس کے دو کلوے کے آدھی اپنے سامنے رکھی  
اور آدھی میرے سامنے پھر فرمایا کچھ سائن ہے؟ لوگوں نے کہا  
نہیں سر کہ ہے۔ آپ نے فرمایا وہ سر کہ تو بہتر سائن ہے۔

باب: لہسن کھانا درست ہے

۵۳۵۶- ابواب احمدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول  
اللہ ﷺ کے پاس جب کھانا آتا آپ اس میں سے کھاتے اور جو بیٹا  
وہ مجھے بھیج دیتے۔ ایک بار آپ نے کھانا بھیجے اور اس میں سے  
نہیں کھایا کیونکہ اس میں لہسن تھا۔ میں نے آپ سے پوچھا کیا

۵۳۵۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
ﷺ أَخَذَ يَدِيهِ ابْنِي سُرْبِهِ بِيَدَيْ خَبِيثٍ ابْنِ  
عَلِيٍّ ابْنِي خَوْلَةَ « فَبَعَثَ الْاَذَمُّ الْخَلْلُ » وَكُنْ  
يَذْكُرُ مَا بَعَثَهُ

بَابُ إِذَا حَبَا أَكْلُ الْتَوْمِ

۵۳۵۶- عَنْ أَبِي الْيُوسُفِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ أَكَلُ مِنْهُ وَتَعَتَ بِصَلْبِهِ ابْنِي وَكَانَ  
يَعْتَبُ ابْنِي تَوْتًا فَيَعْتَبُ لَمْ يَأْكُلْ مِنْهَا لِأَنَّ فِيهَا





باب احکام الضیف

۵۳۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنْ  
 سَجَدَ مَارْسِلَ إِلَى نَعْبِ بَنِي نَدْلَةَ وَالَّذِي  
 بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى مَاءٍ ثُمَّ ارْتَدَّ إِلَى  
 أُخْرَى فَقَالَ مَنْ دَخَلَ ذَلِكَ حَتَّى قَلْبُهُ كَلْبُهُمْ جَسَدٌ  
 قَلْبٌ لَا وَالَّذِي بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى مَاءٍ  
 فَقَالَ (( مَنْ يَضِيفُ هَذَا اللَّيْلَةَ رَجَعَهُ اللَّهُ ))  
 فَلَمَّا رَجَعَ مِنْ طَائِفَتِهِمْ قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 فَادْخُلْ بِي إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ بِالْمَرْأَةِ هَلْ جَدَّدَ  
 ضَيْفُهُ قَالَ لَا بَلَى قَوْمٌ صَيَّابُوا فَأَوْفَعْلَيْهِمْ  
 بَضِيءٌ لَيْلًا دَخَلَ مَيْتَةً فَأَطْفَرُ السَّوَّاحِ وَأَرْبُ  
 أَنَا تَأْكُلُ مَاذَا لَقَرَى لِيَأْكُلَ مَقْرَبِي إِلَى السَّجَّاحِ  
 حَتَّى تَطْلُبِيهِ قَالَ فَفَعَلُوا وَأَسْلَمَ الصَّيْفُ فَلَمَّا  
 أَصْبَحَ عَدَا عَلَى شَيْبٍ ﷺ قَالَ (( فَمَنْ  
 ضَعَبَ اللَّهُ مِنْ ضَيْفِكُمْ يَضِيفُكُمْ اللَّيْلَةَ ))

۵۳۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
 رَجُلًا مِنْ طَائِفَتِهِمْ بَاتَ بِهِ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ  
 إِلَّا قَوْمَةٌ وَلَقَوْمٌ صَيَّابُوا فَقَالَ بِالْمَرْأَةِ قَوْمِي  
 الصَّيْفَةُ وَأَطْفَرُ السَّجَّاحِ وَقَرَمِي لِلصَّيْفِ مَا عِنْدَكَ  
 فَرَأَى مَرْأَتَهُ خَذَمَ لَهَا لَيْلَةً وَتَوَضَّعَتْ عَلَى قُرْبَتِهِمْ  
 وَلَوْ كَانَتْ بِهِمْ حَصَاةً

باب: مہمان کی خاطر داری کرنا چاہیے

۵۳۵۹- ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے دی تکلیف ہے لکھانے پہننے کی آپ نے اپنی کسی بی بی کے پاس کھلا بھیجا وہ بی بی تم اس کی حسن نے آپ کو چھائی کے ساتھ بھیجا ہے میرے پاس تو بی بی کے سوا کچھ نہیں۔ پھر آپ نے دوسری بی بی کے پاس بھیجا اس نے بھی ایسی ہی کیا۔ تک کہ سب عورتوں نے یہی جواب دیا ہمارے پاس کچھ نہیں سوا بی بی کے۔ آپ نے فرمایا کون اس کی مہمانی کرتا ہے تیری بات اللہ اس پر رحم کرے۔ تب ایک اصحابی انکار کرنے لگے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ سنا وہ اس کو اپنے ہمنام نے پر لے گیا اور اپنی بی بی سے کہا میرے پاس کچھ سے کھانا بی بی کچھ نہیں تھمت میرے بچوں کا کھانا ہے۔ انصاری نے کہا بچوں سے کچھ بھاد کر دے۔ سب ہمارا مہمان احمد آوے تو چراغ بجھا دے۔ اس نے ایسا ہی کیا اور میاں بی بی بھوکے بیٹھ رہے اور مہمان نے کھانا کھایا جب صبح ہوئی تو وہ انصاری رسول اللہ کے پاس آیا آپ نے فرمایا اللہ نے تجھ کو یہاں سے جو تم نے اپنے مہمان کے ساتھ کیا اس بات کو۔

۵۳۶۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک اصحابی کے پاس مہمان آیا اس کے پاس کچھ نہ تھا سو اس کے اور اس کے بچوں کے کھانے کے۔ اس نے اپنی عورت سے کہا بچوں کو کھانا اور چراغ بجھا دے اور جو کچھ تیرے پاس ہے وہ مہمان کے سامنے رکھ دے۔ اس نے ایسا ہی کیا تب یہ آیت قرآنی ویوفون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصة یعنی اپنی راحت پر دوسروں کے آرام کو مقدم رکھتے ہیں گو خود محتاج ہوں۔

(۵۳۵۹) آپ کو سوخت پھر گولہ دے غریبوں کی سوا کیا کہتے ہیں یہ بڑے بڑے لوگوں کا کام ہے قرآن شریف میں ایسے لوگوں کی تعریف کرتی ویوفون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصة اور بچوں پر ایسا کرنا وقت درست ہے جب ہر جگہ کے سارے لوگوں کے ضرر کا وقت ہو۔ نہ ان کو کھانا مہمان کی مہمان داری پر مقدم ہے۔



کھن جا ملاور جب سر ڈھانچا تو ہاتھوں کھل جاتے اور غیہ بھی کھن کونہ  
آئی۔ میرے ساتھ سچی سو گئے انہوں نے یہ کام نہیں کیا تھا جو  
میں نے کیا تھا آخر رسول اللہ ﷺ آئے اور معمول کے موافق سلام کیا  
پھر مسجد میں آئے اور نماز پڑھی بعد اس کے دودھ کے پاس آئے  
برق کھولا تو اس میں کچھ نہ تھا۔ آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف  
اٹھایا میں سمجھا کہ اب آپ بددعا کرتے ہیں اور قتلہ ہوتا ہے۔  
آپ نے فرمایا اللہ کھلا اس کو جو مجھ کو کھلاوے اور پالا اس کو جو مجھ کو  
پالا ہے۔ یہ سن کر میں نے اپنی چادر کو مضبوط باندھا اور پھری لی  
اور کبریوں کی طرف چھا کر جو ان میں سے موٹی ہو اس کو داغ  
کردی رسول اللہ کے لیے دیکھا تو اس کے تھن میں دودھ بھرا ہوا  
ہے پھر دیکھا تو اور کبریوں کے تھنوں میں بھی دودھ بھرا ہوا ہے۔  
میں نے آپ کے گھر والوں کا ایک برتن لیا جس میں دودھ دودھ نہ  
دوبتے تھے (یعنی اس میں دوہنے کی خواہش نہیں کرتے تھے) اس  
میں میں نے دودھ دوہا یہاں تک کہ اوپر تکین آگئے (تاکہ زیادہ  
دودھ نکلا)۔ اور اس کو میں نے کر آیا آپ کے پاس آپ نے فرمایا  
تم نے اپنے حصہ کا دودھ رات کو پیا نہیں۔ میں نے عرض کیا یا  
رسول اللہ آپ دودھ پیچتے ہیں آپ نے پیا کچھ دیکھ میں نے عرض  
کیا یا رسول اللہ! اور پیچتے۔ آپ نے پیا کچھ دیکھ میں نے عرض  
معلوم ہوا کہ آپ میرے ہو گئے اور آپ کی دعا میں نے لے لی اس  
وقت میں جہاں تک کہ خوشی کے بارے زمین پر لوٹ گیا۔  
رسول اللہ نے فرمایا اے مقداد! تو نے کوئی بری بات کی؟ وہ کیا ہے؟  
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا حال ایسا ہے اور میں نے ایسا  
قصور کیا۔ آپ نے فرمایا اس وقت کا دودھ جو خلاف معمول اتر اللہ  
کی رحمت تھی تو نے مجھ سے پہلے یہ کیوں نہ کیا تم اپنے دونوں  
ساتھیوں کو بھی بگاڑتے ہو کچھ یہ دودھ پیچتے۔ میں نے عرض کیا  
قسم اس کی جس نے آپ کو سچا کلام دے کر بھیجا اب مجھ کو کوئی

إِنَّا وَصَّيْنَاهَا عَلَى فِتْنَةٍ خَرَجَ رَسُولِي وَإِنَّا  
وَصَّيْنَاهَا عَلَى رَسُولِي خَرَجَ فِتْنَتَاهَا وَخَلَّ لَا  
يَجْعَلِي هَنُومَ وَلَمَّا صَاحِبَاهَا قَلَمًا وَلَمَّا يَصْلَحَانَا  
صَنَعْتُ قَالِ لِحَدَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَسَلَّمْتُ كُنْتُ كَمَا بَسَلْتُ ثُمَّ أَتَى فَتَسْجِدُ فَصَلَّى  
ثُمَّ أَتَى شَرَانَا فَكَشَعَتْ عَنْهُ قَلَمٌ بَعْدَ قَلَمٍ شَيْئًا  
فَرَفَعَ رَأْسَهُ بَنَى السَّيِّئَةَ فَلَقْتُ أَنَا بَنَاهُ عَلَى  
مَآعِزِي فَقَالَ ((اللَّهُمَّ اطْعِمْنَا مِنْ أَطْعَمِي  
وَأَسْقِنَا مِنْ أَسْقَانِي)) قَالَ فَمَنْعَتُنِي بَنَى السَّيِّئَةَ  
مَسْتَدَلُّهَا عَنْهُ وَأَخَذْتُ لَشْفَرَهُ فَنَاطَلْتُ بَنَى  
لَاغُورِ أَيُّهَا اسْتَنْزِلْ مَا مَسَّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّا هِيَ حَلَاةُ وَإِنَّا هُنَّ حَقِيقُ  
كُلَّهِنَّ فَمَنْعَتُنِي بَنَى بَنَاهُ نَالِ مُخْخِمٍ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانُوا يَطْعَمُونَ أَنْ يَخْبِلُوا بِهِ  
فَالِ فَحَبِطَتْ بِهِ خَيْرُ عِلْفَةٍ رَغُورُ فَصَنَعْتُ بَنَى  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((أَضْرِبْتُمْ شَوَانِكُمْ  
لِللَّيْلَةِ)) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْرَبْ  
فَضَرَبْتُ ثُمَّ نَادَيْتِي فَتَلَّتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اشْرَبْ  
فَضَرَبْتُ ثُمَّ نَادَيْتِي فَتَلَّتْ غَرَقْتُ إِذْ النَّبِيُّ صَلَّى  
لَهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَرَوِي وَأَصْبَتْ غُرَقَةً  
صَنِجَكْتُ حَتَّى أَتَيْتُهُ بَنَى فَكَزَمِي قَالَ فَقَالَ  
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِخْلُدِي  
سَوَائِكَ يَا مَقْنَدُ)) فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَانَ  
مِنْ أَمْرِي كَذَا وَكَذَا وَقُلْتُ كَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ  
ﷺ ((مَا هَذِهِ بَنَى رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ فَالَا تَكُنْتُ  
أَذْنَبِي فَرُوقَ صَاحِبِي فَصَيِّبَ مِنْهَا)) قَالَ

ہو وہ نہیں جب میں نے خدا کی رحمت حاصل کی اور آپ کے ساتھ حاصل کی کہ کوئی بھی اس کو حاصل کرے۔

۵۳۶۳- ترجمہ دینی جرنل پر مگر اور

۵۳۶۴- عبدالرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے ہم رسول اللہ کے ساتھ تھے ایک سو تیس آدمی آپ نے فرمایا تمہارے پاس تھا ہے؟ تو ایک شخص کے پاس ایک صاع تاج نکلا کسی کے پاس ایسا ہی ہر وہ سب گونہا گیا۔ بعد اس کے ایک مشرک آیا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے لہا بکریاں لے کر ہانکا ہوا کہ رسول اللہ نے فرمایا تو چھاپے یہ تو نیکی ہے اس نے کہا نہیں بچتا ہوں۔ آپ نے ایک بکری اس سے خریدی اس کا گوشت تیار کیا تو آپ نے حکم دیا اس کی بھی بھونے کا۔ راوی نے کہا قسم خدا کی اس ایک سو تیس آدمیوں میں سے کوئی نہ رہا جس کے لیے آپ نے کچھ اس بکری میں سے جدا کیا ہو اور وہ سو جو وہ تھا تو اس کو دے دیا۔ اس کا قصد رکھ چھوڑا اور دیکھا اس میں آپ نے گوشت نکالا ہر مہم سب نے ان میں سے کھ پلا وہ سیر ہو گئے بلکہ بچاؤں میں بکھوچ رہا اس کو میں نے لا دیا اور اس پر ایسا ہی کہہ (اس حدیث میں آپ نے دو بکریاں سے ایک تو بکری میں برکت دوسرے بکری میں برکت کہ

۵۳۶۵- عبدالرحمن بن ابی بکر سے روایت ہے اصحاب صفہ تاج لوگ تھے اور رسول اللہ نے ایک بار فرمایا جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تین کو دے جاوے اور جس کے پاس چار کا ہو دو پانچ یا چھ کو بھی لے جاوے اور حضرت ابو بکرؓ نے آدمیوں کو لے آئے اور رسول اللہ دس آدمیوں کو لے گئے (آپ کے اہل و عیال بھی دس کے قریب تھے تو کوا دھا کھانا مہمانوں کے لیے ہوا) عبدالرحمن نے کہا ہمارے گھر میں میں تھا اور میرے باپ اور میری ماں راوی نے کہا شاید اپنی بی بی کو بھی کہہ اور ایک خادم جو میرے اور ابو بکرؓ دونوں کے گھر میں تھا۔ عبدالرحمن نے کہا ابو بکرؓ

قَالَ وَالَّذِي بَعَثَ بِالْحَقِّ مَا أَهْلَانِي بِمَا أَصْبَحْتُ وَأَمْسَيْتُ نَعْتَمَ مِنْ كَسْبَتِي مِنَ الشَّامِ۔

۵۳۶۳- عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ أَبِي السَّفِيَّةِ بِهَذَا الْإِسْنَامِ۔

۵۳۶۴- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلثَّانِينَ وَمَا لَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَ أَحَدٍ مِنْكُمْ طَعَامٌ فَوَلَّاهُ مَعَ رَجُلٍ صَارَ مِنْ طَعَامِهِ أَوْ نَحْوَهُ فَعَمِلَ لَهُ خَبْزَةً وَرَجُلٌ مُشْرِكٌ شَعْنًا طَوِيلَ رِجْلَيْهِ مَسُوخًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَيْنَ لَمْ خَبْزَتْ أَوْ لَمْ يَأْخُذْ خَبْزَةً فَقَالَ لَهُ عَلَى نَبْعٍ مَا تَشْرَى بِهِ شاةً فَعَمِلْتُ وَأَمَرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يَتَّخِذُوا مِنَ اللَّهِ مَا مِنْ الْبَطْنِ وَيَتَّخِذُوا خَبْزَةً لَمْ يَسْأَلُوا اللَّهَ ﷻ خَبْزَةً شَرَفًا مِنْ سَوَادِ بَطْنِهِمَا إِنَّ كَانَ شَاهِدًا أَنْفَعَهُمَا وَبِئْسَ كَلَامٌ غَيْرُ عِبَادَةٍ قَالَ وَخَفِلَ فَمَضَى مَا كُنَّا بِلَهْمَانَا أَتَمْتَرُونَ وَتَشَعُّوا وَفَضِلَ مَرِ فَفَضَلْتَنِي فَحَفَلْتُ عَلَى ظَهْرِي أَوْ كُنَّا قَالَ۔

۵۳۶۵- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ اصْطَبَ انْصَلَبَ سَكَاوًا نَاسًا قَرَرًا وَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرَّةً (( مَنْ كَانَ عَنْدهُ طَعَامٌ الْيَمِينِ فَلْيَذْهَبْ بِفَلَاحَةٍ وَمَنْ كَانَ عَنْدهُ طَعَامٌ الْيُسْرَى فَلْيَذْهَبْ بِمَخَاصِبِ بِسَادِصِ )) أَوْ كُنَّا قَالَ وَ أَنَّ لِيَا نَكْرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَبْزَةً بِفَلَاحَةٍ وَ طَلَقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَشْرَةٍ وَ أَكْرَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِسَلَامَةٍ قَالَ فَهَوَّا أَمَّا وَ أَمَّا وَ لا أَدْرِي هَلْ

نے رات کا کھانا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کھایا پھر وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ عشاء کی نماز پڑھی گئی پھر نماز سے فارغ ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لوٹ گئے اور وہیں رہے یہاں تک کہ آپ سو گئے۔ غرض بڑی رات گزرنے کے بعد جیسی اللہ کو منظور تھی ابو بکرؓ گھر میں آئے ان کی بی بی نے کہا تم اپنے مہمانوں کو چھوڑ کر کہاں رہ گئے؟ حضرت ابو بکرؓ نے کہا تم نے ان کو کھانا نہیں کھلایا؟ انہوں نے کہا مہمانوں نے نہیں کھایا تمہارے آگے تک اور انہوں نے مہمانوں کے سامنے کھانا پیش کیا تھا لیکن مہمان ان پر غائب ہوئے نہ کھانے میں۔ عبدالرحمنؓ نے کہا میں (ابو بکرؓ کی عقلی کے ذریعے) چھپ گیا انہوں نے مجھ کو پکارا اے ست بھول یا احمق تیری ناک کے زور پر کیا مجھ کو اور مہمانوں سے کیا کھانا پر چند یہ خرگوشوں کا کھانا نہیں دیکھ کر بے وقت ہے اور ابو بکرؓ نے کہا قسم خدا کی میں نہیں کہوں گا اس کو کبھی بھی عبدالرحمنؓ نے کہا قسم خدا کی ہم جو حد اقصائی پہنچے سے اتنا ہی وہ کھانا کھا کر چلا جائے گا یہاں تک کہ ہم سو رہ گئے اور کھانا جتنا پہلے کھاس سے بھی زیادہ ہو گیا۔ ابو بکرؓ نے اس کھانے کو دیکھا تو وہ اتنا اسی ہے یا زیادہ ہو گیا انہوں نے اپنی عورت سے کہا اسے بتی فراس کی بہن (ان کا نام ام رومان تھا اور بنی فراس ان کا قبیلہ تھا) یہ کیا ہے؟ وہ بولی قسم میری آنکھوں کی ششک کی (یعنی رسول اللہ ﷺ کی) یہ تو پہلے سے بھی زیادہ ہے تمہیں جسے زیادہ ہے (یہ حضرت ابو بکرؓ کی کرامت تھی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولیاء کی کرامت حق ہے کہ پھر حضرت ابو بکرؓ نے اس میں سے کھانا اور کہا یہ قسم جو میں نے کھائی تھی شیطان کی طرف سے تھی (جسے میں کہ پھر ایک آدمی اس میں سے کھلیا بعد اس کے وہ کھانا رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے میں بھی صبح کو وہیں تھا اور ہمارے دور ایک قوم کے بیچ میں حد تھا (یعنی اقرار تھا صلح کا) تو وہ اقرار کی گزرتی آپ نے ہمارے اصرار پر آدمی کے لئے اور ہر ایک کے ساتھ لوگ

فَلَمَّا وَ أَمْرًا مِّنْهُ قَالَ وَ بَلَا نَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَعَلِّي جُنْدُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ ثُمَّ لَبِثَ حَتَّى حُشِبَ لِعِشَاءٍ ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ حَتَّى نَعَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَحَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنْ ذَلِكَ لَمَّا لَمَسَ اللَّهُ قُلُوبَهُ لَمْ يَمُوتْ مَا يَسْتَسْتَعِزُّ عَنْ أَمْتِهِمْ لَوْ قَالَتْ حَتَّى كُنَّا أَوْ مَا غَشِيَهُمْ قَالَتْ لَوْ حَتَّى نَحْضَرُ قَدْ خَرَجُوا عَلَيْهِمْ فَمَلَكُوهُمْ قَالَ فَلَمَّعْتُ أَنَا فَاغْتَمَسْتُ وَ قَالَ يَا عَتَرُ فَخُذْ وَ سَبْ وَ قَالَ كَلُّوا لَا تَخْبُوا وَ قَالَ اللَّهُ لَا أَمْلَعُ لَكُمُ قَالَ فَلَمَّ اللَّهُ مَا كُنَّا فَاحْذَرْنَا مِنْ لَفْظِهِ الْإِذَا زَمَرْنَا أَسْتَفْهِمَا أَكْثَرَ مِنْهَا فَلَمَّا حَتَّى شَبَّاهُ وَ حَذَرْنَا أَكْثَرَ مِنْهَا كَانَتْ قُلُوبُ قُلُوبِ قَطَرٍ بَلَّيْنَا أَوْتَكْرٍ وَ سَبَّ اللَّهُ عَنْهُ ذَلِكَ هِيَ كَمَا هِيَ لَوْ أَكْثَرَ قَالَ يَلْمِزُكَ يَا أَحْمَقُ نَبِيٌّ فَرَسٍ مَا مَلَأَ قَالَتْ لَا وَفَرَسٌ عَيْنٌ لَهَا الْإِن كَأَكْثَرَ مِنْهَا قُلُوبُ قَالَتْ مَلَأَ مِنْهَا مِرَارًا قَالَ فَكُلُّ مِنْهَا أَوْتَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ قَالَ إِنَّمَا كَلَّمَ قُلُوبَ مِنْ قُلُوبِهِمْ نَبِيٌّ ثُمَّ أَتَى بَنِي لَفْظِهِ ثُمَّ حُشِبَ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَامْتَحَنَتْ عَيْنُهُ قَالَ وَ كَانَتْ بَيْنَهُمَا وَ بَيْنَ قَوْمٍ حَفْظَ فَمَضَى الْآخِرُ فَعَرَفَتْهَا عَشْرَ زَجَلٍ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أَمْسَ اللَّهُ نَظْمُكُمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ قَالَ إِنْ أَنَا لَعَنَ مِنْهُمْ فَاتَكَلَّمُوا مِنْهَا اجْتَمَعُوا لَوْ كُنَّا قَالَ



اچھا ہے عہد اہل سن نے کہا مجھے خبر نہیں ہوئی کہ ابو ہریرہؓ نے کھارہ یا ہو (میں قسم توڑنے سے پہلے لیکن بعد کھارہ یا ضروری ہے۔)

باب: تھوڑے کھانے میں مہمانی کرنے کی فضیلت  
۵۳۶۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمیوں کا کھانا تین کو کافی ہو جاتا ہے اور تین کا چار کو کافی ہو جاتا ہے۔

۵۳۶۸- چار میں عہد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کا کھانا دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو اور چار کا آٹھ کو۔

۵۳۶۹- ترجمہ وی جو اوپر گزر

۵۳۷۰- چارہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کا کھانا دو کو کافی ہے اور دو کا چار کو۔

۵۳۷۱- ترجمہ وی جو اوپر گزرا لیکن اتنا زیادہ ہے کہ چار کا آٹھ کو۔

باب: مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں

۵۳۷۲- عہد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔

وَحَيْثُ قَالَ فَاحْبِرْهُ فَقَالَ « نَلَّ أَنْتَ أَبْرَهْمَ وَأَحْبَرْهُمْ » قَالَ وَنَمَّ يَتَكَلَّمُ كَقَارِئٍ

بَابُ فَضِيلَةِ الْمُؤَانَسَةِ فِي الطَّعَامِ الْقَلِيلِ

۵۳۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ « طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَأَمِي الثَّلَاثَةِ وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَأَمِي الْأَرْبَعَةِ »

۵۳۶۸- عَنْ حَابِرِ بْنِ خَبَرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ « طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ وَطَعَامُ الْأَرْبَعَةِ يَكْفِي الثَّمَانِيَةَ » وَفِي رِوَايَةٍ بِسَنَدٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَذْكُرْ سَبْعَةَ.

۵۳۶۹- عَنْ حَابِرِ بْنِ خَبَرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَنَدٍ حَسَنٍ فِي رِوَايَةٍ.

۵۳۷۰- عَنْ حَابِرِ بْنِ خَبَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ « طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ وَطَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ »

۵۳۷۱- عَنْ حَابِرِ بْنِ خَبَرٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ « طَعَامُ الرَّجُلِ يَكْفِي زَوْجَيْنِ وَطَعَامُ زَوْجَيْنِ يَكْفِي أَرْبَعَةَ وَطَعَامُ أَرْبَعَةٍ يَكْفِي ثَمَانِيَةَ »

بَابُ الْمُؤْمِنِ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَتْعَاءٍ

۵۳۷۲- عَنْ أَبِي عُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ « الْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَتْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ ».

(۵۳۷۲) نوٹی: یہاں دوسری روایت میں ہے کہ یہ حدیث آپ نے اسی وقت فرمائی جب آپ نے ایک کافر کی رحمت کی گئی اور وہ سات گرجوں کا درد نہی کیا پھر دوسرے دن سلطان جو اس کا ایک ہی بکری کا دردہ چا اور دوسری بکری کے دردہ کو پھر انہی ہی سا۔ قاضی محمد



۵۳۷۳- ترجمہ دی جوا پر گزرا۔

۵۳۷۳- عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِحَدَّثِهِ.

۵۳۷۴- ناقل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی

۵۳۷۴- عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَمِعْتُ

اللہ عنہما نے ایک سکین کو دیکھا تو اس کے سامنے کھتا رکھتے تھے

فَعَمَلُ يَضَعُ تَيْنِ يَدَيْهِ وَيَضَعُ تَيْنِ يَدَيْهِ قَالَ

تھے وہ کھاتا چاہتا تھا بہت کھا گیا تاہم انہوں نے کہا یہ میرے سامنے

فَعَمَلُ يَأْكُلُ أَكْثَرَ كَثِيرًا قَالَ فَقَالَ لَا يَذْهَبُ

نہ آئے کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

هَذَا عَلَيَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ

آپ فرماتے تھے کافرسات آفتوں میں کھاتا ہے۔

(( إِنَّ الْكَافِرَ يَأْكُلُ فِي مَتَبَعَةِ أَهْلِهِ ))

۵۳۷۵- جاہز اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

۵۳۷۵- عَنْ جَاهِزٍ وَابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور

يَأْكُلُ فِي مَتَبَعِهِ وَابْنُ عُمَرَ وَابْنُ عُمَرَ

کافرسات آفتوں میں۔

وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي مَتَبَعَةِ أَهْلِهِ ((

۵۳۷۶- ترجمہ دی جوا پر گزرا۔

۵۳۷۶- عَنْ جَاهِزٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۵۳۷۷- ترجمہ دی جوا پر گزرا۔

وَسَلَّمَ بِحَدَّثِهِ وَأَمَّا يَذْهَبُ ابْنُ عُمَرَ.

۵۳۷۷- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمُؤْمِنٍ يَأْكُلُ فِي مَتَبَعِهِ وَابْنُ

۵۳۷۸- ترجمہ دی جوا پر گزرا۔

وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي مَتَبَعَةِ أَهْلِهِ.

۵۳۷۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدَّثِهِ حَدَّثَهُمْ.

۵۳۷۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

۵۳۷۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کافر آیا اور آپ نے اس کی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَبَعَةً ضَيْفًا وَهُوَ كَثِيرٌ قَاتِرٌ

قیامت کی۔ آپ نے حکم دیا ایک کبری کا دو دو دیا گیا۔

لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحَدَّثِهِ فَخَلَّتْ فَنَشَرَبَ حَتَّى

پھر دوسری کبری کا دو بھی لی گیا پھر تیسری کا دو بھی لی گیا یہاں

ثُمَّ أُخْرِي فَنَشَرَبَتْ ثُمَّ أُخْرِي فَنَشَرَبَتْ حَتَّى شَرِبَ

تک کہ سات کبریوں کا دو دو بھی لی گیا۔ پھر دوسری صبح کا دو دو مسلمان

جَلَبَتْ سِتْرَ حَبَابٍ ثُمَّ إِذْ أَصْبَحَ فَأَمْسَحَ قَاتِرٌ لَهُ

ہو گیا پھر آپ نے حکم دیا ایک کبری کا دو دو دیا گیا اس نے اس

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحَدَّثِهِ فَخَلَّتْ فَنَشَرَبَ حَتَّى شَرِبَ

کا دو دو پھر دوسری کا دو دو پھر اسی نے نبی کا جب رسول اللہ صلی

بِأُخْرَى فَلَمْ يَسْتَقِمْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۵۳۸۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

۵۳۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک کافر آیا اور آپ نے اس کی

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَبَعَةً ضَيْفًا وَهُوَ كَثِيرٌ قَاتِرٌ

قیامت کی۔ آپ نے حکم دیا ایک کبری کا دو دو دیا گیا۔

لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحَدَّثِهِ فَخَلَّتْ فَنَشَرَبَ حَتَّى

پھر دوسری کبری کا دو بھی لی گیا پھر تیسری کا دو بھی لی گیا یہاں

ثُمَّ أُخْرِي فَنَشَرَبَتْ ثُمَّ أُخْرِي فَنَشَرَبَتْ حَتَّى شَرِبَ

تک کہ سات کبریوں کا دو دو بھی لی گیا۔ پھر دوسری صبح کا دو دو مسلمان

جَلَبَتْ سِتْرَ حَبَابٍ ثُمَّ إِذْ أَصْبَحَ فَأَمْسَحَ قَاتِرٌ لَهُ

ہو گیا پھر آپ نے حکم دیا ایک کبری کا دو دو دیا گیا اس نے اس

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحَدَّثِهِ فَخَلَّتْ فَنَشَرَبَ حَتَّى شَرِبَ

(( الْمُؤْمِنُ يَنْتَرِبُ فِي مَعَى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَنْتَرِبُ فِي مَتَابَعَةِ أَقْبَاءِ ))  
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن ایک آہٹ میں بیٹھا ہے اور کافر سات آہٹوں میں۔

باب: کھانے کا عیب نہیں بیان کرنا چاہیے  
 ۵۳۸۰- سنن ابی حنیفہ رحمہ اللہ غلہ قال ما عابہ رسول اللہ ﷺ من شئ الا ان شہق شہقاً اکلہ وینا شجرہ فترکہ  
 ۵۳۸۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۳۸۲- عن سفيان عن همام بن منبه قال قال رسول الله ﷺ من شئ عابہ رسول الله ﷺ من شئ الا ان شہق شہقاً اکلہ وینا شجرہ فترکہ  
 ۵۳۸۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ﷺ نے کسی کھانے کا عیب بیان نہیں کیا۔ آپ کا جی چاہتا تو کھا لیتے تھے۔

۵۳۸۴- عن ابی حنیفہ عن ابي ذر قال قال رسول الله ﷺ من شئ عابہ رسول الله ﷺ من شئ الا ان شہق شہقاً اکلہ وینا شجرہ فترکہ  
 ۵۳۸۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔









٥٤٠١- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ  
رَأَى حُلَّةَ بَيْرَانَ حَيْثُ نَافِ الْمُسْتَصْدِ فَقَالَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اِسْتَرَفْتُ مِنْهُ لَبَسْتُهَا لَيْسَ يَوْمَ  
الْجُمُعَةِ وَلَا يَوْمَ إِذَا قَامُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ  
مَنْ لَمْ يَلْبَسْهَا لَمْ يَكُنْ فِي الْأَجْرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا حُلَّةٌ فَأَقَامَ  
عُمَرَ بِهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
فَصَوَّبْتُهَا وَقَدْ قُلْتُ فِي حُلَّةِ عَطَارِي مَا قُلْتَ  
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنِّي لَمْ أَكْشِكْهَا لِنَفْسِهَا  
لَكِنَّهَا عُمَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْكُمْ كَمَا يَكُونُ.

٥٤٠٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُجْرٍ خَالِيَةٍ مَلَأَتْ

٥٤٣- عَنْ أَبِي عَمْرِو قَالَ رَأَى عُمَرُ عَطَارَةً  
تُسَمَّى بِحُمَيْرٍ يَلْمُوقُ حُلَّةَ سَبْرَاءَ وَكَانَ وَحْدًا  
يُغْشَى لَمُوكَ وَبَيْتُ مَنْهُمُ فَقَالَ عُمَرُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ عَطَارَةً تُقْبَلُ فِي السُّورِ  
حُلَّةَ سَبْرَاءَ فَلَوْ اشْتَرَيْتَهَا فَبَشَّيْتُهَا لَوَدِدْتُ الْعَرَبَ  
إِنَّمَا دَلِمُوا عَلَيْكَ وَأَمَّا قَالَ رَأَيْتَهَا يَوْمَ  
الْجُمُعَةِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ (( إِنَّمَا يَلْبَسُ الْفَخْرِيُّ فِي الدُّنْيَا مِنْ لَدُنْكَ  
عَطَارٌ لَهُ فِي الْأَعْوَةِ )) ثُمَّ كَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ  
أَبَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحُمَيْرٍ

۵۰۱۔ عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے ایک رشتی جوڑا دیکھا مسجد کے دروازے پر لٹکایا رسول اللہؐ آپ اس کو خرید لیتے اور پہنتے تھے کہ دن لوگوں میں جب باہر کے لوگ آتے ہیں تو بھڑو ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ تو وہ پہنتے کا جس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے۔ بعد اسی کے رسول اللہؐ کے پاس ایسے ہی کئی جوڑے آئے آپ نے ایک جوڑا ان میں سے حضرت عمرؓ کو دیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ یہ مجھے پہناتے ہیں اور آپ ہی نے عطار دے جوڑے میں کیا فرمایا (عطار داس جوڑے کے پیچھے والے کا نام تھا کہ آپ نے فرمایا میں نے تجھے پہنتے کے لیے نہیں دیا۔ پھر حضرت عمرؓ نے دو جوڑا اپنے ایک بھائی کو جو مشرک تھا کہ میں دے دیتا ہوں۔

۲۰۵- ترجمہ وحی مبارکہ کے کلمات

۳۰۳- عہد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے عطار دھنسی کو دیکھا بازار میں ایک رشتہی جو دار کما رہے تھے (بیچنے کے لیے) اور وہ ایک ایسا شخص تھا جو بادشاہوں کے پاس جایا کرتا اور ان سے روپیہ حاصل کرتا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے عطار کو دیکھا اس نے بازار میں ایک رشتہی جو دار کما رہے تھے آپ اس کو خرید لیں اور جب عرب کے اچلی آتے ہیں اس وقت پہنات کریں تو مناسب ہے۔ راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں انہوں نے یہ بھی کہا کہ جس کو بھی آپ پہنات کریں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رشتہی کپڑا دیا جس سے وہ بیٹے کا جس کا آخرت میں حصہ نہیں۔ پھر اس

[illegible]

کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے پاس چند ریشتی جوڑے آئے آپ نے حضرت عمرؓ کو بھی ایک جوڑا دیا اور اسامہ بن زیدؓ کو ایک اور حضرت علیؓ کو ایک اور فرمایا اس کو پہنا کر اپنی عورتوں کی سر بندھن بناو۔ حضرت عمرؓ اپنا جوڑا لے کر آئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! آپ نے یہ جوڑا مجھے بھیجا اور علیؓ ہی آپ نے عطارہ کے جوڑے کے باپ میں کیا فرمایا تھا آپ نے فرمایا میں نے یہ جوڑا تمہارے پاس پہننے کے لیے نہیں بلکہ اس لیے بھیجا کہ اس سے فائدہ حاصل کرو (اس کو بچ کر) اور اسامہؓ نے اپنا جوڑا پہن لیا اور چلے رسول اللہ ﷺ نے ان کو انہی لکڑے دکھا کہ ان کو معلوم ہو گیا کہ آپ ہر ارض ہیں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ کیا دیکھتے ہیں آپ ہی نے تو یہ جوڑا مجھ کو بھیجا آپ نے فرمایا میں نے اس لیے نہیں بھیجا کہ تو خود پہنے بلکہ اس لیے بھیجا کہ پہنا کر اپنی عورتوں کے سر بندھن بناو۔

۵۴۰۴- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے استہرق کا ایک جوڑا دیکھا جو ہزار میں تھا انہوں نے اس کو لے لیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر آئے اور عرض کیا اس کو خرید لیجئے عید میں پہننے کے لیے اور جس وقت باہر داؤں کے سروہ آویں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ تو اس کا لباس ہے جس کا آخرت میں حصہ نہیں۔ پھر حضرت عمرؓ جتنا اللہ تعالیٰ کو منظور تھا ٹھہرے رہے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے ان کے پاس ایک چم بھیجا بیان کا (استہرق اور بیان دونوں ریشتی کپڑے ہیں) کہ حضرت عمرؓ اس کو لے کر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا تمہاری اس کا لباس ہے جس کا آخرت میں حصہ نہیں ہے پھر آپ نے مجھے کیسے بھیجا آپ نے فرمایا تو اس کو بچاؤ اور اس کی قیمت کام میں لا۔

سواء فَبِعْتُ لِيْ عُمَرُ بَخْلًا وَفَتْ لِيْ اَسْمَاءُ  
نَزَلَ سَخْرًا وَاعْتَمَلَ عَلَيَّ نَزَلَ لِيْ عُمَرُ بَخْلًا  
وَقَالَ (( شَقِيحًا عُمَرُ تَيْنَ بَسَلَتِكَ )) قَالَ  
فَعَلَهُ عُمَرُ بَخْلًا نَحْلِيْهَا هَآلًا يَا رَسُولَ اللَّهِ  
بَعَثَ لِيْ يَهُودِيٌّ وَقَدْ قُلْتُ بِالْمَأْمَرِ لِيْ خَلَّةٌ  
فَعَطَّرُوْهُ مَا قُلْتُ فَقَالَ (( بَنِي لَمْ أَبْعَثْ بِهَا  
إِلَّاكَ لِنَفْسِهَا وَلَكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ لِنَفْسِ  
بِهَا وَفَاتَا أَسْمَاءَ )) فَرَأَى فِيْ خَلَّتِهِ فَهَلَزَ إِلَيْهِ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَعَرَفَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
ﷺ قَدْ أَتَكَرَّ مَا صَنَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا  
تَصْنَعُ بَنِي فَأَنْتَ تَبْعُثُ إِلَيْيْ بِهَا مَتَانٍ (( بَنِي لَمْ  
أَبْعَثْ إِلَيْكَ لِنَفْسِهَا وَلَكِنِّي بَعَثْتُ بِهَا إِلَيْكَ  
لِنَفْسِقِهَا عُمَرُ تَيْنَ بَسَلَتِكَ ))

۵۴۰۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ وَحَدَّثَ  
عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ خَلَّةً مِنْ إِسْتِهْرَاقٍ نَبَاحٍ  
بِالشَّرْقِ فَأَحْدَثَهَا فَأَتَى بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتَغْ هَٰذِهِ  
فَأَحْدِثْ بِهَا لِنَفْسِيَّ رَزَقُوْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( إِنَّمَا هَٰذِهِ لِنَافْسٍ مِنْ  
لَا حَقَّاقَ لَهَا )) قَالَ فَلَبِثَ عُمَرُ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ  
تَوَسَّلَ بَيْنَهُ وَرَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَبْرًا وَنَبَاحٍ فَأَقْبَلَ  
بِهَا عُمَرُ حَتَّى أَتَى بِهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتُ إِنَّمَا هَٰذِهِ لِنَافْسٍ مِنْ لَا حَقَّاقَ  
لَهَا تَرَى (( إِنَّمَا تَلْمِزُ هَٰذِهِ مِنْ لَا حَقَّاقَ لَهَا ثُمَّ  
أَرْسَلْتُ إِلَيْيْ يَهُودِيٌّ فَقَالَ لَهَا )) رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
(( أَبْعِثْهَا وَلِنَفْسِ بِهَا حَاجَتَكَ ))

۵۴۰۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۰۶- ابن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو عطار بنی کا لادش سے قبا پہنے و بچھا دیا کیا حرام ہے تو رسول اللہؐ سے عرض کیا آپ اس کو خرید لیجئے۔ آپ نے فرمایا یہ وہ بچنے کا جس کو آخرت میں حصہ نہیں۔ پھر رسول اللہؐ کے پاس ایک ریشی جو زائحد میں آیا آپ نے اس کو میرے پاس بھیجا دیا۔ میں نے عرض کیا یہ جوڑا آپ نے مجھے بھیجا اور میں تو سن چکا ہوں جو آپ نے اس کے باب میں فرمایا تھا۔ آپ نے فرمایا میں نے اس لیے بھیجا کہ تو اس سے فائدہ اٹھاوے (بھلا کر)۔

۵۴۰۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میں نے تم کو اس لیے بھیجا کہ تم اس سے فائدہ اٹھاؤ اور اس لیے نہیں بھیجا کہ تم پہنو۔

۵۴۰۸- یحییٰ بن ابی اسحاق رضی اللہ عنہ نے کہا مجھ سے سالم بن عبد اللہ نے استبرق کو پوچھا میں نے کہا استبرق وہ سنگین دیا ہے اور سخت۔ سالم نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عمرؓ نے ایک جوڑا استبرق کا دیکھا ایک شخص نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے پھر جان کیا وہ اس جیسے ہو گزرا اس میں یہ ہے کہ میں نے تجھے اس لیے بھیجا تھا کہ تو اس سے مال حاصل کر۔

۵۴۰۹- عبد اللہ سے روایت ہے جو مولیٰ تھا اسے بنت ابی بکر کا اور اسوں قحطی کے لڑکے کا اس نے کہا مجھ کو اسہلے عبد اللہ بن عمرؓ کے پاس بھیجا اور کہا کہ میں نے سنا ہے تم حرام کہتے ہو میں نے اس کو ایک تو کپڑے کو جس میں ریشی تھی اس سے دوسرے (مٹی) سرخ امد حاکم لایا بی بی و تیسرے حاکم جب کے مینے میں روزے رکھے تو عبد اللہ بن عمرؓ نے کہا جب کے مینے

۵۴۰۵- عن ابن عباسؓ بهذا اللفظ ولفظ

۵۴۰۶- عن ابن عمرؓ ان عمرؓ راى عتري من آل عطار فبذره من جناح لوز حرم فقال لرسول الله ﷺ لوز يشتره فقال ((بئس ما يملك هذا من لا خلق له)) فاعطاني رسول الله ﷺ صلى الله عليه وسلم خلة من آل عاتر فقال لبي قال قلت لرسول الله ﷺ ما فعلت بها لبي وقد سمعتك قلت فيها ما فعلت قال ((بئس ما فعلت بها انك لم تستمع بها))

۵۴۰۷- عن عبد الله بن عمرؓ ان عمرؓ راى عتري من آل عطار بمنى حديث نعيم بن حبيب عن ابيه قال لبي فعلت بها انك لم تستمع بها ولما فعلت بها انك لم تستمع بها

۵۴۰۸- عن يحيى بن ابي اسحاق رضي الله عنه قال لبي سالم بن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال قلت ما غلط من اشتراجه وعشرون مائة فقال سمعت عبد الله بن عمر يقول راى عمرؓ على رجلي خلة من استبرق قالى بها النبي ﷺ فذكرت نحو حديثهم لبي انه قال فقال ((بئس ما فعلت بها انك لم تصيب بها خالا))

۵۴۰۹- عن عبد الله بن مولى ابي اسحاق رضي الله عنهما وسمعت ابا عبد الله بن عمرؓ راى عتري من آل عاتر فقال لبي قال قلت لرسول الله ﷺ ما فعلت بها لبي وقد سمعتك قلت فيها ما فعلت قال ((بئس ما فعلت بها انك لم تستمع بها))





باپ کا نہ حیرت میں کا تو میرے مسلمانوں کو ان کے بھائیوں میں  
جیسے تو میرے ہوتا ہے اپنے بھائیوں میں (یعنی بغیر طلب کے ان کو  
پہنچا دے) اور بچہ تم میں کرنے سے اور شرکوں کی وضع سے  
اور دشمنی کچھ اپنے سے مگر انہوں نے راہِ ہدایت رسول اللہ ﷺ نے اپنی  
کی انہوں نے شرک کی انہوں کو اور ملا لیا ان کو (یعنی وہ انہیں حریر اگر  
حاشیہ میں یاد رکھیں لگاؤ تو درست ہے)۔

۵۴۱۲- ترجمہ دہلی جوہر گزرد

۵۴۱۳- ابو عثمان سے روایت ہے ہم غلبہ بن فرقد کے پاس تھے تو  
حضرت عمرؓ کا فرما آیا اس میں کہ خدا کے رسولؐ نے فرمایا نہیں پیٹے  
کا حریر مردہ شخص جس کو آخرت میں کچھ ملے ولا نہیں مگر انہوں  
درست ہے اور ابو عثمان نے بتلایا اپنی دونوں انگلیوں سے جو انگوٹھے  
کے پاس ہیں چھٹی انگلیاں ہوتی ہیں عیالہ کی بھر میں سے عیالہ کو  
دیکھا (عیالہ شیخ ہے طیبان کی اور وہ سیاحدارین میں عرب کی)۔

۵۴۱۴- ترجمہ دہلی جوہر گزرد

۵۴۱۵- ابو عثمان ہندی سے روایت ہے ہمہ پاس حضرت عمرؓ  
کی کتاب آئی اور ہم آؤر پانچواں میں تھے غلبہ بن فرقد کے ساتھ یا  
شام میں تھے اس میں یہ لکھا تھا ابوہد رسول اللہؐ نے منع کیا ہے  
حریر سے مگر انہوں نے انہوں کے برابر تو ہم نے دیر نہیں کی گئے  
میں کہ مراد آپ کی بخشش ہیں۔

۵۴۱۶- ترجمہ دہلی جوہر گزرد

الْمُسْلِمِينَ فِي رَحَالِهِمْ بِمَا تَشْتَرِ بِتَمَنٍّ فِي رَحَالِهِمْ  
وَبِمَا كُنْتُمْ وَالْقَتَمُ وَرَبِّي أَعْلَى الشَّرْكَ وَكَوَسَ الْخَيْرِ  
فَبَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَوْسَى الْخَيْرِ قَالَ  
بِمَا هَكَذَا وَزَفَعَ قَدْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِسَعْدِ  
الْوَسْطَى وَالْبَيْتَانِ وَنَهَيْتُهُمَا قَالَ زُهَيْرٌ قَالَ غَالِيَةً  
هَذَا فِي الْكُتُبِ قَالَ زَفَعَ زُهَيْرٌ بِسَعْدِ.

۵۴۱۲- عَنْ غَالِيَةَ بَيْتَانِ الْإِسْلَامِ عَنْ طَبِئِ  
سَلَمَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَرِيرِ بِسَعْدِ.

۵۴۱۳- عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بْنِ  
فَرْقَدٍ فَخَطَا كِتَابَ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْخَيْرُ بِمَا مِنْ  
لَيْسَ لَهُ بَيْتٌ شَيْءٌ فِي الْفَاوَرَةِ بِمَا هَكَذَا وَقَالَ  
أَبُو عُثْمَانَ يَسْتَعِينُ بِاللَّيْلِ نَيْلَانِ الْإِسْلَامِ فَرَأَيْنَاهُ  
أَزْرَكَ الطَّلَبَةَ جَبِينَ رَأَيْتُ الْعَلِيَّةَ.

۵۴۱۴- عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ كُنَّا مَعَ عُمَرَ بْنِ  
فَرْقَدٍ بِبَيْتِ حَلِيسَةَ خَيْرِ.

۵۴۱۵- عَنْ أَبِي عُثْمَانَ التَّيْمُورِيِّ قَالَ خَطَا  
كِتَابُ عُمَرَ وَخُذْ بِالْخَيْرِ بِمَا مَعَ عُمَرَ بْنِ فَرْقَدٍ  
لَوْ بِالْإِسْلَامِ أَنَّ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الْخَيْرِ بِمَا هَكَذَا بِسَعْدِ  
قَالَ أَبُو عُثْمَانَ فَمَا عُثْمَانُ اللَّهُ يَهْدِي الْإِسْلَامَ.

۵۴۱۶- عَنْ قَتَادَةَ بَيْتَانِ الْإِسْلَامِ مَيْلَةً وَلَمْ  
تَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي عُثْمَانَ.

۱۴۱۷- عَنْ سَوْدَةَ بْنِ عَقْلَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ  
الْحَطَّابِ خَطَبَ بِالْحَتَابَةِ فَقَالَ نَهَى نَهَى نَهَى  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْسَ الْخَيْرِ بِمَا



کُتِبَ مِنْ سِتْرِ السُّورَةِ . بت بعد حضرت علیؓ کی والدہ تیسری قابلہ بنت حمزہ ان سب

سے اللہ راضی ہو کر رہا اور اس کے نکاحوں میں کرے گا۔

۵۴۲۲- حضرت علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک ریشمی جوڑا مجھے دیا میں اسے پہن کر لگا تو آپ کو خضر میں پایا۔ پھر میں نے اس کو پہنا کر عورتوں کو دے دیا۔

۵۴۲۳- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ کو ایک جہر بھیجا سندس کا (جو ایک ریشمی کپڑا ہے)۔ حضرت عمرؓ نے کہا آپ نے مجھ کو یہ بھیجا اور آپ ایسا ہیسا فرما چکے ہیں اس کے باب میں۔ آپ نے فرمایا میں نے تم کو پہننے کے لیے نہیں بھیجا بلکہ اس لیے کہ تم اس کو کچ کر کا تداغاد۔

۵۴۲۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو دیا میں حریر پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔

۵۴۲۶- ترجمہ وہ جو لوہ پر گزول۔

۵۴۲۷- حضرت بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک قبا آئی حریر کی تھی میں آپ نے اس کو پہنا اور نماز پڑھی اس میں اور پھر نماز سے فارغ ہوا کہ اس کو زور سے اتار اچھے پہلنے میں اس کو کچر فرمایا یہ ریشم کاروں کے لائق نہیں ہے۔

۵۴۲۸- ترجمہ وہ جو لوہ پر گزول۔

باب: مرد کو حریر پہننا خارش وغیرہ کسی نذر سے

درست ہے

۵۴۲۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی عبدالرحمن بن عوف کو اور زبیر بن عوام کو حریر کی قمیض پہننے کی سفر میں اس وجہ سے کہ ان کو خارش ہو گئی

۵۴۲۳- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَسَايَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَلَّةَ سِرَّةٍ مَحْرُوفَةً فِيهَا مَوْلَانِ الْغَضَبِ فِي وَجْهِهِ قَالَ فَمَشَقْنَاهَا بَيْنَ يَدَيْ

۵۴۲۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِخَمِيْزٍ مَحْرُوفَةٍ فِيهَا مَا قُلْتُ قَالَ «أَيُّ لَوْ بَعَثْتَ بِهَا إِلَيْكَ لَفَتَسَّيَا وَتَعَا بَعَثْتَ بِهَا إِلَيْكَ لَفَتَسَّعَ بَطْنُهَا» .

۵۴۲۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «مَنْ لَبَسَ الْخَمِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ» .

۵۴۲۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ «مَنْ لَبَسَ الْخَمِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ» .

۵۴۲۷- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ خَالَةَ أُخْدُودٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَّوْجَ حَرَمٍ فَلَبَسَتْهُ ثُمَّ مَنَعُوْهُ بِهِ ثُمَّ أَصْرَفَ فَلَوَّعَتْ زُفْرًا ضَعِيفًا كَالْمَكَابِرِ لَمْ تُمْ قَالَ «لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُطَهَّرِينَ» .

۵۴۲۸- عَنْ بَرْدِ بْنِ أَبِي حَنْبَلٍ بَعَثَ الْإِسْطَاوِيَّ بَابَ إِبَاحَةِ لَبْسِ الْخَمِيْرِ لِلرَّجُلِ إِذَا كَانَ

بِهِ حِكَّةٌ أَوْ نَحْوُهَا

۵۴۲۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ بَنَاتِهِ أَلْبَسَتْهُنَّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ بَعْضَ الرِّجَالِ مِنْ عُمَرَاءِ وَأَنْوَارٍ فِي لَبْسِ الْخَمِيْرِ فِي شَتَّى مِنْ

حکْمَ کَانَتَ بَیْہَا نَوَاصِیۃَ کَانَ بَیْہَا۔ تھی یہ اور کچھ مرضی تھا۔

۵۴۳۰- عَنْ سَاجِدِ بَہْدَا اَبِیْ شَامَہِ وَتَمَّ یَذْکُرُ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

فی السُّعْرِ۔

۵۴۳۱- عَنْ اَنَسِ بْنِ رَاحِیۃٍ رَاسُوۃِ اللّٰہِ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں صرف خادش کا ذکر

مُحَمَّدٌ اَوْ رَاحِیۃِ الرَّسُوۃِ بِنِیِّ الْعَوَّامِ وَتَمَّ یَذْکُرُ ہے۔

بُنِیِّ عَوَّامٍ فِی نَفْسِ السُّعْرِ لِحَکْمِ کَانَتَ بَیْہَا۔

۵۴۳۲- عَنْ شُعْبَةَ بَہْدَا اَبِیْ شَامَہِ مَثَلًا۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۴۳۳- عَنْ اَنَسِ اَخْبَرَنَا اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے عبد الرحمن

بن عوف اور زبیر بن عوام نے شکایت کی رسول اللہ ﷺ سے

جوؤں کی آپ نے ان دونوں کو اجازت دی کہ میری قیسیں پیسے کی

جہاد کے سفر میں۔

باب: کسم کا رنگ مرد کے لیے درست نہیں

۵۴۳۴- عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا کسم کے رنگ کے دو

پکڑے پہنے ہوئے تو فرمایا یہ کافروں کے پکڑے ہیں ان کو مست

کہیں۔

۵۴۳۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۴۳۶- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَاسُوۃِ اللّٰہِ

۵۴۳۶- عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عَمْرِوۃٍ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

میرے اوپر کسم میں رنگے ہوئے دو پکڑے دیکھے تو فرمایا میری

لے تجھے ایسا حکم دیا ہے میں نے کہا میں ان کو مردانہ ہوں آپ

۵۴۳۷- نووی نے کہا امام شافعی کا کہی قول ہے کہ عذر سے ترک پہننا درست ہے اور مالک کے نزدیک درست نہیں اور یہ حدیث حق پر

جست ہے۔

۵۴۳۸- نووی نے کہا امام نے انکاف کیا ہے کسم میں رنگے ہوئے پکڑوں میں تو ہمیں ملایا کہ پہننا نہیں کہتے ہیں اور شافعی اور مالک

اور مالک کا کہی قول ہے اور بعضوں نے عذر سے ترک کیا ہے جس شافعی کو یہ حدیثیں ملایا کہ پہننا درست ہے اور عذر سے ترک کرنے اور حتیٰ نے مالک کی

شافعی سے روایت کیا ہے کہ جب حدیث میرے قول کے خلاف ملے تو حدیث پر غلبہ کرے اور میرا قول چھوڑ دے اچھی نصرت

نے فرمایا جادے ان کو۔

أَعْلَمُهُمَا قَالَ (( بَلْ أَحْرَقَهُمَا ))

۵۳۳- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی (ایک ریشی کپڑے) اور کم میں رنگا ہو اکپڑا پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے۔

۵۴۳۷- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نِسَابِ الْفُلْسِيِّ وَالْمُغَضَمِ وَعَنْ نَحْمِ الْخَبِيثِ وَعَنْ بَرَكَةِ الْقُرْآنِ فِي الرَّكْعِ

۵۳۳۸- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے رکوع میں قرآن عید پڑھنے سے اور سونا اور کم میں رنگا ہو اکپڑا پہننے سے۔

۵۴۳۸- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَرَكَةِ الْقُرْآنِ وَالنَّاحِ وَنَحْمِ الْفُلْسِيِّ وَالْمُغَضَمِ

۵۳۳۹- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور کسی پہننے سے اور رکوع یا جگہ میں قرأت کرنے سے اور کم کا رنگا ہو اکپڑا پہننے سے۔

۵۴۳۹- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَحْمِ الْفُلْسِيِّ وَالْمُغَضَمِ وَنَحْمِ الْفُلْسِيِّ وَالْمُغَضَمِ

باب: یمن کی چادروں کی فضیلت

بَابُ فَضْلِ لِبَاسِ يَمَنِ الْمَحْبُورَةِ

۵۳۴۰- علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے اس سے کہا رسول اللہ ﷺ کو کونسا کپڑا پسند تھا؟ انہوں نے کہا یمن کی چادر (جو کلاڑی دار قطع ہوتی ہے) واقعہ میں یہ کپڑا نہایت مضبوط اور عمدہ اور عمدہ ہوتا ہے۔

۵۴۴۰- عَنْ فَاطِمَةَ قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْبِاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَفْضَلُ إِلَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَبْرَةُ

۵۳۴۱- ترجمہ وہی ہے جو لوہے گزرد

۵۴۴۱- عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ أَبِي قَالَ كَانَ أَحَبَّ الْبِاسِ إِلَي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْحَبْرَةُ

باب: مونٹا جھوٹا کپڑا یمن لینا اور تو واضح کرنا

بَابُ التَّوَضُّعِ فِي اللَّيَاسِ وَالْبَقْصَانِ

لیاس میں

عَلَى الْغَلِيطِ مِنْهُ

۵۳۴۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا انہوں نے ایک مونٹا بند لایا جو یمن میں بنتا ہے اور ایک کھل جس کو منہ دیکھتے ہیں بھر قسم کہانی اللہ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ان دونوں کپڑوں میں

۵۴۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَشَعْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَسْرَخَتْ إِلَيَّ ذِكْرَ غَلِيطٍ مِمَّا يُصْنَعُ بِقَيْسٍ وَبَيْسَاءَ مِنَ الْيَمَنِ يُسَوِّرُهَا الْمَلَائِكَةُ قَالَ فَلَقَسْتُ بِأَنَّهُ إِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہوئی۔

سُئِلَ قُبُصٌ فِي عَقَبِ التَّوْبَةِ

۵۳۴۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے میرے سامنے ایک تہ بند اور ایک کھل بیچ کر کہا کہ فلاں اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ کی دعا تھی کپڑوں میں ہوتی۔

۵۳۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَعْرَفْتُ بِهَا عَائِشَةَ بِإِزْرٍ وَكِسْفَةٍ مِثْلَةِ خَالَتِ فِي هَذَا قُبُصٍ وَشَوْنِ الْقُبُصِ فَإِنَّ ابْنَ حَاتِمٍ عَلَى حَدِيثِهِ إِزْرٌ عَلَيْهِ قَالَتْ

۵۳۴۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزر اس میں سونا تہ بند نہ گور ہے۔

۵۳۴۴- عَنْ ثَوْبٍ بِهِدَى الْإِسْخَادَ مِثْلَهُ وَقَالَ إِزْرًا عَلَيْهِ قَالَتْ

۵۳۴۵- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک بیچ کو لے کر آپ ایک کھل اڑھتے تھے جس پر پاؤں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں گالے ہالوں کا۔

۵۳۴۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ حَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَخَلَعَهُ مَرْطَ مَرْحَلٍ مِنْ شَعْرِ اسْوَدَّ

۵۳۴۶- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجے چڑے کا تھا اس کے اندر کھجور کی پھال بھری تھی۔

۵۳۴۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ وَمِنَادَةُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ يَنْكُحُ عَنْهَا مِنْ أَهْلِ حَشْوِهَا لَيْسَ

۵۳۴۷- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا بچھو جس پر آپ سوتے تھے چڑے کا تھا اس کے اندر کھجور کی پھال بھری تھی۔

۵۳۴۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ يَزَالُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ لِيَوْمِ يَلْبَسُ غَدِيهَ إِنَّمَا حَشْوُهُ لَيْسَ

۵۳۴۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۳۴۸- عَنْ حِشَامِ بْنِ غَزْوَةَ بِهِدَى الْإِسْخَادَ وَكَانَ حِشَامٌ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُغَلَّةٍ يَوْمَ عَلَيْهِ

### باب: قائلین یا سوزنیوں کا بیان

### بَابُ جَوَازِ اتِّخَاذِ الْأَنْصَاطِ

۵۳۴۹- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب میں نے نکاح کیا تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تو نے سوزنیاں جانیں؟ میں نے کہا ہاں پس سوزنیاں کہاں؟ آپ نے فرمایا اب قریب ہوں گی (جب تلک حج ہوں گے اور مسلمان بالدار ہو جاویں گے۔ پھر یہاں ہوں یہ آپ کا حجرہ ہے)۔

۵۳۴۹- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ (( اتَّخَذْتِ أَنْصَاطًا )) قُلْتُ وَاتَّى لَنَا الْأَنْصَاطُ قَالَ (( أَمَا إِنِّهَا مَسْكُوتَاتٌ ))

۵۳۵۰- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے جب میں نے نکاح کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پاس سوزنیاں ہیں؟ میں نے کہا

۵۳۵۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجْتُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ





صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مِنْ جَزْءِ نَوْمِهِ مِنَ  
الْمَخِيلَةِ لَمْ يَنْظُرْ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ))

۵۴۵۸- عَنْ أَبِي عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بَشَرٌ إِذَا قَامَ نَائِمًا

۵۴۵۹- عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ  
رَأَى رَجُلًا يَخْرُجُ إِذَا رَأَى نَفْسًا تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ فَتَقْبَلُ  
لَهُ قَفَاةً رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ نَعَزَ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَأْتِيهِمْ يَقُولُ (( مِنْ جَزْءِ إِذَا رَأَى لَا يُرِيدُ  
بِذَلِكَ إِلَّا الْمَخِيلَةَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ ))

۵۴۶۰- عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ وَسَلَّمَ بِشَرِّهِ عَمْرٍو أَنَّهُ هِيَ حَدِيثُ أَبِي  
هُرَيْرَةَ عَنْ مُسْلِمٍ أَبِي الْحَسَنِ وَهِيَ رَوَاهُمْ  
جَمِيعًا (( مِنْ جَزْءِ إِذَا رَأَى )) وَلَمْ يَقُولُوا نَوْمَهُ

۵۴۶۱- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ  
يَقُولُ أَتَيْتُ شَيْخًا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ مِنْ أَهْلِ يَمَامَةَ  
عَبْدَ الْخَلِيلِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ  
مَنْ نَامَ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ نَامَ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقُبْرِ إِذَا رَأَى نَفْسًا تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ  
فَتَقْبَلُ لَهُ قَفَاةً رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ نَعَزَ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَأْتِيهِمْ يَقُولُ (( مِنْ جَزْءِ إِذَا رَأَى لَا يُرِيدُ  
بِذَلِكَ إِلَّا الْمَخِيلَةَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ ))

۵۴۶۲- عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ  
رَأَى رَجُلًا يَخْرُجُ إِذَا رَأَى نَفْسًا تَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ فَتَقْبَلُ  
لَهُ قَفَاةً رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ نَعَزَ عَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
يَأْتِيهِمْ يَقُولُ (( مِنْ جَزْءِ إِذَا رَأَى لَا يُرِيدُ  
بِذَلِكَ إِلَّا الْمَخِيلَةَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ ))

بعض لوگوں نے عرض کیا کہیں تک اٹھاوے آپ نے فرمایا پڑی کے نصف تک۔

۵۳۶۳- محمد بن زیاد سے روایت ہے میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے دیکھا ایک شخص کو اپنا بند لکائے وہ نے کہا میں نے لکاز میں کو اپنے پاؤں سے دوامیر تھا جہن پر اور کجبت تھا میر آیا شیر آبلہ رسوں اللہ مانگتے نہ فرمایا اللہ نہیں دیکھے گا اس شخص کو جو بھائی اور غرور سے نکلا ہے۔

۵۳۶۴- ترجمہ وفاق جوار مرکزہ۔

۵۶۴ - ترجمہ دینی جواہر گزرا۔

أَتَحَرَّيْهَا بَعْدَ فَقْدِ نَعْمَتِ الْقُدُومِ إِلَى أَمْرِ فَعْدَالِ  
أَنْصَابِ السَّائِقِينَ.

٥٤٦٣- عَنْ سُهَيْبٍ وَهُوَ أَمْرٌ رَدِيءٌ قَالَ  
سَمِعْتُ أُمَّ هُرَيْرَةَ وَآزَى وَخَلَّتْ بَعْضُ إِبْرَاهِيمَ فَحَمَلَتْ  
نَعْرَبَ الْأَنْصَارِ مِنْ حَبْلِهِ وَهُوَ أَمْرٌ عَلَى الْخُرَيْبِ وَهُوَ  
يَقُولُ حَالًا: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِرَأْسِ رَسُولِكَ اللَّهِ ﷺ  
(إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى مَنْ يَخْرُجُ إِلَّا لِنَظَرِهِ).

۵۴۶۶ یسوع شعیبہ، ہذا القیاس وہی حاکم  
 ان جعفر کان نزل یسعیف ابا هريرة وھی  
 حذیث ان القسیر کان ابو هريرة یسعیف  
 علی القیسیة.

بَابُ تَحْرِيمِ التَّبَخُّرِ فِي الْمَشْيِ مَعَ

اعجازیہ بشیابہ

٥١٦٥- عن أبي هريرة عن النبي ﷺ قال: «يَسْمَا رَجُلٌ بَنِيَّيْنِي لَدَى أَهْلِيهِ جَسَدُهُ وَلَوْ دَاخِلٌ فِي خَشَبٍ بِمِثْلِ الْمَرْصُوفِ فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِي الْمَرْصُوفِ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ».

٥٤٦ - سَمِعْتُ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ : جُرْهَاءُ.

٥٤٦- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ  
 ﷺ قَالَ (( يَتُفَنَّا رَجُلٌ يَتَحَفَرُ نَفْسِي فِي  
 زَيْتِي لَمَّا أَصْبَحْتُ نَفْسِي فَخَسَفَ اللَّهُ بِهِ  
 لَكَرْهٍ فَهُوَ يَخْلُجُهَا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ )) .

٥٤٦- من أبي هريرة عن رسول الله ﷺ

باب: کپڑوں وغیرہ پر اترانا یا اکثر کر جانا

خام

۵۳۶۵- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص جارہا تھا وہ اپنے بالوں اور چہلورہ اتر رہا تھا آخر زمین میں دھنسا گیا پھر وہ قیامت تک اسی میں اتر جاتا ہے (شیخ وہ شخص اسی امت میں ہو گا اور صحیح ہے کہ وہ اگلی امت میں تھا)۔

۵۴۶۶ - ترجمہ و تفسیر جہانگیر نامہ

۵۳۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک شخص اگر دبا تھا چلنے میں اپنی دو چادر دوس میں اور اتر رہا تھا تو اللہ نے اس کو زمین میں دھنسا دیا پھر وہ قیامت تک اسی میں دھنسا ہوا رہے گا۔

۵۳۶/- ترجمہ وہی ہے جو پر گزری

فَذَكَرُ أَخَابِتَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
(بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي مَقْبَرَةٍ إِذْ تَلَا نِدَاءً يَسْمَعُهُ فِي مَقْبَرَةٍ) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

٥٤٦٩- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (( إِذَا رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ سَخِرَ فِي خَلْقٍ )) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِهِمْ

باب تحريم خاتم الذهب على الرجال  
٥٤٧- عن أبي هريرة رضي الله عنه عن  
نبي الله صلى الله عليه وآله وسلم عن خاتم الذهب

٥٤٧١- عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحُسَيْنِ وَفِي حَدِيثِ  
ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ

٥٤٧٦- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَائِشَةَ مِنْ ذَهَبٍ فِي يَدِ رَجُلٍ فَرَزَعَهُ فَمَارَحَتْهُ وَقَالَ (( تَعْبُدُنِي أَحَدَكُمْ إِلَى جُفْرَةٍ مِنْ نَارٍ فَيُحْتَفَلُ فِي يَدِي )) فَقِيلَ لِلرَّجُلِ يَمُدُّ مَا فِي يَدَيْهِ فَقَالَ لَا وَاللَّهِ لَا أَحَدًا أَمِنَهُ وَعَدُّ مَارَحَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۱۷۳- سَمِعْنَا عَنِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
اصْطَفَى حَازِمًا مِنْ ذُفْعٍ فَكَانَ يَجْعَلُ لَصَّةً فِي  
بَاطِلِي كَتَفِهِ إِذَا لَبِثَهُ فَصَنَعَ مَنَاسِبًا ثُمَّ إِذَا جَلَسَ  
عَلَى فُتَيْمَةٍ مَرَّعَةً قَدَالَ (( إِنِّي كُنْتُ الْبَاسِ  
هَذَا الْبَحَاثَمِ وَأَجْعَلُ قَصَّةً مِنْ دَاخِلِ )) فَرَسِي.

۱۳۷۳ (۲۰۵۳) کوئی نے کہا مسلمانوں نے اجماع کیا ہے کہ اس کی مباحثہ مقول ہے اور مفسرین کے نزدیک مکرہ ہے حرام؟

۵۴۶۹- ترجمہ وفاق ہے جو لاپہ گزر لاس میں چاروں کے بدلے  
جائے گا کرے۔

باب: سونے کی انگوٹھی مرد کو حرام ہے  
۵۳۷۰- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی سے۔  
۵۳۷۱- ترجمہ وہی ہے، بخلاف عورت۔

۵۳۷- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی دیکھی ایک شخص کے ہاتھ میں آپ نے اس کو پھینک دی اور فرمایا تم میں سے کوئی قصد کرنا ہے جہنم کے آگ کے انکار ہے کا جس کو اپنے ہاتھ میں لے لیتا ہے جب آپ تشریف لے گئے تو لوگوں نے اس شخص سے کہا تو اپنی انگوٹھی اٹھا لے اور اس سے نفع نہ مل کر (یعنی اس کی قیمت سے باوجود) قسم خدا کی میں اس کو ہاتھ نہیں لگانے کا جس کو رسول اللہ ﷺ نے پھینک دیا۔ (سوان اللہ صحابہ کا تقویٰ اور اتباع اس راجہ کو پہنچا تھا اور وہ اپنے اسرار و کلمات کو لوگوں سے چھپاتا تھا۔)

۵۳-۵۴- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے سونے کی ایک انگوٹھی خوالی کو اور اس کا ٹکڑا آپ ﷺ کی طرف رکھتے جب پہننے پھر ایک دن آپ ﷺ منبر پر بیٹھے آپ نے وہ انگوٹھی جادوؤں اور فریابیاں اس انگوٹھی کو پہننا تھا اور اس کا ٹکڑا اندر کی طرف رکھنا پھر چونک رہا اس کو اور فریابیاں ہم خدا سے خوالی کی اب

ہم نے ان کو غلطی عورت کو دے دیا ہے اور مردوں کو حرام ہے مگر انہیں حرام ہے۔

۵۴۷۰- (وَاللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ) فَذَكَرَ هَاشِمٌ  
حَوْلَهُمْ وَلَقَطَ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ

۵۴۷۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ يَهْدِي  
لِحَبِيبَتِهِ فِي خَاتَمِ النَّسَبِ وَرَأَى فِي حَبِيبَتِهِ  
عَلَيْهِ فِي عَالِدٍ وَخَلَّةٍ فِي بَيْتِهِ لِنَفْسِهِ.

۵۴۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ فِي  
خَاتَمِ النَّسَبِ لِنَحْوِ حَبِيبَتِهِ لِنَفْسِهِ.

۵۴۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
أَتَّخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ مَكَانَ  
فِي بَيْتِهِ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ فِي  
يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُثْمَانَ حَتَّى وَقَعَ بِيَدِهِ  
فِي بَيْتِ أَبِي سَلَمَةَ فَتَحْتَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَنْ  
تُتَبَّرَ حَتَّى وَقَعَ فِي بَيْتِ أَبِي سَلَمَةَ.

۵۴۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَّخَذَ النَّبِيُّ ﷺ  
خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ لَقِئَهُ ثُمَّ أَتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ  
وَرَقٍ وَتَقَرَّرَ فِيهِ مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( لَا  
يَنْقُشُ أَحَدٌ عَلَى نَفْسِي خَاتَمِي هَذَا )) وَكَانَ  
بِهَا آيَةُ خُفْلٍ فَبُصِّتَ بِهَا يَلْمِي بَعْضُ كُفَّهِ وَهُوَ  
الَّذِي خُفِّلَ مِنْ مَغْشَبٍ فِي بَيْتِ أَبِي سَلَمَةَ.

۵۴۷۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ  
(( أَتَّخَذَ خَاتَمًا )) مِنْ وَرَقٍ وَتَقَرَّرَ فِيهِ مُحَمَّدٌ  
وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرَأَى لِنَفْسِهِ (( أَنِّي أَتَّخَذْتُ خَاتَمًا  
مِنْ بَصْتَةٍ وَلَقِئْتُ فِيهِ مُحَمَّدًا وَرَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
نَقَشْتُ أَحَدًا عَلَى نَفْسِي )).

(۵۴۷۶) بلا جس روز ہے یہ انگوٹھی گر گئی نہ تھے عطا تھے غلط بنا اور پھر شروع ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انگوٹھی پر نقش  
کرنا درست ہے اور نقش میں اللہ کا نام کرنا بھروسے سے اس کو کرنا درست ہے یہ قول ضعیف ہے۔

۵۴۷۹- عن أنس بن مالك رضي الله عنه (رواه البخاري) (۱)

وأنه يذبح في الخيمتين مائة من الغنم

باب في اتحاد النبي ﷺ خاتما لما

أراد أن يكتب إلى الغنم

۵۴۸۰- عن أنس بن مالك رضي الله عنه

قال لما أراد رسول الله ﷺ أن يكتب إلى

الروم قال قلوبهم لا يغفلون بكنا إلى

مخشون قال فاحمد رسول الله ﷺ خاتما من

حطب سكراني أنظر إلى نياحه من نبي رسول الله

ﷺ ثلثة مائة رسول الله

۵۴۸۱- حدثنا محمد بن فضال عن

نوح بن حاتم عن أبي عبد الله عن أنس

بن مالك عن النبي ﷺ أن

كتب إلى الغنم قبل أن يبعثهم إلى

بأ كذا عليه السلام فاصطنع خاتما من

قال كذا أنظر إلى نياحه من نبي

۵۴۸۲- عن أنس بن مالك رضي الله عنه

كتب إلى كسرى ونصر وفتح

بهم لا يغفلون بكنا إلى بعام مصاد رسول

الله صلى الله عليه وسلم خاتما خلقه فضة

ونفس فيه مائة رسول الله

باب في طرح الخواتم

۵۴۸۳- عن أنس بن مالك رضي الله عنه

رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتما من

ورق يوزن واحد قال فصنع أنس الخواتم من

ورق فليشوه فطرح النبي صلى الله عليه وسلم

۵۴۷۹- ترجمہ وحی جو آپ پر گزرا۔

باب: جب رسول اللہ ﷺ نے غنم کے بادشاہوں

کو خط لکھنا چاہا تو آپ کے انگوٹھی بنانے کا بیان

۵۴۸۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول

کبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو لکھنے کا

توکوں نے کہا روم کے لوگ بغیر میرے خط نہیں پڑھتے پھر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرنوئی چاندی کی گویا میں

اس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں آپ کے ہاتھ میں اس پر نقش تھا

محمد رسول اللہ۔

۵۴۸۱- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غنم کے بادشاہ کو لکھنا چاہا (غنم کہتے

ہیں سوار عرب کے تمام اور لوگوں کو) تو لوگوں نے کہا اگر

لوگ کوئی خط نہیں لکھتے جب تک اس پر مرنو ہو تو آپ نے

ایک مرنوئی چاندی کی گویا میں آپ کے ہاتھ میں اس کی

سفیدی دیکھ رہا ہوں۔

۵۴۸۲- انس سے روایت ہے رسول اللہ نے کسری (بادشاہ

ایران) اور قیصر (بادشاہ روم) اور جنابی (بادشاہ حبش) کو لکھنا چاہا

تو لوگوں نے عرض کیا یہ بادشاہ کوئی خط نہ لکھ سکے جب تک اس پر

نہ نہ ہو آخر آپ نے انگشتی مرنوئی جس کا چھل چاندی کا تھا اور

اس میں نقش تھا محمد رسول اللہ۔

باب: انگوٹھیاں بچھانے کا بیان

۵۴۸۳- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی دیکھی ایک دن تو

سب لوگوں نے چاندی کی انگوٹھیاں بنوائیں اور چھین پھر آپ

نے اپنی انگوٹھی پیچ کر دی تو لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر

پچھک ایں (سوئے کی انگوٹھیں پچھکے میں سہ نے)۔

۵۳۸۴- ترجمہ وہی جو لوہہ گزرو

۵۳۸۵- ترجمہ وہی جو لوہہ گزرو

۵۳۸۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا ٹکڑہ چھٹے کا تھا (یعنی حقیق

کا جس کی کان جھڑ اور سین میں سے اور بعضوں نے کہا کہ جھڑ

سے سرا دیا ہے یعنی سیاہ حقیق کا)۔

۵۳۸۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

نے ایک انگوٹھی چاندی کی دہانے ہاتھ میں اور اس کا ٹکڑہ

آپ اندر کو بھڑکی طرف رکھتے تھے۔

۵۳۸۸- ترجمہ وہی ہے جو لوہہ گزرو

باب ہاتھ کی چھوٹی انگلی میں انگوٹھی پہننے کا بیان

۵۳۸۹- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی انگوٹھی اس انگلی میں تھی اور بائیں ہاتھ کی ٹھمر کو

تھمایا (یعنی چھٹھکا کر)۔

باب دستوں اور اس کے ساتھ الی انگلی میں انگوٹھی

پہننے کی ممانعت کا بیان

۵۳۹۰- حضرت علیؓ سے روایت ہے مع کا بھجھو کہ رسول اللہ ﷺ

نے اس انگلی میں اور اس کے پاس وال میں انگوٹھی پہننے سے عام

کو جو روٹی ہے اس حدیث کا لہذا روٹی کو کسی دو ٹکڑیاں بنائی (دوسری

روایت میں ہے کہ سپاہ و درویش کو بظاہر دستوں اور اس کے پاس

والی کو) اور مع کا بھجھو کہ کسی کے پہننے سے اور ریشی زین پوشوں پر

سَلَّمَ حَلَامَةُ مَطْرَحِ الثَّامِرِ حَوَائِثُهُمْ

۵۳۸۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَأَى فِي

يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَلَامَةً مِنْ وَرَقٍ يُؤَمَّا وَاسِعًا

ثُمَّ بَنَى عَلَيْهَا مَطْرَحًا قَعْوَاتِهِمْ مِنْ وَرَقٍ ظَلِسُوا خَا

مَطْرَحَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَلَامَةُ مَطْرَحِ الثَّامِرِ حَوَائِثُهُمْ

۵۳۸۵- عَنْ أَبِي بَرْزَةَ يَهُذَا الْأَشْجَاءُ حَلَامَةً

۵۳۸۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ كَانَ حَلَامَتُهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ مِنْ وَرَقٍ وَكَانَ قَصَّةً حَبِيبًا

۵۳۸۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

ﷺ لَبَسَ حَلَامَةً فِي يَمِينِهِ فِيهِ فَصٌّ حَبِيبٌ

كَانَ يَتَمَلَّلُ قَصَّةً مَسَامِي كَعَمَةٍ

۵۳۸۸- عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدٍ أَنَّ الْأَشْجَاءَ مَلَأَ

حَوَائِثَهُ مَلْعَةً مِنْ نَحْوِ

بَابُ فِي لَبْسِ التَّخْتُمِ فِي الْخَصِيرِ مِنَ الْقُبَدِ

۵۳۸۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

حَلَامَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي يَدَيْهِ

وَالثَّامِرِ إِلَى الْخَصِيرِ مِنْ نَبِيهِ الْمُسَرَّى

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّخْتُمِ فِي الْوُضْطَى

وَالنَّهْيِ تَلْبِهَا

۵۳۹۰- عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى

بَعْضُ قَوْمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَنَا أُحْفَلُ

خَاتَمِي فِي يَدِي ثُمَّ تَلْبِهَا ثُمَّ يَدِي عَالِمِي

فِي أَيِّ التَّلْبِ وَنَهَى عَنِ لَبْسِ الْقَفْسِي وَغَرَّ

مَلُوسٌ عَقْرَ الثَّامِرِ قَالَ لَأَمَّا الْقَفْسِي فَيُنَابِ

بیٹھے۔ انہوں نے کہا قسمی تو دو کپڑے ہیں خانہ دار جو مصر سے آتے ہیں اور شام سے اور زمین پوش روپے جو غور غمی کیاؤں پر بچاتی ہیں اپنے خانہ دہوں کے لیے رات گواہی صادر کریں۔

۵۳۹- ترجمہ وافی جو نو برکت ہے

۵۴۹۲- ترجمہ انجیل ہے جو اوپر مذکور ہے۔

۵۹۳- اور بروہے سے روایت ہے حضرت علیؑ نے کہا منع کیا مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے اس وانگی میں یا اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے اور اشارہ کیا بچ کی انگلی اور اس کے پاس دلیلی انگلی کی طرف (جو نکدہ) یہی انگلیاں ہر کام میں شریک ہوتی ہیں اور انگوٹھی سے جرج ہوگا بہت چنگلی لگد رہتی ہے اسی میں انگوٹھی پہننے بہتر ہے۔

باب : جوتی پہننا مستحب ہے

۵۳۹- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے ایک جہاد کے سفر میں جس میں ہم شریک تھے آپ فرماتے تھے جو تیاں بہت پہن کر دیکھو کہ جوتی پہننے سے آدمی سوار رہتا ہے (یعنی مثل سوار سے ماواں کو تکلف نہیں پہنچتی)۔

باب: پہلے واہنا جو تاپنے اور پہلے ہاپاں

اتارے اور صرف ایک جوتا پہن کر چلنا

مکر ہے

۵۴۹۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جو ۲۰ چھپنے تو داہنے ہی پاؤں سے شروع کرے اور جب اگلے تو بائیں سے شروع کرے اور

مُصَلَّاةٌ تُؤْتِي بِهَا مِنْ بَيْتِهَا وَالسَّلَامُ عَلَيْهَا خَيْرُهُ  
كَذَا وَبِئْسَ الْقَبِيلُ فَصِيحَةٌ كَانَتْ تَسْمَعُهُ نِسَاءُ  
بَيْتِهَا ثُمَّ عَلَى الرَّحْلِ كَالْقَصَائِدِ فَأَلَارِ حُونَ

٥٤٩١- عَنْ عَلِيٍّ لَمَّا كَرِهَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْعِهِ

٥١٩٢- عن أبي نورة قال قال علي بن أبي طالب  
قال نهى أبو نهاسي يحيى بن أبي نورة عن ذكر خوة

٥٤٩٣ عَنْ أَبِي أَرْزُقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
قَالَ عَلِيٌّ تَهْلِي رُسُوفَ اللَّهِ حَتَّى يَكُونَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ  
سَلَامٌ أَنْ أَتَحْتَمِي فِي بَيْتِي خَدِيوُ أَوْ خَدِيوُ قَالَ  
يَا دُعَا يَا لُحُوسِي وَتَهْلِي نَبِي.

بَابُ اسْتِحْبَابِ نُسْ التَّعَالِ

٥٤٩٤- عَنْ جَدِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
سَمِعْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي  
عَزَائِهِ عَزَّوَجَلَّ (( اسْتَغْفِرُوا مِنَ اللَّهِ فَإِنَّ  
الرَّحْمَنَ لَا يَزَالُ رَاجِعًا مَا اسْتَعَلَ ))

بَابُ اسْتِحْبَابِ نَسِ الثَّغْلِ فِي الْمَشْيِ  
أَوَّلًا وَالْحَلْعِ مِنَ الْمَسْوَى أَوَّلًا وَتَكَرُّهُ  
الْمَشْيِ فِي ثَغْلٍ وَاجِدٍ

٥٤٩٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( إِذَا أَعْمَلْتَ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِالْشَّمْلِ

(۵۳۴) - علامہ نوری نے کہا: جو غلطی ہے، اسے برائیاں، دونوں باغیوں میں پہنچا جائے اور کسی میں کراہت نہیں، لیکن افضل کیا ہے اس میں

وَلْيَعْلَمَنَّ خَمِيصًا أَوْ يَحْلِفَنَّ خَمِيصًا))

۵۴۹۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( لَا يَمْنَحُ أَحَدُكُمْ فِي نَفْلٍ وَاحِدٍ لِيَعْلَمَنَّ خَمِيصًا أَوْ يَحْلِفَنَّ خَمِيصًا خَمِيصًا ))

۵۴۹۷- عَنْ أَبِي رُوَيْبٍ قَالَ سَمِعَ النَّبَا أَوْ هُرَيْرَةَ نَضْرِبَ يَدَهُ عَلَى حَتْمِهِ فَقَالَ أَلَا يَنْكُرُ تَحْدِثُونَ لِي بِمُكْرَبٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشَاءُونَ أَنْ تَهْمَلَ لِي زَيْنَى أَسْمَاءَ لَسَبْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ (( إِذَا انْقَطَعَ سَبُّكَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْنَحْ فِي الْأُخْرَى حَتَّى يَصْلَحَهَا ))

۵۴۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ لَقِيَ

بَابُ النَّهْيِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ

وَالْأَحْيَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ

۵۴۹۹- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تَأْكُلَ الرِّجُلُ بِشِمَالِهِ أَوْ يَنْشِيَهُ فِي نَفْلٍ وَاحِدَةٍ وَأَنْ يَشْتِمِلَ الصَّمَاءَ وَأَنْ يَنْشِيَهُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاتِمًا عَنْ مَرْجِعِهِ

۵۵۰۰- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ سَبَعَتْ رَسُولُ الْمَلَائِكَةِ تَقَرُّوا (( إِذَا انْقَطَعَ شَيْءٌ أَحَدُكُمْ أَوْ مِنْ انْقَطَعَ شَيْءٌ لَغَلَبَهُ فَلَا يَمْنَحْ فِي نَفْلٍ وَاحِدَةٍ حَتَّى يَصْلَحَ شَيْعَةً وَتَأْ

چاہیے کہ دونوں کو پہننے یا دونوں اتار ڈالے۔

۵۴۹۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم سے ایک جو تانکین کرتے ہوئے ایک سے دوسرے کو ہاتھ دے کر دونوں پہننے یا دونوں اتار ڈالے (دونوں ہاتھوں میں موج آجانے کا احتمال ہے اور بدلنا بھی ہے)۔

۵۴۹۷- ابو رزین سے روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے آئے اور اپنا تھوڑا سا پٹا پٹا پٹا کر کہا تم کہتے ہو کہ میں جھوٹ بولوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تاکہ تم ہدایت پاؤ اور میں گمراہ ہوں۔ خبردار ہو میں کوئی رنج ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کسی کی ہونٹ کا تھوڑا ٹوٹ چلا تو دوسری جڑتی ہوئی نہ پہنے جب تک اس کو درست نہ کرے۔

۵۴۹۸- ترجمہ ہی جو پہلے گزرا۔

باب: ایک ہی کپڑا اسارے بدن پر اوڑھنے اور ایک ہی

کپڑے میں احتیاء سے حرکت

۵۴۹۹- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بائیں ہاتھ سے کھانے سے ایک جو تانکین کر چلے سے ایک ہی کپڑا اسارے بدن پر لپیٹنے سے یا گودہ نہ کر بیٹھنے سے ایک کپڑے میں اپنی شرم گاہ کو کھولے ہوئے (جس کو احباب کہتے ہیں یہ ایک کپڑے میں مع ہے ستر کھلنے کے خیال سے اور اگر کپڑے ہوں یا ستر کھلے گا وہ نہ ہو تو کمر دھوے)۔

۵۵۰۰- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی ہونٹ کا تھوڑا ٹوٹ چلا تو ایک جڑتی ہوئی نہ پہنے جب تک اس کا تھوڑا درست نہ کر لے اور ایک موزہ پہن کر نہ چلے اور بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور ایک کپڑے میں



گوٹ مار کر نہ بیٹھے اور اشتہال سہا نہ کرے (اس کے متقی اور بیان ہو چکے)۔

باب: چیت لیٹنے اور چٹ لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے سے منع کرنے کا بیان

۵۵۰۱- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اشتہال سہا سے اور گوٹ مار کر بیٹھنے سے ایک کپڑے میں اور ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے سے بیت لیٹ کر (کیونکہ ستر کھلنے کا رہے)۔

۵۵۰۲- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا امت میں ایک جوتے میں اور مت گوٹ مار کر بیٹھ کر ایک ہند میں اور مت کھانا کھا جائے اور مت اشتہال سہا کر اور مت رکھ اپنا پاؤں دوسرے پاؤں پر چٹ لیٹ کر (یہ اسی صورت میں ہے جب قہر نہ ہو) کیونکہ اس حالت میں ستر کھلنے کا رہے اور جو ستر کھلے گا خوف نہ ہو گا پھر بیٹھنے ہو تو بیت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنا درست ہے اور خود حضرت سے یہ ثابت ہے کہ۔

۵۵۰۳- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے چٹ نہ لیٹے ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھ کر۔

۵۵۰۴- عمار بن قیس نے اپنے چچا (عبد اللہ بن عامر) سے سنا انہوں نے رسول اللہ کو دیکھا چٹ لیٹے ہوئے مسجد میں ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے۔

۵۵۰۵- ترجمہ وحی جو لوہ گزرا۔

باب: مرد کو زعفران لگانا منع ہے یا زعفران میں رنگا ہوا کپڑا پہننا

۵۵۰۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

ﷺ فرمایا: «يَنْهَى بِالنَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَتَخَلَّى بِشِمَالِهِ وَلَا يَتَخَلَّى بِالنَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا يَتَخَلَّى بِالنَّوْبِ الْوَاحِدِ»

بَابُ فِي مَنَعَ الْإِسْتِغْفَارِ عَلَى الظُّهْرِ وَوَضَعَ إِحْدَى الرَّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرَى

۵۵۰۶- عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا غَرَّ اشْتَهَالَ شِمَالَهُ وَاجْتَنَبَ فِي نَوْبٍ وَاحِدٍ وَأَن يَرْفَعَ الرَّجْلَ إِحْدَى رَجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ.

۵۵۰۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ نَحْنُ كُنَّا لِنُسَيِّئُ صَلَاتِي اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ «لَا تَمْسُحُ فِي نَعْلِي وَاحِدٍ وَلَا تَخْبِثُ فِي إِزَارٍ وَاحِدٍ وَلَا تَأْكُلُ بِشِمَالِكَ وَلَا تَمْسُحُ الشِّمَامَةَ وَلَا تَضَعُ إِحْدَى رَجْلَيْكَ عَلَى الْأُخْرَى إِذَا اسْتَلَقْتَ»

۵۵۰۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ «لَا يَسْتَلْقِيَنَّ أَحَدُكُمْ ثُمَّ يَضَعُ إِحْدَى رَجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى».

۵۵۰۴- عَنْ عَمْرِو بْنِ نَعِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رَجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

۵۵۰۵- عَنْ الرَّهْزَمِيِّ يَهْدَى الْإِسْلَامُ بِمَنْعِهِ.

بَابُ نَهْيِ الرَّجُلِ عَنِ التَّرَخُّفِ

۵۵۰۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ الرُّعْلَةِ قَالَ لُحَيْثُ بْنُ سَلَمَةَ هِيَ الرُّعْلَةُ.  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع کیا کہ عثران لگانے سے یعنی مردوں کو۔

۵۵۰۷- عَنْ تَبَرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «أَنْ يُرْعَلَ الرَّحْلُ»  
۵۵۰۷- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا کہ عثران لگانے سے اور عثران کے رنگ سے۔

باب استحباب جصاب المثيب بصفرة أو خضرة وتخيذه بالسواد  
باب: بڑھاپے میں بالوں پر خضاب کرنا  
مستحب ہے

۵۵۰۸- عَنْ حَابِرٍ قَالَ أَمَرَ بَابِي فَخُلِقَ لَوْ جِلْدُ عَمِ الْقَتْعِ أَوْ بَوْمُ الْقَتْعِ وَرَأْسُهُ وَلَحْيَتُهُ مِثْلُ الْقَتَامِ أَوْ الْقَتَامَةِ وَأَمَرَ أَنْ يُسَالِمَ قَالَ «عَبِّرُوا هَذَا بِشَيْءٍ»  
۵۵۰۸- حابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو قحافہ جس سال تک حج ہوا آئے تھیں کاسر اور ان کی داڑھی ٹھنڈی کی طرح سفید تھی (ٹھنڈی ایک ٹھاس سے سفید) آپ نے ان کی مورتوں کو ٹھنڈا کر بدل دیا (سفید کی کمی کچھ ہے۔)

۵۵۰۹- تَرْجَمَهُ وَابْنُ بَرَكَةَ يَرْكُزُ تَقْدِيدَهُ بِمَا يَجْعَلُهَا سِيًّا  
۵۵۰۹- عن حاتم بن عبد الله قال قال النبي صلى الله عليه وسلم «يُرْعَلُ نَوْمُ قَتْعِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلَحْيَتُهُ مِثْلَ الْقَتَامِ»  
۵۵۰۹- عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم قال «إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَهْتَفُونَ بِخَالِئِهِمْ»  
۵۵۰۹- ترمذی و ابن جریر رحمہما اللہ نے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے کہ بچہ سیاحی ہے۔

۵۵۱۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ «إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَهْتَفُونَ بِخَالِئِهِمْ»  
۵۵۱۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تو انہیں کا خلاف کرو۔

(۵۵۱۰) جہاں خضاب کہ اس حدیث سے یہ نکلا کہ روزِ مروت کی علامت اور لباس اور وہ شخص جس کی اللہ کے عطا کردہ ہونے کے خلاف کرنا بھتر ہے کیونکہ ہر ایک قوم کو اپنا قومی نشان قائم رکھنا اور دوسری قوم کی ہے علامت و تہذیب نہ کاٹنا ہر طرف سے اور یہ علامت ذات اور بے خبری کی بات ہے کہ دوسری قوم کے عقیدہ میں وارد ہوا حلوہ میں کی وضاحت اور روح الشیڈ کریں اس حدیث سے یہ ہوتا ہے ان لوگوں کا جو نصاریٰ کی تقلید لباس اور وضع میں جائز دیکھ کر کرتے ہیں۔

نوٹ: لے کیا قحافہ اور اگر کے باپ تھے ان کا نام عثران تھا اور جس کے وہ ان مسلمان ہوئے اور انہیں یہ ہے کہ روزِ مروت خضاب عورت اور مردوں کے لیے مستحب ہے اور یہ خضاب حرام ہے اور بعضوں کے نزدیک روزِ مروت کی ہے اور عمارت ہے کہ حرام ہے اور اختلاف ہے مسئلہ کہ جیسے کہ میں خضاب کا ذکر افضل ہے اور بعض کے نزدیک خضاب افضل ہے اس میں عذر اور ابو ہریرہ رحمہما اللہ نے کہا کہ روزِ مروت سے بھی متعلق ہے اور ایک جماعت نے یہ خضاب بھی کیا ہے ان میں سے ہیں حضرت عثمان اور حضرت حسن اور مسکین اور حضرت بن عامر اور ان کی بیویں اور ابوبکر رضی اللہ عنہما ابھی فقیر







لگا دیا جب آپ لوٹ کر آئے اور چار روئیں بھی آپ کو برا معلوم ہوا آپ نے اس کو کھینچا یہاں تک کہ چھار ڈالیا کاٹ ڈالا اس کو بعد اس کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم نہیں دیا پھر اور سنی کو کپڑا پہنانے کا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ پھر ہم نے اس کو کاٹ کر دو ٹکے بنا ڈالے اور ان کے اندر کھجور کی چھال بھری آپ نے اس پر عیب نہیں کیا۔

۵۵۲۱- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس ایک پردہ تھا اس میں پرندے کی تصویر تھی جب کوئی اندر آتا تو وہ تصویر اس کے سامنے ہوتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو نکال دو جب میں اندر آں کہ اس کو دیکھتا ہوں تو دیا یاد آجاتی ہے۔ حضرت عائشہ نے کہا ہمارے پاس ایک چادر تھی جس پر کبھی نسل تھی ہم اس کو پیرا کرتے۔

۵۵۲۲- ترجمہ وہی ہے جو بالا پر گزرا۔

۵۵۲۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سترے کھریف لائے میں نے اپنے دروازے پر ایک نقش پڑھ لگایا تھا جس پر پردہ لکھوڑوں کی مور تھیں تھیں آپ نے حکم دیا میں نے اسے پھاڑ ڈالا۔

۵۵۲۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۲۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور میں ایک پردہ ڈالے تھی تصویر دار۔ آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپ نے اس پر دے کو لے کر پھاڑ ڈالا پھر فرمایا سب سے زیادہ خست عذاب قیامت میں اس لوگوں کو ہو گا جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی صورت بناتے ہیں۔

رَأَيْتُهُ حَرَجَ فِي غَزَاهُ. فَأَخَذْتُ نَسْجًا فَسَرَّيْتُهُ عَلَى قُبَابٍ قَلْبًا قَدِيمَ فَرَأَيْتُ النِّسْجَ عَرَفْتُ الْكَرْمِيَّةَ فِي وَجْهِهِ فَخَذَّيْتُهُ حَتَّى مَنَعْتُهُ لَوْ قَطَعْتُهُ وَقَالَ ((إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَأْمُرْنَا أَنْ نَكْسُوَ الْجَبَابِرَةَ وَالظَّالِمِينَ)) فَأَلْزَمْتُ قَطْعَتَيْنِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ بَيْنِ وَحَسَبْتُ لَهْمًا لِيَقَا قَلَمَ يَوْمَ ذَلِكَ غَنِيٍّ.

۵۵۲۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ لَنَا مِثْرٌ فِيهِ بَشَائِلٌ مُطَجَّرٌ وَكَانَ الشَّيْءُ إِذَا دَخَلَ اسْتَقْبَلَهُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَوَّلِي هَذَا قَوَاتِي كَيْفَمَا دَخَلْتُ فَرَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا)) قَالَتْ وَكَانَتْ لَنَا قِطْعَتَانِ تَقُولُ عَلَمُهَا خَرِبٌ فَكُنَّا نُسَيِّدُهَا.

۵۵۲۲- عَنْ أُمِّ أُمِّ عَبْدِ اللَّهِ وَعَائِشَةَ قَالَتَا هَذَا الْإِسْلَامُ قَالَ لِمَنْ أَلْفَيْتُ زَوْجًا فِيهِ بُرْهَةٌ عَيْنٌ أَلْفَايَ قَلَمَ يَأْمُرُنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِقَطْعِهِ.

۵۵۲۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَتْنِي لَمْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَبْعٍ وَقَدْ سَرَّيْتُ عَلَى بَابِي فَرَأَوْنَاهُ فِي الْحَيْلِ فَوَاتَ ثَلَاثَتِيخَةً فَأَمَرَنِي فَسَرَّعْتُهُ.

۵۵۲۴- عَنْ وَكَيْعٍ بَيْنَ الْإِسْلَامِ وَكَيْسٍ فِي حُلِيِّهِ عَيْنُهُ قَدِيمٌ مِنْ سَبْعٍ.

۵۵۲۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى لَمْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَكْسُورَةٌ بِمِزَامٍ فِيهِ صُورَةٌ فَلَوْتُ وَحُفَّتْ لَمْ تَتَوَلَّ السُّرَّ فَهَنَكْتُ لَمْ قَالَ ((إِنَّ مِنْ أَهْلِ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُسَيِّدُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ)).

۵۵۶۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا حَدِيثَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ: لَوْ أَقْبَرِي بِأَيِّ الْقُبُورِ فَهَكَذَا يُدِيمُ.

٥٥٢٧- عَنْ الزُّهْرِيِّ يَهْدِي الْإِسْلَامَ وَهِيَ  
حَدِيثُهَا ((بِأَسْمَاءِ النَّاسِ عِلْمًا)) لَمْ يَذْكُرْ مِنْ

٥٥٢٨- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تَقُولُ:  
دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَعَدَّ سِتْرَتِي سِتْرَةً لِي يَغْرِمَ فِيهِ تَمَائِيلُ عَلَّاءَ  
رَأَتْهُ فَهَكَذَا تَوَلَّوْا وَجْهَهُ وَقَالَ (( يَا عَائِشَةُ أَتَدْرِي  
الَّذِي عَذَّبْنَا جَدَّكَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِي  
يُصَاقُونَ بِحُلِيِّ اللَّهِ )) قَالَتْ عَائِشَةُ قَطَعَنَاهُ  
فَضَعْنَاهُ فِيهِ وَسَادَةً أَوْ وَسَادَتَيْنِ.

٥٥٢٩- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ لَهَا ثَوْبٌ فِيهِ نِصَابِيرٌ مَمْلُوءَةٌ بِأَيِّ سَهْوَةٍ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْنِي بِأَيِّهَا فَقَالَ (( أَخْبِرِي عَنِّي )) فَكَانَتْ تَقُولُ مَا حَرَّكَهُ فَعَلَّمَهُ وَسَلَّمَ.

٥٥٣- عن شعبة هذا الإسناد

۵۵۴۱- عَنْ خَالِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ  
دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَقَدَةَ  
بَنَتْ لَهَا فِيهِ فُصَاوِيرُ فَجَاءَهُ فَأَتَحَدَّثَتْ بِهِ  
مَسَاعِيرُ.

٥٥٣٢- عن عائشة زوج النبي ﷺ أنها  
 قالت: سمعت رسول الله ﷺ يقول: «مَنْ  
 قَرَعَ قَلْبَهُ فَقَطَعَهُ» وَهَذَا لَيْسَ بِمَعْنَى  
 أَنَّ الْقَلْبَ يَنْقَلِبُ إِلَى الْفِرَاقِ بَلْ هُوَ  
 الْفِرَاقُ نَفْسُهُ وَهِيَ أَلَمٌ يَأْخُذُ بِالْإِنْسَانِ

۵۵۲۶- ترجمہ وحی جو لوہے پر گزرا اسی میں یہ ہے کہ پھر آپ ﷺ کے پردے کی طرف راہیں کو اپنے ساتھ سے بھاڑا۔

۵۵۴۷- ترجمہ وافی جواب فی تہذیب

۵۵۲۸- اہل المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میرے پاس آئے اور میں نے ایک طلق پامپان کو بچے ایک پردہ سے اٹھا لیا تھا جس میں تصویریں تھیں، پس آپ نے یہ دیکھا تو اس کو پھاڑ ڈالا اور آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا آپ نے فرمایا: عائشہ! سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت میں ان لوگوں کو ہو گا جو اللہ کی مخلوق کی شکل بناتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے اس کو کاٹ کر ایک ٹکڑے بنالیا اور دیکھ کر بھاگے۔

009- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک گیزرت تھی جس میں تصویریں تھیں وہ ایک طاق پر لکھ کر قمار رسول اللہؐ کو دے کر نماز پڑھنے سے منع فرمادیا اس کو بڑا دے میرے سامنے سے حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے اس کو چنا کر اس کے نیچے ڈال دیا۔

۵۵۳- ترجمہ دینی جواہر گزیر

۵۵۳- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میرے پاس تھریفہ لائے اور میں نے ایک پردہ لٹایا جس میں تصویریں تھیں آپ نے اس کو سرکایا میں نے اس کو دیکھ لیا۔

۵۵۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ایک پردہ لٹکایا جس میں تصویریں تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس پردے کو اتر دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے اس کے دو ٹکے اپنے ایک شخص بولا مجلس میں اس وقت جس کا نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تھا۔

عطا قحطام نے انہیں عابد محمد سے وہ کہتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ ان عیبوں پر آراء کرتے تھے ابن قاسم نے کہا میں لیکن میں نے قاسم بن محمد سے سنا۔

۵۵۳۲- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ایک قرطبہ خریدی جس میں تصویریں تھیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو آپ دو ادرے پر کھڑے ہو رہے اور اندر نہ گئے میں نے پچان لیا کہ آپ کے چہرے مبارک پر رہا ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! میں توبہ کرتی ہوں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے سامنے میرا کیا کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ قرطبہ کبھی ہے؟ میں نے کہا اس کو میں نے خریدا ہے آپ کے بچنے اور کئے لگانے کے لیے۔ آپ نے فرمایا جنہوں نے یہ تصویریں بنائیں ان کو عذاب ہوگا اور ان سے کہا جاوے گا ان میں جان والا پھر فرمایا جس گھر میں تصویریں ہوں وہاں فرشتے نہیں آتے۔

۵۵۳۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا انکا زیادہ ہے کہ میں نے اس کے دو عجیبے بتا دیے آپ ان پر غصہ لگاتے گھر میں۔

اِنْ عَابَتْهُ فَلَا تَكُنْ رُسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْثِيهِمْ فَلَا اِنْ فُلَانٌ قَالَ اِنْ فُلَانٌ قَالَ لَكُمُيْ قَدْ سَمِعْتُمْ نُبُوَّةَ فُلَانٍ اِنْ مَحْمُودٍ.

۵۵۳۴- عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اشْتَرَتْ ثَمَرَةً وَفِيهَا نَصَابِرٌ فَلَمَّا رَأَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الدَّابِّ فَلَمْ يَدْعُلْ فَعَرَفَتْ لَوْ عَرَفَتْ لَمَنَ وَتَوَهَّجَ الْكُرْهِيَّةُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ اَتُرْسِلُ اِلَى اللَّهِ وَارَى رَسُولَهُ لَسَاءَ لُحُثًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «مَا تَانْ هَذِهِ الْمُحَرَّفَةُ» فَقَالَتْ اشْتَرَيْتُهَا فَلَنْ تَعُدَّ عَذَابًا وَتُرْسَلُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «إِنْ أَمْسَحْتَ بِهَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذِّبُونَ وَيُثَابُّ لَهْمُ أَحْتَوَا مَا خَلَقْتُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ إِلَهِي الَّذِي لِي الصُّوَرُ لَا يَدْخُلُهُ الْمَلَأِكَةُ»

۵۵۳۵- عَنْ عَائِشَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَتَعْصِيَتُهُمْ أَنَّمُ حَلِيقًا لَهُ مِنْ نَفْسٍ وَرَأَى فِي حَبِيبَتِ بْنِ أَحْمَرَ أَنَّمَا حَبِيبَتُهَا فَحَقَّقَتْهُ فَحَقَّقَتْهُ مَرَّتَيْنِ فَكَانَ يَرْثِيهِنَّ بَعَثَ فِي نَفْسِهِ.

۵۵۳۵- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگ سورتیں بناتے ہیں ان کو قیامت میں عذاب ہوگا۔ ان سے کہا جاوے گا جہنم ان کو جن کو تم نے بنایا۔

۵۵۳۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

۵۵۳۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ «الَّذِينَ يَصْنَعُونَ الصُّوَرِ يُعَذِّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُثَابُّ لَهْمُ أَحْتَوَا مَا خَلَقْتُمْ».

۵۵۳۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ «الَّذِينَ يَصْنَعُونَ الصُّوَرِ يُعَذِّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُثَابُّ لَهْمُ أَحْتَوَا مَا خَلَقْتُمْ».

۵۵۳۸- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول



اللہ ﷻ نے فرمایا ہے زیادہ سخت عذاب قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔

۵۵۳۸- ترجمہ معنی جو پورے گزرا۔

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (۱) إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ (۲) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا خَلَجَ مِنْ

۵۵۳۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَهُوَ يَتَّبِعُ أَهْلَ الْكُفْرِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ عَذَابِ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابُ الْمُصَوِّرِينَ» وَحَدَّثَ سَعْدُ بْنُ كَعْبٍ وَكَانَ

۵۵۳۹- عَنْ مُسْلِمٍ فِي مَشْرِيقِ قَالَ كُنْتُ سَمِعَ مِنْ رَجُلٍ فِي قَوْمٍ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ عَذَابِ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابُ الْمُصَوِّرِينَ» وَحَدَّثَ سَعْدُ بْنُ كَعْبٍ وَكَانَ يَتَّبِعُ أَهْلَ الْكُفْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ عَذَابِ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابُ الْمُصَوِّرِينَ» (۱) إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ (۲)

۵۵۳۹- مسلم میں مسیحی سے روایت ہے میں سرور کے ساتھ ایک گھر میں تھا جس میں تصویریں تھیں۔ سرور نے کہا یہ کس کی (بادشاہ ابن) کی تصویریں ہیں۔ میں نے کہا یہ حضرت مریم کی تصویریں ہیں۔ سرور نے کہا میں نے عہد اللہ بن مسعود سے سنا کہ کہتے تھے رسول اللہ ﷻ نے فرمایا ہے زیادہ سخت عذاب قیامت کے دن تصویر بنانے والوں کو ہوگا۔

۵۵۴۰- معید بن ابی الحسن سے روایت ہے ایک شخص عہد اللہ بن عباس کے پاس آیا اور کہنے لگا میں تصویر بنانے والا ہوں تو اس کا کیا حکم ہے بیان کیجئے مجھ سے؟ ابن عباس نے کہا میرے پاس آؤ اور پاس گیا پھر انھوں نے کہا پاس آؤ اور پاس آیا یہاں تک کہ ابن عباس نے اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور کہا میں تجھ سے کہتا ہوں وہ جو میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے آپ سے فرماتے تھے ہر ایک تصویر بنانے والا جہنم میں جاوے گا اور ہر ایک تصویر کے بدل ایک شخص جہنم میں جاوے گا جو تکلیف دے گا اس کو جہنم میں اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا اگر تو ایسا ہی کرتا ہے تو جہنم کی آگ اور بے جاں چیز کی تصویر بنا۔

۵۵۴۰- عَنْ سَعْدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَهُوَ يَتَّبِعُ أَهْلَ الْكُفْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ عَذَابِ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابُ الْمُصَوِّرِينَ» وَحَدَّثَ سَعْدُ بْنُ كَعْبٍ وَكَانَ يَتَّبِعُ أَهْلَ الْكُفْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ عَذَابِ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابُ الْمُصَوِّرِينَ» (۱) إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ (۲)

۵۵۴۱- نضر بن انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں عہد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا وہ فتویٰ دیتے تھے اور حدیث بھی بیان کرتے تھے یہاں تک کہ ایک شخص نے پوچھا میں مصور ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میرے

۵۵۴۱- عَنْ نَضْرِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَهُوَ يَتَّبِعُ أَهْلَ الْكُفْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ عَذَابِ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابُ الْمُصَوِّرِينَ» وَحَدَّثَ سَعْدُ بْنُ كَعْبٍ وَكَانَ يَتَّبِعُ أَهْلَ الْكُفْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ عَذَابِ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَابُ الْمُصَوِّرِينَ» (۱) إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُونَ (۲)

لَتَصَوِّرَنَّ قَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اَذْنَهُ فَعَلَا فَتَلَا الرَّحْلُ فَقَالَ  
ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي هَذِهِ الْأَرْضِ كَلَفَ  
لَهَا يَنْقَعُ فِيهَا طَرُوحُ نَوْمِهِ لِمَنْعَةٍ وَلَمْ يَنْقَعِ  
۵۵۴۲- عَنْ الْمُضَرِّ بْنِ السَّاسِ أَنَّ وَحْلاً أَتَى ابْنَ  
عَبَّاسٍ فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَبْكِلُو.

۵۵۴۳- عَنْ أَبِي رَزْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
دَخَلْتُ مَعَ أَبِي مُرْزُوقَةَ فِي عَادٍ مَرْوَانَ فَرَأَى فِيهَا  
تَصَاوِيرَ فَعَلَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ  
(قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ أَطْلَمَ مِنْ ذَهَبٍ  
يَخْلُقُ خَلْقًا فَخَلْقِي فَلْيَخْلُقُوا ذُرَّةً أَوْ  
يَخْلُقُوا حَبَّةً أَوْ يَخْلُقُوا شَعِيرَةً).

۵۵۴۴- عَنْ أَبِي رَزْمَةَ قَالَ دَخَلْتُ أُمَّ وَجْهًا  
مَرْوَةً عَادًا فَبَنِي بِالْمَلِيكَةِ لَسْبِدًا أَوْ لَعْرَوانَ قَالَ  
فَرَأَى مُصَوِّرًا يَصَوِّرُ فِي الشَّكْرِ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِلُو وَلَمْ يَذْكُرْ لَمْ  
يَخْلُقُوا شَعِيرَةً.

۵۵۴۵- عَنْ أَبِي مُرْزُوقَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَالَ تَدْخُلُ الْمَلَكُوتَ  
فِيهَا فِيهِ تَمَائِيلُ أَوْ تَصَاوِيرُ)).

بَابُ كَرَاهَةِ الْكَلْبِ وَالْجُرْسِ فِي الشَّعْرِ  
۵۵۴۶- عَنْ أَبِي مُرْزُوقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((قَالَ  
تَصْنَعُ الْمَلَكُوتَ وَفَقَّ فِيهَا كَلْبٌ وَلَا  
جُرْسٌ)).

۵۵۴۷- عَنْ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ

ہاں آؤ پاس آیا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا میں نے رسول  
اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص دنیا میں کوئی صورت  
بنائے اس کو قیامت میں تکلیف دی جائے گی اس میں جان ڈالنے  
کی اور وہ جان نہ ڈال سکے گا  
۵۵۴۲- ترجمہ وحی جو اوپر گزر کر

۵۵۴۳- ابو زرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ کے ساتھ مروان کے گھر میں گیا وہاں تصویریں  
تھیں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے  
سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ فرماتا ہے اس سے زیادہ کون تصویر دار  
ہو گا جو میری مخلوق کی طرح بنائے کا قصد کرے اچھا بادی ایک  
چوئی یا ایک دانہ گیہاں کا یا ہر کا۔

۵۵۴۴- ابو زرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ابو ہریرہ  
رضی اللہ عنہ ایک گھر میں گئے جو بن رہا تھا مدینہ میں مسجد کا یا  
مروان کا وہاں ایک مصور کو دیکھا جو گھر میں تصویریں بنا رہا تھا  
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ ایسی چیز اوپر گزر اس میں جو کا ذکر  
نہیں ہے۔

۵۵۴۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں  
صورتیں ہوں۔

باب سفر میں گھنٹی اور تکرار کھینے کی کراہت

۵۵۴۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے ساتھ نہیں رہتے وہ مسافروں کے  
جن کے ساتھ گھٹا ہو یا کتاب (یعنی رحمت کے فرشتے کیونکہ کھینے  
کی آواز کھڑوے اور بے نیازی کی آواز ہے)۔

۵۵۴۷- ترجمہ وحی جو اوپر گزر کر

۵۵۳۸- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شیطان کا باپ ہے۔

باب: تانت کا ہار اونٹ کے گلے میں ڈالنے کی ممانعت  
۵۵۳۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں تو آپ نے ایک پیام پہنچانے والے کو بھیجا۔ عبد اللہ بن ابی کثر نے کہا میں سمجھتا ہوں لوگ اس وقت اپنے سونے کے مقاموں میں تھے اور علم دیا کہ کسی اونٹ کے گلے میں تانت کا ہار یا پاد نہ رہے اور اس کو کثرت ڈالیں۔ امام مالک نے کہا میں خیال کرتا ہوں یہ نظر نہ لگے کے خیال سے ڈالے تھے۔

باب: جانور کے منہ پر مارنے اور داغ لگانے کی ممانعت

۵۵۵۰- حابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مع کبار رسول اللہ ﷺ نے منہ پر مارنے سے اور منہ پر داغ دینے سے۔  
۵۵۵۱- ترجمہ دہی جوا پر گزرا۔

۵۵۵۲- حابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے ایک گدھا گزرا جس کے منہ پر داغ لگایا تھا آپ نے فرمایا: احت کرے اند اس پر جس نے اس کو داغ۔

۵۵۵۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک گدھا لکھا جس کے منہ پر داغ تھا آپ نے اس کو برا کہا اور فرمایا: قسم خدا کی میں تو داغ نہیں دیتا مگر اس جگہ جو منہ سے بہت دور ہے (جیسے پٹھا، غیرہ) اور علم کیا ہے کہ منہ کو داغ دینے

۵۵۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الْجُنْسُ مُزَامِيرُ الشَّيْطَانِ))

بَابُ كِبْرَاهِيَةِ قِلَادَةِ الْوَتْرِ فِي رَقَبَةِ الْبَعِيرِ (۱)  
۵۵۴۹- عَنْ أَبِي نَصْرِ بْنِ نَصْرِ الْعَصْرِيِّ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَحْوِ أَسْفَارِهِ قَالَ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا قَالَ قَتَلَ اللَّهُ نَزْلًا بَنِي خَيْبَةَ اللَّهُ قَالَ وَقَاتَمُوا فِي مَيْبِهِ ((لَا يَكُنْ فِي رَقَبَةِ بَعِيرٍ قِلَادَةٌ مِنْ وَتَرٍ لَوْ قِلَادَةٌ إِلَّا قَطَعَتْ)) قَالَ مَا لَكَ لَرَى ذَلِكَ مِنَ الْعَمَى

بَابُ التَّهْنِي عَنْ ضَرْبِ الْخَيْلِ فِي وَجْهِهِ وَوَسْطِهِ فِيهِ

۵۵۵۰- عَنْ حَابِرٍ قَالَ لَمْ يَمْسَسْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ الضَّرْبِ فِي الْوَجْهِ وَفِي الْوَسْطِ فِي الْوَجْهِ.

۵۵۵۱- عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَمْ يَمْسَسْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْلًا.

۵۵۵۲- عَنْ حَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ هَبْرَةَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهِ جِمَارٌ فَذَرَسَهُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ ((لَعَنَ اللَّهُ الْبَلْبِيَّ وَسَخَنَهُ)).

۵۵۵۳- عَنْ أَبِي عِيَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ وَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِمَارًا مَوْسُومًا الْوَتْرَ فَالْتَمَزَ ذَلِكَ قَالَ مَرَّاهُ نَا أَسْمَةً بَا فِي أَنْفِ مَشْرَبٍ مِنْ الْوَجْهِ فَالْتَمَزَ

(۱) نواری نے کہا کہ اگر کسی حدیث قوی کے نظرد تھے کے لیے تانت کا ہار اونٹ کے گلے میں ڈال دیتے تھے۔ آپ نے یہ سو فک کر دیا اس وجہ سے کہ فکر ہوا اس سے نہیں۔ کی سب اگر کوئی زنت کے لیے ڈالے تو اس سے بچاؤ نہ ملے گا۔

بِحَسْبِ لَهٗ فَكُوِيَ فِي حَافِرَتَيْهِ وَهُوَ لَوْنٌ مِنْ  
كُوِيَ فَخَافَ رُتْبَتَيْنِ.

کا تو داغ دیا گیا پتھوں پر اور سب سے پہلے آپ ہی نے پتھوں پر  
داغ۔

باب: سوا آدمی کے جانور کو داغ دینا

باب: جَوَارِ وَنَسَمِ الْخَيْوَانِ غَيْرِ

درست ہے

الْأَذْمِي

۵۵۵۴- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب ام سلمہ  
نے بچے کو جنم دیا تو مجھ سے کہا اے انس میں بچہ کو دیکھا نہ کچھ  
کھانے پیارے؟ جب تک تو اس کو صبح کو رسول اللہ ﷺ کے پاس نہ  
لے جاوے اور آپ کچھ چاہ کر اس کے منہ میں نہ ڈالیں۔ انس  
نے کہا پھر میں صبح کو آپ کے پاس گیا آپ داغ میں تھے اور ایک  
کلی عورت کی (جو ایک قبیلہ سے یا موضع سے) (اور وہی تھی داغ  
دے رہے ان دونوں پر جو میں آپ کے پاس آئے تھے۔

۵۵۵۴- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا  
وُلِدَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قَالَتْ لِي يَا أَنَسُ أَظْفَرُ هَذَا  
فَعَلَّامٌ لَمْ يُصْبِحْ شَيْئًا خِصًى نَعْتُو بِهِ بَنَى النَّسِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِكُهُ قَالَ فَعَلَّامٌ  
هَذَا هُوَ بَنَى الْحَابِلَ وَعَلَّامٌ حَبِيسَةٌ خَوَيْتُهَا وَهُوَ  
نَعْمٌ فَظَهَرَ الَّذِي نَعْمٌ عَلَيْهِ فِي الْفَتْحِ.

۵۵۵۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کی ماں  
نے جب بچے کو جنم دیا تو انہوں نے کہا اس بچے کو رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤ آپ چاکرا کے منہ میں کچھ ڈالیں  
گے۔ میں نے دیکھ تو رسول اللہ ﷺ بکریوں کے تھان میں تھے  
داغ دے رہے تھے ان کے کانوں میں۔

۵۵۵۵- عَنْ أَنَسٍ يُخْبِتُ أَنْ أُمُّهُ حِينَ  
وُلِدَتْ أَظْفَرُوا بِالْحَبِيسِ بَنَى النَّسِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْبِكُهُ قَالَ فَإِنَّا نَسِيْنَا صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرْثَدٍ بِهِمْ عَمَّا قَالَ شَعْبَةُ  
وَأَكْثَرُ عَلَمِي لَمْ يَلِ إِلَى آدَمَاءِ.

۵۵۵۶- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ام رسول اللہ  
ﷺ کے پاس گئے تھان میں آپ داغ دے رہے تھے بکریوں کے  
کانوں پر۔

۵۵۵۶- عَنْ أَنَسٍ يَخُولُ ذُحَلًا عَلَى رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَدَّ وَهُوَ نَبِيمٌ  
عَمَّا قَالَ أَحْمِسَةُ قَالَ فِي أَفْهَامِ.

۵۵۵۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر مگر راز

۵۵۵۷- عَنْ شُعْبَةَ هَذَا الْإِسْنَامِ مِثْلَهُ

۵۵۵۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے  
رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں داغ کو چھیا اور دیکھا آپ  
صدقہ کے دونوں پر داغ دے رہے تھے۔

۵۵۵۸- عَنْ أَنَسٍ بَنَى مِثْلِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ رَأَيْتُ فِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
نَسَمٌ فَحَبِيسَتُهُ وَهُوَ نَبِيمٌ إِلَى الصَّدَقَةِ.

(۵۵۵۴) نوٹی لے کیا انہوں کو داغ دینا عام ہے وہ ہر ذرے کے منہ میں صبح سے اور ہر سب سے ذرے کے جانوروں پر اور  
جانور پر جانوروں کو اور انہیں عید کے نزدیک کر دے اور ان پر یہ حد نہیں لگتی۔



خلق اللہ

بدلتا حرام ہے

۵۵۶۵- عَنْ أَنَسٍ بَنِي أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: جَاءَتْنَا امْرَأَةٌ ابْنَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمِنْ ثَمَرَاتِ امْرَأَتَيْهَا خَصَّةٍ قَمَرِيٍّ شَرَفَتْ أَفَاصِلَهُ فَقَالَ: ((لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُنْقَوِصَةَ)).

۵۵۶۵- انس بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول اللہ کے پاس اور عرض کیا رسول اللہ میری بی بی تھیں لیکن ہوئی ہے اور اس کے چھک ٹکی ہے ہاں گر گئے۔ کیا میں جوڑ لگاؤں اس کے ہاؤں میں؟ آپ نے فرمایا لعنت کی اللہ نے جوڑ لگائے والی اور لگوائے والی پر۔

۵۵۶۶- عَنْ جِسَامِ بْنِ غَزْوَةَ بِهَا فَرَسُهُ لَعَنَ حَبِيبُ أَبِي مُعَاوِيَةَ خَيْرَ آلٍ وَكَيْفَا وَشَعْبَةً فِي حَدِيثِهَا قَمَرِيٍّ شَرَفَتْ.

۵۵۶۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۵۶۷- عَنْ أَنَسٍ بَنِي أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً ابْنَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: إِنِّي زَوَّجْتُ خَيْرَ خَدِيمِي قَمَرِيٍّ شَرَفَتْ رَأْسُهَا وَزَوَّجْتُهَا أَفَاصِلَ بَا رَسُولِ اللَّهِ فَتَهَا.

۵۵۶۷- انس بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک عورت آئی رسول اللہ کے پاس اور عرض کیا میں نے شادی کی ہے اپنی بی بی کی اس کے ہاں گر گئے ہیں اور اس کا خاندان ہاؤں کو پسند کر رہا ہے کیا میں جوڑ لگاؤں اس کے ہاؤں میں یا رسول اللہ آپ نے منع کیا اس کو۔

۵۵۶۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ خَدِيمَةً مِنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجَتْهَا وَمِنْهَا قَمَرِيٌّ شَرَفَتْ شَرَفًا فَزَافُوا أَنْ يَحِلُّوا فَسَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: الْوَاصِلَةُ وَالْمُنْقَوِصَةُ.

۵۵۶۸- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انصار کی ایک لڑکی نے نکاح کیا پھر وہ چار ہوئی اس کے ہاں گر گئے لوگوں نے قصد کیا ان میں جوڑ لگائے کا تو چار چار رسول اللہ کے سے آپ نے لعنت کی جوڑ لگائے والی اور لگوائے والی پر۔

۵۵۶۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ زَوَّجَتْ ابْنَةً لَهَا فَاشْتَرَتْ قَمَرِيَّةً شَرَفًا مَاتَتِ النَّبِيُّ ﷺ قَالَتْ: إِنِّي زَوَّجْتُهَا لِمُرَيْشَةٍ أَفَاصِلَ شَرَفَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَعَنَ الْوَاصِلَةَ)).

۵۵۶۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انصار کی ایک عورت نے اپنی لڑکی کا نکاح کیا پھر وہ لڑکی بیمار ہوئی اس کے ہاں گر گئے۔ وہ رسول اللہ کے پاس آئی اور عرض کیا اس کا خاندان قصد کر رہا ہے اس کا کیا میں جوڑ لگاؤں اس کے ہاؤں میں آپ نے فرمایا لعنت ہے جوڑ لگائے والی پر۔

(۵۵۶۵) کا مابعد یہ ہے اس فعل کی حرمت تھی ہے اور یہی ظاہر ہے اور بعضوں نے کہا ہاں ہے اور یہی مقول ہے حضرت عائشہ سے لیکن یہ روایت صحیح نہیں ہے۔

۵۵۷۰- اس حدیث میں جواز لگوانے والوں پر لغت کا ذکر ہے۔

۵۵۷۱- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی جرز لگائے والی اور لگوانے والی پر اور گوانے والی اور گوانے والی پر۔

۵۵۷۲- ترجمہ دی جو پور گزرار۔

۵۵۷۳- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لعنت کی اللہ نے گوانے والیوں اور گوانے والیوں پر اور لعنت کے بال لگائے والیوں پر اور لگوانے والیوں پر اور انہیں کو کشتہ کرنے والیوں پر غصہ صوری کے لیے (تاکہ کہ من معلوم ہوں) اللہ کی خلقت بدلے والیوں پر پھر یہ خبر بنی اس کی ایک عورت کو بچگی جس کا ہم یہ محبوب تھا وہ قرآن پر حا کرتی تھی تودہ آئی عبداللہ کے پاس اور بولی مجھے کیا خبر بچگی ہے کہ تم نے لعنت کی گوانے اور گوانے اور لعنت کے بال لگوانے اور لگوانے اور انہیں کو کشتہ کرنے اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلے والوں پر؟ عبداللہ نے کہا میں کیوں لعنت نہ کروں اس پر جس پر رسول اللہ ﷺ نے لعنت کی اور یہ تو اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ وہ عورت بولی میں نے تودہ جلدوں میں جس قدر قرآن تھا پڑھ دیا مجھے نہیں ملا۔ عبداللہ نے کہا کہ اگر تو یہ حق (جیسا چاہے حق قرار کر کے) تو تجھ کو ملتا لہذا تعالیٰ فرماتا ہے جو رسول تم کو بتا دے اس کو تم سے رو اور جس سے منع کرے اس سے باز رہو۔ وہ عورت بولی ان باتوں میں سے تو ابھی بات تمہاری عورت بھی کرتی ہے۔ عبداللہ نے کہا ہاں کہ وہ گئی ان کی عورت کے پاس تو کچھ نہ پایا پھر لوٹ کر آئی اور کہنے لگی میں میں سے کوئی بات میں نے نہیں دیکھی عبداللہ نے کہا اگر وہ یہاں کرتی تو ہم اس سے صحبت نہ کرتے۔

۵۵۷۴- ترجمہ دی جو پور گزرار۔

۵۵۷۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ «لَعْنَةُ الْفُجَرَاءِ وَالْمُنَافِقِينَ».

۵۵۷۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ «لَعْنَةُ الْفُجَرَاءِ وَالْمُنَافِقِينَ».

۵۵۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ «لَعْنَةُ الْفُجَرَاءِ وَالْمُنَافِقِينَ».

۵۵۷۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ «لَعْنَةُ الْفُجَرَاءِ وَالْمُنَافِقِينَ».

۵۵۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ «لَعْنَةُ الْفُجَرَاءِ وَالْمُنَافِقِينَ».

حدیث حریر غُرَّ أَنْ فِي حَدِيثِ شَيْبَانَ  
فَوَاشِمَاتٍ وَالْمُسْتَوْبَحَاتِ وَفِي حَدِيثِ مُفَصَّلٍ  
فَوَاشِمَاتٍ وَالْمُسْتَوْبَحَاتِ.

۵۵۷۵- عَنْ مَسْوُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ الْخَبِيثِ  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَلَمَةَ الْخَضَعِيِّ بْنِ دَخْمِ  
أَبِي يَعْقُوبَ.

۵۵۷۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَلَمَةَ الْخَضَعِيِّ بْنِ دَخْمِ  
أَبِي يَعْقُوبَ.

۵۵۷۷- عَنْ حَمْرٍاءَ بِنْتِ عَمْرِو اللَّهِ تَقُولُ وَخَرَّ  
ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ لَعْلَةَ الْأَمْرَأَةِ رَأَيْتُهَا شَيْئًا.

۵۵۷۸- عَنْ خَمْبَدٍ بِنْتِ عَمْرِو الْأَخْطَرِيِّ بِنْتِ  
عَوْنٍ أَنَّ سَمْعَ مَعْلُومَةٍ بِنْتِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ عَمَّ حَجَّ  
وَهُوَ عَلَى الْبَيْتِ وَتَقُولُ فَصَّةٌ مِنْ خَلْعٍ كَانَتْ  
فِي يَدِ حَرَسِيٍّ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ لَيْسَ بِكُمْ  
عَلَمًا لَكُمْ سَبْعُونَ رَسُولًا اللَّهُ ﷻ نَهَى عَنْ  
بَيْتِ هَلِيٍّ وَتَقُولُ (( إِنَّمَا خَلَقْتُ بَنِي إِسْرَٰئِيلَ  
حِينَ اتَّخَذَ هَلِيٌّ بَنِيَّاهُمْ )).

۵۵۷۹- عَنْ الْأَخْطَرِيِّ بِبَيْتِ حَدِيثِ مَا لَيْتَ غَيْرَ  
أَنْ يَرَى حَبِيبٌ مَعْمَرٌ (( إِنَّمَا غَضِبَ بَنُو إِسْرَٰئِيلَ ))

۵۵۸۰- عَنْ سَعِيدٍ بِنْتِ الْمُصَنَّبِ قَالَتْ قَدِمَ  
مَعْلُومَةُ السَّيِّدَةِ فَاسْتَبَا وَأَخْرَجَ كَلْبًا مِنْ شَعْرِ  
فَقَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُ إِلَّا لَأَهْلُودَ  
بَنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷻ لَفَافَةً فَسَمَّاهُ الْأُرُونَ.

۵۵۸۱- عَنْ سَعِيدٍ بِنْتِ الْمُصَنَّبِ أَنَّ مَعْلُومَةَ  
قَالَتْ ذَاتَ يَوْمٍ بَلَغَكُمْ هَذَا أَهْلُكُمْ رَأَى مَوْتًا وَإِنَّ  
نَبِيَّ اللَّهِ ﷻ نَهَى عَنْ لَأُورٍ قَالَتْ وَخَاتَةَ رَحْلٍ

۵۵۸۰- سعید بن السیب سے روایت ہے معاویہؓ مدینہ میں آئے  
انہوں نے خلیفہ سلیم کو اور ایک کچھ بایوں کا نکالنا پھر کہ میں یہ  
سمجھتا تھا یہ کام کوئی نہ کرے گا سوا یہود کے اور رسول اللہ کو اس کی  
خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا یہ زور ہے (یعنی بھکاری اور دعا بازی)۔

۵۵۸۱- سعید بن السیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے معاویہؓ  
نے ایک دن کہا تم لوگوں نے بری بات نکالی اور رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم نے منع کیا زور سے۔ ایک شخص آیا ایک گدازی لے



بِعَمَّا عَلَى رَأْسِهَا حِرْقَةٌ قَالَ مُتَعَدِّةٌ آلَا وَغَدَا  
فَرُورُ قَالَ قَدَاةٌ يُغَيِّي مَا يُكْتَرَى بِهِ النِّسَاءُ  
أَشْتَلَخْنَ مِنْ فَمِ بَرِي.

بَابُ النِّسَاءِ الْكَاسِيَاتِ الْغَارِيَّاتِ  
الْمَائِلَاتِ الْمُتَمِيلَاتِ

٥٥٨٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((صِلَانٌ مِنْ أَهْلِ النَّارِ  
لَمْ لَوْهَمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ مِيَاهٌ كَأَقْدَابِ الْفِرِّ  
يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ غَارِيَّاتٌ  
مُسِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ وَفُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُحْتِ  
الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَخْرُجْنَ مِنْهَا وَإِنْ  
رِغِلْهَا لِيَوْجِدَ مِنْ نَسِيوةٍ كَذَا وَكَذَا)).

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّزْوِيرِ فِي الدَّلَالِ  
وَعَبْرِهِ وَالنَّشِيعِ بِمَا لَمْ يُغَطَّ

٥٥٨٣- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً  
قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْ لِي زَوْجِي أُعْطِيَنِي مَا  
لَمْ يُعْطِيَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْمُشْئِغُ  
بِمَا لَمْ يُغَطَّ كَذَابٌ قَوِيٌّ زَوْرٌ)).

٥٥٨٤- عَنْ أَنَسَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَتْ

کہ اس کی نوک پر چھتر لگا تھا عادیہ نے کہا یہی زور ہے۔ قنادہ  
نے کہا مرادیہ ہے کہ عورتیں چھتر لگا کر اپنے ہاں بہت  
کر لیتی ہیں۔

باب: ان عورتوں کا بیان جو پہنتی ہیں لیکن نگلی ہیں  
آپ سید محمد راسی نے مژگنیں خاند کو بھی موڑ دیتا ہیں  
٥٥٨٢۔ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا وہ حسیں  
ہیں دوزخیوں کی جن کو میں نے نہیں دیکھا ایک تو وہ لوگ جن  
کے پاس کوڑے ہیں بیلوں کی دموں کی طرح کے لوگوں کو اس  
سے مارتے ہیں۔ دوسرے وہ عورتیں جو پہنتی ہیں مگر نگلی ہیں  
(یعنی سڑک کے لائق اعضا کھلے ہیں جیسے حیدر آباد میں عورتوں کے  
سر اور پیٹ اور ہاؤس کھلے رہتے ہیں یا کپڑے ایسے ہارک پہنتی ہیں  
جن میں سے بدن نظر آتا ہے تو کوہنگی ہیں) سید محمد راسی  
بہکانے والی خود ننگے والی ان کے سر نگلی ٹوٹ (ایک قسم ہے ٹوٹ  
کی) کہ وہاں کی طرح ایک طرف جھلے ہوئے وہ جنت میں نہ جاویں  
گی بلکہ اس کی خوشبو بھی اس کو نہ ملے گی حالانکہ جنت کی خوشبو  
انکی دور سے آتی ہے۔

باب: فریب کا لباس پہننے کی اور جو نہ ہو اس  
کو کہنے کی ممانعت

٥٥٨٣- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک  
عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں (موت سے) کہوں کہ  
خاند نے مجھے دو دیا ہے جو اس کو نہیں دیا؟ آپ نے فرمایا کہ  
تلاں چڑھ رہے ہیں (لوگوں میں ایسی بوائی ظاہر کرنے کو  
غور سے) اور وہ اس کے پاس نہ ہو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی  
فریب کے دو کپڑے پہن لے۔

٥٥٨٤- امام رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک عورت آئی

امْرَأَةٌ إِلَى الْيَمِينِ مَتَى اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَ سَلَّمَ فَكَانَتْ  
 بِنَا لِي خَيْرًا فَمَهْلًا عَلَيَّ خَاسِعٌ أَنْ أَتَشْتَع مِنْ مَالِ  
 (وَجِي بِنَا لَمْ يُعْطِي فَقَالَ وَمَتَى اللَّهُ مَتَى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ (( الْمُنْتَشِع بِنَا لَمْ يُعْطِ  
 كَلَابِسَ لَوْنِي (وَر) ))

رسول اللہ ﷺ کے پاس اذ رکبتے کی میری ایک سات ہے تو کیا مجھ  
 کو نکاح ہو گا اگر میں (اس کے دل جلائے کو میرے کہوں کہ خدا نے  
 مجھے یہ دیا ہے جو اس کو نہیں دیا؟ آپ نے فرمایا جس کو کوئی چیز نہ  
 فی اور وہ ملی ہے جان کرے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے  
 قرص کے دو کپڑے پہن لیے (اور اپنے تئیں زاہد متقی دکھایا  
 حالانکہ اصل میں ریڈا دار فرعی ہے) کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ  
 ۵۵۸۵- ترجمہ دی ہے کہ وہ بے گروہ

۵۵۸۵- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.



کتابُ الآداب  
کتابِ آداب کے بیان میں

بَابُ الشُّهُبِ عَنِ التَّكْوِي بِأَيِّ الْقَاسِمِ وَنِيَانِ  
مَا يَسْتَحِبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ

٥٥٨٦- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ  
رَجُلًا رَحُلًا بِالْبُغِ بِأَنَّ الْغَابِرَ فَلَقْتُ بَيْنَهُ  
وَرَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلِّ اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلِّمْ بِنِي لَمْ أَتُكِّمْ بِنَا دَعَوْتُ فَلَنَا فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلِّ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( تَسْمَعُوا  
بِاسْمِي وَلَا تَكُونُوا بِكُنْهِي ))

٥٥٨٧- قَالَ أَمَّا عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِنْ أَحَبَّ أَسَاقِكُمْ  
أَبَى اللَّهُ عَلَيْهِمُ اللَّهُ وَعَبْدُ الْمُؤْمِنِ ))

۵۵۸۸- عَنْ حَابِرِ بْنِ حَبِيبٍ أَنَّ اللَّهَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَإِنْ لِرَجُلٍ مِثْلُ عِلْمِي فَسَاءَ مَا عَمِلَ. فَقَالَ لَهُ قَوْمُهُ: لَا تَذْهَبْ حَسْبِيَ بِسْمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَاذْهَبْ رَأَيْتَهُ حَابِئَةً عَلَى ظَهْرِهِ فَأَسَى

باب: (بوالقاسم کنیت رکھنے کی ممانعت اور اچھے ناموں کا بیان

۵۵۸۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے  
دوسرے شخص کو پکارا بیعت میں اے ابوالقاسم تو رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وآلہ وسلم نے لہو دیکھا وہ شخص ابوالقاسم رسول اللہؐ میں نے  
آپ کو نہیں پکارا تھا بلکہ غائب شخص کو اس کی کنیت بھی ابوالقاسم  
ہوئی کہ آپ نے فرمایا تم رکھو میرے نام سے اور مت نیت رکھو  
میری کنیت سے۔

2594- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہتر نام تمہارے اللہ کے نزدیک یہ ہیں  
 عبداللہ اور عبدالرحمن۔

۵۵۸ھ - چار بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم میں سے ایک شخص کا لڑکاپنہ اس نے اس کا نام محمد رکھا اس کی قوم نے کہا اس سے ہم تجھے یہ نام نہیں رکھیں گے تو رسول اللہ کا نام رکھتا ہے پھر وہ شخص اپنے بچے کو نبی پندرہ روز تک اباء رحل اللہ کے

[illegible]

(۵۶۸) ☆ اسی طرح عبدالرحیم، عبداللہ، عبدالقدوس، عبدالسلام وغیرہ جس سے اللہ تعالیٰ کی مدد کیلئے اور برے کاموں سے بچنے کے لئے دعا کرتے رہے۔

پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ! میرا رکابیدہ ہوا میں نے اس کا نام محمد رکھا میری قوم کے لوگ کہتے ہیں ہم تجھے نہیں چھوڑنے کے تو رسول اللہ کا نام رکھا ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ نے فرمایا میرا نام رکھو لیکن میری کنیت (یعنی ابوالقاسم) نہ رکھو کیونکہ قاسم میں ہوں تقسیم کرتا ہوں تم میں جو کچھ ملتا ہے (قیمت پڑ کو کا مال اس لیے اور کسی شخص کو ابوالقاسم نام رکھنا زیبا نہیں)۔

۵۵۸۹- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم میں سے ایک شخص کے ہاں لڑکائیہ ہوا اس نے اس کا نام محمد رکھا ہم لوگوں نے کہا ہم تیری کنیت رسول اللہ کے نام سے نہیں رکھنے کے (یعنی تجھے ابو محمد نہیں کہنے کے) جب تک تو آپ سے اجازت نہ لےوے۔ وہ شخص آپ کے پاس آیا اور سنے گا میرا ایک لڑکائیہ ہوا ہے تو میں نے اس کا نام اللہ تعالیٰ کے رسول کے نام پر رکھا میری قوم کے لوگ اٹھار کرتے ہیں اس نام کی کنیت بھی دینے سے جب تک رسول اللہ اجازت نہ دیں۔ آپ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو کیونکہ قاسم ہو کر میں بھیجا گیا میں تقسیم کرتا ہوں تم کو اور اپنے لیے نہیں جوڑتا۔

۵۵۹۰- ترجمہ وحی جو اوپر گزرا۔

۵۵۹۱- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرا نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو کیونکہ میں ابوالقاسم ہوں یا عثمان بن مکرہ۔

۵۵۹۲- ترجمہ وحی جو اوپر گزرا۔

۵۵۹۳- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ایک انصاری کا لڑکا پیدا ہوا اس نے چاہا اس کا نام محمد رکھا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس

یہ لے گیا مگر اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ وَاَلَمْ يَلِدْ لِي عَلَامَةً فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لِي قَوْلِي لَا تَذْهَبْ نَسَمِي بِاسْمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَسْمُوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بِنُكْمٍ))

۵۵۸۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمُنَا قَالَ وَإِلَّا لِرَسُولِي بِنَا عَلَامَةً فَسَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا فَقَالَ لِي قَوْلِي لَا تَذْهَبْ نَسَمِي بِاسْمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَ سَمُّوْهُ حَتَّى تَسْمَلُوْهُ قَالَ فَاتَمَدَّ فَقَالَ إِنَّهُ وَإِلَّا لِي عَلَامَةً فَسَمَّيْتُهُ بِرَسُولِ اللَّهِ وَبِإِنْ قَوْلِي أَنَا أَنَا بِكُنْيَتِي يُوْحَى تَسْمَلُونَ أَهَيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((تَسْمُوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بِنُكْمٍ))

۵۵۹۰- عَنْ حُصَيْنِ بْنِ حَارِثٍ قَالَ سَمَّيْتُ ابْنًا لِي مُحَمَّدًا وَتَمَّ بِدُكْرٍ ((فَإِنَّمَا بُعِثْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بِنُكْمٍ))

۵۵۹۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَسْمُوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُوا بِكُنْيَتِي فَإِنِّي أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ أَقْسِمُ بِنُكْمٍ وَهِيَ رَوَايَةُ أَبِي تَكْرٍ وَلَا تَكْتُوا))

۵۵۹۲- عَنْ الْأَنْصَلِيِّ بِنْتًا الْإِسْلَامَ وَتَمَّ ((إِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بِنُكْمٍ))

۵۵۹۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَلِ وَإِلَّا لَهْ عَلَامَةٌ فَارَادَ أَنْ يَسْمِيَهُ مُحَمَّدًا

آیا آپ سے پوچھا آپ نے لڑایا چھایا انصاف نے ہم رکھو میرے  
نام پر لیکن میری کثیت مستحکم۔  
۵۵۹۳- ترجمہ وہی جواب پر گزرد

مَنْ لَيْسَ بِكَ فَسَلِّمْ فَقَالَ « أَحْسَنُ  
الْأَنْصَارِ سَمُوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُمُوا بِكْتُمِي »  
۵۵۹۴- عَنْ حَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ  
عَلِيٍّ يَخْبُو حَدِيثَ مَنْ ذَكَرْنَا حَدِيثَهُمْ مِنْ قُلِ  
وَمِنْ حَدِيثِ فَخْرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ وَكَانَ فِيهِ  
حُسْنٌ وَتَلَمَّازٌ قَالَ حُسَيْنٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
« إِنَّمَا نَعَيْتُ قَاسِمًا الْقَسِيمَ يَتَكُمُ » وَ  
قَالَ تَلَمَّازٌ « فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ الْقَسِيمَ يَتَكُمُ »

۵۵۹۵- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم میں  
سے ایک شخص کا لڑکھایا ہوا اس نے اس کا نام قاسم رکھا۔ ہم  
تو کوس نے کہا ہم تجھے ابوالقاسم کہتے نہ دیں گے اور میری آنکھ  
شخصی نہ کریں گے۔ اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور یہ بیان  
کیا۔ آپ نے فرمایا میرے بیٹے کا نام عبد الرحمن ہے۔  
۵۵۹۶- ترجمہ وہی جواب پر گزرد

۵۵۹۵- خَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ وَكَانَ لِرَجُلٍ  
مِنَّا غُلَامٌ فَسَلَّمَ فَقَابِلَهُ فَقُلْتُ لَا تَخْبِتُ لَنَا  
الْقَابِلُ وَلَا تَعْبُكُ عَيْدُ قَالِي هُوَ سَلَّمَ لِي  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَكُنْ ذَلِكَ لِي فَقَالَ « اسْمُ الْغُلَامِ  
عَبْدُ الْوَحْشِ »

۵۵۹۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو اور  
میری کثیت مت رکھو۔

۵۵۹۶- عَنْ حَامِرِ بْنِ حَازِمٍ فِي عِيَّةٍ  
عَمْرٍاءَ لَمْ يَدْنِكُمْ وَلَا تَعْبُكُ عَيْدًا

۵۵۹۸- معمر بن شعیبہ سے روایت ہے جب میں بخران میں آیا  
تو وہاں کے لوگوں نے (انصاف نے) مجھ پر اعتراض کیا تم (سورہ  
مریم میں) پڑھتے ہو "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِمْ  
مَرَّةً يَوْمَ تَبْعُونَ" (حضرت ہارون علیہ السلام حضرت مریم کو ہارون  
کی بہن کہا ہے) حالانکہ (حضرت ہارون حضرت موسیٰ کے بھائی  
تھے اور) حضرت موسیٰ حضرت یحییٰ سے اسی مدت پہلے تھے (پھر  
مریم ہارون کی بہن کہ کر ہو گئی تھی) جب میں رسول اللہ کے  
پاس آیا میں نے آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا (یہ وہ ہارون  
تھوڑے ہیں جو موسیٰ کے بھائی تھے) بلکہ بنی اسرائیل کی عادت

۵۵۹۷- مَنْ لَيْسَ بِكَ فَسَلِّمْ فَقَالَ أَبُو الْقَاسِمِ  
« تَسْمَعُوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتُمُوا بِكْتُمِي »

قَالَ عُمَرُو عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَنْ سَمِعُوا  
۵۵۹۸- عَنْ شُعْبَةَ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ لَمَّا قَدِمْتُ نَحْرًا سَأَلُونِي فَقَالُوا إِنَّا كُنَّا  
لَفَرَسُونَ يَا لَحْتَ هَارُونَ وَمُوسَى فَلَمَّ عَيْسَى  
بِكَ وَكَانَ هَلَاكًا قَابِلًا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى  
لَا عَيْدَ وَ سَمِعْتُ سَالِمَةَ عَنْ قَلْبٍ فَقَالَ « إِنَّهُمْ  
كَانُوا يَسْمَعُونَ بِاسْمِهِمْ وَالصَّالِحِينَ قَتَلَهُمْ »

تخمی (جیسے اب مہ کی علالت ہے) کہ وہ پیغمبروں اور اہل گائے نیکوں کے نام پر نام رکھتے تھے۔

باب: برے ناموں کا بیان

۵۵۹- سرورِ جنابِ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے غلاموں کے نام پیارے رکھنے سے اربع اور رباح اور یار اور ناشخ۔

۵۶۰۰۔ سمرود بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریلمت نام رکھا اپنے غلام کارہاج کو اور سیدہ لورثہ اُلع اور ثنائخ۔

۵۹۰- سمر، ابن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ پسندیدہ اللہ تعالیٰ کو چار کھلے ہیں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ ان میں سے جس کو چاہے پہلے کہے کوئی نقصان نہ ہو گا اور اپنے غلام کا نام چار بار اور رباع اور تسبیح (اس کے دسی معنی ہیں جو تسبیح کے ہیں) چار بار کہے گا وہ بھی اس لیے کہ تو چار چھ گاہیں وہ ہے (یعنی بیاد یا رب یا تسبیح یا حق) اور کہے گا نہیں ہے۔ سمر نے کہا رسول اللہ ﷺ نے یہی چار بار فرمائے تو زیادہ مت نقل کرنا مجھ سے۔

۵۶۰۹ - ترجمہ وی بی جیو لوہے گزرد

۵۶۰۲- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے قصد کیا کہ یثرب اور بکرت اور طلع کو دیکھ لیا اور ناسخ پور

بَابُ كَرَاهَةِ التَّسْمِيَةِ بِالْأَسْمَاءِ الْقَبِيحَةِ

۵۵۹۹- عَنْ سَعْدَةَ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَسِيْتُ رَقِيقًا يَارْتَبِعُ أَسْمَاءَ  
فَالْحِجَابِ وَرَتَابِهَا وَتَسَارُ وَتَلَامُ

٥٦٠- عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ حُدَيْبٍ قَالَتْ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( لَا تَعْمَلَنَّ خِدَائِكَ وَرِيَاخًا وَلَا  
سِرَازًا وَلَا أَفْلَحًا وَلَا دَالِقًا ))

٥٦٠١- عَنْ شَيْخِنَا تَمِيمِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «أَحَبُّ الْكَلِمِ إِلَى اللَّهِ أَرْبَعٌ مِثْلَانِ: اللَّهُ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَإِلَّا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَا يَضُرُّكَ بِلَاهِنٍ بَنَاتٌ وَلَا تَسْمِينٌ غُلَامَتُكَ سَبْرًا وَلَا رِيَاءًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ فِتْنَتُكَ يَقُولُونَ لَمْ يَكُنْ قَوْلًا يَكُونُ يَقُولُونَ لَا» بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

٥٦٠- عن منصور بن شداد ربه فاما حيث  
حرير وروح مكنت حيث ربه يمشي : انا  
حدثت شعبة قالس فيه ما ذكر تسمية الغلام  
ثم يذكر لفلانة فلان.

٥٦٠٢- عن جابر بن عبد الله رضى الله عنه

(5094) ☆ نووی صفہ چاہیے فی عزائم کی ہے نہ کہ آج کی عورت کی اور دوسری روایت سن نہ کرے کہ جب کوئی پتھر یہاں اٹھ جائے یا بارش یا ہوا چلائے یا درج طے لگے کہ کون نہیں دیکھ سکتا کہ کوئی کچھ اس طرح کے معنی کا کتاب اور درج کے معنی کا کلمہ مستلزم ہند کے معنی کے محرم اور تاریخ کے معنی کا کلمہ ہے والا۔

ان کے مانند نام رکھنے سے منع کر دیں پھر آپ چپ ہو رہے اور کچھ نہیں فرمایا۔ بعد اس کے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور آپ نے اس سے منع نہیں کیا۔ پھر حضرت عمرؓ نے اس سے منع کر دیا پھر اس کے چھوڑ دیا اور پھر منع نہیں کیا۔

باب: برے نام کا بدلہ لانا مستحب ہے

۵۶۰۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت کا نام بدل دیا جس کا نام عاصیہ تھا اور فرمایا تو جیلہ ہے (عاصیہ کے معنی باغیان گنہگار اور جیلہ کے معنی نیک اور خوب صورت)۔

۵۶۰۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام جیلہ رکھ دیا۔

۵۶۰۶- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے یہ کہ یہ کا نام پہلے برہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام جوہرہ رکھ دیا۔ آپ برا جانتے یہ کہتا ہوں کہ اس کے پاس سے نکل گیا کھنکھایا گیا (نکلی کا چھوڑا ہے)۔

۵۶۰۷- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے زینب کا نام پہلے برہ تھا لوگوں نے کہا اپنی آپ تعریف کرتی ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے اس کا نام زینب رکھ دیا۔

۵۶۰۸- زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میرا نام برہ تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب رکھ دیا اور زینب بنت جحش آپ کے پاس گئیں ان کا بھی نام برہ تھا آپ نے زینب رکھ دیا۔

۵۶۰۹- محمد بن عمر ابن عوف سے روایت ہے میں نے اپنی بیٹی کا نام

بِسْمِ يَهْيَىٰ وَبِهَرَكَةَ وَيَمْلِكُ وَيَسْتَكِي وَيَصْلَحُ وَيَجْعَلُ ذَلِكَ ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدَ ذَلِكَ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قُبِرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَمْ بَنَتْ عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ لَرَأَتْ عُمَرَ بْنَ الْكَافِرِ عَنْ ذَلِكَ ثُمَّ تَرَكَهُ.

باب: استعجاب تغییر الاسم القبیح

۵۶۰۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَرَّ اسْمُ عَصِيْبَةٍ رَمَالًا (( أَلَسْتَ جَعِلَةً )) قَالَ أُسْنِدُ مَكَانَ الْأُخْرَى عَنْ.

۵۶۰۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ ابْنَةَ لَعْنَرٍ كَانَتْ يُدْعَى لَهَا عَصِيْبَةٌ فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِيْبَةً.

۵۶۰۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ خُوَيْرِيَّةُ اسْمُهَا بَرْءٌ فَحَوَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْمَهَا خُوَيْرِيَّةَ وَكَانَ نِكَاحُهُ لَهَا يُقَالُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرْءٍ وَفِي حَدِيثٍ ابْنِ أَبِي عُمَرَ عَنْ تَحْرِيسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ.

۵۶۰۷- عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَتْ اسْمُهَا بَرْءٌ فَقَبِلَ تَرْكِيهَا نَفْسُهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيْنَبَ وَلَقَّبَهَا الْخَدِيْجَةَ لِأَنَّهَا قَدَرَتْ ابْنَ بَشَارٍ وَهِيَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ عَنْ شُعْبَةَ.

۵۶۰۸- عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ اسْمِي بَرْءَ فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ قَالَتْ وَدَخَلَتْ عَلَيْهِ زَيْنَبُ بِنْتُ خَشْفٍ وَاسْمُهَا بَرْءٌ فَسَمَّاهَا زَيْنَبَ.

۵۶۰۹- عَنْ مُسْلِمِ بْنِ عُقْبَةَ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ

رو رو کھا تو زینب بنت ابی سلمہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ہے اس سے اور میرا ہم بھی برو تھا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت تعریف کرو اپنی اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ نیک کون ہے تم میں سے۔ لوگوں نے عرض کیا پھر ہم کیا نام رکھیں اس کا؟ آپ ﷺ نے فرمایا زینب رکھو۔

### باب: شادی کا نام رکھنے کی حرمت کا بیان

۵۶۱۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ دلیل اور برنامہ اللہ تعالیٰ کے پاس اس شخص کا ہے جس کو لوگ ملک الملوک کہیں۔ ابن ابی شیبہ کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ کوئی مالک نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے۔ سنیان نے کہا ملک الملوک کے مانند سے شہنشاہ۔

۵۶۱۱- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ خیر اللہ تعالیٰ کو قیامت کے دن یا سب سے زیادہ ناپاک اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص ہو گا جس کو بادشاہوں کا بادشاہ کہا جاتا ہو۔ کوئی مالک نہیں سوا اللہ کے۔

### باب: بچے کے منہ میں کچھ چاہ کر ڈالنے کا اور

#### چیزوں کا بیان

۵۶۱۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں عبد اللہ بن ابی حمزہ انصاری کو (جب وہ چھ ماہ کے) رسول اللہ ﷺ کے

سینٹ لیبی نزلہ، قتلت لی زینب بنت امی متلفۃ بن رسول اللہ ﷺ نہیں عن هذا بابہ وسمیت زینہ فذلان رسول اللہ ﷺ (( لا تفرحوا انفسکم اللہ اعلم بالہابی الہو منکم )) قلنا ہم نسمیہا قل (( ستوہا زینب ))۔

### باب: تحريم التسمی بملك الاملاک

۵۶۱۰- عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اصنع اسم عبد اللہ رخل تسمی ملک الاملاک زاد ابن ابی شیبہ فی روایتہ لا سائل الہ اللہ عز وجل قال الاشجی قال سئل بطل خاعلا ضا و قال استند بن سئل سالت انا عمرو عن (( اصنع قلان لوضع ))

۵۶۱۱- عن ابی ہریرۃ عن رسول اللہ ﷺ ما ذکر اخبارہ بنہا وقال رسول اللہ ﷺ (( اعط رجل علی اللہ یوم القیامۃ واعطہ واعطہ علیہ رجل یمان تسمی ملک الاملاک لا ملک الہ اللہ ))۔

### باب: استحباب تخیل المولود

#### وغیرہ

۵۶۱۲- عن انس بن مالک قال ذہبت بحدی اللہ بن ابی مالحة الانصاری بنی رسول اللہ

(۵۶۱۰) ہر ملک الملوک میں پادشاہوں کا پادشاہ اور شہنشاہ کے بھی یہی معنی ہیں۔ یہ اللہ کی محنت ہے وہی شہنشاہ ہے ہر سب عزم اور عتد میں۔ ثوری نے کہا یہ نام رکھنا حرام ہے اسی طرح اللہ سے تمام نام ہیں اور کتا جیسے زمین اور قدوس انھیں خالق کل و غیرہ۔ مزہم کہتا ہے مہاراج بھی اللہ ہے اور اس کے معنی بھی شہنشاہ کے ہیں یہ بھی کہہ سکتے ہیں اسی طرح خدای اللہ بھی۔

(۵۶۱۲) ثوری نے کہا اس حدیث سے یہ ظاہر ہے کہ بچے کی تمسک (پیارا کرنا) کے میں میں کچھ (مالک) مستحب ہے جب اللہ تعالیٰ پر یہ





لصَّيْرِ ثُمَّ حُكِّمَ وَسَمِعَهُ عِنْدَ اللَّهِ

مذہب میں لاچار اس کا نام عبد اللہ رکھا۔

۵۶۱۴- عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ أَلْبَسَهُ نَحْوُ خَدَيْشٍ يَرِيدُ

۵۶۱۴- ترجمہ وہی ہے جو لاپرواہ گزار۔

۵۶۱۵- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ يَرَى وَلَدًا لِي عَلَانًا

۵۶۱۵- ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرا ایک لڑکا پیدا

كَانَتْ يَدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ

ہوا میں اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آیا آپ نے اس کا

بِرَّعَمٍ وَحُكِّمَ بِعَمْرٍو

نام براہِ اہم رکھا اور اس کے مذہب میں ایک مجبور چھاپا گرداں۔

۵۶۱۶- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الرُّمَيْثِ وَقَالَتْ بَنَتْ

۵۶۱۶- عروہ بن الرثمیر اور قاتلہ بنت منذر سے روایت ہے امیہ

لَمُتْلَمٍ ابْنِ الرُّمَيْثِ أَمْسَاهُ فَخَرَجَتْ أَمْسَاهُ

بنت ابی بکر (حضرت زہیر کی بی بی) جب ہجرت کے لیے نکلیں تو

بَنَتْ أُمِّي بَنِي حِينَ فَخَرَجَتْ وَهِيَ حَتْلَى بَعْدَ

ان کے پیٹ میں عبد اللہ بن زہیر تھے۔ وہ کہاں آئیں جو امیہ

عَلَى نِي الرُّمَيْثِ فَفِي بَيْتِ فَنَاءَ فَمِيسَتْ بَعْدَ اللَّهِ

منور سے ایک میل پہنچے وہاں عبد اللہ کا ختم دیا پھر اس کو رسول

بَنَاهُ ثُمَّ خَرَجَتْ حِينَ لَمْ يَكُنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ

رسول اللہ کے پاس آئیں تاکہ آپ تحفہ کریں اس کی

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَبْلِكَ فَأَخَذَهُ رَسُولُ

(تحفہ اس کو کہتے ہیں کچھ چپا کر بچے کے مذہب میں والدین) آپ

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَاهُ فَوَضَعَهُ فِي

نے عبد اللہ کو امیہ سے لے لی اور اپنی گود میں رکھا پھر مجبور

حَتْرُوهُ ثُمَّ دَعَا بِحَتْرُوٍّ فَإِنْ قَالَتْ غَابَتْهُ فَتَكُنْ

منگوائے۔ حضرت عائشہ نے کہا میں ایک گھڑی تک مجبور و محو طے

سَاعَةً فَلَتَمْسُهَا فَبَلَ الْاُ نَجَلَعَا فَمَضَعْنَاهَا ثُمَّ

رہے آخر آپ نے مجبور چھاپی اور عبد اللہ کے مذہب میں تحو

بَضَعْنَاهَا فِي بَيْتِ فَإِنْ لَوْنُ شَيْءٍ دَخَلَ بَعْدَهُ قَرِيبُ

دی۔ تو سب سے پہلے جو عبد اللہ کے پیٹ میں گیا اور رسول اللہ کا

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَتْ

تھو کہنا۔ امیہ لے گیا پھر آپ نے عبد اللہ پر اچھ بھیر اور ان

أَمْسَاهُ ثُمَّ مَسَحَهُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّهُ

کے لیے دعا کی اور ان کا نام عبد اللہ رکھا۔ جب وہ سات یا آٹھ

نَبِي حَذَا وَفَوَّاهُنْ سَمِعَ مِنْ أَوْ تَمَّارَ بِشَيْءٍ

برس کے ہوئے تو زہیر کے اشارے سے وہ آئے رسول اللہ سے

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَتَمَّارَ بِذَلِكَ لِرَسُولِ فَسَمِعَ

بیت کے لیے آپ نے جب ان کو آتے دیکھا تو قسم فرمایا پھر ان

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ رَأَاهُ مُقْبِلًا بِشَيْءٍ ثُمَّ بَاهَقَهُ

سے بیت کی (کہ کت کے لیے کہہ دو کم سن تھے)۔

۵۶۱۷- عَنْ أَسْمَاءَ أَلْهَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ

۵۶۱۷- اسما بنت ابی بکر سے روایت ہے میں حاملہ تھی کہ عطر

الرُّمَيْثِ بِسَكَّةَ قَالَتْ فَحَرَسَتْ وَأَمَّا سَمْتُ فَكَانَتْ

میں اور میرے پیٹ میں عبد اللہ بن زہیر تھے جب میں مکہ سے

ہو ختم کا اللہ خالص میرے اوپر گزرا ہے۔ پیچھے ہر ایک ہی الا اللہ اشرف اس کا نام عبد اللہ بن زہیر نام رکھا جس میں مکہ عطر کیا تو وہ لڑکا پیدائش ہو گیا۔ اللہ کی گزرا اور جس وقت اس کا ظہور ہوا لڑکا میں غیر معالفا عربی کے معالفا میں معروف تھا بعد ازاں ان کے سر پر تاج عمامہ لگا دیا۔ حق تعالیٰ نے اس سے ہجر میں اس کے حوضِ حرمت فرمائے جن کے نام ہیں اشرف اصغر۔ حق تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دے گا۔ یہ ان کو عالم باطن کرے۔ آمین یا رب العالمین۔

فجی توصل کی مدت پوری ہو گئی تھی۔ پھر میں مدینہ آئی اور قبائیں اتری وہیں عبداللہ پیدا ہوئے۔ پھر میں رسول اللہ کے پاس آئی۔ آپ نے عبداللہ کو اپنی گود میں رکھا پھر ایک گجور مٹھوئی اور اس کو چلبایا پھر عبداللہ کے منہ میں تھوک دی۔ تو سب سے پہلے جو عبداللہ کے پیٹ میں گیا وہ رسول اللہ کا تھوک تھا پھر دعا کی ان کے لیے اور برکت کی دعا کی اور عبداللہ پہلے بچے تھے جو اسلام کے زمانے میں پیدا ہوئے (یعنی ہجرت کے بعد وہ نہ ہجرت سے پہلے تو نعمان بن بشیر پیدا ہوئے)۔

۵۶۱۸- ترجمہ دی جولو پر ضرور

۵۶۱۹- ہم اہل موئین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے تو آپ برکت کی دعا کرتے ان کے لیے اور تحنیک کرتے ان کی۔

۵۶۲۰- ہم اہل موئین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم عبداللہ بن زہر کو رسول اللہ کے پاس لائے تحنیک کرانے کے لیے پھر ہم نے ایک گجور دھوڑی تو اس کا منہ مشکل ہو گیا۔

۵۶۲۱- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منذر ابو اسید رضی اللہ عنہ کا بیٹا جب پیدا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا آپ نے اس کو اپنی دالان پر رکھا اور ابو اسید (اس کے باپ) بیٹھے تھے پھر آپ کسی چیز میں اپنے سامنے متوجہ ہوئے۔ ابو اسید نے حکم دیا وہ چڑ آپ کے ران پر سے اٹھایا گیا۔ تب آپ کو خیال آیا آپ نے فرمایا کھائے؟ ابو اسید نے کہا کیا؟ رسول اللہ کہنے لگے اس کو اٹھالید۔ آپ نے فرمایا اس کا نام کیا ہے؟ ابو اسید نے کہا یہ نام ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں اس کا نام منذر ہے۔ پھر اس دن سے انہوں نے اس کا نام منذر ہی رکھ دیا۔

أَتَيْنَاهُ قَوْلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَشَاءٌ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهُ فِي حَضْرِهِ ثُمَّ دَعَا بِشَرَّةٍ فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَمَلَّأَ فِي فِيهِ لَمْ يَكُنْ لَرَأْسِهَا عَيْنٌ فَدَخَلَ حَرْقَةً وَمِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ سَجَّكَ بِالشَّرَّةِ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَتَرَكَا عَلَيْهِ وَكَانَ لَوْنُ مَوْلُودِهِ وَكَانَ فِي قَامَتِهِ سَلَامٌ.

۵۶۱۸- عَنْ أَسْتَبْرَاقٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ مَا حَضَرَتْهُ ابْنِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ تَحْتَلِي عَيْنِي فَقَالَ فِي الزَّوْبِ فَلَمْ يَكُنْ حَدِيثُ أَبِي أَسْتَبْرَاقٍ.

۵۶۱۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَلِّمُ بِالصَّبِيِّانِ فَيُرِيهِمَا عَلَيْهِمَا وَيُحَنِّكُهُمَا.

۵۶۲۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ حَقًّا بِعَيْنِ اللَّهِ ابْنُ الزَّوْبِ ابْنِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَنِّكُهُ فَضَلَّاهُ نَمْرَةً فَعَزَّ عَلَيْنَا فَلَمَّا

۵۶۲۱- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُمِّي بِالْمَطْبُورِ نَزَلَ ابْنِي أَسْتَبْرَاقٍ ابْنِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ وَلِدَ فَوَضَعَهُ لِي فِي فَوْجِيهِ عَلَى فَجِيهِ وَأَبُو أَسْتَبْرَاقٍ حَاضِرٌ فَلَمَّا نَزَلَ ابْنِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَشَرَةً مِنْ يَدَيْهِ فَأَمَرَ أَبُو أَسْتَبْرَاقٍ بِنَبِيٍّ فَاحْتَمَلَ مِنْ عُنَى فَعَبَدَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَاقْبَلُوهُ فَاسْتَلَقُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ تَيْنِ الصَّبِيِّ فَقَالَ أَبُو أَسْتَبْرَاقٍ أَتَيْنَاهُ تَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((عَا اسْمُهُ)) قَالَ فَلَمَّا تَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((وَلَكِنْ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ)) فَاسْمُهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرُ.

بَابُ حَوْلِ ذِكْرِ مَنْ لَمْ يُوَلِّدْ لَهُ وَ

تَكْبِيَةِ الصَّغِيرِ

۵۶۲۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ عِلْفًا وَتَلَانٍ لِي أَيْ قَالَ لَوْ أَنِّي كُنْتُ غَيْرِي قَالَ أَصْبَحْتُ قَالَ كَانَ لَطِيفًا قَالَ مَا كَانَ بِنَا حَيًّا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ قَالَ ((أَنَا عُثْبَرٌ مَا فَعَلَ الصَّغِيرُ)) قَالَ فَكَانَ بَلْعًا يَوْمَ.

بَابُ جَوَازِ قَوْلِهِ بَغِيرِ أَبِيهِ يَا بُنَيَّ

وَأَسْتَحْبَابِهِ لِلْمُطَاطَفَةِ

۵۶۲۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا بُنَيَّ))

۵۶۲۴- عَنِ الصَّغِيرَةِ نَيْ شَيْخًا قَالَ مَا سَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحَدًا عَنْ الْمَجَالِ أَكْثَرَ مِنِّي سَأَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ لِي ((أَيُّ بُنَيٍّ وَمَا تُعْنِيكَ مِنْهُ إِنَّهُ لَنْ يَضُرَّكَ)) قَالَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَزْعُمُونَ أَنَّ نَعْمَةَ أَهْلِ الْبَيْتِ وَجِبَارَ الْعُتْرَةِ قَالَ ((هُوَ الْعُتْرَةُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ)).

۵۶۲۵- عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ وَنَسْرَةَ فِي حَدِيثٍ أَخْبَرَهُ عَنْهُمْ قَوْلُ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ((أَيُّ بُنَيٍّ إِنَّ)) فِي حَدِيثِهِ بَرَجًا وَخَانَةً.

باب: جس کا بچہ نہ ہوا ہو اس کو اور کم سن کو کنیت رکھنا

درست ہے

۵۶۲۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ خوش مزاج تھے۔ میرا ایک بھائی تھا جس کو ابو عمیر کہتے تھے (اس سے معلوم ہوا کہ کم سن کو اور جس کے بچہ نہ ہوا ہو کنیت رکھنا درست ہے) میں سمجھتا ہوں انسؓ نے کہا اس کا رد وہ جھڑپ لیا کرتا تھا جب رسول اللہ آتے اور اس کو دیکھتے تو فرماتے اے ابو عمیر تیرے کہاں ہے؟ (تیرا دل کہتے ہیں) اور وہ لڑکا لال سے حکایتا تھا۔

باب: بغیر کے لڑکے کو بیٹا کہنا اور ایسے کلمہ کا میرپانی کے

طور پر مستحب ہونا

۵۶۲۳- انس رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے چھوٹے بیٹے میرے۔

۵۶۲۴- معمر بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے اچال کو کسی نے اتار لیا تو پوچھا جتنا میں نے پوچھا آخر آپ نے فرمایا بیٹے تو کیوں اس طرح میں ہے وہ تجھے نقصان نہ دے گا۔ میں نے عرض کیا لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ بھائی کی نہیں اور روٹی کے پیلا ہو گئے۔ آپ نے فرمایا وہ اسی سبب سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک میل ہو گا۔

۵۶۲۵- ترجمہ دی جہاد پر گزرا کہ اس میں یہ نہیں ہے کہ معمرہ

کو آپ نے بیٹا کہا۔

(۵۶۲۴) یعنی انہوں نے اس کی وجہ سے جو سو میں ہیں اور گزرتا ہوں کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مومنوں کا ایمان بڑھا دیا ہے اور اگر انہوں نے متعلق چاہوں گے۔

باب الاستیذان

باب: اذن چاہنے کے بیان میں

۵۶۲۶- عَنْ أَنَسٍ سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنْتُ خَدِيصًا بِالْمَدِينَةِ فِي مَنْطَلٍ الْأَنْصَارِ فَأَتَانَا أَبُو مُوسَى مَرَّةً فَوَ مَذْهُورًا فَلَمَّا مَا شَأْنُكَ قَالَ يَا عُمَرُ أَرْسَلْتُ إِلَيَّ أَنْ أَتِيَهُ فَأَتَيْتُهُ أَنَّهُ قَسَمْتُ لَنَا فَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ فَرَحَنْتُ فَقَالَ مَا مَعَكَ لَوْ تَأْتَيْنَا فَقُلْتُ يَا أَبَتَيْكَ قَسَمْتُ عَلَى بَابِكَ لَنَأْتِيَنَّكَ فَلَمْ يَزِدْ عَلَيَّ فَرَحَنْتُ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْتِ فَلْيُؤْذِنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ )) فَقَالَ عُمَرُ لَقَدْ عَلِمْتُ الْبَيْتَ وَإِنِّي لَأَوْحِشُكَ فَقَالَ أَنَسٌ مَنْ كَتَبَ لِي بِأَمْرٍ مَعَهُ بِي أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَإِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تَصْغُرَ الْقَوْمُ قَالَ فَطَانَعْتُ بِهِ

۵۶۲۶- حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے میں مدینہ کی مسجد میں بیٹھا تھا انصار کی مجلس میں اسنے میں ابو موسیٰ اشعریؓ آئے اورے ہوئے۔ ہم نے پوچھا تم کو کیا ہوا؟ انہوں نے کہا مجھ کو حضرت عمرؓ نے بلوا بھیجا جب میں ان کے دروازے پر گیا تو تین بار سلام کیا۔ انہوں نے جواب نہ دیا میں لوٹ آیا۔ پھر انہوں نے کہا تم میرے گھر میرے پاس کیوں نہیں آئے؟ میں نے کہا میں تمہارے پاس گیا تھا اور تمہارے دروازے پر تین بار سلام کیا تم نے جواب نہ دیا آخر لوٹ آیا اور رسول اللہؐ نے فرمایا ہے جب تم میں سے کوئی تین بار اذن چاہے پھر کوئی اذن نہ ملے (اندر آنے کی) تو لوٹ جاوے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اس حدیث پر گو گو اور نہ میں تھو کو سزا دوں گا۔ ابی بن کعبؓ نے کہا ابو موسیٰؓ کے ساتھ وہ شخص چلوے جو ہم سب لوگوں میں چھوٹا ہو۔ ابو سعیدؓ نے کہا میں سب سے چھوٹا ہوں ابی بن کعبؓ نے کہا چھوٹا ہونے کے ساتھ۔

۵۶۲۷- عَنْ قُرْبَانَ بْنِ خَصِيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ ابْنَهُ وَارِدَ بْنَ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: قَسَمْتُ مَعَهُ فَذَهَبْتُ إِلَى عُمَرَ مَسْتَهْزِئًا

۵۶۲۷- ترجمہ وہی جو اوپر غزوہ بخارا یاد ہے کہ ابو سعیدؓ نے کہا میں ابو موسیٰؓ کے ساتھ کھڑا ہوا اور حضرت عمرؓ کے پاس گیا اور گواہی دی۔

(۵۶۲۶) میں قرنی نے کہا اسنے اطلاع کی آپ کہ اجازت سے متاثر ہے اور سخت ہے کہ تین مرتبہ باہر سے سلام کرے اور پھر اجازت مانگے اور آنے نہ ہو پہلے سلام کا لفظ کہے پھر اجازت کا اختلاف ہے کہ السلام کے حکم میں شخص اندر آتا چاہتا ہے اب اگر قبیلہ ہد کے بعد بھی اجازت نہ ملے تو لوٹ جاوے یا پھر اجازت مانگے۔ (الحی مختار)

نوٹی کے کہانی میں کعب بنی غرض ان کہنے سے یہ حتمی کہ حضرت عمرؓ کو معلوم ہو چاہے کہ یہ حدیث بہت مشہور ہے اور ہم میں سے کم سن شخص کو بھی معلوم چہ اس حدیث سے اس شخص نے استدلال کیا ہے جو قرآن کو بھت کھلی سمجھتا ہے یہ مذہب باطل ہے کیونکہ خبر واحد کے تحت ہونے پر اور اس پر عمل واجب ہونے پر غلطی را شدین کو اور اکثر صحابہ اور علماء کا تعلق ہے اور حضرت عمرؓ نے ابو موسیٰؓ کی روایت کو رد نہیں کیا بلکہ مسند کے لحاظ سے ابی حمزہؓ کے حصے اور صحابیؓ کو مدح نہیں تاکہ بیان کرنے کی حرکت نہ چاہے اور اگر حضرت عمرؓ کے نزدیک خبر واحد بہت نہ ہو تو کیا یہ شخص کا ابو موسیٰؓ کے ساتھ اور اتفاق کرنے سے کیا اثر ہوتا ہے کیونکہ دو عین شخص کی روایت ہے مگر خبر واحد ہے یہیں تک کہ قواز کے درجہ کو نہ پہنچے۔ (الحی مختار)

۶۶۲۸- عن ابي سعيد خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس میں بیٹھے تھے اس وقت ابو موسیٰ اشعرئ آئے عصر میں اور حضرت مکر کے لئے میں تم کو قسم دیا ہوں اللہ کی قسم میں سے کسی نے منابہ رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے تین بار اجازت مانگا ہے پھر اگر اجازت ملے تو بہر در وٹ جا۔ اہل نے کہا تم کیوں پوچھتے ہو اس کو؟ انہوں نے کہا میں نے کل حضرت عمر کے گھر پر تین بار اجازت مانگی تھی کہ اجازت نہیں ہوئی میں لوٹ آیا آج پھر میں ان کے پاس گیا اور میں نے کہا کل میں تمہارے پاس آیا تھا اور تین بار سلام کیا تھا پھر میں لوٹ گیا۔ حضرت عمر نے کہا میں نے سنا تھا اس وقت ہم کام میں تھے تم نے پھر اجازت کیوں نہیں مانگی یہاں تک کہ تم کو اجازت ملتی؟ میں نے کہا کہ رسول اللہ نے جس طرح فرمایا ہے اس طرح میں نے اجازت مانگی۔ انہوں نے کہا ہم خدا کی قسم کہ وہاں گھیرے ہوئے ہو اور پینے کو نہیں تو تو کو وہاں اس حدیث پر۔ ابی بن کعب نے کہا تو تو قسم خدا کی تمہارے ساتھ وہاں ہے جو ہم سب میں کہیں ہو۔ اللہ اسے ابو سعید اکبر میں تھا اور حضرت عمر کے پاس آیا اور کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے۔

۵۶۲۹- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ حضرت عمر کے دروازے پر آئے اور اجازت مانگی۔ حضرت عمر نے کہا یہ ایک بار ہوئی پھر انہوں نے اجازت مانگی حضرت عمر نے کہا یہ دوبار ہوئی پھر اجازت مانگی تیسری بار حضرت عمر نے کہا یہ تین بار ہوئی۔ بعد اس کے ابو موسیٰ نے حضرت عمر سے ان کے پیچھے کسی کو بھیجا اور لوٹا آیا۔ حضرت عمر نے کہا ابو موسیٰ اگر تم نے یہ رسول اللہ کی کسی حدیث کے موافق کیا ہے تو کوئی درندہ میں تو کو ایسی سزا دوں گا جس سے اور ان کو شہیت ہو۔ یہ سن کر ابو موسیٰ تھارے پاس آئے اور کہنے لگے کیا تم کو معلوم نہیں ہے

۶۶۲۸- عن ابي سعيد خدری رضي الله عنه قال قال رسول الله ﷺ (( يقولون كنا في مجلس عند ابي بن كعب قال ابو موسى الاشعري منعتني وقت فقال انشدكم الله عن سبع احاد منكم رسول الله ﷺ (( يقولون الاستاذان ثلاث فان اذن لك والى فارجع )) قال نعم وما ذلك قال استاذتني على عمر بن الخطاب امر ثلاث مرات فلم يؤذن لي فارجعت ثم حقه فمروا فدخلت عليه فاحترته التي حقت امر فسلمت ثلاثا ثم انصرف قال قد سمعتك رسول الله ﷺ عني شعلي فلو ما استاذتني حتى يؤذن لك قال استاذتكم كما سمعت رسول الله ﷺ قال فوالله لا وجهي ظمرك وبطنت لولا اني سمعتك لكانت على هذا فقال ابي بن كعب فوالله لا يقوم مكانك يا اخي فاستاذنا سنا ثم ما انا سجد فقلت حتى انيت فغير فقلت قد سمعتك رسول الله ﷺ يقول هذا.

۵۶۲۹- عن ابي سعيد رضي الله عنه ان ابا موسى قال قال عمر فانما اذن فقال عمر واحد ثم استاذن الثانية فقال عمر ثمان ثم استاذن الثالثة فقال عمر قد سمعتك انصرف فانيمة فرائد فقال بن كان حله متنا حلقه من رسول الله صلي الله عليه وسلم فيها ربي فانما سمعتك حلقه قال ابو سعيد فانما لمعان الله تغلوا ان رسول الله صلي الله عليه وسلم قال (( الاستاذان ثلاث )) قال فمخلو

بِسْمِكَوْنُ قَالَ فَقُلْتُ اَتَاكُمْ اَسْوَكُمُ الْمُسْلِمُ  
فِي الْمَرْبَعِ نَسْتَحْكُمُ الْبَلَطِيْقَ مَاذَا فَرَضْتَ فِي  
هَذِهِ الْفَقْرَةِ يَا اَبَا نُوَيْسٍ فَقَالَ هَذَا اَبُو سَعِيْدٍ

کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے اجازت مانگا میں بارہے؟ لوگ ہنسنے لگے۔ میں نے کہا تمہارے پاس ایک مسلمان بھائی ڈرا ہوا قیہ ہے اور تم ہنسنے ہو۔ میں نے کہا ہے ابو موسیٰ! میں میرا شریک ہوں اس تکلیف میں پھر وہ حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور کہا کہ یہ ابو سعیدؓ کو لا موجود ہے۔

۵۶۳۰- ترجمہ دی جولوہ پر گزرا۔

۵۶۳۰- عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ يَسْمَعُ  
خَبْرًا بِشَرِّ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ

۵۶۳۱- عید بنی غمیر سے روایت ہے ابو موسیٰؓ نے حضرت عمرؓ سے عین بار اجازت مانگی انہوں نے سمجھا کہ وہ کسی کام میں مصروف ہیں وہ لوٹ گئے۔ حضرت عمرؓ نے (اپنے لوگوں سے) کہا ہم نے عبد اللہ بن قیس (یہ نام ہے ابو موسیٰؓ کا) کی آواز سنی تھی تو بلاؤں کو۔ پھر وہ بلائے گئے حضرت عمرؓ نے کہا تم نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے کہا ہم کو ایسا ہی حکم ہوا تھا (رسول اللہؐ)۔ کہ حضرت عمرؓ نے کہا تم اس امر پر گواہ لاؤ کہ میں تمہارے ساتھ کروں گا یعنی سزاؤں کا۔ ابو موسیٰؓ لگے اور انصاری مجلس پر آئے انہوں نے کہا تمہارے ساتھ ہم میں سے وہی گواہی دے گا جو ہم میں کم سن ہے۔ پھر ابو سعیدؓ آئے اور انہوں نے کہا ہم کو ایسا ہی حکم ہوا تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہہ رسول اللہؐ کا یہ حکم مجھ پر نہیں نکلا اور اس کی وجہ یہی ہے ہزاروں میں معاملہ کرنا (یعنی میں تہجد وغیرہ دنیا کے کاموں میں مصروف رہا۔ یہ حدیث سن سنا جب حضرت عمرؓ کو سب حد بشیں معلوم نہ ہوں تو اوپر کسی مجتہد یا عالم پر حدیث پوشیدہ رہا کیا بعید ہے۔

۵۶۳۱- عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُصْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ  
اَنَّ اَبَا مُوسَى اسْتَأْذَنَ عَلٰی عُمَرَ ثَلَاثًا مَكَائِلًا وَاحِدَةً مَسْغُولًا فَوَضَعَ فَقَالَ عُمَرُ اَلَمْ تَسْمَعْ صَوْتِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَبِيْسٍ اَذْنَوْا لَهُ فَدَعٰى لَهُ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰی مَا صَنَعْتَ قَالَ يَا كُمَّ نَوَازِمُ يَهْدًا قَالَ لَتُصِيبَنَّ عَلٰی هَذَا بَيِّنَةٌ اَوْ تَأْخُذُ فَمُخْرَجٌ فَاتَّقِلْ اِلٰى مَخْبِيٍّ مِنْ اَلْاَنْصَارِ فَقَالُوا لَا نَسْتَهْدِيْكَ لَكَ عَلٰی هَذَا اِلَّا اَنْصَرْنَا فَقَامَ اَبُو سَعِيْدٍ فَقَالَ كَمَا نَوَازِمُ يَهْدًا فَقَالَ عُمَرُ حَيِّىْ عَلٰی هَذَا مِنْ اَعْمُرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهِي غَنِّهِ اَلصَّغِيْرُ بِالْاَسْوَاةِ

۵۶۳۲- عَنْ اَبِي حُرَيْرَةَ يَهْدًا فَاِسْتَدَامَ نَحْوَهُ وَتَمَّ يَدُكَ فَبِي خَبْرًا بِشَرِّ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ يَهْدًا اَسْوَكُمُ الْمُسْلِمُ فَرَضْتَ فِي هَذِهِ الْفَقْرَةِ يَا اَبَا نُوَيْسٍ فَقَالَ هَذَا اَبُو سَعِيْدٍ

۵۶۳۲- عَنْ اَبِي مُوسَى اَشْعَرِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَايْتُهُ يَهْدًا اَسْوَكُمُ الْمُسْلِمُ فَرَضْتَ فِي هَذِهِ الْفَقْرَةِ يَا اَبَا نُوَيْسٍ فَقَالَ هَذَا اَبُو سَعِيْدٍ

حضرت عمرؓ کے پاس وکھا السلام علیکم عبد اللہ بن قیس ہے انہوں نے اجازت نہ دی ان کا تہہ آنے کی پھر انہوں نے کہا السلام علیکم ابو موسیٰ ہے السلام علیکم اشعری ہے (پہلے نام بیان کیے پھر کنیت بیان کی پھر نسبت تاکہ حضرت عمرؓ کو کوئی شبہ نہ رہے) آخر لوٹ گئے تب حضرت عمرؓ نے کہا تم کیوں لوٹ گئے ہم کام میں تھے؟ انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے اجازت مانگنا تمیں ہرے پھر اگر اجازت ہو تو بہتر نہیں تو اوت جاؤ حضرت عمرؓ نے کہا اس حدیث پر گواہ لا نہیں تو میں کروں گا اور کروں گا (یعنی سزا دوں گا)۔ ابو موسیٰ یہ سن کر چلے گئے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اگر ابو موسیٰ کو گواہ ملے گا تو شام کو منبر کے پاس تمہیں میں گے۔ جب حضرت عمرؓ شام کو منبر کے پاس آئے تو ابو موسیٰ موجود تھے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اب ابو موسیٰ! تم کیا کہتے ہو تم کو گواہ؟ انہوں نے کہا ہاں ابی بن کعبؓ موجود ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا ابی بن کعبؓ وہ منبر ہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا ابی ابو العباسؓ (یہ کنیت ہے ابی بن کعبؓ کی) ابو موسیٰ! کیا کہتے ہیں؟ ابی بن کعبؓ نے کہا میں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ یہ فرماتے تھے اب خطابؓ کے بیٹے! تم منبر پر جاؤ حضرت عمرؓ کے اصحاب پر (یعنی ان کو تکلیف مت دو)۔ حضرت عمرؓ نے کہا ابی بن کعبؓ میں نے تو ایک حدیث سنی تو اچھا سمجھ میں نے اس کی زیادہ تحقیق کرنا میری فرض یہ ہرگز نہ تھی کہ محاذ اللہ حضرت عمرؓ کے اصحاب کو تکلیف دوں یہ مطلب تھا کہ ابو موسیٰ! تمہوں نے ہیں۔

۵۲۳۳- ترجمہ وہی جہاد پر کر دو۔

عَنْ قَالَ جَاءَ أَبُو مُوسَى إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا عُمَرُ بْنُ كَيْسٍ فَلَمْ يَأْخُذْ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا أَبُو مُوسَى السَّلَامُ عَلَيْكُمْ هَذَا الْأَشْعَرِيُّ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ رَدُّوا عَلَيَّ رَدُّوا عَلَيَّ فَقَالَ لَا أَبَا مُوسَى مَا رَدَّكَ كُنَّا فِي شُغْلٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا مَسْئِدَ إِلَّا قَدَمُكَ فَإِنْ أَدْرَكَكَ لَكَ وَإِلَّا فَارْجِعْ)) قَالَ فَأَتَيْتُ عَلَى هَذَا بَيْتِي وَإِلَّا فَعَلْتُ وَفَعَلْتُ فَدَعَبَ أَبُو مُوسَى قَالَ عُمَرُ إِنَّ وَحْدَ بَيْتَةٍ نَحْنُوهُ فَلَمَّا نَبِشِرُ عَشِيَّةً وَإِلَّا لَمْ يَجِدْ رَدًّا فَلَمْ نَحْنُوهُ فَلَمَّا لَمْ نَجِدْ بِالْعَصِيِّ وَنَحْنُوهُ قَالَ لَا أَبَا مُوسَى مَا يَقُولُ لَقَدْ وَفَعَلْتُ فَقَالَ لَعَنَ أَبِي بْنُ تَمِيمٍ قَالَ عَدَلْنَا قَالَ لَا أَبَا الطَّيْطَلِيِّ مَا يَقُولُ هَذَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكُنَّ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَمَّا تَكُونُ عَدَلْنَا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَبْخَانِ لَقَدْ إِنَّمَا سَمِعْتُ شَيْئًا فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَكْتُبَ

۵۶۳۴- عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى هَذَا الْإِسْلَامُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ لَا أَبَا الطَّيْطَلِيِّ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَعَنَ لَمَّا تَكُونُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ عَدَلْنَا عَلَى أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ قَبْلِ عُمَرَ مَبْخَانِ اللَّهُ وَمَا بَعْدَهُ



بَابُ حَرَامَةِ قَوْلِ الْمُسْتَأْذِنِ أَنَا  
قِيلَ مِنْ هَذَا

باب: جب کوئی باہر سے پکارے اور اندر سے پوچھا جائے کون ہے تو اس کے جواب میں اپنا نام کیوں نہیں ہوں کہنا مکروہ ہے

۵۶۳۵- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا میں نے پکارا آپ نے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا میں ہوں آپ باہر نکلے یہ کہتے ہوئے میں تو میں بھی ہوں۔

۵۶۳۶- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے ابن عباس سے کہا آپ نے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا میں ہوں۔ آپ نے فرمایا میں تو میں بھی ہوں۔

۵۶۳۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے برا جانا میں ہوں کہنے کو (کیونکہ اس سے کوئی فائدہ نہیں پوچھنے والے کو معلوم نہیں ہوتا کون ہے۔ تو اپنا نام بتانے یا لقب جو مشہور ہو بیان کرے۔)

۵۶۳۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (( مَنْ هَذَا )) قُلْتُ أَنَا قَالَ لَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ أَنَا أَنَا ))

۵۶۳۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَنْهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ (( مَنْ هَذَا )) قُلْتُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (( أَنَا أَنَا ))

۵۶۳۷- عَنْ شُعْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُسْتَدِ وَفِي حَبِيبِهِمْ كَأَنَّهُ كَرِهَ ذَلِكَ.....

بَابُ تَحْرِيمِ النَّظَرِ فِي بَيْتِ غَيْرِهِ

باب: غیر کے گھر میں جھانکنا حرام ہے

۵۶۳۸- سہیل بن سعد ساعی سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے دروازے کی روزن سے جھانکا اور آپ کے ہاتھ میں پشت مارا تھا آپ اس سے اپنا سر کھارے تھے جب آپ نے اس کو دیکھا تو فرمایا اگر میں جانتا کہ تو مجھے دیکھ رہا ہے تو میں تیری آنکھ کو گوشت لگا دیتا اور آپ نے فرمایا کہ ان اس لیے نکالیا گیا ہے کہ آنکھ پکے (اسے گھر میں جھانکنے سے جو حرام ہے)۔

۵۶۳۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ آپ اس سے کلکھی کرتے تھے اپنے سر میں۔

۵۶۳۸- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَحِلًا أَطْلَعَ فِي خَيْرٍ مِنْهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَرَمَعَ بِإِصْبَعِهِ عَيْنَيْهِ يَنْكُثُ بِهِ رَأْسَهُ قُلْنَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُنِي لَطَعْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ )) وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذَاذُ مِنْ أَجْلِ الْخَيْرِ ))

۵۶۳۹- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ فَأَخْبَرَنِي أَخْبَرَهُ أَنَّهُ رَحِلًا أَطْلَعَ مِنْ خَيْرٍ مِنْهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَرَمَعَ بِإِصْبَعِهِ عَيْنَيْهِ يَنْكُثُ بِهِ رَأْسَهُ قُلْنَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( لَوْ أَعْلَمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُنِي لَطَعْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ )) إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذَاذُ

الْبُذْنُ مِنْ أَجْلِ النَّصْرِ»۔

۵۶۴۰- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۵۶۴۰- ترجمہ دی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْرَجِيَّتِ  
لَثَبِتٍ وَتَوَكُّسٍ۔

۵۶۴۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ۵۶۴۱- أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے ایک شخص

نے ہمالاکار رسول اللہ ﷺ کے مکان میں سوارش سے آپ ایک  
حیریا کی تیر لے کر اٹھے اور میں گویا دیکھ رہا ہوں آپ کو آپ  
چاہتے تھے کہ غفلت میں اس کو کو تپا لیا کریں۔

۵۶۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ ۵۶۴۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول  
اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی جھانگ کسی قوم کے گھر میں پھیرے ان کی  
اہانت کے تو ان کو حائل ہے اس کی آنکھ پھوڑنا۔

۵۶۴۳- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول ۵۶۴۳-  
اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص جھانگ حیرت گھر میں پھیرے  
اہانت کے پھر اس کو سنگری سے مارے اور اس کی آنکھ پھوڑے  
ہمارے تو حیرتے اوپر کچھ گناہ نہ ہوگا۔

وَاب: جو نظر افشہ پڑ جائے

۵۶۴۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ ۵۶۴۴- جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ نظر پڑنے کو؟ آپ نے حکم دیا مجھ  
کو نکالو پھر لیجئے گا۔

۵۶۴۵- ترجمہ دی ہے جو اوپر گزرا۔ ۵۶۴۵- عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ مَثَلًا۔

(۵۶۴۲) یعنی اگر وہ عیال وغیرہ اس کی نگہداشت کرے تو گناہوں کو کچھ سزا دے گی۔

(۵۶۴۳) یعنی اگر کسی صورت پر دھانچے قصد کلام جیسے کہ کہہ نہ ہو گا لیکن اسی وقت واجب ہے کہ پھر لیٹا پھر اُٹھ کر اُن کے کانوں  
کا پتھر ہونے سے کہیں حدیث سے یہ نکلا کہ عورت کو روکیں اپنا نہ چھوڑا اور جب نہیں کھ سکتا اور مستحب ہے کہ مردوں کو اپنی نگاہ  
بھلا کر چاہے بہت ضرورت سے دیکھا اور مست ہے جیسے کہ اسی یاد افکار یا پھر مہینے کی صورت میں یا غریب سے وقت یا حاملہ کرتے وقت اور یہ  
کئی بات راجح نہ کہ پردہ۔ اسی



مردوں کی طرف بد نظریہ کرنا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی باتیں کرنا جن سے لوگ خوش ہوں اور عین ہے فاکندہ پچھو۔

۵۶۴۸- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ تم راہوں میں بیٹھتے سے۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہمیں اپنی مجلسوں میں بیٹھ کر باتیں کرنے کی مجبوری ہے۔ آپ نے فرمایا اگر تم نہیں مانتے تو وہ کا حق دلا کرو۔ انہوں نے عرض کیا وہ کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا آٹھ نیچے رکھنا اور کسی کو ایذا نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا بڑی بات سے منع کرنا۔

۵۶۴۹- ترجمہ وہی جولوہ پر مکرور

باب: مسلمان کا حق سلام کا جواب دینا بھی

ہے

۵۶۵۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیش حق ہیں مسلمان کے اس کے بھائی مسلمان پر سلام کا جواب دینا اور سمجھنے والے کا جواب دینا اور دعوت قبول کرنا اور پیار کی خبر گیری کرنا اور جتنا اس کے ساتھ جانا۔

۵۶۵۱- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کے حق مسلمان پر چھ ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا کیا کیا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تو مسلمان سے ملے تو اس کو سلام کر اور جب وہ تیری دعوت کرے تو قبول کر اور جب تجھ سے مشورہ چاہے تو اچھی صلاح دے اور جب چپکے اور انصاف سے لہ کے تو تو اچھی بات دے (یعنی جو حد تک اللہ کیہ) اور جب پیار ہو تو اس کو پچھنے کو چاہو اور جب مر جاوے تو اس کے جنازے کے ساتھ رو۔

۵۶۴۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِنَّا كُنَّا وَالْمُحَلُّونَ بِالْمَدِينَةِ )) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا نَدُ مِنْ مَجْلِسِنَا نَحْبُثُ فِيهِ قَالُوا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِذَا أَتَيْتُمُ الْإِنْسَانَ فَاطْلُقُوا الطَّرِيقَ )) قَالُوا وَمَا حَقُّهُ قَالَ (( غُضُّ الْعَصْرِ وَكُفُّ الْإِدْنِ )) وَرَدَّ السَّلَامَ وَاتَّقُوا بِالْمَعْرُوفِ وَالْهَيِّ عَنْ لُفْكَرٍ ))۔

۵۶۴۹- عَنْ زَيْدِ بْنِ نُسَيْبٍ هَذَا الْبُشْدَانِ

بَابُ مِنْ حَقِّ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ رَدُّ

السَّلَامِ

۵۶۵۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( حَقُّنَ تَجِبُ لِلْمُسْلِمِ عَلَى أَخِيهِ رَدُّ السَّلَامِ وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ وَبِجَانَةِ الذَّهْوَةِ وَبِعِدَّةِ الْقَرِيصِ وَأَتَاغِ الْجَلِيزِ )) قَالُوا عَيْدُ الْوَدَّيْنِ كَانَ مَقَرُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَذَا فَحَدَّثَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَسْنَدُهُ مَرْفُوعٌ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۵۶۵۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتُّ قِيلَ مَا هُنَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِذَا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَإِذَا دَعَاكَ فَاجِبْهُ وَإِذَا اسْتَضَلَّكَ فَانْصَحْ لَهُ وَإِذَا عَطَسَ فَحَمِّدْ اللَّهَ فَسَلِّمْهُ وَإِذَا مَرَضَ فَعُدْهُ وَإِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ ))

بَابُ التَّهْنِئَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَهْلِ الْكِتَابِ

بِالسَّلَامِ وَكَيْفَ يُرَدُّ عَلَيْهِمْ

۵۶۵۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ»

۵۶۵۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ»

۵۶۵۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ»

۵۶۵۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ»

۵۶۵۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ»

۵۶۵۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ»

باب: یہود اور نصاریٰ کو خود سلام نہ کرے اگر وہ کریں

تو کیسے جواب دیوے اس کا بیان

۵۶۵۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کو اہل کتاب سلام کریں تو تم میں سے جواب دیو۔

۵۶۵۳- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اصحاب سے عرض کیا یا رسول اللہ! اہل کتاب ہم کو سلام کرتے ہیں ہم کیونکر جواب دیں؟ آپ نے فرمایا: علیکم کو۔

۵۶۵۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہود جب تم کو سلام کرتے ہیں تو ان میں کا ایک آجائے اسام علیکم (یعنی تم مرد۔ اسام کے معنی موت ہے) تم کو علیک (یعنی تم مرد)۔

۵۶۵۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرے

۵۶۵۶- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یہودیوں نے مبارک چاہی رسول اللہ ﷺ کے پاس آنے کی (آپ نے اجازت دی وہ آئے) انہوں نے کہا اسام علیکم۔ حضرت عائشہ نے جواب میں کہا تمہارے اوپر سلام ہو اور اجازت۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ! اللہ جل جلالہ ہر کام میں فری کو پسند کرتا ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ نے سنا نہیں جو انہوں نے کہا؟ آپ نے فرمایا میں نے تو اس کا جواب دے دیا وہ علیکم کہہ دیا (اس کا جواب کافی تھا وہ تم نے جو جواب دیا اس سے زیادہ سخت تھا اور ایسی سختی اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے)۔

۵۶۵۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرے اس میں علیکم الخیر وا کے ہیں۔

قُلْتُ عَلَيْهِمْ)) وَلَمْ يَذْكُرُوا الْوَاوَ

۵۶۵۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ بَلَغَ مِنْكُمْ عِلْمَهُ وَاسْمَهُ فَاسْلَمَ عَلَيْهِمْ قَالُوا: اللَّهُمَّ عَابِدُكَ يَا أَمَّا الْقَاسِمُ قَالُوا: ((وَعَلَيْكُمْ)) قَالَتْ: عَابِدُكَ قُلْتُ: نَزَلَ عَلَيْكَ السَّلَامُ وَالسَّلَامُ فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((يَا عَائِشَةُ لَا تَكُونِي فَاحِشَةً)) قَالَتْ: مَا سَمِعْتُ مَا قَالُوا فَقَالَ: ((أُولَئِكَ قَدْ رَدَدْتُ عَلَيْهِمُ الَّذِي قَالُوا قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ))

۵۶۵۹- عَنْ الْأَعْمَشِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ: قَدِمْتُ بِهِمْ عَائِشَةَ فَسَمِعْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((مَنْ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَحِشَ وَالْفَحِشَ)) وَزَادَ فَأَمَرُوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَجَلَّ جَاءُوا حُلُوكَ بِنَا لَمْ يُسَمِّكَ بِهِ اللَّهُ يَا أَسِيرَ الْأَيَّامِ

۵۶۶۰- عَنْ خَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَلَوْنَ سَلَّمَ تَامَرَ بْنِ نَهْدٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمَّا الْقَاسِمُ فَقَالَ: ((وَعَلَيْكُمْ)) قَالَتْ: عَائِشَةُ وَفَحِشَةُ أَلَمْ نَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ: ((بَلَى قَدْ سَمِعْتُ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِمْ وَإِنَّا نَجَابُ عَلَيْهِمْ وَلَوْ يُخَاوَنُونَ عَلَيْنَا))

۵۶۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُدْعُوا الْيَهُودَ وَلَا النَّصَارَى بِالسَّلَامِ فَإِذَا

۵۶۵۸- ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چند یہودی آئے انہوں نے کہا السلام علیکم یا ابا القاسم۔ آپ نے فرمایا علیکم۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں عسکم السلام والدام یعنی تمہارے ہی ہو موت ہو اور برائی۔ رسول اللہ نے فرمایا عائشہ! بد زبان مت ہو۔ انہوں نے کہا آپ نے نہیں سنا یہود نے جو کہا؟ آپ نے فرمایا میں نے سنا جو آپ نے کہا اور کیا میں نے جواب نہیں دیا جو آپ نے کہا تھا وہ انہی پر پھیر دیا۔

۵۶۵۹- ترجمہ وہی جو اوپر ہے۔ اس میں یہ ہے کہ حضرت عائشہ ان کی بات کو سمجھ گئیں انہوں نے گالیاں دیں ان کو رسول اللہ نے فرمایا صبر کر اب عائشہ! کیونکہ اللہ تعالیٰ بد زبان کو پسند نہیں کرتا۔ تب اللہ نے یہ آیت اتری: وَإِذَا جَاءَكَ جُنُودُ لُكُم بِحَيْكَةِ مِنَ اللَّهِ لَتُنْصِبَنَّ أَسْوَءَ مَا كُنْتُمْ تُوَسِّسُونَ سَلَامٌ لَكُمْ مِمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

۵۶۶۰- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے یہود کے چند لوگوں نے حضرت کو سلام کیا تو کہا السلام علیکم یا ابا القاسم۔ آپ نے فرمایا علیکم۔ حضرت عائشہ فحش ہو گئیں اور انہوں نے کہا کیا آپ نے نہیں سنا ان کا کہا؟ آپ نے فرمایا میں نے سنا اور اس کا جواب بھی دیا اور میں جو دعا کرتے ہیں ان پر وہ قبول ہوتی ہے اور ان کی دعا قبول نہیں ہوتی (ایسا ہی ہوا کہ اہل موت یہود پر پڑی مرے اور مارے گئے۔)

۵۶۶۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہود اور نصاریٰ کو انی طریق سے سلام مت کرو اور جب تم کسی

(۵۶۶۱) کو نہی نے کہا ہمارے اصحاب کا یہ قول ہے کہ دی کا فریج راستہ میں سے نہ چلے پاسے بہت ایکہ گونے میں جگہ رہتے چلے اگر مسلمان اس روئے چلے ہوں اور جو جو نہ ہو تو مسلمانہ نہیں۔ مگر گھٹ کرنے سے یہ مطلب نہیں ہے کہ اس کو گڑھے میں گرا دے یا

یہودی یا نصرانی سے راہ میں ملو تو اس کو دباؤ نکالو، راہ کی طرف۔

وَكَيْفَ (( إِذَا لَقِيتُمُ الْيَهُودَ )) فِي حَدِيثٍ لَمْ يَحْفَظْ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ فِي أَقْصَى أَكْثَرِ الْكُتُبِ وَفِي حَدِيثِ جَرِيرٍ (( إِذَا لَقِيتُمُوهُمْ )) وَتَمَّ بِاسْمِ أَخِيهِ  
عَنِ الْمُصَنِّعِ كَرِهَ

بَابُ السَّلَامِ عَلَى الصَّيَّانِ

۵۶۶- عَنْ مِثَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

٥٦٦٥- عَنْ سُبَّانٍ قَالَ كُنْتُ أَقْبَلُ مَعَ ثَابِتٍ  
السَّامِيُّ فَمَرَّ بِصِبْغَانَ فَمَلَعُوهُ عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ ثَابِتٌ  
أَنَّهُ كَانَ يَسْأَلُ مَعَ أَنَسٍ فَمَرَّ بِصِبْغَانَ فَمَلَعُوهُ  
عَلَيْهِمْ وَحَدَّثَ أَنَسٌ أَنَّهُ كَانَ يَسْأَلُ مَعَ رَسُولٍ  
فَمَرَّ بِصِبْغَانَ فَمَلَعُوهُ عَلَيْهِمْ

بَابُ جَوَازِ خُفْلِ الْإِذْنِ رَفْعِ حِجَابِ أَوْ  
نَحْوِهِ مِنَ الْعَلَامَاتِ

٥٦٦- عَنْ أَنَسٍ مَسْقُومٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۵۲۶۲- ترجمہ وحی جو اکبر گزروں  
یہودی یا نصرانی سے راہ میں موقوف اس کو دہادو ٹھکانے کی طرف۔

باب: بچوں پر سلام کرنا مستحب ہے

۵۶۲۳- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
 نزدیکیوں پر تو سلام کہاں کو۔

۵۶۶۴- ترجمہ وحی چواہر کنز

۵۶۶- سپہا رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ثابت بنانی کے ساتھ چار تھا وہ گزرمے پہچوں پر تو سلام کیا ان کو اور حدیث بیان کی کہ وہ انہیں کے ساتھ چارہ تھے، پہچوں پر گزرمے تو سلام کیا ان پر اور انہیں نے حدیث بیان کی کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چارہ تھے پہچوں پر گزرمے تو سلام کیا آپ نے ان کو۔

یاب : یہ بھی اجازت مانگنے کی ایک شکل ہے کہ پردہ اٹھاوے

۵۶۶- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

اور دیوار کا درجہ پہنچاؤ ہے۔ اور اشتکاف کی ہے علماء نے کافروں کو سلام کرنے میں۔ بخاری و مسلم میں ہے کہ ایک انصاری کو سلام کرنا حرام ہے اور جوہر  
کرمی جو اب میں صرف وہ نہیں کہیں اور یہی قول ہے علامہ دارقطنی کا اور ایک عالم کا یہ قول ہے کہ نقل کتاب کو اپنے انصاری سلام کرنا درست ہے  
اور یہی فتویٰ ہے علامہ ابن عساکر اور ابن القسری اور ابن حجر عسقلانی کے ہے اور جس جماعت میں مسلمان اور کافر دونوں ہوں اس جماعت کو سلام کرنا  
درست ہے لیکن یہ کہ اسے مسلمانوں کی طرحی مختصراً

(۵۶۶۵) ۱۵۶۶ء کو دینی نے کہا اس حد سے ہے بلکہ جو ہے قیصر رکھتے ہوں ان کو سلام کرنا مستحب ہے اور یہاں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قاضی اور انکار  
 بکر ایسی طرف ہو، تو ان کو بھی سلام کرنا چاہیے اگر وہ کسی کی بیوی ہو اور جو ایک عورت ہو تو اس کا توبہ یا سید یا خرم سلام کرے اور اگر بیٹی بھی کرے  
 اگر وہ عورت ہو نہ بیوی ہو اور جو بیوی ہو تو اس کی بیوی کو بھی سلام کرے بلکہ اس کا بچہ بھی کر دے۔ - انجی مفسر

(۵۶۶۶) علامہ عبداللہ بن مسعودؓ حضرت کے علوم تھے پہلے قرآن میں، پھر حکم ہوا کہ حضرت کے گھر میں لوگ بے اجازت نہ آئیں۔

ﷺ نے مجھ سے فرمایا میرے لیے آنے کی اجازت یہ ہے کہ وہ پردہ اٹھاوے اور میرے پیچے کی بات سنے جب تک کہ میں تجھ کو منع نہ کروں۔

۵۶۶۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بُرَّوْنَ فَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
(۱) بِأَنَّكَ عَلَيَّ أَنْ يَرْفَعَ الْحِجَابَ وَأَنْ تَسْمِعَ  
مَوَاقِفِي حَتَّى أَتَاهَا (۲)۔

۵۶۶۷- عَنْ فَحَسَنَ بْنِ عَمِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قُتِبَ عَلَيْهِ سَلَامٌ۔

باب - عورتوں کو ضروری حاجت کے لیے باہر نکلنا

درست ہے

بابُ إِباحَةِ الْخُرُوجِ لِلنِّسَاءِ لِحَاجَةٍ  
إِلَى الْإِنْسَانِ

۵۶۶۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ  
خَرَجْتُ سَوْدَةَ نَعْدُ مَا ضَرَبَ عَلَیْهَا الْحِجَابُ  
يَقْضِي حَاجَتَهَا وَكَانَتْ امْرَأَةً حَسْبَةً تَفْرُغُ  
النِّسَاءَ جَسْمًا لَا تَحْفَى عَلَى مَنْ يَمُرُّهَا فَوَافَقَا  
عَمْرًا مِنْ الْأَطْلَابِ فَقَالَ مَا سَوْدَةُ وَاللَّهِ مَا  
تَحْفَظُ عَلَيْنَا فَاطْفَرِي كَيْفَ تَعْرِضِينَ قَالَتْ  
مَا تَكُنْكَاتِ رَاحَةً وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي نَحْوِي  
وَأَنَّهُ بَشَعْنِي وَفِي يَدِهِ عِرْقٌ فَقَضَيْتُ فَقَالَتْ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي خَرَجْتُ فَقَالَ لِي عَمْرُ كَذَّ  
وَكَلَّا قَالَتْ فَكُلَّوْ حِينَ يَأْتِيهِمْ رُفِعَ عَنْهُ وَفِي فِرَاقٍ  
فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ فَقَالَ (( إِنَّهُ لَفِي أَوْدُنٍ لَنْكُنْ أَنْ  
تَخْرُجِينَ لِحَاجَتِكُنْ )) وَفِي ذَلِكَ أَنِّي نَكَّرُ  
بُرَّوْنَ النَّسَاءَ جَسْمَهَا وَأَنَّ لَوْ نَكَّرُ فِي حَدِيثِهِ

۵۶۶۸- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے  
جب ہم کو پردے کا ٹکڑا ہوا اس کے بعد سودہ رضی اللہ عنہا حاجت  
کے لیے نکلیں اور وہ ایک موٹی عورت تھیں جو سب عورتوں سے  
نگلی رہتیں سوناپے میں اور جو کوئی ان کو پہچانتا تھا اس سے چھپند  
سکتیں تھیں (یعنی وہ پہچان لیتا) تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان  
کو دیکھا اور کہا ہے سودہ! قسم خدا کی تم اپنے تئیں ہم سے چھپا نہیں  
سکتیں اس لیے سمجھو تم کسی نکلی ہو۔ یہ سن کر وہ لوٹ آئیں اور  
رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں رات کا کھانا کھا رہے تھے۔ آپ کے  
بانہر میں ایک بڑی تھپی کستہ میں سودہ آئیں اور انہوں نے کہا  
رسول اللہ! آئیں نکلی تھی تو عمر نے مجھے ایسا دیکھا کہ اسی وقت  
آپ پردہ کی حالت ہوئی پھر وہ حالت جاتی رہی اور بڑی آپ کے  
ہاتھ میں آئیں تھپی آپ نے اس کو رکھا تھا۔ آپ نے فرمایا تم کو  
اجازت ہوئی حاجت کے لیے نکلنے کی۔ و شام نے کہا حاجت سے

اب جب حضرت کے ان سے یہ حدیث فرمائی یعنی تم کو ہدایت اجازت مل گئی کی حاجت نہیں کہ کام خدمت میں جانا ہو گا سب سے پہلے وہ اٹھا اور میرا  
منہ کرنا بھی اجازت کی نشانی ہے۔ ہر ایک شخص کو کام یا حاجت کے لیے ایسی نکلی ضرور دینا مست ہے۔

(۵۶۶۸) ۱۲ روایت ہے کہ اس حدیث سے یہ ظاہر کہ عورت قصائے حاجت کے لیے معمولی مقام پر بغیر خداوندی اجازت کے جا سکتی ہے اور  
خاصی عیاض سے کہ اس قسم کا لباس یعنی پردہ حضرت کی عیوض سے خاص مقام میں مدار ہوتا ہے بلکہ عیوض اور عیوض کو پہننے کے اندر بھی  
اجازت دیکھا اور مست نہ ظاہر حاجت ضروری کے لیے اور جب حضرت (ع) کی وجہ سے ہوئی تو ان کی غرض پر ایک قید ملاحظہ ہوتا تھا کہ ان کا وہ  
معلوم نہ ہو۔



مراد پاکستان کی حاجت ہے۔

فصلان و حشام یعنی شرا۔

۵۶۶۹- ترجمہ دی ہے جو اوپر گزرا۔

عَنْ جِهَانِمَ بْنِ الْإِسْدِ وَقَالَ وَكَانَتْ مَرْثَةُ يَمْرُغَ لَشَمْسٍ جَسَنَتْهَا قَالَ وَبِأَنَّهُ لَيَنْتَشِي.

۵۶۷۰- ترجمہ دی جو اوپر گزرا۔

عَنْ جِهَانِمَ بْنِ الْإِسْدِ

۵۶۷۱- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی یہاں رات کو نکلی تھیں جب پاکستان کو جانیں ان مقاموں کی طرف جو مدینہ کے باہر تھے اور وہ صاف کھلی جگہ میں تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے کہتے اپنی عورتوں کو پردہ میں رکھے۔ آپ پر وہ حکم نہ دیتے۔ ایک بار ام المومنین سو وہ بت دعوڑات کو انھیں عشاء کے وقت کجا یک لمی عورت تھیں۔ حضرت عمرؓ نے ان کو آواز دی اور کہا ام نے پہچان لیا تم کو وہ سو وہ بت دعوڑا اور یہ اس واسطے کہا کہ پردہ کا حکم اترے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا پھر پردے کا حکم اترتا۔

عَنْ جِهَانِمَ بْنِ الْإِسْدِ وَرَوَى عَنْهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَخْرُجًا بِالْمَلِكِ بْنِ مَرْثَةَ بْنِ الْإِسْدِ وَهُوَ صَنِيعُ النَّبِيِّ وَكَانَ عَمْرُو بْنُ الْعَصَلِ يَنْقُو لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ اخْبَحْتُ رِسَالًا فَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَفْعَلْ فَعَرَضْتُ سُوْدَةً بَسْمًا وَنَشَأَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ لَيْكَةً مِنْ عِلْقَانِي عِشَاءً وَكَانَتْ مَرْثَةُ طَوِيْلَةً فَادَّاهَا عَمْرُو أَلَا فَا عَرَضَتْ يَا سُوْدَةُ جِئْنَا عَلَى أَنَّ يَمْرُغَ لَيَجْحَبُ فَلَمَّتْ عَائِشَةُ فَالْقَوْلَ اللهُ عَزَّ وَخَلَّ الْحَبَاب.

۵۶۷۲- ترجمہ دی جو اوپر گزرا۔

عَنْ جِهَانِمَ بْنِ الْإِسْدِ نَحْوَهُ

باب: اجنبی عورت کے ساتھ چہائی کرنا اور اس کے پاس جانا حرام ہے

بَابُ تَحْرِيمِ الْخُلُوَّةِ بِالْأَجْنَبِيَّةِ وَالذُّخُولِ عَلَيْهَا

۵۶۷۳- باہر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار رہو کہ کسی عورت شیعہ کے پاس رات کو نہ رہے مگر یہ کہ اس عورت کا خاوند ہو یا اس کا محرم ہو۔

عَنْ جِهَانِمَ بْنِ الْإِسْدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (( أَلَا لَا يَسْنُ وَرَجُلٌ عِنْدَ أَهْوَاؤِ كَيْسٍ إِنْ أُنْ يَكُونُ لَا يَجْعَلُ أَوْ فَا مَخْرُومٌ ))

۵۶۷۴- عقیدہ بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو تم عورتوں کے پاس جانے سے۔ ایک شخص انصاری ہوا یا رسول اللہ اگر دیوڑا جو ہے آپ نے فرمایا دیوڑا

عَنْ جِهَانِمَ بْنِ الْإِسْدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ (( بَلَّغْتُمْ وَالذُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ )) فَقَالَ وَخَلَّ مِنْ فَانَسَارَ يَا رَسُولَ اللهِ الْفَرَّائِي

(۵۶۷۳) لا کوئی نے کہا شیعہ کی قید اس واسطے لگائی کہ باہر تو مردوں سے علیحدہ رہنا ہوتا ہے اور جب شیعہ کا رجوع ہو تو باہر کا رہنا باہر ہی

ہو لیکن وہ عورت سے ملا وہ عورت ہے جس سے ایسے کے لیے نکاح حرام ہو جیسے باپ بھائی بچے ناموں کو نکاح وغیرہ۔

(۵۶۷۴) بلکہ کہ دیوڑا جو ہے کہ اس کے پاس سے چٹا بہت ضروری ہے۔ ہمارے ملک میں یہ بری رسم عام ہے عورتیں ان پر دیوڑوں اور جھنڈوں کے ساتھ نکلی ہیں اور محل حرم کے ان کے سامنے اپنے اصحاب کو لے جاتی ہیں یہ نہایت حق اور خوفناک ہے۔

موت سے۔

۵۶۷۵- ترجمہ اسی جو اوپر گزرا

الْحَمْدُ قَالَ (( الْحَمْدُ الْمَوْتُ ))

۵۶۷۵- عَنْ عَزِيدِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ حَدَّثَهُمْ

بِهَذَا إِسْنَادًا مَثَلًا

۵۶۷۶- عَنْ أَبِي وَهْبٍ قَالَ وَاسْتَعْتَبَ الْيَتِيمَ

فِي سَعْتِهِ يَقُولُ الْحَمْدُ أُنْعِ الزَّوْجَ وَمَا أَسْتَبْهَ مِنْ

أَقْرَابِ الزَّوْجِ إِنِّي لَأَعْمُ وَنَحْوُهُ.

۵۶۷۶- ابن وہب نے کہا میں نے لیٹھ بن سعد سے کہتے تھے

حدیث میں جو آیا ہے کہ تو موت ہے تو حوتے مراد خداوند کے

عزیز اور اقرباء ہیں جیسے خداوند کا بھائی یا اس کے چچا کا بیٹا خداوند کے

جن عزیزوں سے عورت کا نکاح کرنا ہر ست ہے تو وہ سب عموں

داخل ہیں ان سے پردہ کرنا چاہیے سو خداوند کے باپ یا دادا یا اس

کے بیٹے کے کہ وہ محرم ہیں ان سے پردہ ضروری نہیں ہے۔

۵۶۷۷- عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت

ہے بنی ہاشم کے چند لوگ اسلام بہت عرصے کے پاس گئے ابو بکر

صدیق رضی اللہ عنہ بھی آئے اس وقت اسلام کے نکاح میں

تھیں انہوں نے ان کو دیکھا اور برا جانا ان کا آئہ پھر رسول اللہ

ﷺ سے بیان کیا اور کہا کہ میں نے تو کوئی بری بات نہیں دیکھی۔

آپ نے فرمایا اسلام کو خدا نے پاک کیا ہے برے فعل سے۔ پھر

رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا آج سے کوئی شخص

اس عورت کے گھر میں نہ جائے جس کا خداوند عاقب ہو (یعنی

گھر میں نہ ہو) مگر ایک یاد آؤی ساتھ لے کر۔

باب: جو شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت میں ہو

اور دوسرے شخص کو دیکھے تو اس سے کہہ دے کہ

میری بی بی یا عرم ہے تاکہ اس کو بدگمانی نہ ہو

۵۶۷۸- انس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اپنی ایک بی بی کے

ساتھ تھے اسے میں ایک شخص سامنے سے گزرا آپ نے اس

۵۶۷۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ

حَدَّثَنَا أَنَّهُ لَمَّا رَأَى نَبِيَّ هَاشِمٍ دَخَلُوا عَلَيْهِ

أَسْتَبْهَ بَنَاتٍ عُمَيْسِيٍّ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ الْمَسْجِدَ

وَهُنَّ تَحْتَهُ يُؤْتَمِلُ فَرَأَاهُمْ فَكَرِهَ فَلَمَّا مَدَّحَهُ

فَلَمَّا لَرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ لَمْ أَرِ إِلَّا حَبِيبًا

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ اللَّهَ قَدْ بَرَأَنَا مِنْ

ذَلِكَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ (( لَا يَدْخُلَنَّ رَجُلٌ بَعْدَ نُبُوِّ

هَذَا عَلَيَّ مَطْبَعَةٍ إِلَّا وَمَعَهُ رَجُلٌ لَوْ اتَّكَأَ ))

بَابُ بَيَانِ أَنَّ يَسْتَجِبُ لِمَنْ رَأَى خَالِيًا

بِإِفْرَاقٍ وَكَانَتْ رَوْحَتُهُ أَوْ مَحْرَمًا لَهُ أَنْ

يَقُولَ هَذِهِ فَلَانَةٌ لِيَذْفَعَ ظَنَّ السُّوءِ

۵۶۷۸- عَنْ أَنَسٍ وَنَحْوِيٍّ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ أَذَى الْفِتْنِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا مَنَعَ إِخْذَى يَسْلَاهُ

(۵۶۷۷) یہ روایت ہے کہ دو انہی مرد انہی عورت کے ساتھ خلوت کر سکتے ہیں جن میں مشہور قول ہے کہ

اصحاب کے نزدیک ہے کہ وہ بھی حرام ہے اور حدیث کی تاویل میں ہو سکتی ہے کہ مرد وہ لوگ ہیں جو نیک اور صالح ہوں۔

کو بلاؤ اور آیا آپ نے فرمایا اسے فلاں سے یہ میری فلاں بی بی ہے وہ شخص بولا یا رسول اللہ میں اگر کسی پر گمان کرتا تو آپ پر گمان کرنے والا نہیں آپ نے فرمایا شیطان انسان کے بدن میں ایسا پھر جیسے خون پھرتا ہے (تو شاید حیرت دل میں دوسرا والے کہ پھر ایک انجمنی عورت کے ساتھ چار ہے ہیں)

۵۶۷۹- صفیہ بنت جحش سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ احکاف میں تھے میں آپ کی زیارت کو آئی رات کو میں نے آپ سے باتیں کیں پھر میں کھڑی ہوئی نوٹ جانے کو آپ بھی میرے ساتھ کھڑے ہوئے مجھے پہچانے کو میرا گھر امام بن زید کے مکان میں تھا رواہ ابن انصار کے دو آدمی ملے جب انھوں نے رسول اللہ کو دیکھا تو وہ جلدی جلدی چلنے لگے رسول اللہ نے فرمایا سچل کر چلو یہ صفیہ بنت جحش ہے (ام المؤمنین) کو وہ دونوں بولے سبحان اللہ یا رسول اللہ (یعنی ہم بھلا آپ پر کوئی بدگمانی کرتے ہیں) آپ نے فرمایا شیطان انسان کے بدن میں خون کی طرح پھرتا ہے اور میں ڈرا کہ کہیں تمہارے دل میں برائیوں نہ والے (اور اس کی وجہ سے تم جاؤ)۔

۵۶۸۰- علی بن حسین سے روایت ہے کہ ام المؤمنین صفیہ بنتی ﷺ کی بی بی نے اس کو خبر دی کہ وہ رسول اللہ کے پاس حالت احکاف میں رمضان کے اخیر دہائے میں مسجد میں زیارت کو آئیں۔ پھر کچھ مدت آپ سے باتیں کیں پھر کھڑی ہوئیں نوٹ جانے کو "مئی" بھی ان کے ساتھ کھڑے ہوئے پہچان دینے کو۔ پھر بیان کیا حدیث کو مثل حدیث معمری اختلاف ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ شیطان انسان کے بدن میں خون کی جگہ میں پہنچتا ہے اور اس میں پھرنے کا ذکر نہیں ہے۔

مَرْبُورٌ رَجُلٌ فَتَنَاهُ فَخَذَ فُلَانٌ (( يَا فُلَانُ هَذِهِ زَوْجِيي فُلَانَةُ )) فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ كُنْتُ لَطُفًا بِهِ فَمَنْ كُنْتُ لَطُفًا مَعَهُ مَكَتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( إِنَّ الشَّيْطَانَ يَخْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَخْرَجِي الدَّمِ ))

۵۶۷۹- عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَعَمِّدًا فَلَمَّا كُنْتُ زَوْرَةً لَزِمْتُ فَخَذَنِي ثُمَّ قُبَضَتْ بِالْقَبْلِ فَخَذَ مِنْ لِيْقَلِي وَكَانَ مَسْكُفًا فِي دَارِ أَسْمَاءَ بِنْتِ زَيْدٍ فَمَنْ رَحَّلَانِ مِنَ الْإِنْسَانِ فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْرَعَ فَقَالَ الشَّيْطَانُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( عَلَيَّ وَمَلِكُكُمْ إِنِّيَا صَفِيَّةُ بِنْتُ جَحْشٍ )) فَقَالَ سَبَّحَانَ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ (( إِنَّ الشَّيْطَانَ يَخْرِي مِنَ الْإِنْسَانِ مَخْرَجِي الدَّمِ وَأَمِي غَلِيظٌ أَنَا يَتَلَفَفُ فِي قُلُوبِكُمْ شَرًّا )) أَوْ قَالَ (( شَيْئًا ))

۵۶۸۰- عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَخْبَرَتْ أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ زَوْرَةً فِي الْحِكْمَةِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْآخِرَةِ مِنْ رَمَضَانَ فَخَذَنِي فَخَذًا مَسَاعِدًا ثُمَّ قَامَتْ تَلْقَبُ وَتَقَامُ النَّبِيُّ ﷺ بِتَلْقَافِهَا ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثٍ مَعْنَى عَزَّ أَنْ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (( إِنَّ الشَّيْطَانَ يَتَلَفَفُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَتَلَفِ الدَّمِ وَتَمَّ يَخْلُ يَخْرِي ))

(۵۶۷۹) بت نوٹ ہے کہ پھر وہ سے بدگمانی کرنا ہے اور اس حدیث سے یہ نکلا ہے کہ عورت اپنے خاوند سے ملتی ہے احکاف کی حالت میں رات کو بیان کو جیسے عورت کے ساتھ بہت جیسا اور ان کی باتوں سے لذت حاصل کرنا کہ وہ ہے احکاف میں سامی محضاً

بَابُ مَنْ أَلَى مَجْلِسًا فَوَجَدَ قُرْحَةَ فَحَلَسَ فِيهَا وَالْأَوْرَاءَ هُمْ

۵۶۸۱ - عَنْ أَبِي رَزِينَةَ الْكَلْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَبِعَا خَوْ حَالِسٍ فِي الْمَسْجِدِ وَالسُّبْحُ مَعَهُ بَدْءُ الْفَجْرِ نَفَرٌ لَدُنْهُ فَأَقْبَلَ ابْنُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَهَضَ رَاحِدًا قَالَ فَوَلَّيْنَا عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَمَّا أَحْسَنُهَا فَرَأَى قُرْحَةً فِي فَحْلِقَةٍ مَحَلِّسَةٍ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ مَحَلِّسَةٌ وَأَمَّا الْفَتَاتُ فَأَذْبَرَ دُمُيًّا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ « أَلَا أَحْسَنُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَا أَحَدُهُمْ فَلَوَّى إِلَى اللَّهِ قَارِئًا اللَّهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْبَا فَاسْتَحْبَا اللَّهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ ».

۵۶۸۲ - عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حَدَّثَنَا فِي هَذَا الْأَسْنَادِ بِهَيْئَةٍ فِي الْمَسْجِدِ

۵۶۸۳ - عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ « لَا يَجْلِسُ الْوُجُلُ مِنْ مَحَلِّسَةٍ ثُمَّ يَخْلِسُ فِيهَا ».

۵۶۸۴ - عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ « لَا يَجْلِسُ الْوُجُلُ الْوُجُلُ مِنْ مَقْعَدِهِ ثُمَّ يَخْلِسُ فِيهِ وَلَكِنْ تَفْسَحُوا وَتَوَسَّعُوا ».

باب جو کوئی مجلس میں آوے اور صف میں جگہ پاوے تو بیٹھ جاوے نہیں تو بیٹھے بیٹھے

۵۶۸۱ - ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے اور لوگ آپ کے ساتھ تھے اسے میں تین آدمی آئے دو تو سیدھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ایک چلا گیا۔ وہ جو دو آئے ان میں سے ایک نے مجلس میں خالی جگہ پائی وہ وہیں بیٹھ گیا اور دوسرا لوگوں کے پیچھے بیٹھا اور تیسرا تو چل ہی دیا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے تو فرمایا میں تم سے ان تینوں آدمیوں کا دل کیوں ایک نے تو حشاک لیا اللہ کے پاس اللہ نے اس کو جگہ دی اور دوسرے نے شرم کی (لوگوں میں ٹھنسنے سے) اللہ نے بھی اس سے شرم کی اور تیسرے نے منہ پھیرا اللہ نے بھی اس سے منہ پھیر لیا۔

۵۶۸۲ - ترجمہ وہی جگہ پر گزرا۔

۵۶۸۳ - عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے کسی کو اس جگہ سے اٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے۔

۵۶۸۴ - عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص دوسرے کو نہ اٹھائے اس کی جگہ سے پھر آپ اس جگہ نہ بیٹھے لیکن کھیل جاؤ اور جگہ دو۔

(۵۶۸۴) ایک نووی نے کہا یہ نبی حرم سے لیے ہے تو جو کوئی مسجد وغیرہ میں جمعہ کے دن یا اور کسی دن کسی جگہ بیٹھ جائے اسی جگہ یا جگہ پر دوسرے کو اس کا اٹھا جائے تو جس اس حد سے ہے مگر ہرے صاحب نے اس میں سے مستحب کیا ہے اس صورت کو جب کسی کی مسجد میں کوئی جگہ مبین ہو فتویٰ دینے کے لیے یا قرآن پڑھنے کے لیے یا تعلیم شرعی کے لیے تو اس کا اٹھا کر دوسرے کو اس جگہ بیٹھنا درست نہیں بلکہ اگر حرم جگہ ہے کہ ظاہر حد سے عمل کرنا چاہیے اور اگر مسجد میں کسی کی جگہ مبین بھی ہو اور دوسرے کو نہ معلوم وہاں اس جگہ بیٹھ جائے تو اس کا اٹھا کر دست نہیں لادینی گناہ ہے۔



اللَّهُ بْنُ أَبِي أَنَسَةَ بْنِ صَخٍّ اللَّهُ عَلَيَّكُمْ الطَّيِّبَاتُ  
عَنْ غُلَامِي أَذْلَكَ عَلَى بَنَاتٍ عَمَلَانِ فَإِنَّهَا تَقُولُ  
بَارِئِعَ وَتَذِيرُ بَنَاتَانِ قَالَ فَسَمِعَهُ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ «لَا يَدْخُلُ هَؤُلَاءِ  
عَلَيْكُمْ»

خائف پر ہم کو بھیج دی تو میں تجھے غیلان کی بیٹی بتا دوں گا وہ جب سامنے  
آتی ہے تو اس کے پیٹ پر چار بیٹیں ہوتی ہیں اور جب پیٹھ پر موڑ کر  
جاتی ہے تو آٹھ معلوم ہوتی ہیں (دونوں طرف سے یعنی سوئی ہے  
اور عرب سوئی عورتوں کو پسند کرتے تھے کہ یہ بات رسول اللہ ﷺ  
نے سنی آپ نے فرمایا یہ اندر نہ آیا کرے تمہارے پاس۔

۵۶۹۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَحَبِيبِ اللَّهِ عَنْهَا قَالَتْ  
كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ مُحْشَتٌ فَكَانُوا يَتَذَوَّنُونَ مِنْ غَيْرِ أُولَى الْوَلَاةِ  
قَالَ فَتَخَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا  
وَهُوَ عِنْدَ نَعْقِصِ بَسَالِوِ وَهُوَ يُبْعَثُ امْرَأَةً قَالَ إِنَّا  
أَقْبَلْتُ أَقْبَلْتُ بَارِئِعَ وَإِنَّا أَقْبَرْتُ أَقْبَرْتُ بَنَاتَانِ  
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «أَنَا أَرَى  
هَذَا يَعْرِفُ مَا هَاهُنَا لَا يَدْخُلُنَّ عَلَيْكُنَّ قَالَتْ  
فَحُجِّبُوهُ»

۵۶۹۱- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ  
ﷺ کی بیٹیوں کے پاس ایک محشٹ آیا کرتا اور وہ اس کو ان لوگوں  
میں سے سمجھیں جن کو عورتوں سے غرض نہ ہوتی (اور قرآن  
میں ان کا آنا عورتوں کے سامنے جائز رکھا ہے کہ ایک دن رسول  
اللہ ﷺ اپنی کسی بی بی کے پاس آئے وہ ایک عورت کی تعریف کر  
رہا تھا جب سامنے آتی ہے تو چار بیٹیں لے کر آتی ہے اور جب پیٹھ  
موڑتی ہے تو آٹھ بیٹیں نمودار ہوتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا  
میں سمجھتا ہوں یہ یہاں جو ہیں ان کو پیچھا متا ہے (یعنی عورتوں کے  
حسن اور بچ کو پسند کرتا ہے) یہ تمہارے پاس نہ آوے مگر اس سے  
پرہیز کرنے لگے۔

بَابُ جَوَازِ إِزْدَافِ الْمَرْأَةِ الْغَائِبَةِ إِذَا  
أَقْبَتِ فِي الطَّرِيقِ

باب : اگر اجنبی عورت راستہ میں تھک گئی ہو تو اس کو  
اپنے ساتھ سوار کر لینا درست ہے

۵۶۹۲- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَحَبِيبِ اللَّهِ  
عَنْهَا قَالَتْ دَخَنِي الْمَرْبُورُ وَمَا لَهُ فِي الْكُرْمِ  
مِنْ مَالٍ وَلَا مَسْلُوكٍ وَلَا حَرْوٍ عِزٌّ مَرْبُورٌ قَالَتْ  
فَكُنْتُ أَكْثَلُ فَرْسَةٍ وَأَكْثَرُ مَرْبُورَةٍ وَأَشْوَبَةٍ

۵۶۹۲- اسما بنت ابی بکر سے روایت ہے زبیر بن العوام نے مجھ  
سے بیان کیا (جو رسول اللہ ﷺ کے چچا بھی زاد بھائی تھے) اور ان  
کے پاس کچھ مال نہ تھا نہ کوئی غلام تھا نہ اور کچھ صرف ایک گھوڑا تھا  
میں ہی ان کے گھوڑے کو چراتی اور سارا کام گھوڑے کا اور ماکیسی

جو کر دیا اور غنیمت و طرح کے ہیں ایک تو وہ عقیقہ نامرود اس پر کوئی مذہب نہیں کیونکہ وہ مسخ و دہ ہے۔ دوسرے اس عورتوں کی طرح رہتے  
تھیں کہ سے یہ علم ان ہے۔ ابھی مقرر

(۵۶۹۳) اور انہی نے کیا یہ کام جیسے روٹی پکاتا پڑے اور جانوروں کی خدمت کرتا آقا کو نہ بتایا وہ کام ہیں جو عورت اور حسن معاشرت  
میں داخل ہیں اور جو حد تک تم سے ایسے کام اپنے کاموں کے کرتی آئی ہیں لیکن یہ کام عورت پر مذہب نہیں ہیں اس کا کوئی پاب ہے کہ سے چاہے  
نہ کرے۔ مذہب عورت پر صرف وہی کام ہیں ایک تو یہ کہ صحبت سے انکار نہ کرے دوسرے غارت کے گھر میں رہے۔ اور اس حد تک

بھی کرتی اور گھٹلیاں بھی کوئی ان کے کانت کے لیے اور چلاتی بھی اس کو اور پانی بھی پلاتی اور ڈول بھی سی دیتی اور پنا بھی گوند حتیٰ لیکن روئی میں بھی طرح نہ پکھنکتی تو مسابہ کی انصاری عور تیں میری روئیاں پکا دیتی اور وہ بڑی مجلس عور تیں تھیں۔ اسلام نے کہا میں زہیر کی اس زمین سے جو رسول اللہ نے من کو مقطع کے طور پر دی تھی گھٹلیاں لایا کرتی تھی اپنے سر پر اور وہ مقطع مدینہ سے دو میل تھا (ایک میل چھ ہزار ہاتھ کا) تو تھے اور ہاتھ چوبیس انگلیوں کا اور اٹکی چوبیس کی اور فرخ تین میل کا ایک دن میں وہیں سے گھٹلیاں لارہی تھی راہ میں رسول اللہ نور آپ کے ساتھ کئی صحابہ تھے آپ کے۔ آپ نے مجھے بلایا پھر اونت کے ٹھکانے کی بولی بولی میں تاکہ اپنے پیچھے مجھ کو سوار کر میں مجھے شرم آئی اور غیرت۔ آپ نے فرمایا قسم خدا کی گھٹلیوں کا بوجھ سر پر اٹھانا میرے ساتھ سوار ہونے سے زیادہ سخت ہے (یعنی ایسے بوجھ کو گوارا کرتی ہے اور میرے ساتھ بیٹھ کیوں نہیں پاتی) اسلام نے کہا پھر ابو بکر نے ایک لوٹری مجھے کبھی وہ گھوڑے کا سارا کام کرنے لگی گویا انہوں نے مجھے آزاد کر دیا۔

۵۶۹۳- اسلام سے روایت ہے میں زہیر کے گھر کے کام کرتی ان کا ایک گھوڑا تھا اس کی بھی سائیکسی کرتی تو کوئی کام چھ پر گھوڑے کی خدمت سے زیادہ سخت نہ تھا اس کے لیے میں گھاس لاتی اس کی خدمت کرتی سائیکسی کرتی پھر مجھ کو ایک لونڈی ملی۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس قیدی آئے آپ نے مجھ کو بھی ایک لونڈی دی وہ

وَأَذَلُّ شَرِّی لِحَاجَتِهِ وَأَعْلَمَهُ وَأَشْعَبِي الْمَاءَ وَأَسْرَزَ غَرَبَهُ وَأَقْضَرَ وَلَمْ يَمْنَحْنِ أَحْسَنَ أَحَدًا وَكَانَ يَحْمِلُ لِي حَارَتَ مِنْ لَأَهْمَارٍ وَكَثُرَ بِسُوءَةِ صِدْقِي فَأَلْتِ وَكَثُرَ أَتْلُ الشَّرِّی مِنْ أَرْضِ لَرَّائِهِ أَلِي لَقَطَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَأْسِي وَهُوَ عَلَى ثَلَاثِ فَرَسَاتٍ فَأَلْتِ مَحْضًا بَرْمًا وَشَرِّی عَلَى رَأْسِي فَلَقِبْتُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَعْنَةُ غَرَّ مِنْ أَصْحَابِهِ فَمَنْعَنِي ثُمَّ قَالَ يَا بَعْ يَبْحَسَلِي لَعْنَهُ فَأَلْتِ وَأَسْتَحْتِ وَأَعْرَفْتُ غَرَّتَكَ فَقَالَ وَاللَّهِ لَنَحْتَلَّكَ الشَّرِّی عَلَى رَأْسِكَ أَشَدَّ مِنْ رُمُوحِكَ مَعَهُ فَأَلْتِ حَتَّى أَرَسَلُ بِلِي أَلُو مَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ بِحَادِمٍ كَفَفْتَنِي سِيَّاسَةَ الْفَرَسِ فَكَأَلْنَا أَطْعَمَنِي

۵۶۹۳- عَنْ أُمِّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَسْتَدِمُّ الرِّسَّ حَبْنَةً لَيْتَ وَكَانَ لَهُ فَرَسٌ وَكُنْتُ أَسْوِسُهُ فَلَمْ يَكُنْ مِنْ فَعْدِنِي شَيْئًا أَشَدَّ عَنِّي مِنْ سِيَّاسَةِ فَرَسِي كُنْتُ أَطْعَمُ لِي وَأَكْلُومُ عَلَيْهِ وَأَسْوِسُهُ قَالَ ثُمَّ لَبَّيْ أَهْلَانَا حَادِمًا جَاءَ

تھا یہ لگا کہ مقطع وہ کام کو درست ہے اور مجھے پتھر کی زمین بطور ملک کے دی چائی ہے۔ اپنے مقطع کو مقطع دار فروخت کر سکا اور کبھی صرف بطور مفت دی چائی ہے قواس کے فروخت کیا اجازت نہیں ہوتی گوری بھی لگا کہ جو چیزیں بیچک دی ہادی پیسے گھٹلیاں چھ دیل و غیرہ ان کا بیٹا راست ہے اور وہ حال میں لاد ہے بھی لگا کہ جو عورت عربہ ہو اگر وہ راہ میں سے لگی ہوئی قواس کو اپنے ساتھ سوار کر لیا اور راست ہے خصوصاً صاحب لورنگ بنت لوگ بھی ساتھ ہوں۔ اور قاضی عیاض نے کہا کہ یہ خصوصیت تھی رسول اللہ کی تاکہ اسلام بزرگی میں تھی اور عائشہ کی بھی لاد زہیر کی بی بی تھیں گویا آپ کے گھر میں ان کی طرح تھیں اور کسی کو ایسا کرنا درست نہیں ہے۔ انہی ظہور

گھوڑے کا سارا کام کرنے لگی اور یہ محنت میرے اوپر سے اس نے اٹھائی۔ پھر میرے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ ام عبد اللہ میں ایک محتاج آدمی ہوں میرا یہ ارادہ ہے کہ قہاری دیوار کے سامنے میں دکان لگاؤں۔ میں نے کہا اگر میں تجھ کو اجازت دوں ایسا نہ ہو کہ زہر خفاہوں تو ایسا کر جب زہر موجود ہوں ان کے سامنے تجھ سے کہیں وہ آیا اور کہنے لگا کہ ام عبد اللہ میں ایک محتاج آدمی ہوں میں پاتا ہوں قہاری دیوار کے سامنے میں دکان کروں۔ میں نے کہا تجھے مدینہ بھر میں کوئی اور گھر نہیں ملتا سوا میرے گھر کے (یہ ایک تدبیر تھی اسلام کی زہر کی زبان سے مہارت دلوانے کے لیے)۔ زہر نے کہا اسلام تم کو کیا سوا ہے تم فقیر کو منع کرتی ہو بیچتے ہے۔ پھر وہ دکان کرنے لگا یہاں تک کہ اس نے وہ پہن کھلیا وہ دکانی میں لے اس کے ہاتھ لگا دی۔ جس وقت زہر میرے پاس آئے تو اس کی قیمت کے پیسے میری گود میں تھے۔ زہر نے کہیں پیسے مجھ کو بہہ کر دو۔ میں نے کہیں میں صدقہ دے چکی ہوں۔

باب تین آدمی ہوں تو ان میں سے دو چپکے چپکے  
مرگوشی نہ کریں بغیر تیسرے کی رضائے

۵۶۹۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو شخص کا پھوسی نہ کریں تین آدمیوں میں سے تیسرے کی مرضی کے بغیر۔

۵۶۹۵- ترجمہ وہی جواب دہ کر دو۔

۵۶۹۶- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم تین آدمی ہو تو تم میں سے دو کا پھوسی نہ کریں

باب فخریم فواجبات الثلاثین ذون الثالث  
بغیر رضائے

۵۶۹۴- عن ابن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال (( إذا كان ثلاثة فلا يتناحى الاثنان ذون الثالث )) .

۵۶۹۵- عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم ومعنى حديثه

۵۶۹۶- عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم (( إذا كنتم ثلاثة فلا

(۵۶۹۳) یہ بھی قرئی ہے تاکہ تیسرے کو پریشانی اور رنج نہ ہو اور یہ ممانعت عام ہے سزا و جزا میں۔ اور بعضوں نے کہا کہ صرف سر میں ممانعت ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے ہندوئے اسلام میں منافق مسلمانوں کو رنج دینے کے لیے کیا کرتے تھے لیکن اگر ہمارے آدمی ہوں اور وہ ان میں سے کا پھوسی کریں تو یہ کہ قہارت نہیں۔ (لووی)



يَتَسَاجَى اثْنَانِ ذُوْنَ الْآخِرِ حَتَّى تَحْبِلَطَا  
بِإِلْسَامٍ مِنْ أَجْلِ أَنْ يُخْرُجَا»  
تیسرے کو چھڑا کر کے یہاں تک کہ اور لوگ تم سے ملیں اس لیے  
کہ اس کو رنج ہو گا۔

۵۶۹۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

(( إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَسَاجَى اثْنَانِ ذُوْنَ  
صَاحِبِهِمَا فَإِنْ ذَلِكُمُ يُخْرُجَا ))

۵۶۹۸- عَنْ الْأَعْمَشِ إِبْنِ أَبِي إِسْحَاقَ

۵۶۹۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

### تَابُ الطَّبِّ وَالْمَرَضِ وَالْوَلَدِ

### باب: علاج اور بیماری اور منتر کا بیان

۵۶۹۹- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ إِذَا اشْتَكَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَأَ جَبْرِيْلُ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ تَبْرِيْكَ وَمِنْ كُلِّ ذِيْ شَيْءٍ وَبِاسْمِ سُرِّ حَاسِبٍ إِذَا حَسَدَ وَسُرَّ كُلِّ ذِيْ عَيْنٍ  
۵۷۰۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ جَبْرِيْلَ أَمَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ لَتَكُنْتَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ أَرْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يَكُوْفِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ تُوْفِّيْ حَاسِبٍ اللَّهُ تَشْفِيْكَ بِاسْمِ اللَّهِ أَرْفِيْكَ

۵۷۰۰- ابو سعیدؓ سے روایت ہے حضرت جبرائیلؑ رسول اللہؐ کے پاس آئے اور کہنے لگے اے محمدؐ تم تیار ہو گئے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں حضرت جبرائیلؑ نے کہا بسم اللہ ارفیق انتیر تک یعنی اللہ کے نام سے تم پر منتر کرتا ہوں ہر چیز سے جو تم کو ستائے اور ہر جان کی برائی سے یا حاسد کی لکھو سے اللہ تم کو شفا دے گا اللہ کے نام سے منتر کرتا ہوں تم پر۔

۵۷۰۱- ابوبریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کچھ ہے۔  
۵۷۰۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَدْ كُنْتُ أَخْلُوْتُ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( أَلْعَيْنُ حَقٌّ ))

(۵۷۰۱) ہاں تو قی نے کہا یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا منتر تھا اور ایک حدیث میں کچھ خلاف نہیں ہے کہ بے حساب جنت میں جا دیں گے جو منتر نہیں کرتے اور وہ دونوں حدیثوں میں کچھ خلاف نہیں ہے کیونکہ منتر نہ کرنے والوں کی تہلیل میں وہ منترم ہے جو کافر اور کافکام ہو یا جس کے متنی مسلمان ہوں یا نہ ہو حلال کے ساتھ اور کسی زبان میں ہو خود منترم ہے براستہ اس لیے کہ شاید اس میں کفر یا شرک کا مضمون ہو لیکن آیات قرآنی یا روایت میں جو دعائیں آئیں ہیں ان سے منتر کا صحیح نہیں ہے بلکہ صحت ہے اور بعضوں نے کہا کہ افضل منتر پکار کرنا ہے ہر دن میں لیکن یہ قول صحیح نہیں ہے۔



جادو کیا جس کو لیبید بن اعصم کہتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کو خیال آتا کہ میں یہ کام کر رہا ہوں اور نہ کرتے ہوتے دو کام۔ ایک دن یا ایک رات آپ نے دعا کی پھر دعا کی پھر فرمایا اسے عائشہ! تجھ کو معلوم ہو اللہ جل جلالہ نے مجھ کو بتا دیا جو میں نے اس سے پوچھا۔ میرے پاس دو آدنی آئے ایک میرے سر کے پاس بیٹھ اور دوسرا پاؤں کے پاس (دو دو نوں فرشتے تھے کہ جو سر کے پاس بیٹھا تھا اس نے دوسرے سے کہا اس شخص کو کیا بیماری ہے؟ دو بولا اس پر جادو ہوا ہے۔ اس نے کہا کس نے جادو کیا ہے؟ دو بولا کبھی میں اور ان ہاتھوں میں جو کبھی سے بھڑے اور تر کھجور کے پالے کے ٹکڑے میں۔ اس نے کہا یہ کہاں رکھا ہے؟ دو بولا ذی البرہہ ان کے کنویں میں۔ حضرت عائشہ نے کہا پھر رسول اللہ اپنے چند اصحاب کے ساتھ اس کنویں پر گئے۔ آپ نے فرمایا اسے عائشہ! احم خدا کی اس کنویں کا پانی لیا تھا جیسے مہندی کا زلال اور وہاں کے درخت کھجور کے ایسے تھے جیسے شیطانوں کے سر۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اس کو چلا کیوں نہ دیا (یعنی وہ جو پاں وغیرہ لگے کہ آپ نے فرمایا تھو کہ تو اللہ نے اچھا کر دیا مجھے برا معلوم ہوا لوگوں میں فساد بھڑکانا میں نے حکم دیا وہ گاڑ دیا گیا۔

۵۷۰۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

رَزَى نَعْلَانِ لَهُ لَيْدٌ نَزَى فَاَعَصِمَ قَالَتْ حَتَّى تَكُنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُخَلِّىْ بَيْنَهُمَا فَعَلَّ الشَّيْطَانُ وَمَا يَفْعَلُهُ حَتَّى اِذَا كُنَا ذَاتَ نَوْمٍ نُّؤَا ذَاتَ لَيْلَةٍ دَعَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اشْفُرْتِ اَنْ اللّٰهُ تَقَالِيْ فَيَمَّا تَسْتَعِيْنِيْ فَيَمَّا جَانِيْ وَرَجُلًا قَطَعْتَ اَحْمَمًا جَنَدَ رَأْسِيْ وَفَاحَرُّ جَنَدَ رَحْمَتِيْ فَقَالَنْ لَيْدِيْ عِنْدَ رَأْسِيْ لَيْدِيْ عِنْدَ رَحْمَتِيْ اَوْ لَيْدِيْ عِنْدَ رَحْمَتِيْ لَيْدِيْ عِنْدَ رَأْسِيْ مَا وَخِعَ الرَّحْلِيْ قَالَ فَاَنْ مَطْبُوْرًا قَالَ مِنْ مَلَكَةٍ قَالَ لَيْدِيْ نَزَى فَاَعَصِمَ قَالَ بِيْ اَيِّ شَيْءٍ قَالَ بِيْ مُشْطَرٍّ وَمُشَاوَرَةٍ قَالَ وَخِفْتُ طَلْعَةَ ذَكْرٍ قَالَ مَا بِيْ هُوَ قَالَ بِيْ بَلَمُ دِيْ اَرْوَمُ قَالَتْ فَاَنَامَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِيْ الرِّسِّ مِنْ اَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ وَهَلْ لَكَ اَنْ مَانَعَا تَدَاغَةَ اَحْدَاہُ وَتَكْنَالِ نَحْلَهَا رَسُوْلُ الشَّيْطَانِيْنَ قَالَتْ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَّا اَسْرَقْتَهُ قَالَ لَا كُنْ اَنَا فَعَدَا عَائِشَةُ اللّٰهُ وَتَكْرَهْتِ اَنْ اُبَيِّنَ خَلِيَّ النَّاسِ شَرًّا فَاعْرِضِيْ بِهِ فَعَرَضَتْ۔

۵۷۰۴- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَجَرٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَنَاقِ اَوْ كُرْبُوسٍ اَلْحَدِيْثُ بِفَضْلِهِ نَحْوُ حَدِيْثِ مَنْ لَمِيْرٍ وَقَالَ فَيَمَّا قَدَّعْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَمِيْ لَمِيْرٍ فَفَعَلَتْ بَيْنَهُمَا وَغَلَبَهَا نَحْلٌ وَقَالَتْ۔

تھو میں سے کہ حضرت یہاں سے محبت نہ کر سکتے۔ چنانچہ ایک روز حضرت میرے پاس تھے اپنی محبت کی حد اسے دعا کی پھر یہ حد یہ کہ وہ رات میں جیسے میں نے کہا حضرت اس جادو کو یہودی کہتے تھے اور شر سے گھروا لیتے۔ آپ نے فرمایا خدا نے مجھ کو محبت کی اب میں کہہ سکتا کہ اگر وہ شرور عمل نہ کریں۔ حضرت پر جادو کرنے کی یہ علت تھی کہ کبھی حضرت کے طرف ایک کرنا پھر جادو کر لیتے اور شہر میں سے کہ جادو کر یہ جادو میں چلا جب آپ نے جادو کا شر ہو تو ان کے نزدیک بھی آپ کو جادو کرنا کبھی نہ ہوا۔ تھو! خلیہ۔

قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأُحَرِّجُهُ وَتَمَّ نَقْلُ الْفُلَا  
أُحَرِّجُهُ وَلَمْ يَذْكُرْ (( فَأَمَرَتْ بِهَا فُلَيْسَةَ )).

### بَابُ النِّسَمِ

### باب: زہر کا بیان

۵۷۰۵- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک  
یہودی عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس زہر ملا کر بکری کا گوشت  
لے کر آئی۔ آپ نے اس میں سے کھلایا پھر وہ عورت آپ کے  
پاس لائی گئی آپ نے پوچھا یہ تو نے کیا کیا وہ یوں ہی چاہتی تھی  
آپ کو مارا لانا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے اتنی طاقت دے دے والا  
نہیں (کہ تو اس کے پیچھے کو بلا کر کرے)۔ حضرت علیؓ نے کہا ہم  
اس کو قتل کریں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا نہیں (یہ آپ کا  
رحم تھا اس عورت پر اس سے بھی لگتا ہے کہ آپ پیچھے برحق  
تھے ورنہ اگر بادشاہ ہوتے تو اس عورت کو قتل کرتے)۔ راوی  
نے کہا میں عیث اس زہر کا اثر آپ کے گیسے میں پاتا۔

۵۷۰۶- ترجمہ دی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۷۰۵- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ مَرْثَةَ  
يَهُودِيَّةٍ أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِشَاةٍ مَسْتَنْوِيَةٍ فَاسْتَكَلَّ مِنْهَا فَجَاءَ بِهَا إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهَا عَنْ  
ذَلِكَ فَقَالَتْ أُرَدْتُ أَنْ تَقْلِبَ قَالَ (( مَا كَانَ اللَّهُ  
يَسْتَقْلِبُ عَلَى )) ذَكَرَ قَالَ أَوْ قَالَ عَلَى قَالَ  
قَالُوا لَا فَتُفْهِمُ قَالَ لَا قَالَ مَا زِلْنَا نَسْأَلُكَ فِي  
أَهْوَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۷۰۶- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ أَنَّ  
يَهُودِيَّةً جَعَلَتْ سَبَا فِي كَيْسٍ ثُمَّ أَتَتْ بِهِ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ فَخَبَرُوهُ خَبِيرَاتٍ خَلَوْنَ

### باب: بیمار پر منتر پڑھنا

۵۷۰۷- ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب  
بیم میں سے کوئی بیمار ہوتا تو اپنا داہنا ہاتھ اس پر بھیر جے پھر  
فرماتے اذهب الیہ الخیر تک یعنی دور کر دے بیماری کو اسے مالک  
لوگوں کے اور خیر سنی دے تو ہی شفا دینے والا ہے شفا خیری ہی  
شفا ہے۔ ایسی شفا دے کہ بالکل بیماری نہ رہے۔ جب رسول اللہ بیمار

### باب: استحباب رُقِيَةِ الْمَرِيضِ

۵۷۰۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا امْتَنَى مِنْهَا بِسَمَانٍ  
مَسْنُونَةٍ يَسْبِيحُ ثُمَّ قَالَ (( أَهْضِبِ الْبَاسَ رَبُّ  
الْبَاسِ وَأَنْتَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا  
بِشِفَائِكَ لَا يُعَادِرُ مَقَامًا )) فَلَمَّا مَرَّحِي

(۵۷۰۵) یعنی نکاح اس زہر کا حلال کیا نہت زہر تھا اس میں آپ کے گیسے میں ایک قطہ دہرے ہلکا نہ ہو نہ دوسری روایت  
میں ہے کہ آپ نے پتلا دیا کہ اس میں زہر ہے۔ یہ بھی ایک منتر ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ اس گوشت نے کہہ دیا یہ بھی منتر ہے۔ یہ  
عورت مردود زینت حدت حدت نہر صہب کی بہن تھی جس کو حضرت علیؓ نے خیر کی لڑائی میں مارا ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اس عورت  
کو بکری بن کر دے اور قتل کے پر دکر دیا وہاں زہر سے مراد انہوں نے اس غیبت عورت کو قتل کیا۔ لعنة الله عليها۔ (تورق)

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَقَلَ  
أَعْدَتُ بَيْنَهُ بِأَمْنٍ وَبَعَثَ مَا كَانَ يُصْنَعُ  
فَاتَّزَعُ بَدَنُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْ نَمَّ قَالَ (( اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي  
وَأَجْعَلْ لِي مِنَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ )) فَذَلِكَ فَذَلِكَ  
أَمَرَ فَإِذَا هُوَ قَدْ فَضِيَ.

ہوئے اور آپ کی پھادی تخت ہوئی تو میں نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا  
ہی کرنے کو جیسا آپ کیا کرتے تھے (یعنی میں نے ارادہ کیا کہ  
آپ ہی کا ہاتھ آپ پر پھیروں اور یہ دعا پڑھوں) آپ نے اپنا  
ہاتھ میرے ہاتھ میں سے چھڑا لیا پھر فرمایا اللہ! بخش دے مجھ کو  
اور مجھ کو پھر درفش کے ساتھ کر (یعنی فرشتوں اور پیغمبروں کے  
ساتھ)۔ حضرت عائشہؓ نے کہا پھر جو میں دیکھنے لگی تو آپ کا کام  
ہو گیا تھا (یعنی دعائے پائی۔ آپ کی دعا کے ساتھ ہی اللہ نے آپ کو  
اپنے پاس بلا لیا۔ ادا اللہ والہ اللہ راجعون)۔

۵۷۰۸- ترجمہ وہی جولوہ پر گزرا۔

۵۷۰۸- عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادٍ خَيْرٍ مِنْ  
خَبِيرٍ عَنْهُمُ وَشَعْبَةَ مَسْنَعَةَ بَيْنَهُ قَالَ وَهِيَ  
حَدِيثُ الْقَوْرَى مَسْنَعَةَ بَيْنَهُ وَقَالَ هِيَ عَقِب  
حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ  
فَحَدَّثْتُ بِوَيْسُورٍ فَحَدَّثَنِي عَنْ (إِبْرَاهِيمَ عَنْ  
مُسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ بِخَبَرٍ).

۵۷۰۹- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت  
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کی عیادت کرتے تو  
فرماتے تھے اذهب بالاس اخیر تک۔

۵۷۱۰- ترجمہ وہی جولوہ پر گزرا۔

۵۷۱۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ إِذَا تَبَى الْمَرِيضَ يَدْعُو لَهُ قَالَ (( أَذْهَبِ  
الْبَاسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا  
شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَائِكَ شِفَاءَ لَا يُغَادِرُ سَفَاً. )) وَهِيَ  
رَوَاةُ أَبِي بَكْرٍ فَذَكَرَ لَهُ وَقَالَ وَأَنْتَ الشَّافِي.

۵۷۱۱- ترجمہ وہی جولوہ پر گزرا۔

۵۷۱۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ يَمْنُلُ حَدِيثَ أَبِي عَرَابَةَ وَخَرِيزٍ

۵۷۱۲- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ

۵۷۱۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ

سَلِّی اللہ علیہ وسلم پر منتظر رہا کرتے اذہب القیس اخیر تک۔

يَرْفَعِي بَعْدَ الرُّكُوعِ (( أَذْهَبِ النَّاسَ رَبِّ النَّاسِ  
بِعَذِّكَ الشَّقَاءُ لَا كَفَّيْ لَكَ إِلَّا أَنْتَ ))

۵۷۱۳- ترجمہ ویسویہ مکتبہ گزرا

٥٧١٣ - مَن مَشَامَ بِهِذَا الْإِسْتِثْنَاءَ مَثَلُهُ

۵۷۱۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ جب گھر میں کوئی بیمار ہوتا تو اس پر موقوفات (قل اعوذ رب قتلک، قل اعوذ رب افساس) پڑھ کر چھوکتے۔ پھر جب آپ بیمار ہوئے اس بیماری میں جس سے دقت پائی تو میں آپ پر چھوکتی اور آپ ہی کا ہاتھ آپ پر بھرتی کیونکہ آپ کے ہاتھ ہمارے گھر میں میرے ہاتھ سے زیادہ برکت تھی۔

٥٧١٤- عَنْ عَلِيَّةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
سَلَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَرَضَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِهِ  
نَافَسَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ فَلَمَّا مَرَضَ مَرَضُهُ الَّذِي  
مَاتَ فِيهِ جَعَلْتُ أَلْفُ عَلَيْهِ وَأَمْسَحُهُ بِهِ بِنَفْسِي  
لَأَنَّهُ كَانَ أَكْثَمَ نَزَاةٍ مِنْ يَهْيِي وَمِي رَزَاةٍ  
يَحْتَجُّ بِهَا الْغُيُوبُ بِمُعَوَّذَاتِ.

۱۵۷۵- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوئے تو اپنے اوپر معذات پڑھنے اور پھونکنے کا حکم دیا۔ جب بہت بیمار ہوئے تو میں نے دو حق پڑھ کر آپ کو کھانا کھانے پر مجبور کیا۔

٥٧١٥- عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ إِذَا تَشَكَّى فَقَرَأَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَتَهَيَّأَتْ فَلَمَّا شَدَّ وَجَعَهُ كَسَتْ أَقْرَأَ عَلَيْهِ النَّاسُ عَنْهُ يَوْمَ رَجَاءِ يَرَكِيهَا.

۵۷۱- ترجمہ و تفسیر

٥٧١٦- عَنْ أَبِي شِهَابٍ يَرْشِدُ مَالِكًا نَحْوَ  
حَدِيثِهِ وَكَسَنَ فِي حَدِيثِهِ أَخْبَرَهُ مِنْهُمْ رَحْلًا  
يُرْكَبُ إِيَّاهُ فِي حَدِيثِ مَالِكٍ وَفِي حَدِيثِ  
يُونُسَ وَزَادَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدُ الشَّكِيِّ نَقَتْ  
عَلَى نَفْسِهِ بِالْمَعْدُومَاتِ وَمَسَحَ عَنْهُ يَدَهُ.

باب: فطر اور خملہ اور زہر کے لیے منتر کرنا

بَابُ اسْتِحْبَابِ الرُّقِيَّةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ

منتخب ہے

وَالْحُمَةُ وَالنُّطْقَةُ

۵۷۶- اسود سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا منتر کو انہوں نے کہا اجازت دی رسول اللہ ﷺ نے انصار کے ایک گھروالوں کو زہر کے بے منتر کرنے کی (بیسے)

٥٧١٧- عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهَا عَنْ مَرْثِيٍّ فَقَالَتْ رَحِمَهُ رَسُوْلُ اللَّهِ  
 ﷺ لِأَهْلِ بَيْتِهِ مِنْ أَقْبَارِ فِي الرُّقْبَةِ مِنْ كُلِّ

(۱۴۷۰ء) ہذا نوادہ نے کابل، حصار، مہر آباد، گرچو، کھٹا، آہستہ، اور ستہ جے اور چوٹے کے حوالہ پر اطلاع ہے اور منتخب رکھا ہے اس کو بہادر صاحب اور طالبین نے اور حضوں نے چوٹے اور قوس کے کانٹا کیا لیکن مرادوی چوٹے کے جس میں کچھ قوسوں بھی تھیں۔ اور آہستہ چوٹے کے حوالہ پر اطلاع ہے۔

فی حدیث

ماہی یا بچہ کے لیے

۵۷۱۸- ترجمہ دی جواہر گزرد

۵۷۱۸- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَخِصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَأَعْلَى يَتَمُّ مِنْ قَاتِصٍ فِي الرُّمَّةِ مِنَ الْخَيْلِ.

۵۷۱۹- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

۵۷۱۹- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَذُ الشَّكْلَى الْفَالِسَانَ مَعَهُ لَوْ كَانَتْ يَوْمَ قَرْحَةٍ لَوْ مَرَّحَ فَإِنَّ الشَّيْءَ ﷺ يَأْتِيهِ هَكَذَا

جب ہم میں سے کوئی بیمار ہو تا یا اس کو کوئی زخم لگتا تو رسول اللہ

وَوَضَعَ سَيْبَانِ مَسَاةَ مَاذَوْرٍ ثُمَّ رَفَعَهَا (( بِاسْمِ اللَّهِ تَوَيْتُهُ أَوْضِيًا بَوَيْقَةَ بَعْضًا لِيَشْفَى

صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کمر کی انگلی کو زمین پر رکھتے اور فرماتے

(( بِاسْمِ اللَّهِ تَوَيْتُهُ أَوْضِيًا بَوَيْقَةَ بَعْضًا لِيَشْفَى بِهِ سَقِيمًا بَادَنَ رَمًا )) قَالَ لَوْ أَرَى شَيْئًا

بسم اللہ نورۃ اور اس بویقہ بعضنا لیشفی بہ سقیمنا بادن

(( لِيَشْفَى )) وَقَالَ زُهَيْرٌ (( لِيَشْفَى سَقِيمًا ))

رما (یعنی اللہ کے نام سے ہمارے ملک کی مٹی ہم میں سے کسی کی

۵۷۲۰- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْتِيهَا أَنْ تَسْتَرْفِي مِنَ الْعُسَى.

تھوک کے ساتھ اس سے شفا پاوے گا ہمارا ایہ اللہ کے علم

۵۷۲۱- عَنْ مِسْعَرٍ يَهْدَى الْإِسْلَامَ مِنْهُ.

سے)۔

۵۷۲۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِيهَا أَنْ تَسْتَرْفِي مِنَ الْعُسَى.

۵۷۲۰- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو رسول اللہ

۵۷۲۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرُّمَّةِ قَالَ وَخِصَّ فِي الْخَيْلِ وَالْخَيْلِ وَخِصَّ وَخِصَّ.

ﷺ عمر دے سحر کرنے کا نظر سے۔

۵۷۲۴- عَنْ أَنَسِ قَالَ رَخِصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الرُّمَّةِ مِنَ الْخَيْلِ وَالْخَيْلِ وَالْخَيْلِ وَخِصَّ وَخِصَّ وَخِصَّ.

۵۷۲۱- ترجمہ دی جواہر گزرد

۵۷۲۵- عَنْ أَنَسِ قَالَ رَخِصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الرُّمَّةِ مِنَ الْخَيْلِ وَالْخَيْلِ وَالْخَيْلِ وَخِصَّ وَخِصَّ وَخِصَّ.

۵۷۲۲- ترجمہ دی جواہر گزرد

۵۷۲۶- عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَخِصَّ وَخِصَّ وَخِصَّ.

۵۷۲۳- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے منتر کی اہانت ہوئی

۵۷۲۷- عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَخِصَّ وَخِصَّ وَخِصَّ.

زہر اور خلد (ایک بیماری ہے جس میں بخلی میں زخم ہوجاتے ہیں)

۵۷۲۸- عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَخِصَّ وَخِصَّ وَخِصَّ.

اور نظر کے لیے۔

۵۷۲۹- عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَخِصَّ وَخِصَّ وَخِصَّ.

۵۷۲۴- رخصت دی رسول اللہ ﷺ نے منتر کی تکرار اور اُتد

۵۷۳۰- عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَخِصَّ وَخِصَّ وَخِصَّ.

(زہر) اور خلد کے لیے۔

۵۷۳۱- عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَخِصَّ وَخِصَّ وَخِصَّ.

۵۷۲۵- ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت

۵۷۳۲- عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَخِصَّ وَخِصَّ وَخِصَّ.

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکی کو دیکھ کر

۵۷۳۳- عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَخِصَّ وَخِصَّ وَخِصَّ.

میں جس کے منہ پر جھانپاں تھیں آپ نے فرمایا اس کو نظر لگی

۵۷۳۴- عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَخِصَّ وَخِصَّ وَخِصَّ.

ہے اس کے لیے منتر کرو۔

۵۷۳۵- عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَخِصَّ وَخِصَّ وَخِصَّ.

۵۷۲۶- حابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ

۵۷۳۶- عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَخِصَّ وَخِصَّ وَخِصَّ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے اہانت دی ال خرم کے لوگوں کو سائب کے لیے مقرر کرنے کی۔ اور اسامہ بنت جحش سے فرمایا کیا سب سے میں اپنے بھائی کے بچوں کو (یعنی جعفر بن ابی طالبؓ کے لڑکوں کو) دیا یا تمہوں کیا وہ جو کے رہتے ہیں؟ اس نے کہا نہیں ان کو تھر جلدی لگ جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا کوئی مقرر کر۔ میں نے ایک مقرر آپ کے سامنے پیش کیا آپ نے فرمایا کر۔

۵۷۲۷- چار بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجالت دی سائب کے لیے مقرر کرنے کی بنی عمرو کے لوگوں کو اور ایک شخص کو ہم میں سے چھوٹے کا۔ ہم اس وقت بیٹھے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک شخص بلایا رسول اللہؐ میں مقرر کروں۔ آپ نے فرمایا تم میں سے جو شخص اپنے بھائی کو قاتل نہ پہنچا سکا ہے تو وہ پہنچا دے۔

۵۷۲۸- ترجمہ وی جو اوپر گزرا۔

۵۷۲۹- حضرت چار بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میرا ماموں چھوٹا مقرر کر چکا تھا پھر رسول اللہ ﷺ نے مقرر سے منع کر دیا۔ وہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! آپ نے مقرر کو منع کر دیا اور میں چھوٹا مقرر کرنا ہوں۔ آپ نے فرمایا تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کو قاتل نہ پہنچا سکا ہے پہنچا دے۔

۵۷۳۰- ترجمہ وی جو اوپر گزرا۔

۵۷۳۱- ترجمہ وی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ عمرو بن حزم کے لوگ آئے اور وہ مقرر آپ کو لٹایا آپ نے فرمایا چھو تھامت نہیں۔

عَلَيْهِمَا يَقُولُونَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَزْمٌ فِي رُفْقَةِ الْحَبَشَةِ وَقَالَ الْإِسْمَاعِيلِيُّ بَشْتِ عَمْسِي (( مَا لِي أَرَى اجْتِمَاعَ بَنِي أُمَيَّةٍ )) فَشَارَعَهُ فَنَصَبَهُمُ الْخَبَابَةَ فَلَا تَ وَلَكِنَّ الْغَيْرَ لَسُورَ بَيْنَهُمْ قَالَ (( اَرْجِعْهُمْ )) قَالَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ (( اَرْجِعْهُمْ ))

۵۷۲۷- عَنْ خَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ لَدَعْنَا رَحْلًا بَيْنَ عَقْرَبٍ وَخَبْرٍ خُلُوفٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَحْلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ بَنِي أُمَيَّةٍ أَنْ يَنْفَعُوا أَحَدًا فَلْيَفْعَلْ

۵۷۲۸- عَنْ ابْنِ خُرَيْجٍ يَهْدِي الْإِسْمَاعِيلِيُّ عَمْرَ أَنَّهُ قَالَ فَقَالَ رَحْلٌ مِنْ الْغُفَرِ أَرَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَمْ يَفْعَلْ أَرَأَيْتَ

۵۷۲۹- عَنْ خَابِرٍ قَالَ كَانَ لِي عَمَلٌ لَوْحِي مِنَ الْعَقْرَبِ فَجِئَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لَوْحِي قَالَ فَأَنَّهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ نَهَيْتَ عَنْ لَوْحِي وَإِنَّا لَرُفْقَى مِنَ الْعَقْرَبِ فَقَالَ (( مِنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَحَدٌ أَنْ يَنْفَعَ أَحَدًا فَلْيَفْعَلْ ))

۵۷۳۰- عَنْ الْغَمْصِيِّ يَهْدِي الْإِسْمَاعِيلِيُّ جَلَّةً

۵۷۳۱- عَنْ خَابِرٍ قَالَ لَهِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لَوْحِي فَجَلَّةٌ أَنْ عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ بَانِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ كَانَتْ جَلَّةً وَرُفْقَةً لَوْحِي بَيْنَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَإِنَّكَ نَهَيْتَ عَنْ لَوْحِي قَالَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ (( مَا أَرَى نَامَتَ



مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَنْفَعَ أَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ»۔

۵۷۳۲- عوف بن مالک اٹھنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم جاہلیت کے زمانے میں منتر کیا کرتے تھے ہم نے کہا یا رسول اللہ ﷺ: آپ کیا فرماتے ہیں اس میں؟ آپ نے فرمایا اپنے منتروں کو میرے سامنے پیش کرو، کچھ قیامت نہیں منتر میں اگر اس میں شرک کا مضمون نہ ہو۔

۵۷۳۲- عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَرْتِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَوْلًا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ تَرَى فِي ذَلِكَ فَقَالَ ((اغْرَضُوا عَلَيَّ دُفَاتِكُمْ لَا يَأْمُرُ بِالْمُؤْمِنِ مَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ شَرٌّ))۔

باب: قرآن یا دعا سے منتر کر کے اس پر اجرت لینا درست ہے

بَابُ جَوَازِ اخْذِ الْمَاجِرَةِ عَلَى الرُّقْعَةِ بِالْقُرْآنِ وَالْأَذْكَارِ

۵۷۳۳- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ اصحاب رسول اللہ ﷺ کاٹلو، فی سفر مَعْرُوءَ بَحْرِيٍّ مِنْ أَهْلِ الْعَرَبِ فَاثْنَانِ فَوَضَعُوهُمَا فَلَمْ يَصِفُوهُمَا فَقَالُوا لَهُمْ هَلْ بَيْنَكُمْ رَاقٍ مَاتَ سَيِّدُ الْحَيِّ لِيَبِيعَ لَوْ مَسَّتْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ نَعَمْ فَإِذَا رَفَعَهُ بِمَاقِدِ الْكِتَابِ قَرَأَ الرَّجُلُ مَا عَطَى فَعَلِمَا مِنْ عَمِ قَاتِي أَنْ تَسْلَمَا وَقَالَ حَتَّى أَذْكَرَ ذَلِكَ لِلنَّسِي ﷺ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّ مَا رَفَعْتِ بِمَا مَاقِدِ الْكِتَابِ عَسَيْتِ وَقَالَ ((وَمَا أَذْرَاكُ أَتَاهَا وَفِيهَا ثُمَّ قَالَ خُذُوا مِنْهُمْ وَاصْرِفُوا بِهَا مِنْهُمْ مَعَكُمْ))۔

۵۷۳۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ رَفَعَهُ مَاقِدِ الْكِتَابِ عَسَيْتِ وَقَالَ ((وَمَا أَذْرَاكُ أَتَاهَا وَفِيهَا ثُمَّ قَالَ خُذُوا مِنْهُمْ وَاصْرِفُوا بِهَا مِنْهُمْ مَعَكُمْ))۔

۵۷۳۵- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم ایک منزل میں اترے کہ ایک عورت آئی اور کہنے لگی اس قبیلہ کے

۵۷۳۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانُوا فِي سَفَرٍ مَعْرُوءَ بَحْرِيٍّ مِنْ أَهْلِ الْعَرَبِ فَاثْنَانِ فَوَضَعُوهُمَا فَلَمْ يَصِفُوهُمَا فَقَالُوا لَهُمْ هَلْ بَيْنَكُمْ رَاقٍ مَاتَ سَيِّدُ الْحَيِّ لِيَبِيعَ لَوْ مَسَّتْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ نَعَمْ فَإِذَا رَفَعَهُ بِمَاقِدِ الْكِتَابِ قَرَأَ الرَّجُلُ مَا عَطَى فَعَلِمَا مِنْ عَمِ قَاتِي أَنْ تَسْلَمَا وَقَالَ حَتَّى أَذْكَرَ ذَلِكَ لِلنَّسِي ﷺ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّ مَا رَفَعْتِ بِمَا مَاقِدِ الْكِتَابِ عَسَيْتِ وَقَالَ ((وَمَا أَذْرَاكُ أَتَاهَا وَفِيهَا ثُمَّ قَالَ خُذُوا مِنْهُمْ وَاصْرِفُوا بِهَا مِنْهُمْ مَعَكُمْ))۔

۵۷۳۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ رَفَعَهُ مَاقِدِ الْكِتَابِ عَسَيْتِ وَقَالَ ((وَمَا أَذْرَاكُ أَتَاهَا وَفِيهَا ثُمَّ قَالَ خُذُوا مِنْهُمْ وَاصْرِفُوا بِهَا مِنْهُمْ مَعَكُمْ))۔

۵۷۳۵- أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ رَفَعَهُ مَاقِدِ الْكِتَابِ عَسَيْتِ وَقَالَ ((وَمَا أَذْرَاكُ أَتَاهَا وَفِيهَا ثُمَّ قَالَ خُذُوا مِنْهُمْ وَاصْرِفُوا بِهَا مِنْهُمْ مَعَكُمْ))۔

۵۷۳۵- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم ایک منزل میں اترے کہ ایک عورت آئی اور کہنے لگی اس قبیلہ کے

۵۷۳۵- أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ رَفَعَهُ مَاقِدِ الْكِتَابِ عَسَيْتِ وَقَالَ ((وَمَا أَذْرَاكُ أَتَاهَا وَفِيهَا ثُمَّ قَالَ خُذُوا مِنْهُمْ وَاصْرِفُوا بِهَا مِنْهُمْ مَعَكُمْ))۔

لَحْنٌ سَلِيمٌ تَدْرُغُ فَنَهْلُ يَكْنَمُ مِنْ رَأْيِ قَدَامٍ مَعَهَا  
رَحْلٌ مِمَّا مَاتَ كَمَا نَعْلُهُ نَحْسِينَ رَمَّةً فَرَقَاهُ بِلَا نَحْه  
لَكِنْ سَمِ مَرَّةً فَاغْلُوهُ عَنَّا وَسَقَرْنَا لَنَا قَلْبًا  
أَكْسَبَتْ نَحْسِينَ رَمَّةً فَهَذَا مَا وَفَّقَهُ بِنَا بِلَا نَحْه  
الْكَتَابِ قَالَ قُلْتُ لِمَا نَعْرُكُهَا حَسْرَتِي نَائِي  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا النَّبِيَّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ (( مَا  
كَانَ يَذَرِيهِ أَهْلُهَا رَمَّةً أَفْسَبُوا وَاصْبِرُوا لِي  
بِسَهْمٍ مَعَكُمْ ))

۵۷۳۶- عَنْ جِهَادٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ عَنِ النَّبِيِّ  
قَالَ قَدَامٌ مَعَهَا رَحْلٌ مِمَّا مَاتَ كَمَا تَابَهُ رَمَّةً

سرور کو (ساپ) یا پھونے والا ہے تم میں سے کوئی مسخر جانتا ہے؟  
ایک شخص ہم میں سے اٹھ کھڑا ہوا جس کو ہم نہیں سمجھتے تھے کہ وہ  
اچھی طرح مسخر جانتا ہے پھر اس نے مسخر کیا سورۃ فاتحہ کا وہ اچھا  
ہو گیا کہ لوگوں نے اس کو بکریاں دیں اور ہم کو درد نہ پہنچا ہم نے  
کہا کیا تم کوئی اچھا مسخر جانتے تھے؟ وہ بولا میں نے تو سورۃ فاتحہ  
کا مسخر کیا ہے۔ میں نے کہا ان بکریوں کو مت بلاؤ یہاں سے جب  
تک ہم رسول اللہ کے پاس نہ جائیں۔ پھر ہم آپ کے پاس گئے اور بیان  
کیا یہ قصہ آپ نے فرمایا اس کو کیسے معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ مسخر  
ہے۔ ہاں ان بکریوں کو اور اپنے ساتھ ایک حصہ میرا بھی لگاؤ۔

۵۷۳۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ عورت کے  
ساتھ ہم میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا جس کو ہم نہیں ڈھیل  
کرتے تھے کہ مسخر آتا ہے۔

باب: دعا کے وقت اپنا ہاتھ درد کے

مقام پر رکھنا

۵۷۳۷- عثمان بن ابی العاص ثقفی سے روایت ہے انہوں نے  
فکر کیا رسول اللہ ﷺ سے ایک درد کا اپنے بدن میں جو پیدا ہو گیا  
ہے جب سے وہ مسلمان ہوئے۔ آپ نے فرمایا تم اپنا ہاتھ درد کی  
جگہ پر رکھو اور کہو بسم اللہ تین بار اس کے بعد سات بار یہ کہو  
اعوذ باللہ وقلوبہ من شر ما اجعد و احاذر یقین میں پناہ لگتا  
ہوں اللہ تعالیٰ کی اس چیز کی برائی سے جس کو پناہ مانگوں میں اور جس  
سے ڈرتا ہوں۔

باب: استیجاب و وضع یدہ علی موضع

الآلم مع الدعاء

۵۷۳۷- عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْأَعْصِ الثَّقَفِيِّ  
أَنَّهُ شَكَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
رُخْفًا بِحِدَّةٍ فِي حَنْتِهِ مُنْذُ كَلِمَةٍ فَقَالَ لَهُ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( ضَعْ  
يَدَكَ عَلَى الْيَدِ نَأْلَمُ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِاسْمِ  
اللَّهِ ثَلَاثًا وَقُلْ مِائَةً أَعُوذُ بِاللَّهِ وَقُلْ لِي مِنْ  
مِنْ شَرِّ مَا أَجْعِدُ وَأَحَافِزِدُ ))

ہر قول سے دو بار وہ طہر کے نزدیک انعم قرآن کی اجرت لےتا ہے البتہ مسخر کی درست ہے۔ اور یہ ہر آپ نے فرمایا کہ ہر حصہ میرا بھی لگاؤ  
لگے خوش کرنے کے لیے فرمایا جیسے مسخر کی حد میں گزرا اور وہ بکریاں سب مسخر ہونے والے کا حق تھیں لیکن آپ نے ہر حصہ اور مرد و عورت  
ساتھوں کا حصہ اس میں کر دیا۔

بَابُ التَّغَوُّدِ مِنَ الشَّيْطَانِ الْمُوَسَّسَةِ فِي الصَّلَاةِ

۵۷۳۸- عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ أَنَّهُ عَثَمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا رَسُوْلَ لَكُمْ إِلَّا الشَّيْطَانُ قَدْ خَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَتَهَنُّؤِي بَيْنَهَا عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( ذَاكَ شَيْطَانٌ يَقَالُ لَكَ خَيْرٌ فَاذْهَبْ فَادْفَعْهُ فَتَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْهُ وَتَهْتَمِلُ عَلَى بَسَائِكَ فَلَا تَأْتِي قَالَ فَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْنَبَ اللَّهُ عَلَيَّ

۵۷۳۹- عَنْ عَثَمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَا رَسُوْلَ لَكُمْ إِلَّا الشَّيْطَانُ قَدْ خَالَ بَيْنِي وَبَيْنَ صَلَاتِي وَتَهَنُّؤِي بَيْنَهَا عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( ذَاكَ شَيْطَانٌ يَقَالُ لَكَ خَيْرٌ فَاذْهَبْ فَادْفَعْهُ فَتَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْهُ وَتَهْتَمِلُ عَلَى بَسَائِكَ فَلَا تَأْتِي قَالَ فَعَلْتُ ذَلِكَ فَأَذْنَبَ اللَّهُ عَلَيَّ

۵۷۴۰- عَنْ عَثَمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ التَّغَوُّدُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ثُمَّ ذَكَرَ بَعْضَ حَدِيثِهِمْ

بَابُ لِكُلِّ دَاوَاءٍ دَوَاءٌ وَاسْتِخْبَابُ التَّهَنُّؤِ

۵۷۴۱- عَنْ حَازِمٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ (( لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِيبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ يَازُنُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ))

۵۷۴۲- عَنْ حَازِمٍ بْنِ عَدِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تَرْجُحْ حَتَّى تَخْتَصِمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (( إِنَّا فِيهِ شِفَاءٌ ))

باب: وسوسہ کے شیطان سے پہلے نماز میں

۵۷۳۸- ابو العلاء سے روایت ہے کہ عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! شیطان میری نماز میں حائل ہو گیا اور مجھ کو قرآن بھلا دیتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس شیطان کا نام، خُزْب ہے جب تجھے اس شیطان کا اثر معلوم ہو تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ اس سے اور ہائیں طرف تین بار تھوک (نماز کے اندر ہی) عثمان نے کہا میں نے ایسا ہی کیا پھر اللہ تعالیٰ نے اس شیطان کو مجھ سے دور کر دیا۔

۵۷۳۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۴۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: ہر بیماری کی ایک دوا ہے اور دوا کرنا مستحب ہے

۵۷۴۱- حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر بیماری کی ایک دوا ہے جب دوا پکڑ لیتی ہے تو اللہ کے حکم سے شفا ہو جاتی ہے۔

۵۷۴۲- حازم بن عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے عیادت کی موقع کی پھر کہنا میں نہیں ٹھہروں گا جب تک تم چھٹی نہ لگاؤ۔ کیونکہ میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے اس میں شفا ہے۔

(۵۷۴۱) ہذا قویٰ حدیث میں اشارہ ہے کہ دوا کرنا مستحب ہے اور یہی مذہب ہے ہمارے اصحاب اور جہاد سلف کا اور اکثر خلف کا اور یہ حدیث اصل ہے علم طب کی اور دلیل ہے طب کے جوڑ کی اور اس میں رو ہے ان صاحب مولیٰ کا اور اللہ ﷻ کرتے ہیں اور کچھ جہاد جہاد قہر سے ہے تو دوا کی کیا حاجت ہے۔ اور علماء کی دلیل یہ حدیث ہے وہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ عل اللہ ہے اور دوا کرنا یہ بھی قدر ہے اور یہ ایسا ہے جیسے دوا کا حکم ہو اور کاروں سے لڑنے کا حکم ہمارے کا اپنے تئیں ہمارے کا اہل اہل نہیں بدلتی نہ مقلد میں تقدیم و تاخیر ہوتی ہے اور جو مقلد میں ہے وہ ضرور ہمارے والا ہے۔ اگلی

۵۷۴۳- عَنْ غَاثِمِ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ  
 حَامِلًا حَامِلًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ فِي لَيْلَةٍ وَرَحِلًا  
 بِشَيْئٍ شَرِيفٍ يَوْمَ نَزَلْنَا لَقَاءَ مَا نَشْكِي  
 قَالَ حَرَّاجٌ بِي قَدْ شَقَّ عَلَيَّ قَتْلُكَ يَا غَثَامُ هَيْ  
 بِحَسْبِكَ مَعَالِئُهُ مَا ضَعُفَ بِالْحَقِّ مَا أَمَا عِنْدَ  
 اللَّهِ قَالَ لَرُبِّكَ أَنْ أَعْلَفَ بِهِوْ مِنْحَتًا قَالَ وَكَفَى  
 بِإِلَافَتِهِ لِيُصِيبَنِي لَوْ يُصِيبُنِي النَّوْتُ فَوَدِدْتُ  
 رَبِّي عَلَى فَنَاءِ رَأْيِ نِسْوَةٍ مِنْ ذَلِكَ قَالَ بَنِي  
 سَمْعَتٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 نَعُوذُ (( إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ مِنْ أَدْوِيَتِكُمْ عَيْزٌ  
 فَهِيَ شَرْطَةٌ بِحَقِّهِمْ لَوْ شَرِبَتْ مِنْ غَسَلٍ أَوْ  
 لَذَعَةٍ بَلَوِ )) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ (( وَمَا أَحْبَبُ أَنْ أَتَخَوَّرَ )) قَالَ فَخَذَّ  
 بِحَقِّهِمْ فَنَزَلَتْ عَنْهُ مَا بَحَثُ

۵۷۴۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُمَا اسْتَفَادَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
 وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَأَمَرَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
 وَسَلَّمَ أَبَا طَلْحَةَ أَنْ يَخْلُصَهَا قَالَ خَبِثَتْ أَنْفُ قَالَ  
 كَانَ أَحَبَّهَا مِنْ حُرِّ صَاعَةِ لَوْ غَدَا لَمْ يَخْلُصْ

۵۷۴۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُمَا اسْتَفَادَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
 وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَأَمَرَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
 وَسَلَّمَ أَبَا طَلْحَةَ أَنْ يَخْلُصَهَا قَالَ خَبِثَتْ أَنْفُ قَالَ  
 كَانَ أَحَبَّهَا مِنْ حُرِّ صَاعَةِ لَوْ غَدَا لَمْ يَخْلُصْ

۵۷۴۳- غاصم بن غزوان سے روایت ہے جابر بن عبد اللہ  
 السدائی ہمارے گھر میں آئے اور ایک شخص کو شکوہ تھا زخم کا (یعنی  
 قرحہ پر گیا تھا) جابر نے پوچھا تھو کو کیا دکھاتے ہے؟ وہ بولا ایک  
 قرحہ ہو گیا ہے جو نہایت سخت ہے مجھ پر۔ جابر نے کہا بے غلام  
 ایک بچے لگائے والے کو لے کر آیا۔ دو بولا بچے والے کا کیا کام  
 ہے؟ جابر نے کہا میں اس زخم پر چھٹا لگانا چاہتا ہوں۔ وہ بولا قسم  
 خدا کی کہیں مجھ کو ستاویں گی اور کچرا لگے گا تو تکلیف ہوگی مجھ کو  
 اور سخت گزرے گا مجھ پر۔ جب جابر نے دیکھا کہ اس کو رنج ہوتا  
 ہے بچے لگانے سے تو کہا میں نے شاہ رسول اللہ ﷺ سے آپ  
 فرماتے تھے اگر تہمداری دواؤں میں کوئی بھڑ دوا ہے تو میں ہی  
 دوائیں ہیں ایک تو چھٹا دوسرے شہد کا ایک گھونٹ، تیسرے  
 انگارے جلائے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں داغ لینا بھڑ  
 نہیں جانتا۔ راوی نے کہا پھر بچے لگائے والد آیا اور بچے لگائے اس  
 کو تو اس کی بیماری جاتی رہی۔

۵۷۴۴- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے  
 انہوں نے اجازت چاہی رسول اللہ ﷺ سے بچے لگانے کی۔ آپ  
 نے حکم دیا ابو طیبہ کو ان کے بچے لگانے کا۔ راوی نے کہا ابو طیبہ  
 ام سلمہ کے رضاعی بھائی تھے یا تابع لڑکے تھے (جن سے پردہ  
 ضروری نہیں اور ضرورت کے وقت دھ کے لیے انجمنی شخص بھی  
 لگاسکا ہے اگر عورت بلا کاندھے)۔

۵۷۴۵- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے  
 علی بن کعب کے پاس چالاک نکیم کو بھیجا جس نے ایک رگ کافی  
 (یعنی فصولی) پھر داغ دیا اس پر۔

(۵۷۴۳) وہ روایت ہے کہ اس حدیث میں نہایت عمدہ ہے کیونکہ امراض استوائیہ موی ہوتی ہیں یا صفری یا سوداوی یا لیمی۔ اگر موی  
 ہیں تو ان کا علاج بچے سے بھر کوئی نہیں اور اگر گرمی کے مرض ہیں تو ان کا علاج مسکس ہے اور شہد عمدہ مسکس ہے اور داغ لینا بھڑ ملانے سے  
 جب دوا کوئی دواست ناکام نہ ہو۔ اسی مختصراً



۵۷۵۶- عَنْ جِشَامِ بْنِ زَيْدٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ

۵۷۵۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزر کر

۵۷۵۷- سَمِعْتُ أَسْمَاءَ كَانَتْ تُؤْتِي بِالْمَرْءِ

۵۷۵۷- اسماء کے پاس جب کوئی بخار والی عورت لائی جاتی تو وہ

الْمَوْفُورَ مَقْدَعُو بِالْمَاءِ قَصَصَهُ فِي حَيْضِهَا

پانی منگوا میں ہوا اس کے گریبان میں ڈالتیں اور کہتیں کہ رسول

وَتَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( اَبْرِؤْذُوهَا

اللہ نے فرمایا ٹھنڈا کرو اس کو پانی سے اور فرمایا کہ بخار جہنم کی سخت

بِالْمَاءِ )) وَقَالَ إِنَّمَا مِنْ قَبْلِ جَهَنَّمَ

گرمی سے بہا ہے۔

۵۷۵۸- عَنْ جِشَامِ بْنِ زَيْدٍ الْأَسَدِيِّ وَكَانَ حَدِيثُ

۵۷۵۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزر کر

الرَّبِّ لَقَدْ صَبَّحَتْ أَمَاءٌ ضَبًّا وَتَمِنَ حَيْضُهَا وَلَمْ

۵۷۵۹- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا

يَذْكُرُ فِي حَدِيثِ أَبِي أَسْمَاءَ (( إِنَّمَا مِنْ

رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے بخار جہنم کے جوش مارنے

قَبْلِ )) حَيْضُهَا قَالَ أَبُو أَسْمَاءَ قَالَ يُزْعِجُهُمْ حَدَّثَنَا

سے بہا ہے تو اس کو ٹھنڈا کر دینی ہے۔

أَفْحَسُ بْنُ يَسْرٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَسْمَاءَ بِهَذَا الْإِسْلَامِ.

۵۷۵۹- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۵۷۶۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزر کر۔

قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (( إِنَّمَا

الْخُمَى قَوْزٌ مِنْ جَهَنَّمَ فَأَبْرِؤْذُوهَا بِالْمَاءِ ))

۵۷۶۰- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (( الْخُمَى مِنْ قَوْزِ جَهَنَّمَ

فَأَبْرِؤْذُوهَا عَنْكُمْ بِالْمَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ )) أَبُو بَكْرٍ

(( عَنْكُمْ )) وَقَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

بَابُ تَكْرَاهِي الشَّوَابِي بِاللَّدْوِدِ

باب: منہ میں دوادوالنے کی کراہت کا بیان

۵۷۶۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ

۵۷۶۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

لَدَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ام نے رسول اللہ ﷺ کے منہ میں دوادوالی آپ کی بیماری میں۔

(۵۷۶۰) ہاں غوری رحمہ اللہ علیہ نے کہا اس حدیث پر بعض فہم اعتراض کرتے ہیں کہ بخار میں ٹھنڈے پانی سے ٹھنڈا مسخر ہے کیونکہ وہ مسلمات کو بخار کرے اور حرارت اندرونی کو زیادہ کرتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نبی کے کاظم میں (وہ لکھ پانی سے ٹھنڈا کر کے کلاہ روہ گلے سے لٹکا دینی چاہئے) سے یہ بات چاہی ہو سکتی ہے۔ اور انہی متفق ہیں اس امر پر کہ مسخر وہی بخار میں ٹھنڈا پانی یا تالکہ برف کھانا وغیرہ ہے۔ مگر جو کہتا ہے کہ اتنی حد بخار میں لگام نہ لگائے کہ برف برف اور ٹھنڈے پانی کے ٹکڑے کھلا دیں۔ ڈاکٹر رحمہ اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ ایسے بخار میں برف نہایت مفید پتی ہے کیا معنی کہ برف کے ٹکڑے جوں جوں بخار کے متعلق ہے اترتے ہیں اس کو تسکین دیتی جاتی ہے۔ اس صورت میں لکھ دال کا اعتراض بڑی چہالت ہے اور اس سے معلوم ہوا ہے کہ وہ خود غیب سے ہوا تھا۔

مرسہ فاشار ان لا تلثوني قلتنا كراهية  
فترهني لذركه قلت لاقى قال (( لا يثنى لحد  
منكم انا لئلا غير الغيب فانه لم يشهدكم ))

آپ نے اشارہ سے فرمایا میرے منہ میں دوامت والو ہم لوگوں  
نے آپس میں کہا آپ بیماری کی وجہ سے دوا سے نقرت کرتے ہیں  
(تو اس پر عمل کرنا ضروری نہیں) جب آپ کو جوش آیا تو آپ  
نے فرمایا تم سب کے منہ میں دو اذالہ چاہو سوا عیاش کے کہ وہ  
یہاں موجود نہ تھے (یہ سزاوی آپ نے ان لوگوں کو جنہوں نے  
آپ کا حکم نہ مانا)۔

۵۷۶۲- عن اُم قیس بنت محض بنی غنہ  
عکاشۃ بن محض قالت دخلت بانی لہ غنی  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یأکل  
الطعام قال علیہ السلام ہذا ہذا فرسہ

۵۷۶۲- ام قیس بنت حصن سے روایت ہے جو عکاش کی بہن  
تھیں انہوں نے کہا میں اپنے ایک بچے کو رسول اللہ کے پاس لے  
گئی جس نے ابھی کھانا نہیں کھایا تھا اس نے آپ پر پیچہ باندھ دیا۔  
آپ نے پانی منگوا کر اس جگہ پر چھڑک دیا۔

۵۷۶۳- قالت ودخلت علیہ بانی لہ قد  
أعانت علیہ من العذرة فقال (( عذمتہ تظہرون  
اولادکم ہذا العذرة علیکم ہذا العذرة  
الہندی فان فیہ مینعہ اشییہ جینہ ذات  
الجنب یسقط من العذرة ویلذ من ذات  
الجنب ))

۵۷۶۳- (امر قیس نے کہا) میں ایک بچے کو آپ کے پاس لے گئی  
جس کے تالو کو میں نے دیا تھا (القی سے) مگر وہ کی بیماری میں (مذہرہ  
حلق کا درم ہے) کہ آپ نے فرمایا کیوں تالو اور حلق پانی بواجی اولاد  
کا اس گھائی سے لازم کرلو عود ہندی (کوت) کو اس میں سات  
بیاروں کی صفائے ایک پیل کی بیماری کی (یا نخری) اور اس کی ناس  
نذر کو منفع سے اور ذات الجنب میں اس کا نہ لگاتا تو مضر ہوتا ہے۔

۵۷۶۴- عن اُم قیس بنت محض وکانت  
من الشہاجیر کس الاول الثانی ما بین رسول اللہ  
ﷺ وھي احدث عکاشۃ بن محض بنی غنہ  
أشد من حرمۃ قال شمر بنی انہا قالت رسول  
اللہ ﷺ بانی لہا تم یبلغ ان یأکل الطعام وقد

۵۷۶۳- ام قیس بنت حصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ  
مہاجرہ تھیں جو حلق میں سے تھیں جنہوں نے رسول اللہ صلی  
اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور عکاش کی بہن تھیں رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اپنا ایک بچہ لے کر جس نے امحج  
نہیں کھایا تھا اور مذہرہ کی بیماری سے انہوں نے اس کا حلق دیا تھا۔

(۵۷۶۳) جو عود ہندی کو عربی میں قلعہ کہتے ہیں اور ہند میں یہ ایک نہایت مفید دوا ہے۔ مگر الجوار میں ہے کہ وہ حیر سے درجہ میں گرم  
اور خشک ہے ذم کو خشک کرتا ہے چڑکنے سے اور سردیوں کو اس کا صفہ نہ نکھڑتا ہے اور ضعف مضرہ اور جگر کو مضع ہے۔ قوی نے کہا جس  
لوگوں نے ذات الجنب میں قلعہ سے لے کر ان کا قول باطل ہے کیونکہ قدیم طبیب یہ کہتے ہیں کہ باطنی ذات الجنب میں قلعہ مفید ہے اور  
یہ بھی کہتے ہیں کہ قلعہ دوسرے جملہ بیماریوں کا اور درد کر کے زہر کے اثر کو اور بڑھا دیتا ہے ثبوت کو اور گرم کو قتل کر دیتا ہے اور کھردرانہ کا بھی  
قابل ہے جب شہدیں طارک استعمال کیا جائے اور چھ نہیں کھود کر دیتا ہے اور سراسر کے بہت سے فائدے ہیں۔ انھی مختصراً

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیوں اپنی اولاد کو تکلیف دیتی ہو تاؤ دو ہائے اور چھانے سے (انگلی یا ٹھکڑی سے یا گھیر لی سے چرہ کے) تم عود بھری یعنی قسط کو لازم کرو اس میں سات پیاروں کا علاج ہے۔ ایک ان میں سے ذات الجنب بھی ہے۔

أُطْلِفَ عَلَيْهِ مِنَ الْغَدَاةِ قَالَ يُوسُفُ أَطْلَفْتُ غَمَزْتُ فَمِنْ سَحَابٍ أَنْ يَكُونَ بِهِ غُدْرَةٌ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَلَامَةُ تَنْحَرُونَ أَوْلَادَكُمْ بِهَذَا الْإِعْلَاقِ عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْغُدْرَةِ الْيَهُدِيُّ يَقْبِي بِهِ الْكُفْسُ فَإِنْ فِيهِ سِتْرَةٌ أَطْلِفِي مِنْهَا ذَاتَ الْجَنْبِ)).

۵۷۶۵- عید اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا ام قیس نے مجھ سے بیان کیا کہ اس کے بچے نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں چوٹ مار کر دیا آپ نے پانی منگو لیا اور اپنے کپڑے پر چھڑک دیا اور اس کو صحت بخشا۔

۵۷۶۵- قَالَ غَيْثُ اللَّهِ وَأَحْمَرُ شَيْءٍ أَنْ تَلْبَسَا ذَلِكَ فَإِنْ فِي خَطْمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدْعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَصَصْهُ عَلَى نَوْبِهِ وَلَمْ يَعْصِفْهُ عُسْدًا.

۵۷۶۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کالے دانے میں شفا ہے ہر بیماری کی سوا موت کے اور کالے دانے سے مراد کھوٹی ہے۔

۵۷۶۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنْ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا السَّامَ وَالسَّامَ)) ((الْمَوْتُ وَالْحَبَّةُ السَّوْدَاءُ الشَّوْبِيرُ)).

۵۷۶۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے نیک اس حدیث میں کھوٹی کا ذکر نہیں صرف کالا دانہ بیان ہوا ہے۔

۵۷۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ شَيْبَةَ بْنِ سُلَيْمٍ حَدِيثَ عُقَيْلٍ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ سَعِيدٍ وَتُوسِ بْنِ سَعِيدِ السَّوْدَاءُ وَلَمْ يَقُلِ الشَّوْبِيرُ.

۵۷۶۸- ترجمہ وہی ہوا وہی گزرا۔

۵۷۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ دَاءٍ إِلَّا فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ مِنْهُ شِفَاءٌ إِلَّا السَّامَ)).

باب: تھیند کا بیان جو مریض کے دل کو خوش کرتا ہے

باب: التَّيْنَةُ مِنْجَةٌ لِقَوْلِ الْمُرِيضِ

۵۷۶۹- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب ان کے گھر میں کوئی مریض تھا تو عود میں سے جو تھیں بھر چلی جاتیں صرف ان کے گھر والے اور خاص لوگ رہ جاتے اس وقت وہ حکم

۵۷۶۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ شَيْبَةَ أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا كَانَ الْمَرِيضُ مِنْ أَهْلِهَا فَاسْتَمَعَ لِلْيَلَّةِ الشَّيْءَ ثُمَّ تَقَرَّرْنَ بِهَا أَطْلَفَا

(۵۷۶۹) کہ ٹوٹی لے کہیں ٹھیک ہے اور لٹھے کہتے ہیں والی مروی ہے اور بعضوں نے کہا علم مروی ہے۔ کھوٹی کی تعریف علماء نے بھی بہت کی ہے اور یہ شک وہ تمام پیاروں میں جو چڑی اور بھی ہوں کہ کھوٹی کا حکم کھوٹی ہے اور جب کے کیزوں کو دالتی ہے۔ ٹوٹی لے کہ اس حدیث میں تمام پیاروں سے مروی کی یاد رکھیں۔



وَأَحْمَسَهَا أَنْزَلْتُ بِمُرَّتِي مِنْ تَلْيِيزٍ قَطَعْتُ ثُمَّ  
بَنَعْتُ رِيْدًا فَصَنَعْتُ التَّلْيِيزَ عَلَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ كُلُّنَا  
مِنَهَا فَبَنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ يَقُولُ التَّلْيِيزَةُ مُجَبَّةٌ لِقَوْلِ الْفَرَسِ  
تَلْعِبُ بَعْضُ الْحَوَادِثِ.

کرتیں ایک باغی کاغذ کے (تلیونہ ۲) پر جو ہی یا آنے کا کچی اس میں شہد بھی ملتا ہے (پھر دو پکنا اس کے بعد شریہ تیار ہوتا (روٹی اور شوربا) اور تلیونہ کو اس پر ذالی جیتیں پھر دو کیتیں عورتوں سے کھاؤں کا کیونکہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے کہ تلیونہ بیلہ کے دل کو خوش کرتا ہے اور اس کے پینے سے کچھ دین گھٹ جاتا ہے۔

٥٧٧- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنْ أَحْبَبَ اسْتَطْلَقَ نَهْلَهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اسْتَفْهِمُوا عَسَاءَ عَسَاءَ ثُمَّ جَاءَهُ قَتَادَةُ بِمَنْ سَمِعَهُ عَسَاءَ قَسَمَ بِنُفْسِهِ إِنْ اسْتَطْلَقَ قَالَ لَهُ ثَلَاثَ حُرُوسٍ ثُمَّ جَاءَهُ الرَّابِعَةُ قَالَ ((اسْتَفْهِمُوا عَسَاءَ)) قَالَ لَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ نُبُوَّةٍ إِنْ اسْتَطْلَقَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ نَفَرًا أَحْبَبَ)) فَسَمِعَهُ قَتَادَةُ

۷۷۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا میرے بھائی کو دوست آرہے ہیں۔ آپ نے فرمایا اس کو شہد بنادے اس نے چا دیا پھر آیا اور کہنے لگا شہد چلائے۔ اور دوست زیادہ ہو گئے آپ نے پھر بھی فرمایا کہ شہد بنادو۔ چوتھی بار وہ آیا اور کہنے لگا میں نے شہد بنایا یہ دوست زیادہ ہو گئے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سچا ہے اور میرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے پھر اس نے شہد بنایا وہ اچھا ہو گیا۔

٥٧٧١- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: «إِنْ أَحْبَبَ عَرَبٌ نَفْسَهُ فَقَدْ أَحَبَّ نَفْسَهُ عَسَلًا» (سُئِلَ عَنْ حُبِّهِ نَفْسَهُ).

۱۷۷۵- ترجمہ دہلی جواہر گزری

بَابُ الطَّاعُونَ وَالطَّيِّبَةِ وَالْكُفَّانَةِ

٥٧٧٢- عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي قُفَايَسٍ، عَنْ

باب: طاعون، بد فالی اور کہانت کا بیان

۵۷۷- عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت

(۱۹۷۰ء) شہد میں ہانک سہت ٹپا ہے۔ خود قرآن مجید  
ہو تو اس کا علاج سہل ہے اور وہ خود سے حاصل ہو تا ہے۔ ا  
موقوف ہو گئے۔ یہ علاج باطل طب کے مطابق ہے اور جس  
مسئلہ اس مقام میں بیان کیا ہوا اس لیے نہیں کہ حدیث کی تفسیر  
ہو یا کہیں جویم طب میں اس کو جو نام اور کافر کہیں گے۔ مگر اگر  
مطلب صحیح بیان کر کے۔ (فوری علاج دوا)

اس کو شفا، للصاص کہا ہے اور خود اگرچہ مصل ہے مگر جب اسہال باری  
 اور اسے شہد پلانے سے دست بردار ہوئے گئے آخر جب بارہ سب نکل گیا تو دست  
 دے کر اس پر اعتراض کیا ہے وہ جاہل اور بے شعور ہے اور ہم نے جو طب کا  
 جو ایک طب کے مسئلہ کی تحدید کی حدیث سے ہوتی ہے اور اگر طب حدیث کو  
 شاید ہے اپنا دعویٰ ثابت کریں تو ہم حدیث کی تاویل کریں گے اور اس کا

(۴۷۷) نو دینی نے کہا طاعون ایک پھوڑا ہے جو کھلی یا بغل یا آنچھ یا اقبیوں بالور تکم بدن میں نمودار ہوتا ہے اور اس کے ساتھ دم اور درد بالور سوزش اور خفقان اور تے لازم ہے۔ طاعون نے کہا ہوا بھی طاعون کہتے ہیں اور ہوا کا ایک عالم مرغا ہے۔ اور مچھ ہے کہ کھ



۵۷۷۳- اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طاعون ایک عذاب کی نشانی ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبروں کو آزمایا پھر جب تم سنو کسی ملک میں طاعون نمودار ہوا تو وہاں مت جاؤ اور جب تم وہاں ہو تو وہاں سے مت بھاگو۔

۵۷۷۴- ترجمہ وحی جو گزرا۔

۵۷۷۵- عامر بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے سعد بن ابی وقاص سے پوچھا طاعون کا اسامہ نے کہا میں بیان کرتا ہوں تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۷۶- ترجمہ وحی جو اوپر گزرا۔

۵۷۷۷- اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بیماری بیماری عذاب ہے جو تم سے پہلے ایک امت کو ہوا تھا پھر روزین میں روک دیا گئی چلا جاتا ہے کبھی پھر آتا ہے سو جو کوئی سنے کس ملک میں طاعون ہے وہاں نہ جاوے اور جب اس کے ملک میں طاعون نمودار ہو تو وہاں سے بھاگے بھی نہیں۔

۵۷۷۸- ترجمہ وحی جو اوپر گزرا۔

۵۷۷۹- صحیب سے روایت ہے ہم مدینہ میں تھے کھوکھر چٹکی کر

۵۷۷۳- عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( الطَّاعُونُ آتَةٌ الْمُرُوحِ الْبَاطِلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ نَافَسًا مِنْ عِبَادِهِ فَإِذَا سَبَّحْتُمْ بِهِ فَلَا تُدْخِلُوا عَلَيْهِ إِذَا وَقَعَ بَارِضٌ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَقْرَؤْا مِنْهُ هَذَا حَدِيثٌ أَفْغَنِي وَفَعَلْتُ نَحْوَهُ ))

۵۷۷۴- عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِنَّ هَذَا الطَّاعُونُ رَجُلٌ سَلَطَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ لَوْ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذَا كَانَ بَارِضٌ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا لِمَرَاةٍ جَنَّةٍ وَإِذَا كَانَ بَارِضٌ فَلَا تَدْخُلُوهَا ))

۵۷۷۵- عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ الطَّاعُونِ فَقَالَ أَسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ رَوَيْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ (( هُوَ عَذَابٌ لَوْ دَخَرَ أَوَّلُ نَبِيٍّ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَوْ نَاسَ كَانُوا قَتَلَتْكُمْ إِذَا سَبَّحْتُمْ بِهِ بَارِضٌ فَلَا تَدْخُلُوهَا عَلَيْهِ وَإِذَا دَخَلَهَا عَلَيْهِمْ فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا لِمَرَاةٍ ))

۵۷۷۶- عَنْ عَمْرِو بْنِ دَعْبَانَ يُسْتَأْذِنُ مِنْ خُرُوجِ نَحْوِ حَدِيثِهِ

۵۷۷۷- عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ (( إِنَّ هَذَا الْمَوْجِعَ لَوْ السَّقَمَ وَجَرَ غَلَبَ بِهِ بَعْضُ النَّفْسِ قَبْلَكُمْ ثُمَّ بَقِيَ بَعْدُ بِالْبَارِضِ فَيَذْهَبُ الْمَرْءُ وَيَأْتِي الْآخَرُ فَمَنْ سَمِعَ بِهِ بَارِضٌ فَلَا يَقْدَمَنَّ عَلَيْهِ وَمَنْ وَقَعَ بَارِضٌ وَهُوَ بِهَا فَلَا يُخْرِجُهُ الْمَرَاةُ مِنْهُ ))

۵۷۷۸- عَنْ الزُّهْرِيِّ يُسْتَأْذِنُ بِوَيْسٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ

۵۷۷۹- عَنْ جَبْرِ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ مَبْعُوثِينَ

کوئہ میں طاعون نمودار ہے تو عطا بن یزید اور اور لوگوں نے مجھ سے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تو کسی ملک میں ہو اور وہاں پر طاعون شروع ہو تو مت بھاگ وہاں سے اور جب تجھ کو خبر پہنچے کسی ملک میں طاعون نمودار ہوئے کی تو وہاں مت جا۔ میں نے کہا یہ حدیث تم نے کس سے سنی؟ انہوں نے کہا عامر بن سعد سے۔ میں ان کے پاس گیا لوگوں نے کہا وہ نہیں ہیں۔ میں ان کے بھائی ابراہیم بن سعد سے ملا ان سے پوچھا انہوں نے کہا میں موجود تھا جب اسامہؓ نے سعد سے حدیث بیان کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے یہ بیماری حذاب ہے یا بقیہ ہے حذاب کا جو اگلے لوگوں کو ہوا تھا پھر جب یہ بیماری کسی ملک میں شروع ہو اور تم وہاں موجود ہو تو وہاں سے مت بھاگ اور جب تم کو خبر پہنچے کہ کسی ملک میں یہ بیماری شروع ہوئی ہے تو وہاں مت جاؤ۔ صحیب نے کہا میں نے ابراہیم سے پوچھا تم نے سنا اسامہؓ کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے سعد سے اور انھوں نے انکار نہیں کیا؟ ابراہیم نے کہا ہاں میں نے سنا۔

۵۷۸۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن اس حدیث میں عطاء بن یزید کا قصہ نہیں ہے۔

۵۷۸۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۷۸۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۷۸۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۷۸۴- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمرؓ شام کی طرف گئے۔ جب سرعہؓ میں پہنچے (سرعہ ایک

اَللّٰهُ الْعَاطُونَ قَدْ وَفَّقَ بِالنُّكُوفِ فَقَالَ لِيْ عَصَدَةُ بِنْتُ يَسَادٍ وَخَيْرَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ (( اِنَّمَا كُنْتُ بِالْأَرْضِ فَوُفِّعَ بَيْنَا فَلَا تَخْرُجْ مِنْهَا وَإِنَّمَا يَنْفَعُكَ أَنَّ مَارِضٍ فَلَا تَدْخُلُهَا )) قَالَ قُلْتُ عَشْرٌ قَالُوا عَنْ عَامِرٍ بِنِ مَسْعَدٍ يُحَدِّثُ بِهِ قَالَ فَأَلَيْتُمْ قَدَّرُوا عَذَابٌ قَالَ فَلَقِيتُ أَبَاهُ إِبْرَاهِيمَ بِنِ مَسْعَدٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ شَهِدْتُ أَسَامَةَ يُحَدِّثُ مَسْعَدًا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( اِنَّ هَذَا الْوَجْعَ وَجَعٌ أَوْ عَذَابٌ أَوْ بَلَاءٌ عَذَابٍ غَدَابٍ بِهِ أَلَامٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ إِذَا كَانَ بِالْأَرْضِ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا مِنْهَا وَإِنَّمَا يَنْفَعُكُمْ أَنَّ مَارِضٍ فَلَا تَدْخُلُوهَا )) قَالَ حَيْثُ قُلْتُ لِإِبْرَاهِيمَ أَلَمْ يَسْمَعْ أَسَامَةُ يُحَدِّثُ مَسْعَدًا وَهُوَ لَا يُكْرِى قَالَ نَعَمْ

۵۷۸۰- عَنْ شُعْبَةَ بْنِ أَبِي الرَّسْدِ هَذَا عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ عَطَاءٍ بِنِ يَسَادٍ فِيْ أَوَّلِ الْحَدِيثِ.

۵۷۸۱- عَنْ إِبْرَاهِيمَ بِنِ مَسْعَدٍ عَنْ شُعْبَةَ بِنِ مَالِكٍ وَخَيْرَةَ بِنِ ثَابِتٍ وَأَسَامَةَ بِنِ زَيْدٍ قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَمْنَعُنِيْ حَتَبُ شُعْبَةَ.

۵۷۸۲- عَنْ إِبْرَاهِيمَ بِنِ مَسْعَدٍ بِنِ أَبِي وَثَّابٍ قَالَ كَانَ أَسَامَةُ بِنِ زَيْدٍ وَسَعْدٌ جَالِسَيْنِ يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَنْخَرُ حَتَبُهُمَا.

۵۷۸۳- عَنْ إِبْرَاهِيمَ بِنِ مَسْعَدٍ بِنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَنْخَرُ حَدِيثُهُمْ

۵۷۸۴- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بِنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا إِذْ عَمَرَ ابْنُ الْخَطَّابِ حَرَجَ إِلَى الشَّامِ

قریب ہے کنارہ چارہ متصل شام کے (توہن سے ملاقات کی اجازت کے لوگوں نے) (ایسا دوسرا وہ شام کے پانچ گھنٹے میں طلوع اور اردن اور دمشق اور حمص اور قسریہ کہ ابو عبیدہ بن الجراح بن ثور بن کے ساتھیوں نے ان سے بیان کیا کہ شام کے ملک میں وہ باوجود ہوئی ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا میرے سامنے جاکو مہاجرین اولین کو (مہاجرین اولین وہ لوگ ہیں جنہوں نے وہ توں قبلہ کی طرف نماز پڑھی کہ انہیں عباسؓ نے کہا میں نے ان کو پایا۔ حضرت عمرؓ نے ان سے مشورہ کیا اور ان سے بیان کیا کہ شام کے ملک میں وہ پانچویں ہے۔ انہوں نے اختلاف کیا۔ بعضوں نے کہا تمہارے ساتھ وہ لوگ ہیں جو انگوں میں باقی رہ گئے ہیں اور اصحاب ہیں رسول اللہؐ کے اور ہم مناسب نہیں سمجھتے ان کو وہاں ملک میں لے جائے۔ حضرت عمرؓ نے کہا اصحاب تم لوگ جاؤ۔ پھر کہا انصار کے لوگوں کو جاؤ۔ میں نے ان کو پایا انہوں نے مشورہ کیا ان سے۔ انصار بھی مہاجرین کی چال چلے اور انہی کی طرح اختلاف کیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا اب تم لوگ جاؤ پھر کہا اب قریش کے بزرگوں کو جاؤ جو صحابہ سے پہلے (داخل کے ساتھ ہی) مسلمان ہوئے ہیں۔ میں نے ان کو پایا ان میں سے دو نے بھی اختلاف نہیں کیا اور سب نے یہی کہا ہے مناسب سمجھتے ہیں کہ آپ لوگوں کو لے کر لوٹ جائیں اور وہاں کے سامنے ان کو نہ بھیجے۔ آخر حضرت عمرؓ نے منادی کر وادی لوگوں میں کہ میں صبح کو لوٹ پر سوار ہوں گا اور وہ یہ لوگوں کا۔ یہ کہ میں صبح لوگ بھی سوار ہوئے۔ ابو عبیدہ بن الجراح نے کہا کیا تقدیر سے بھاگتے ہو؟ حضرت عمرؓ نے کہا کاش یہ بات اور کوئی کہتا یا اگر اور کوئی کہتا تو میں اس کو سزا دیتا اور حضرت عمرؓ براہ راست تھے ان کا خلاف کرنے کو۔ ہاں ہم بھاگتے ہیں اللہ کی تقدیر سے اللہ کی

حَتَّىٰ يَأْتِيَ كَثَرًا بِسَرِّ لَيْلَةٍ لَعَلَّ الْغُلَامَ يُدْعَىٰ  
فَقَبِلَهُ مِنْ أَمْرٍ وَأَصْحَابُهُ فَاغْتَرَبُوا أَنَّهُ  
لَوْنًا قَدْ وَقَعَ بِالشَّامِ قَالَ أَيْ عَاسٍ قَالَ  
عُمَرُ ادْعُ لِي أَمْتَهُمَا جَرِيرَ الْأَوَّلِينَ فَدَعَوْهُمَا  
فَاغْتَرَبَهُمَا وَأَخْبَرَهُمَا أَنَّ هَؤُلَاءِ قَدْ وَقَعَ  
بِالشَّامِ فَاسْتَلَقُوا قَدَّانَ بَعْضُهُمَا قَدْ حَرَّحَتْ  
بِأَمْرٍ وَلَا تَرَىٰ أَنَّ تَرْجِعُ عَنْهُ وَقَدْ بَعْضُهُمَا  
مَعَكَ بَعْضُ النَّاسِ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا تَرَىٰ أَنَّ تَقْبَلُهُمَا  
بِقُلِيِّ هَذَا لَوْنًا قَالَ رَتَبُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ  
ادْعُ لِي الْإِنصَارَ فَدَعَوْهُمَا لَمْ يَأْتِئَا بِأَمْتَهُمَا  
فَسَلَكُوا سَبِيلَ أَمْتَهُمَا جَرِيرَ الْأَوَّلِينَ  
كَأَخْبَارِهِمَا قَالَ رَتَبُوا عَنِّي ثُمَّ قَالَ ادْعُ  
لِي مِنْ كَثَرٍ خَلَفُوا مِنْ مَسِيحَةِ قُرَيْشٍ مِنْ  
مُهَاجِرَةِ الْفَتْحِ فَدَعَوْهُمَا فَلَمْ يَأْتِئَا بِأَمْتِهِمَا  
وَلَا رَجُلَانِ خَلَفُوا لَمْ تَرَىٰ أَنَّ تَرْجِعُ بِالنَّاسِ وَلَا  
تَقْبَلُهُمَا عَلَىٰ هَذَا لَوْنًا فَدَعَا عُمَرُ بِي  
الشَّامِ بِي مُصْبِحٍ عَنِّي ظَهَرَ فَأَصْحَبُوا عَلَيْهِ  
قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْأَخْرَاقِ قُرَيْشًا مِنْ قَبْرِ  
أَمْرٍ قَالَ عُمَرُ لَوْ عَزَّكَ فَالْحَقُّ يَا أبا عُبَيْدَةَ  
وَكَانَ عُمَرُ بِحُكْمِهِ خَلَفَهُ عَمْرُو بْنُ قَبْرِ  
اللَّهُ بِي فَدَعَا اللَّهُ لَوْنًا ثُمَّ كَانَتْ لَنْ بِي  
فَوَلَّيْتُ وَلَوْ لَمْ يَخْلُوتَا إِخْتِلَامًا حَسْبًا  
وَالْأَخْرَاقِي حَسْبًا الْبَسَ بِي وَغَلَبْتُ الْخَصِيَّةَ

(۵۷۸۴) یہاں اس حدیث سے یہ لگا کہ اسے حتی المقدور پر بیڑ کر جاؤ اور قتیلہ و حارہ و تکل اور حطیم کے خلاف نہیں ہے مگر جب یہ آجائے اس وقت میر اور نکوت اور دجالا زم ہے یہ نہ کہے کہ میں نے ان کو کام پایا نہیں کیا اس کی وجہ سے یہ لایا ہوئی۔

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِغَابِرِ اللَّهِ رَمَلًا وَغَتِ الْخَلِيفَةُ وَغَتِهَا  
بِغَابِرِ اللَّهِ قَالَ فَخَاءُ عِنْدَ الرَّحْمَنِ مِنْ غَوْبٍ  
وَكَانَ مُتَكِبًا فِي بَعْضِ سَاحِلِهِ فَقَالَ يَا  
عَبْدِي مِنْ هَذَا عَلِمْنَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( إِذَا مَجِئْتُمْ  
بِهِ بِأَرْضٍ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ  
وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَاقًا مِنْهُ )) قَالَ  
مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي الْعَطَّابِ ثُمَّ انْصَرَفَ.

۵۷۸۵- عَنْ مُعْتَمِرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ حَدِيثِ  
مَنْ لَوْ وَزَّادَ فِي حَدِيثِ مُعْتَمِرٍ قَالَ وَقَالَ لَهُ كَيْفَا  
أَرَأَيْتَ اللَّهُ لَوْ رَغِبَ الْخَلِيفَةُ وَتَوَلَّى الْعَصَا  
أَحْسَنَتْ مُعْتَمِرٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَسِرَ بِذَا قَالَ فَسَارَ  
حَتَّى آتَى الْقُدَيْبَةَ فَقَالَ هَذَا فَجَلَّ لَوْ قَالَ هَذَا  
الْمَعْنَى بِنِ شَاءَ اللَّهُ.

۵۷۸۶- عَنْ ابْنِ أَبِي هَاشِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ  
قَالَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخَارِثِ حَدَّثَنَا وَأَنْتُمْ يَقُولُونَ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

۵۷۸۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رِبْعَةَ ابْنِ  
عَمْرِ حَرَجَ إِلَى الشَّامِ فَلَمَّا حَانَ سَرَعَ فَلَمَّا ابْنُ

نقدہ کی طرف۔ کیا اگر تمہارے پاس لوٹ ہوں اور تم ایک وادی  
میں جاؤ جس کے دو کنارے ہوں ایک کنارہ سرسبز اور شاداب ہو  
اور دوسرا خشک اور خراب ہو اور تم اپنے اونٹوں کو سرسبز اور شاداب  
کنارے میں چرواؤ تو اللہ کی تقدیر سے چرواؤ جو خشک اور خراب میں  
چراگت بھی اللہ کی تقدیر سے چرواؤ (مطلب حضرت کا یہ ہے کہ  
جیسے اس چراگت پر کوئی اثر نہیں ہے بلکہ اس کا فعل قابل  
تعریف کے ہے کہ جانوروں کو آرام دیا یا پانی میں بھی اپنا رستہ  
کا چرانے والا ہوں تو جو ملک اچھا معلوم ہو تا ہے اور ہر نے جاننا ہوں  
اور یہ کام تقدیر کے خلاف نہیں ہے بلکہ میں اللہ پر اطمینان ہے) اسے  
میں عبدالرحمن بن عوف آئے اور وہ کسی کام کو گئے ہوئے تھے  
انہوں نے کہا میرے پاس تو اس مسئلہ کی دلیل موجود ہے میں نے  
رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے جب تم سو کسی ملک میں دبا ہے  
تو وہاں مت جاؤ اور جب تمہارے ملک میں دبا چیلے تو بھاگو بھی  
نہیں۔ یہ سن کر حضرت عمر نے اللہ کا شکر کیا (ابن کی رائے حدیث  
کے موافق قرار پانے پر بھوکھ لڑنے۔

۵۷۸۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ حضرت عمر  
رضی اللہ عنہ نے ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ سے کہا کیا تو مجھتا ہے اگر  
وہ خشک اور خراب قلعہ میں چروائے اور اچھا کنارہ چھوڑ دے تو تو  
اس پر الزام دے گا؟ ابو عبیدہ نے کہا ہر خشک۔ حضرت عمر نے کہا  
چلو بھاؤ چلے یہاں تک کہ مدینہ پہنچے۔ حضرت عمر نے کہا یہ جگہ  
بے پایا منزل ہے اگر نہ اپنا ہے۔

۵۷۸۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۷۸۷- عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے روایت ہے حضرت عمر  
رضی اللہ عنہ شام کی طرف گئے جب سرخس پہنچے ابن کو خبر آئی

شام میں وہاں پہنچے۔ عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم سو کسی ملک میں جا پہنچو تو وہاں ست جاؤ اور جب کسی ملک میں جا پہنچے اور تم وہاں سو تو مت ٹھکرو ہاتھ بھاگ کر۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ لوٹ آئے۔ ابن شہاب نے سالم بن عبد اللہ سے روایت کیا کہ حضرت عمرؓ لوگوں کے ساتھ لوٹے عبدالرحمن بن عوفؓ کی حدیث سن کر۔

باب : بیماری لگ جانا اور بد شکونی اور ہامہ اور صفراء اور نوہ اور غول یہ سب لغوی ہیں اور بیمار کو تندرست کے پاس نہ رکھیں

۵۷۸۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیماری کا لگنا کوئی چیز نہیں اور صفر اور ہامہ کی کوئی اصل نہیں تو ایک گنوار بولا یا رسول اللہ ﷺ ہونٹوں کا کیا حال ہے ریت میں ایسے صاف ہوتے ہیں جیسے کہ ہرن کا پھر ایک خارجی اونٹ آتا ہے اور ان میں جاتا ہے اور سب کو خارجی کر دیتا ہے آپ نے فرمایا پھر پہلے لوٹ کو کس نے خارجی کیا؟

۵۷۸۹- ترجمہ وہی جو وہ پر گزرا اس میں یہ زیادہ ہے کہ بد شکونی بھی کوئی چیز نہیں ہے۔

الْوَلَاءُ فَذَرْنِي بِالْشَّامِ فَأَخْبَرَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ «(إِذَا سَجَعْتُمْ بِهِ بِالْوَلَدِ فَلَا تَقْدُمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا وَقَعَ بِالْوَلَدِ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا لِوَلَدِكُمْ جَنَّةٌ)» فَسَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مِنْ سُرْفٍ وَغَرَّ ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَلِيمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ إِذَا مَرَّ بِمَا انْصَرَفَ بِالْمَدِينِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

باب : لَا غُلُوْیَ وَلَا طَیْرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفْرًا وَلَا نَوَةَ وَلَا غُولًا وَلَا یُوْدَ مُنْصَرِّضٍ عَلَی مُنْصَحٍ

۵۷۸۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «(لَا غُلُوْیَ وَلَا صَفْرًا وَلَا هَامَةَ)» فَقَالَ أَفْرَأَيْتُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَسَمًا بَانَ الْإِبِلَیْنِ تَنْكُرُ مِنْهُ لِمَنْ كَانَتْهَا الْقَدَاءُ فَجِئْتُ الشَّجُوْرَ فَأَلْحَبْتُ مِنْسَحْنٍ بَيْنَهُمَا فَخَرَّبْنَاهَا كَلْبُهَا قَالَ «(فَمَنْ أَعْدَى الْوَلَدِ)»

۵۷۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «(لَا غُلُوْیَ وَلَا طَیْرَةَ وَلَا صَفْرًا وَلَا هَامَةَ)» فَقَالَ أَفْرَأَيْتُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِحَقِّ خَلِیْلِ بْنِ

(۵۷۸۸) نوٹی کے کہادوسری روایت میں ہے کہ بیمار لوگوں کو تندرست کے پاس نہ لے جاؤ تو انہوں نے حدیثوں میں جمع کر لیا ہے کہ بیمار کو کس حدیث میں لگا کر اس سے مراد ہے اس اعتقاد کی کئی جہاں ہاتھ دھون کا حکم کہ بیماری خود بخود گہنی ہے بغیر فعل الہی کے اور جس میں بیمار کو تندرست کے ساتھ رکھنے سے منع کیا ہے اس میں اعتقاد اور پرہیز کا طریقہ بتایا ہے کہ جس فعل میں دیکھ کر ضرر ہو تو جو ضرر بھگائی ہے اس کو نہ کرنا ہے۔ اور حدیثوں نے کہا دوسری حدیث مشہور ہے لا غلوی کی حدیث سے اور یہ غلابہ ہے۔ اور صفر سے مراد یہ ہے کہ شرک جو غریبی حرمات کو مضر ملک کو مضر کرتے تھے یعنی یہ غلابہ ہے مضر کی ایک ہیئت کا کھڑا رکھتے تھے جو روٹوں اعتقاد فعل اور غلابہ یا مضر کو حتمی جلدی ہونے کے جیسے اب بھی ہمارے بعد اوقف مضر کو تیرہ تیزی کرتے ہیں اور مضر میں کوئی خوشی کا کام نہیں کرتے۔ اور ہامہ سے مراد وہ ہے۔ اس کو عرب کے لوگ خوش جلنے بھی لیں گئے تھے کہ مر دے کی روٹ ہامہ پر غلہ کی فصل بن جاتی ہے۔ اچھی غلہ رائج زیادہ

۵۷۹۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ۵۷۹۔ ترجمہ دی ہے جو لوگوں کو گمراہ

لَا عُدْوَى مَعَكُمْ لِعُرَيْبٍ فَذَكَرَ بِعَيْلِ حَامِدٍ  
يُوسُفَ وَصَالِحٍ وَغَيْرِ شُعَيْبٍ عَنْ الرُّمَيْيِّ قَالَ  
حَدَّثَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَسَدَ بْنَ  
مُشْكِنٍ قَالَ (لَا عُدْوَى وَلَا صَغْرَ وَلَا هَامَةَ).

٥٧٩١- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
عُقُوبٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا يُؤَدِّي  
وَيُحَدِّثُ إِلَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( لَا يُؤَدِّي  
مُسْرَحٌ عَلَى مَصْحٍ ))

قال أبو سلمة: كان أبو هريرة يحدثهما كلتيهما عن رسول الله ﷺ ثم حسنت أبو هريرة بعد ذلك عن قومه (( لا غلوي )) وإمام علي (( أن لا يؤرد مخرج علي فصيح )) قال قتال الخزاز: إن أبي ذؤيب وهو شبي عم أبي هريرة قد كنت أسئلك يا أبا هريرة تحدثنا مع هذا الحديث حديث آخر قد سكت عنه كنت تقول قال رسول الله ﷺ (( لا غلوي )) فأبى أبو هريرة أن يعرف ذلك وقال (( لا يؤرد مخرج علي فصيح )) فما رآه الخزاز في ذلك حتى عصب أبو هريرة مخرط بالحبيشة فقال للخزاز: أتشرب لنا؟ قلت: قال لا قال أبو هريرة: قلت: أبيت.

فَالِأَبْرَ سَلَمَةَ وَأَعْمَرِي لَقَدْ كَلَّمَ أَبُو  
مَرْيَمَةَ مُخَلِّصًا أَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

۵۷۹ھ - ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پیاری غنیمت نکلتی اور ابو سلمہ نے حدیث بھی بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ لایا جاوے پیارا اونٹ نہ دست اونٹ کے پاس۔

ابو سلمہ نے کہا ابو ہریرہؓ ان دونوں حدیثوں کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے تھے پھر بعد ازاں کے انہوں نے یہ حدیث کہ بیماری نہیں لگتی اس کو چھوڑ دیا بیان کرنا اور یہ بیان کرتے رہے نہ آیا جاوے یہاں اونٹ تندرست اونٹ پر۔ تو حارث بن ابی ثابت نے جو ابو ہریرہؓ کے چچا زاد بھائی تھے ان سے کہا کہ ابو ہریرہؓ اہم شاہ کرتے تھے تم اس حدیث کے ساتھ دوسری ایک حدیث بھی بیان کرتے تھے اب تم اس کو نہیں بیان کرتے تو یہ حدیث ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیماری نہیں لگتی ابو ہریرہؓ نے انکار کیا اور کہا میں اس حدیث کو نہیں سمجھتا البتہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ نہ آوا جاوے یہاں اونٹ تندرست اونٹ کے اوپر۔ حارث نے ان سے جھگڑا کیا اس پر ابو ہریرہؓ جیسے ہوئے انہوں نے جھٹکی زبان میں کچھ کہا پھر حارث نے پوچھا تم کھتے ہو میں نے کیا کہا؟ حارث نے کہا نہیں۔ ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے یہی کہا کہ میں انکار کرتا ہوں اس حدیث کے بیان کرنے کا۔ ابو سلمہ نے کہا یہی عمری قسم ابو ہریرہؓ سے اس حدیث کو بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیماری لگنا کوئی چیز نہیں

(۵۷) ﴿فَقُلْ تَرَجِمَ بِهِ سِتْرُ لَدُنِّي يَوْمَ تَنْفِخُ فِي الصُّورِ﴾ یہ ہے کہ لادے یہ چار لوگ والے اپنے چار لوگ کو ستر اونٹ والے پر لٹائی ستر و ستر اونٹوں کے اندر لیکن اختصار کے لیے حاصل مطلب لکھا گیا۔



- سَلَّمَ قَالَ (( لَا عَدْوَى )) قَالَ أَقْرَى النَّاسِ أَمْرٌ  
مُرْتَبَةً لَوْ نَسَخَ أَخَذَ الْمُؤْتَلِفُ الْخَاصِرَ
- ۵۷۹۲- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ  
سَمْعَانَ أَمَّا مُرْتَبَةً يَحْدُثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ  
(( لَا عَدْوَى )) وَنَحْدَثُ مَعَ ذَلِكَ (( لَا يُورِدُ  
الْمُضَرَّضُ عَلَى الْمُصْبِحِ )) بِمَنْفَى حَدِيثِ يُونُسَ.
- ۵۷۹۳- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِمَنْفَى الْإِسْلَامِ لَحْوَةً.
- ۵۷۹۴- عَنْ أَبِي مُرْتَبَةً أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ  
لَا عَدْوَى (( وَلَا خَافَةَ وَلَا مَوْتَ وَلَا حَقَرَ ))
- ۵۷۹۵- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
لَا عَدْوَى وَلَا طَبِيرَةَ وَلَا غَوْلَ
- ۵۷۹۶- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
(( لَا عَدْوَى وَلَا غَوْلَ وَلَا صَفَرَ )).
- ۵۷۹۷- عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ وَهْبٍ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ  
سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
- ۵۷۹۸- ترجمہ اس کا وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔
- ۵۷۹۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ  
نے فرمایا بیماری گھٹی ہے نہ ہمارے نہ لوگوں کے۔
- ۵۸۰۰- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا بیماری گھٹی ہے نہ غلوں کوئی چیز ہے نہ غول کوئی چیز ہے۔
- ۵۸۰۱- جابر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیماری  
کا گناہ کچھ ہے اور نہ غول کوئی چیز ہے اور نہ صفر کچھ ہے۔
- ۵۸۰۲- ابوہریرہ سے روایت ہے انہوں نے سنا جابر رضی اللہ  
عنہ سے وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا

جہ غوثی نے کہا حدیث کا وہی امر حدیث کو بھول جاوے تو اس کی صحت میں عقل میں ہوتا کہ اس پر عمل واجب ہے اور یہ لفظ سوال ابوہریرہ  
کے ساتھ بن پایا اور جابر بن عبد اللہ کا وہی بن مالک اور ان میں سے روایت کیا کہ بیماری لگانا کوئی چیز نہیں۔ پھر اس کے ثبوت میں کیا  
شک ہے۔ ابھی

(۵۷۹۳) یہ تو کہتے ہیں حدیث کے طور پر غروب کہ عرب گمان کرتے تھے کہ زندہ ہی سے مر جاتا ہے پتے بند کے لوگ بھڑے  
بارش بھٹے ہیں اور بعضوں نے کہا وہ سے چاند کی سڑی مر جاتا ہے۔ فرض یہ ہے کہ شرم نے اس اعتقاد کو باطل قرار دیا یہ نہ حالہ کی مرضی  
اور حکم سے یہ حدیث کو اس میں دخل نہیں اور اس کا بیان کتاب اصطلاح میں گزرا چکا۔

(۵۷۹۵) یہ جیسے عام کہتے ہیں کہ جنگل میں شیعان ہوتے ہیں ان کو غول کہتے ہیں اُنات کو چرائوں کی طرح چمکتے ہیں مسافر کو راہ قتلہ دیتے  
ہیں مار دالتے ہیں یہ سب حدیث سے غول اول کچھ نہیں مراد ہی دم ہے۔ اور جنگل میں جو بیٹے وقت رات کو روختی ٹھہراتی ہے وہ درہن کا ایک  
مادہ ہے خود خود مستعمل وہ تاپے اور پتوں میں بھی یہ مادہ بکثرت ہوتا ہے اس لیے قبرستان میں اس قسم کی روشنی نکلا کرتا کو دکھائی دیتی ہے۔  
اور بعضوں نے کہا حدیث سے غول کی نفی منظور نہیں ہے بلکہ فرض ابدال ہے اس خیال کا جو عرب بھٹتے تھے کہ غول مختلف صورت میں رہتا ہے  
اور بیکار ہے اور لا حول ہے یہ فرض ہے کہ وہ کسی کو ہرگز نہیں سکتا اور ایک حدیث میں ہے کہ جب غلوں کا زور ہو تو وہ ان کو زور اور ابواب کی  
روایت میں ہے کہ میری گجور کو غول آکر کھایا اس سے یہ لفظ ہے کہ غول کا جو وہ ہے۔ واللہ اعلم (کوئی مع زیادہ)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( لَا عَذْوَى وَلَا صَفَرٌ وَلَا حَوْلٌ )) وَسَمِعْتُ أَبَا الرَّبِيعِ يَذْكُرُ أَنَّ حَبَّارًا مَسَّرَ لَهُمْ قَوْلَهُ (( وَلَا صَفَرٌ )) فَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ الصَّفَرُ الْفُطْنُ فَقِيلَ لِحَبَّارٍ كَيْفَ قَالَ كَانَ يَقُولُ قَوْلَهُ قَوْلًا فَانْصَرَفَ الْقَوْمُ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ هَذِهِ الْفُطُونُ فَهِيَ تَقُولُ.

باب الطَّيْرَةِ وَالْقَالِ وَمَا يَكُونُ فِيهِ مِنَ الشُّؤْمِ

٥٧٩٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (( لَا طَيْرَةَ وَغَيْرُهَا الْقَالُ قِيلَ )) يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْقَالُ قَالَ (( الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اخَذَكُمْ ))

٩٧٩٩- عَنْ الرَّبِيعِ يَذْكُرُ الْإِسْلَامَ مَقَالًا وَهُوَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ يُقَالُ سَمِعْتُ وَهُوَ حَدِيثٌ شُعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ قَوْلًا فَانْصَرَفَ

٥٨٠٠- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ قَالَ (( لَا عَذْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَغَيْرُهَا الْقَالُ الْكَلِمَةُ الْحَسَنَةُ الْكَلِمَةُ الطَّيْبَةُ ))

٥٨٠١- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ قَالَ (( لَا عَذْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَغَيْرُهَا الْقَالُ )) قَالَ قِيلَ وَمَا الْقَالُ قَالَ (( الْكَلِمَةُ الطَّيْبَةُ ))

٥٨٠٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( لَا عَذْوَى وَلَا طَيْرَةَ وَغَيْرُهَا الْقَالُ )) وَأَجِبَ الْقَالُ الصَّافِحُ

(٥٨٠٣) غُلُوں بدغلی طردری باقوں میں برتنے ہیں جو راہگاہی بات میں قال کہتے ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ طیرہ شرک ہے یعنی اللہ

- ۵۸۰۳- عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ لا غنوى ولا خامة ولا طيرة وأجبا العال الصالحين
- ۵۸۰۴- عن عبد الله بن عمر أن رسول الله ﷺ صلى الله عليه وسلم قال (( الشؤم في الذار والمؤنة والفرس ))
- ۵۸۰۵- عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما أن رسول الله ﷺ صلى الله عليه وسلم قال (( لا غنوى ولا طيرة وإنما الشؤم في ثلاثة المؤنة والفرس والذار ))
- ۵۸۰۶- عن سالم عن أبيه عن النبي صلى الله عليه وسلم في الشؤم بمنزل حبيث مالم لا يكتم أحد منهم في حبيث أبي عمر الغنوى والطيرة غنوى مؤنس بن يزيد
- ۵۸۰۷- عن أبي عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال (( إن يكن من الشؤم شيء ففي الفرس والمؤنة والذار ))
- ۵۸۰۸- عن شعبة بهذا الإسناد مثله ولم يقل حق
- ۵۸۰۹- عن عبد الله بن عمر عن أبيه أن رسول الله ﷺ قال (( إن كان الشؤم في شيء ففي الفرس والمؤنة ))
- ۵۸۱۰- عن سهل بن سعد قال قال رسول الله ﷺ صلى الله عليه وسلم (( إن كان في المؤنة والفرس والمؤنة شيء ))
- ۵۸۱۱- عن سهل بن سعد عن النبي ﷺ ببطله
- ۵۸۰۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزر اس میں اضافہ ہے کہ ہمارے کوئی چیز نہیں۔
- ۵۸۰۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خوش تین چیزوں میں ہوتی ہے گھر میں، عورت میں اور گھوڑے میں۔
- ۵۸۰۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پتھری لگا اور گھٹون لپٹا کوئی چیز نہیں البتہ خوش تین چیزوں میں ہوتی ہے گھر میں اور گھوڑے میں اور عورت میں۔
- ۵۸۰۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
- ۵۸۰۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر گھٹون بد کسی چیز میں ہو تو گھوڑے اور عورت اور گھر میں ہو۔
- ۵۸۰۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
- ۵۸۰۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
- ۵۸۱۰- سهل بن سعد سے بھی ایسی مروی ہے۔
- ۵۸۱۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

یہ یہ اعتقاد رکھتا کہ اس سے قطعاً ضرر ہو گا اور اس کی تاثیر پر یقین کر لے۔ حالانکہ یہ ہے کہ کوئی تارہ اور وہاں سلام کی آواز دے تو اس پر ہوتی ہے کہ وہ اپنے اچھا اور چاہے کوئی کام ہو جد کے شکستہ و اڑی پر چلا اور وہاں کوئی شخص ملے۔

۵۸۱۲- عَنْ خَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( إِنْ كَانَ فِي شَيْءٍ فُجِي الرِّبَاحُ وَالْخَالِدُومُ وَالْقَرْصُ ))۔  
 ۵۸۱۳- حابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کچھ خوست ہو تو زمین اور غلام اور گھوڑے میں ہوگی۔

### بَابُ نَهْيِهِمُ الْكُفَّانَةَ وَالْأَيَانَ الْكُفَّانَ

### باب: کہانت کی حرمت اور کافروں کے پاس جانے کی حرمت

۵۸۱۳- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُمُورًا كُنَّا نَصْنَعُهَا فِي الْأَحْيَانِ كُنَّا نَأْتِي الْكُفَّانَ قَالَ (( فَلَا تَأْتُوا الْكُفَّانَ )) قَالَ قُلْتُ كُنَّا نَقْطِرُ قَالَ (( فَلَا شَيْءَ يَجِدُهُ أَحَدٌ كُمْ فِي نَفْسِهِ فَلَا يَصْدُقْكُمْ ))۔  
 ۵۸۱۴- معاویہ بن کعب سلمیٰ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ایسے کام ہم جاہلیت کے زمانے میں کیا کرتے تھے ہم کافروں کے پاس جایا کرتے آپ نے فرمایا اب کافروں کے پاس مت جاؤ۔ ہم نے کہا ہم براہگن لیا کرتے تھے آپ نے فرمایا یہ وہ خیال ہے جو تمہارے دل میں گزرتا ہے لیکن اس خیال کی وجہ سے تم کوئی کام اپنا نہ چھوڑو۔

۵۸۱۴- عَنْ الزُّهْرِيِّ يَهْدِي الْإِسْنَادَ بِمَنْ مَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ قَبْرَ لَيْلَى سَابِكًا لِي سَدَّوْهُ دَاكِرَ

(۵۸۱۴) خود ہی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے اس حدیث میں۔ امام مالک اور ایک ثقہ نے کہا کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر ہے کبھی گھر کو اللہ تعالیٰ مہب کر دیتا ہے بلاکت کا اسی طرح کبھی عورت یا گھوڑے یا غلام کو اور مطلب یہ ہے کہ کبھی خوست ان چیزوں میں ہو جاتی ہے جیسے دوسری روایت میں ہے کہ خوست کسی شے میں ہو تو ان میں ہوگی۔ اور غلطی اور بہت سے علماء نے کہا کہ یہ بطور استقار کے ہے یعنی گھن لیا منع ہے مگر جب کسی کا گھر ہو اور وہ اس میں رہتا پھرتا نہ کرے یا کسی عورت سے صحبت نہ کرے وہاں سے گھوڑے یا غلام کو برا کچھ تو اس کو نکال ڈالے اور غلطی سے۔ اور بعضوں نے کہا گھر کی خوست یہ ہے کہ اس پر چوہ نہ کیا جاوے۔ غلام کی خوست یہ ہے کہ بہ غلط نکال دے۔ اسی حدیث پر۔

(۵۸۱۳) خاصی میاض نے کہا عرب کی کہانت جن قسم کی تھی ایک یہ کہ جن یا شیطان سے صحبت ہوتی ہے اور وہ اس کو آئندہ یا میں آسمان کی خبریں یا اگر بتا دے اور یہ قسم رسول اللہ کی نبوت سے موقوف ہوگی۔ دوسرے یہ کہ زمین کے اطراف کی خبریں جو دور دراز ہوتی ہیں کو راجع شیدہ ہوتی ہیں یا غلام ہے اور اس قسم کا اب بھی اور ناہیلا قیاس نہیں لیکن معتزل اور بعض اہل کلام نے ان دونوں قسموں کی نفی کی ہے اور اس کو محال قرار دیا ہے۔ تیسرے نجوم کے زور سے آئندہ کی بات بتا دے پندت اور شاستری ہند میں بھی بتاتے ہیں اور یہ قوت اللہ تعالیٰ بعض لوگوں میں پیدا کر تا ہے جن انکڑن کی خبریں جوت ہوتی ہیں۔ اسی قسم میں ایک عرافت بھی ہے جو عرافت جانتا ہے اس کو عراف کہتے ہیں عراف اسباب اور علالت سے آئندہ واقعہ کو بچان لیتا ہے اور پیش گوئی کرتا ہے۔ ان سب قسموں کو کہانت کہتے ہیں اور شرع نے ان سب کو ہوا کہا اور سب کے پاس جانے سے عوام کی ہمت پر چھین کر نے سے منع کیا ہے۔ (خود ہی)

۵۸۱۵- عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْحَكَمِ السُّلَمِيِّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ طَرِيقِي عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ مُعَاوِيَةَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ بَعْضِ بْنِ أَبِي كَبِيْرٍ قَالَ قُلْتُ وَمَا رِوَايَ يَحْطُونَ قَالَ (( كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الْقَبِيلَةِ يَحْطُ لِمَنْ وَافَقَ عَقْلَهُ فَذَاكَ )) .

۵۸۱۶- عَنْ عَابِدَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الْكُفَّانَ كَانُوا يَحْدِثُونَكَ بِأَشْيَاءَ فَتَجِدُهُمْ خُفَا قَالَ (( تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْخُفُ يَحْطُفُهَا الْجَنِيُّ فَيَقْبَلُهَا فِي أُذُنٍ وَيَتَّبِعُهَا بِمِثْلِ كَذِبٍ )) .

۵۸۱۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَأَلَ أَمْرَأَتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْكُفَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( تَسْمَعُونَ بَعْضُهُمْ فَاذْكُرُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ يَحْدِثُونَ آمَنَاتًا أَمْشِيَةً يَكُونُ حَقًّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْجَنْ يَحْطُفُهَا الْجَنِيُّ فَيَقْرَأُهَا فِي أُذُنٍ وَيَتَّبِعُهَا فَيَحْطُونَ فَيَحْطُونَ لَهَا أَكْثَرُ مِنْ عِلَّةٍ كَذِبٍ )) .

۵۸۱۸- عَنْ أَبِي شَهَابٍ يَهُدَى الْأَثَلُ لَوْ خُفُو رِوَايَةَ مَعْقِلٍ عَنْ طَرِيقِي

۵۸۱۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ

۵۸۱۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اضافہ ہے کہ میں نے کہا اپنے لوگ کبیریں کھینچتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ایک پیغمبر بھی کبیریں کرتے تھے پھر اگر کوئی اسی طرح کرے تو خیر۔

۵۸۱۶- ابوالمؤمنین عائشہ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بعض باتیں ہم سے نجوی کہتے ہیں اور سوچ نکلتی ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ بات جن اس کو اچھ لیتا ہے اور اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے اور سوچھٹا اس میں پڑھاتا ہے۔

۵۸۱۷- ابوالمؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے بعض لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے کانوں کا پوچھا۔ آپ نے فرمایا وہ تمہیں کچھ اعتبار کے لائق نہیں۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! بعض بات ان کی سچ نکلتی ہے۔ آپ نے فرمایا وہ سچی بات وہی ہے جسکو جن الزلیقہ ہے اور اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے جیسے مرغ مرغی کو بلاتا ہے دانے کے لیے (اور وہ مرغ اس کی آواز کو سمجھ جاتا ہے اسی طرح جن کی بات اس کا دوست سمجھ لیتا ہے اور لوگ نہیں سمجھتے) پھر وہ اس میں اپنی طرف سے اور سوچھٹ سے بھی زیادہ جھٹاتے ہیں (اور لوگوں سے کہتے ہیں)۔

۵۸۱۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

۵۸۱۹- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے مجھ سے ایک انصاری

(۵۸۱۵) اس کی ایک آواز بات کا وہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ سے ہے۔ اب اس پیغمبر کی طرح کبیریں کرنا کسی کو معلوم نہیں اس وجہ سے آئندہ کی بات بھی روایت نہیں ہو سکتی۔ معقول نے کہا پیغمبر حضرت انبیاء تھے دور فل کا ہم انہی سے لگا ہے۔ دلی کہتے ہیں ریت کو آواز دیتا تھا کبیریں کہتے۔ پھر ترجمے میں اس کا احوال ایسا ہے اور کہ اس کی سب باتیں لگائی گئیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دلی کا جو علم پیغمبر کو تھا وہ باقی نہیں رہا۔ اس لیے کہ اس زمانے میں بھی مسلمان جو مادی اور اور انہی کے لیے ہی دھوکا دے رہے تھے اور قرآن اور حدیث پر عقائد نہیں کرتے۔ حق تعالیٰ کی بڑی نعمت اور حمایت علی اور شرع ہے ان دونوں کے ہوتے ہوئے ہم کو جو مادی اور انہی کے لیے بھی حاجت نہیں ہے۔

رَحُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ قَاتِلِ  
أَهْلِهِ بِمَا هُمْ خُلُوفٌ (بُخَارِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُمِيَ بِحُجْمٍ فَاسْتَأْذَنَ  
فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ « مَاذَا كُنْتُمْ  
تَفْعَلُونَ فِي الْحَاكِمِيَّةِ إِذَا رُمِيَ بِشَيْءٍ هَذَا »  
فَقَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَكْبَرُ كُلِّ شَيْءٍ وَلَكِنَّ الْكَلْفَ  
رَحُلٌ عَظِيمٌ وَمَنْتَ رَحُلٌ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ « فَإِنِّي لَا يُؤْمِي بِهَا لِمَنْتَ أَحَدٌ  
وَلَا لِحَاكِمِهِ وَلَكِنْ رَمَانَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى اسْمُهُ إِذَا  
قَضَى أَمْرًا سَجَّ حِمْلُهُ الْغُرُحُ ثُمَّ مَنَحَ أَهْلَ  
السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ السَّبِيحُ أَهْلَ  
هَذِهِ السَّمَاءِ الثُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِينَ يَلُونَ حِمْلَهُ  
الْغُرُحُ لِحِمْلَةِ الْغُرُحِ مَاذَا قَالَ وَكُنْتُمْ  
فِيخْبِرُونَهُمْ مَاذَا قَالَ قَالَ فَيَسْخِرُ بَعْضُ أَهْلِ  
السَّمَاءِ بَعْضًا حَتَّى يَبْلُغَ الْخَبْرُ هَذِهِ السَّمَاءَ  
الَّذِينَ فَتَخْطَفُ الْحُرُ الْمُنْعَ فَيَقْدِفُونَ إِلَى  
أَوْبَانِهِمْ وَيَوْمَتُونَ بِهِ فَمَا خَافُوا بِهِ عَلَى وَجْهِهِ  
فَهُوَ حَقٌّ وَلَكِنَّهُمْ يَقْرَفُونَ فِيهِ وَيَوْمَتُونَ »

۵۸۲۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِثَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي  
رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ قَاتِلِ  
وَمِنْ حَدِيثِ الْأَرَزَمِيِّ « وَلَكِنْ يَقْرَفُونَ فِيهِ  
وَيَوْمَتُونَ » وَفِي حَدِيثِ مُوسَى « وَلَكِنَّهُمْ  
يَوْمَتُونَ فِيهِ وَيَوْمَتُونَ » وَكَانَ مِنْ حَدِيثِ مُوسَى  
« وَقَالَ اللَّهُ » حَتَّى إِذَا خَرَجَ عَنْ قَلْبِهِمْ قَالُوا مَاذَا  
قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَفِي حَدِيثِ ثَعْلَبٍ سَمِعْنَا قَالَ  
الْأَرَزَمِيُّ « وَلَكِنَّهُمْ يَقْرَفُونَ فِيهِ وَيَوْمَتُونَ »

صحابی نے بیان کیا کہ وہ رات کو رسول اللہ کے ساتھ بیٹھے تھے  
اسے میں ایک ستارہ ٹوٹا اور بہت چمکا آپ نے فرمایا تم جاہلیت کے  
زمانے میں کیا کہتے تھے جب ایسا واقعہ ہوتا؟ انہوں نے کہا اللہ اور  
اس کا رسول خوب جانتا ہے لیکن ہم جاہلیت کے زمانے میں  
یوں کہتے آج کی رات کوئی بڑا شخص پیہا ہوا ہے یا مر رہا ہے۔ رسول  
اللہ نے فرمایا تارہ کسی کے مرنے یا پیدا ہونے کے لیے نہیں ٹوٹتا  
لیکن ہمارا مالک جل جلالہ جب کچھ حکم دیتا ہے تو عرش کے اٹھانے  
والے فرشتے تسبیح کہتے ہیں پھر ان کی آواز سن کر ان کے پاس  
والے آسمان کے فرشتے تسبیح کہتے ہیں یہاں تک کہ تسبیح کی نوبت  
دنیا کے آسمان والوں تک پہنچتی ہے پھر جو لوگ عرش اٹھانے  
والے فرشتوں سے قریب ہیں وہ ان سے پوچھتے ہیں کیا حکم دیا  
تجہرے مالک نے؟ وہ بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح آسمان والے  
ایک دوسرے سے دریافت کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ خبر اس دنیا  
کے آسمان والوں تک آتی ہے۔ ان سے وہ خبر جن لڑا لیتے ہیں  
اور اپنے دوستوں کو آکر سناتے ہیں۔ فرشتے جب ان دنوں کو  
دیکھتے ہیں تو ان ستاروں سے ملاتے ہیں (تو یہ تجہرے ان کے  
کوڑے ہیں) پھر جو خبر جن لاتے ہیں اگر اتنی ہی کہیں تو کچھ ہے  
لیکن وہ بھٹ ملاتے ہیں اس میں اور زیادہ کرتے ہیں۔

۵۸۲۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۲۱- عَنْ صَدْرَةَ عَنْ بَعْضِ أَرْوَاحِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( مَنْ لَبَّى عِرَافًا فَسَلَّاهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُقْبَلْ لَهُ صَلَاةُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ))۔  
۵۸۲۱- صفید رسول اللہ ﷺ کی ایک بی بی سے روایت کرتی ہیں وہ کہیں تھیں آپ نے فرمایا جو شخص عراف کے پاس جاوے (عراف کی تعمیر پر پر گزری) اس سے کوئی بات پوچھے تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہ ہوگی۔

بَابُ اجْتِنَابِ الْمَجْلُومِ وَتَحْوِهِ  
۵۸۲۲- عَنْ حَمْرُو بْنِ الشَّيْبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( إِنَّا فَدَّ بَيْنَهُمَا فَارِجًا ))۔  
۵۸۲۲- عروہ بن شریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس نے سنا اپنے باپ سے کہ ثقیف کے لوگوں میں ایک ہندائی شخص تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا میں چاہتا ہوں کہ تم سے بیعت کر سکے۔  
بَابُ هَذَا مِنْهُ سَبْعٌ مِائَتَانِ



(۵۸۲۱) ۱۰۰ معاذ کا کہنا اور نبوی کے پاس جانا اور اس سے کوئی بات پوچھنا کتنا بڑا گناہ ہے پھر اس کی بات پر یقین کرنا کتنا بڑا گناہ ہوگا۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ کافر ہو چکے تھے۔ ان سے زمانے میں لکھے یہ قوف جاہل ایسے لکھے ہیں جو شرع کی کچھ کچھ باتوں کا انکار کرتے ہیں لیکن نبوی اور حضرت پر اصرار رکھتے ہیں۔ خدا کی پندگاری کی عقل پر۔

(۵۸۲۲) ۱۰۱ اور چار سے مراد ہے کہ رسول اللہ نے ہندائی کے ساتھ کہا اور فرمایا اللہ پر بھروسہ ہے۔ اور حضرت عمرؓ نے ہندائی کے ساتھ کہا چاروں کے نزدیک ہندائی سے پرہیز کرنے کی حد بیٹ منسوب ہے۔ اور منگی یہ ہے کہ منسوب نہیں ہے اور پرہیز کی حد بیٹ احتساب پر محمول ہے اور کہا جاتا ہے۔ اور بعض علماء کے نزدیک اگر خدا نہ ہندائی نکلا تو عورت کو اختیار ہے فتح نکالے۔ اسی طرح ہندائی روکا جائے گا سمجھ میں آئے سے اور لوگوں کے ساتھ جسے سے لیکن جمعہ کی نماز سے نہ روکا جائے گا۔

## کِتَابُ قَتْلِ الْحَيَّاتِ وَغَيْرِهَا سانپوں کے مارنے کا بیان

۵۸۲۳- عَنْ غَالِبَةَ قَالَتْ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ دِي الطُّفَيْتَيْنِ فَإِنَّهُ يَلْتَبِسُ النِّصْرَ وَيُعْبِدُ فَحَلَّ.  
۵۸۲۴- عَنْ هِشَامِ بْنِ هَاشِمٍ هَذَا الْبَاقِرُ وَقَالَ الْكَلْبَرُ وَدُو الطُّفَيْتَيْنِ.  
۵۸۲۵- عَنْ أَبِي خَمْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( اَقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَدَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْبَاقِرَ فَإِنَّهُمَا يَتَسَقَطَانِ الْخَبْلَ وَيَقْتَصِمَانِ النِّصْرَ )) قَالَ دَكَادَ اِنْ غَمَرَ بِشَلَّ كُلُّ حَيٍّ وَحَدَّثَنَا فَانْصَرَفَ ثُمَّ لَبَانَا مِنْ غَيْرِ الْمَدَارِ لَوْ رَأَيْنَا مِنْ فَحْطَابٍ وَغَيْرِ بَطَارِدَ حَيَّةٍ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ بُعِيَ عَنْ دَوَابِّ الْكَيْبِ.

۵۸۲۳- حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے دو دھاری اور سانپ کے مار ڈالنے کا کیونکہ وہ آٹھ پھوڑ دیتا ہے اور پیٹ والی کا پیٹ گر جاتا ہے۔  
۵۸۲۴- ترجمہ وی جو اوپر گزرا اس میں دم پریدہ سانپ کا بھی ذکر ہے۔  
۵۸۲۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرطبہ مار ڈالو سانپوں کو اور دو دھاری والے سانپ کو اور دم پریدہ کو کیونکہ یہ دونوں پیٹ گر دیتے ہیں اور آٹھ کی بھارت کھو دیتے ہیں۔ راوی نے کہا ان عمر جس سانپ کو دیکھتے مار ڈالنے ایک بار ابو لہبہ بن عبدالمطلب ریاضی بن خطاب نے ان کو دیکھا ایک سانپ کا پیچھا کرتے ہوئے تو کہا منہ کیا گیا ہے مارنا گھر کے سانپوں کا۔

۵۸۲۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے کتوں کے مار ڈالنے کا اور فرماتے تھے سانپوں کو اور کتوں کو مار ڈالو اور مار ڈالو دو دھاری والے سانپ اور دم کٹے کا کیونکہ یہ دونوں جناح کھو دیتے ہیں اور پیٹ والیوں کے پیٹ گر دیتے ہیں۔ زہری نے کہا شاید ان کے زہر میں یہ تاثیر ہوگی۔ سالم نے کہا عبد اللہ بن عمر نے کہا میں ترجمہ سانپ دیکھتا ہوں اس کو فوراً مار ڈالوں۔ ایک بار میں گھر کے سانپوں میں سے ایک سانپ کا پیچھا کر رہا تھا تو زہر بن خطاب یا ابو لہبہ میرے سامنے سے گزرے اور میں اس کا پیچھا کر رہا تھا انہوں



نے کہا تمہارے عہد اللہ امیں نے کہا رسول اللہ نے سایہوں کے بارے کا حکم دیا ہے۔ انھوں نے کہا رسول اللہ نے منع کیا ہے گھر کے سانپ مارنے سے۔

۵۸۲۷- ترجمہ دینی جواہر گزروں

وَالَّذِي أَخْبَرَنَا قَالَ مَثَلًا يَا عَبْدَ اللَّهِ فَلَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِهِمْ قَالَ (( إِنْ )) رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ نَهَى عَنْ قَوَامِ الْكِبَرِ - عَنْ الْأَشْرَفِيِّ يَهْدَى إِلَى سَمْعِ قَتْلِهِ أَنَّ سَالِحًا قَالَ حَتَّى رَأَى أَمْرًا لَيْسَ مِنْ حَيْلِ الْمُسْلِمِينَ وَرَأَى بَنِي قَتْلِهِمْ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنْ قَوَامِ الْكِبَرِ وَهِيَ حَدِيثٌ يُونُسَ (( أَقْبَلُوا الْحَيَاتِ )) وَلَمْ يَخْلُ (( ذَا الطَّقِيسِ وَالْأَنْفَرِ )) .

۵۸۲۸- عَنْ نَائِعٍ أَنَّ أَمَّا كِبَرُهُ كَلَّمَ نَزَّ عَمْرُ بْنُ مَسْعُودٍ لَمْ يَلَا فِي غَارِهِ بِمَسْقُوبٍ وَبِئْسَ الْمَسْجِدُ فَوَجَدَ الْفُلْمَةَ جِلْدَ حَاثٍ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ أَمْسُوهُ فَاسْتَمْسُوهُ فَقَالَ أَمْسُو كِبَرُهُ لَمْ يَخْلُوهُ عَمْرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْحَيَاتِ لَيْسَ فِي الْكِبَرِ .

۵۸۲۹- وَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ دُرُوحٍ حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ حَازِمٍ حَدَّثَنَا نَائِعٌ قَالَ كَانَ أَمْرٌ عَمْرُ بْنُ مَسْعُودٍ كَلَّمَ نَزَّ حَدَّثَنَا أَمْرُ كِبَرُهُ نَزَّ عَبْدُ الْمُسْلِمِ الْكِنْدِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ حَيَاتِ الْكِبَرِ وَأَمْسُوهُ .

۵۸۳۰- عَنْ نَائِعٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَمَّا كِبَرُهُ لَمْ يَلَا عَمْرُ بْنُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْحَيَاتِ .

۵۸۳۱- عَنْ أَمْرِ كِبَرُهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْحَيَاتِ لَيْسَ فِي الْكِبَرِ .

۵۸۳۲- عَنْ نَائِعٍ أَنَّ أَمْرًا كِبَرُهُ نَزَّ عَبْدُ الْمُسْلِمِ الْكِنْدِيُّ وَكَانَ مِنْكُمْ بِقِيَامِ وَأَمْسُوهُ إِلَى

۵۸۲۸- نافع سے روایت ہے ابو لہاب نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا ایک درود کو کھولنے کے لیے ان کے گھر میں تاکہ مسجد سے نزدیک ہو چاہیں اسے میں لڑکوں نے سانپ کی ایک کچلی پائی۔ عہد اللہ نے کہا سانپ کو دھو دھو اور مار ڈالو۔ ابو لہاب نے کہا اسے مار دو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے ان سانپوں کے مارنے سے جو گھر میں ہوں۔

۵۸۲۹- نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سب ساریوں کو مار ڈالنے یہاں تک کہ ابو لہاب بن عبد المطلب نے حدیث بیان کی ہم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گھر کے سانپ مارنے سے۔ ان دن سے عبد اللہ بن عمر نے موقوف کر دیا۔

۵۸۳۰- نافع نے سنا ابو لہاب سے وہ کہتے تھے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سانپوں کے مارنے سے۔

۵۸۳۱- ابو لہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے منع کیا ان سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں۔

۵۸۳۲- نافع سے روایت ہے ابو لہاب بن عبد المطلب انصاری کا گھر قریب تھا وہ یہ چلے آئے۔ ایک بار عبد اللہ بن عمر ان کے

أَمْسَدَتْ فَمِنْهَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ عَمْرِو خَالِهَا مَعَهُ  
فَمَنْحَ حَوْثَةٍ لَهُ إِذَا عَمَّ حَبْلُهُ مِنْ غَوَاصِرِ الثُّبُوتِ  
فَأَرَادُوا تَحْلِيهَا فَقَالَ أَبُو لَيْثَةَ إِنَّهُ قَدْ لَمِيَ عَنْهُ  
نُورٌ غَوَاصِرِ الثُّبُوتِ وَأَمِيرُ بَقْلٍ لَأَنْفَرِ وَفِي  
الطَّلُوبِ وَبِقِلَ حَمَا لِلَّذِينَ يَتَّبِعَانِ أَشْوَارَ  
وَيَعْرِفُ حَانَ أَوَّلَ النَّسَاءِ

٥٨٢٣- عن رافع رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ  
عِنْدَ اللهِ ثَلَاثُ عَشْرَ بَيْتًا عِنْدَ ذَلِكَ أَهْ قَرَأَ  
وَبَصَّحَ جَانَّ فَقَالَ تَعْلَمُوا هَذَا الْبَيْتَ مَا قَاتَلْتُمُوهُ قَالَ  
أَبُو نُهَيْثَةَ الْأَصْبَارِيُّ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ  
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَهَى عَنْ قَتْلِ الْبُصْبِ  
الَّتِي تَكُونُ فِي الْبُيُوتِ بِهَا الْفَأْسُ وَذَا الْعُلْمُشِي  
وَأَمَّا الْبُصْبُ فَيُخْطَفَانِ الْبُصْرَ وَيَتَعَلَّانِ مَا فِي  
بُطُونِ النِّسَاءِ.

٥٨٣٤- عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ لُبَابَةَ مَرَّ بِابْنِ عُمَرَ  
وَهُوَ عِنْدَ الْأُطَمِّ الَّذِي عِنْدَ خَالِ عُمَرَ بْنِ  
يُسُفُفٍ حَتَّى نَحَرُوا خَابِرَهُ لَلْأُطَمِّ بْنِ سَعْدٍ.

٥٨٣٥- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ  
مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ وَقَدْ  
أُتِيتُ عَلَيْهِ وَفُتِرْتُمْ عَنْهُ فَحَسَنَ تَأْخُذُهُمَا

سامنے بیٹھے تھے ایک روشناس کوئل رہے تھے کہ ہچانک ایک سانپ نظر آگیا کر کے جڑی عروالے سانپوں میں سے۔ لوگوں نے اس کو مارنا چاہا ابوالہیاءؒ نے کہا کئے مارنے سے نہایت ہے جی نگر کے سانپوں کے اور حکم کیا آپ۔ نے دم بریدہ اور دو لکیروں والے کے مارنے کا۔ اور کہا گیا ہے کہ یہ دونوں قسم کے سانپ مینائی کو دھپتے ہیں اور عورتوں کے حمل گرا دیتے ہیں۔

۵۸۳۳- نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ایک دن اپنے سرے ہوئے مکان کے پاس تھے وہاں سانپ کی کنبلی دیکھی تو لوگوں سے کہا اس سانپ کا بیچا کرو ورنہ اس کو مارنا۔ ابوہارثؓ نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ نے منع کیا ان سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں مگر دم پریدہ اور جس پر دو لکیریں ہوتی ہیں کیونکہ یہ دونوں جہنمی ایک لیتے ہیں (جب نظر ملتا ہے) اور عورتوں کا بیٹ گراہتے ہیں۔ اذکے مارے عورت کا بیٹ گرنے کا ہے اس کی نفوس میں یہ تاثیر ہے۔

۵۸۴- متابع سے روایت ہے ابوہریرہؓ عہد اللہ بن عمرؓ کے پاس سے گزرے وہ حضرت عمرؓ کے مکان کے باں جو قلعہ تھا وہاں کھڑے ہوئے ایک سانپ کو تاک رہے تھے اخیر تک۔

۵۸۳۵- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے غار میں اس وقت  
آپ پر سورۃ العنکبوت نازل ہوئی تھی۔ اہم آپ کے منہ

(۵۸۳۲) چار قوتی نے کہا بدینہ منورہ کے سانچوں کو بغیر اطلاع دے کر ہوئے اور قرارے ہوئے چپے کا آگے کوئے گا ردار دست نہیں اور  
 حارسہ کے اور سب چکے جنگل میں ہو چکا گروں میں سانچہ کا کاروانا مستحب ہے اور قرارے کی حاجت نہیں اور بدینہ کے استحقاق پر وجہ ہے کہ  
 جنوں کا ایک مسلمان گروہ ہاں سانچوں کی شکل پر جاتا تھا۔ اور آپ کا لفظ ملاو کا یہ قول ہے کہ گھر کے سائیں کو پر شہر میں بغیر قرارے اور جاتے  
 نہ مارنا چاہیے کہتے اور جگہ ملاو لانا چاہیے بغیر قرارے۔ اور امام مالک نے کہا مسجد میں بھی ملاو لانا چاہیے اور بغیر ملاو کے کہا کہ گھر کے سائیں  
 میں بھی دو دھاری والے اور مرد پرہیز کو بغیر قرارے ملاو لانا چاہیے۔ اور قرارے کی ترکیب یہ ہے کہ سانچے سے چل کر کبے میں چھ کو قسم جتا ہوں  
 اس محمد کی ہر حضرت علیہ السلام نے لیا کہا کہ ہم کو ایذا مست و جابر آئندہ مت نکالو پھر اگر وہ نکلے تو اس کو مار ڈالے۔

مبارک سے تلازی تازی یہ سورت سنا رہے تھے اسے میں ایک ساپ لگا کر آپ نے فرمایا اور اس کو ہم لپکے اس کے مارنے کو وہ لپک کر چل دیا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کو پچایا تمہارے ہاتھ سے جیسا کہ تم کو پچایا اس کے شر سے۔

۵۸۳۶- ترجمہ وی جواہر مکرر۔

۵۸۳۷- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک احرام باندھے ہوئے شخص کو حکم دیا ایک ساپ کے مارنے کا مٹی میں۔

۵۸۳۸- ترجمہ وی جواہر مکرر۔

۵۸۳۹- ابوالساہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو مقام تھا اشام بن زہرہ کا وہ گئے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کے پاس۔ ابو السہب نے کہا میں نے ان کو نماز میں پایا تو میں بیٹھ گیا مگر تھا نماز پڑھ چکے کاسے میں کچھ حرکت کی آواز آئی ان تکڑوں میں جو گھر کے کونے میں رکھے تھیں۔ میں نے اصرار دیکھا تو ایک ساپ تھا میں دیر اس کے مارنے کو تو ابو سعید نے اشارہ کیا بیٹھ جا میں بیٹھ گیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ایک کو ٹھری مجھے بتائی اور پوچھا یہ کو ٹھری دیکھتے ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا اس میں ایک جون رہتا تھا ہم لوگوں میں سے جس کی بٹی ٹھوڑی ہوئی تھی۔ ہم رسول اللہ کے ساتھ نکلے خندق کی طرف وہ جوان دو پہر کو آپ سے اجازت مانگا اور گھر آیا کہ ایک دن آپ سے اجازت مانگی آپ نے فرمایا جھیمار لے کر جا کیونکہ مجھے ڈر ہے بٹی قریش کا (جنہوں نے دعا پڑھائی کی تھی اور موقع دیکھ کر مشرکوں کی طرف ہو گئے تھے)۔ اس شخص نے اپنے جھیمار لے لیے۔ جب اپنے گھر پر پہنچا تو اس نے اپنی چوڑ کو دیکھا دونوں پٹوں کے نیچے میں دو دائرے پر کھڑی ہے۔ اس نے اپنا نیزہ اٹھایا اس کے مارنے کو

مِنْ بَرِيءٍ رَقِصَةً اَوْ يَمْشِي عَلَى شَيْءٍ فَهَانَ اَقْلَمُهَا فَاَقْبَرُهَا لِيَقْتُلَهَا فَمَسَقَتْهَا فَهَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( وَفَافَا اللَّهُ فَهَرَسَهُمْ كَمَا وَفَاَهُمْ شَرُّهَا ))۔

۵۸۳۶- عَنْ فَاغَتِ فِي هَذَا الْإِسَادِ بِحَلِيهِ۔

۵۸۳۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ مُعْرِثًا بِقَتْلِ حَيَّةٍ بِمِثْلِي۔

۵۸۳۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَبَيَّنَا شَخْصًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَارَ بَيْتِ حَبِيبٍ خَبِيرٍ وَأَبِي مُعَلَّةٍ

۵۸۳۹- عَنْ أَبِي السَّائِبِ مَوْلَى جِسْمٍ فِي زُهْرَةَ أَنَّ ذَمْلَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ فِي يَدَيْهِ قَالَ فَوَجَدْتُهُ يَصْلِي فَحَلَسْتُ أَنْظُرُهُ حَتَّى يَقْضِي صَلَاتَهُ فَسَمِعْتُ تَحَرُّكًا فِي غَرَجِينَ فِي نَاحِيَةِ الْيَمِينِ فَطَفَسْتُ فَإِذَا حَيَّةٌ قَوْبَتْ بِأَقْلَمِهَا فَاسْتَأْذَنِي أَنْ أُتِلَّ بِمِثْلِي فَحَلَسْتُ هَمًّا أَصْرَفَ أَشَارَ إِلَى نِسْوَةٍ فِي الدَّخْلِ فَقَالَ لَتَرَى هَذَا أَقْبَرًا فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَانَ بَرِيءٌ مِثْلِي مِثْلِي حَبِيبٍ غَدِيرٍ بِغُرَسٍ قَالَ فَحَرَسْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْعَصَا فَكَانَ ذَلِكَ الْيَوْمَ بَأْتِصَابِ النَّهَارِ فَمَرَجَعَ بَنِي أَقْلَمٍ وَمَسَاكِنُهُمْ نَوْمًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( حَذَّ عَلَيْنَكَ بِلَا حَكِّ فَهَنِي أَحْضَى عَلَيْنَكَ فَرِيقَةً )) فَاحْذِ الرَّجُلَ بِلَا حَكِّ لَمْ رَاجِعَ فَإِذَا لَمَرَّتْهُ بَيْنَ النَّحْيِ قَابَتِهِ فَأَلْفَوِي بِإِكْبِهَا الرُّنْبُ

خیرت سے۔ عورت نے کہا اپنا تیزہ سنبھال اور اندر جا کر رکھ تو معلوم ہو گا میں کیوں تھکی ہوں۔ وہ جو ان اندر گیا دیکھا تو ایک بڑا ساپ لٹول مارے ہوئے چھوٹے پر بیٹھا ہے۔ جو ان سے اس پر تیزہ اٹھایا اور اسی تیزہ میں کرکٹ کر پھر نکلا اور تیزہ گھر میں چلا آیا۔ وہ ساپ اس پر لوٹا بعد اس کے ہم نہیں جانتے ساپ پہلے مر گیا جو ان پہلے مرل پھر ہم رسول اللہ کے پاس آئے اور آپ سے سدا قصہ بیان کیا اور ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ سے دعا کیجئے اللہ تعالیٰ اس جو ان کو پھر چلا دے۔ آپ نے فرمایا دعا کرو اپنے ساتھی کے لیے بخشش کی۔ پھر فرمایا ید میں جن رہتے ہیں جو مسلمان ہو گئے ہیں پھر آخر تم سائیں کو دیکھو تو تین دن تک ان کو خبردار کرو (اسی طرح جیسے اوپر گزرا) اگر تین دن کے بعد بھی انھیں ان کو مار ڈالو وہ شیطان ہیں (یعنی کافر جن میں یا شریر ساپ ہیں)۔

۵۸۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ سخت کے تلے میں نے حرکت کی تو آواز پائی اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھروں میں عروا لے ساپ ہوتے ہیں جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو تین دن تک ان کو ٹھک کرو (یعنی یوں کہو کہ اگر پھر اٹھو گے تو تم کو تکلیف پہنچے گی)۔ اگر وہ پھر نہ ٹھکے تو خبر نہیں تو اس کو مار ڈالو وہ کافر جن ہیں۔ اور اس روایت میں یہ زیادہ ہے باذاتہ صاحب کو دفن کرو۔

۵۸۳۱- ابو سعید قدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ید میں کسی جن رہتے ہیں جو مسلمان ہو گئے ہیں پھر جو کوئی ان عروا لے سائیں میں سے کسی ساپ کو دیکھے تو اس کو تین بار بتا دے اگر وہ اس پر بھی ٹھکے تو اس کو مار ڈالے وہ شیطان ہے۔

بَطْنُهَا بِهٖ وَاصَابَتْهُ غُرَّةٌ فَقَالَتْ لَهٗ اَعْقَبُ عَلَيْنَ وَنَحْنُ رَاٰحِلٌ لِّئَلَّا نَسْتَحْضِرَ مَا اَلَدْنِي اُخْرَاجِي فَدَخَلَ فَاَدَّ بَحْبَةً عَظِيْمَةً فَنَطَوِيَتْ عَلَيَّ الْغُرَّةَ فَكَلَّمَنِي بِكَلِمَاتٍ مَّرْمُوحَةٍ فَاتَّصَفَتْ بِهٖ ثُمَّ حَرَجَ فَوَكَّزَتْ فِي الْاُذُنِ فَاضْطَرَبَتْ عَلَيَّ فَمَا بَايَزَنِي اَلَيْسَا نَكَلًا اَسْرَعَ مَوْتًا اَلَمْ تَكُنْ لَمْ تَعْلَمِي قَالَ فَحَقَّقَا يَدَيَّ وَشَوَّلْتُ اَفْوَى صَلَّيْتُ اَللّٰهُ عَلَيَّ وَ سَلَّمْتُ فَلَمْ تَكُنْ اَلَيْسَا لَهٗ وَقُلْنَا اَطْعِ مَهْ نَضِيحُ لَنَا فَقَالَ اسْتَفْعِرُوْا لِصَاحِبِكُمْ ثُمَّ قَالَ اِنْ بِالْمَدِيْنَةِ حَاضِرًا قَدْ اَسْلَمُوا فَاِذَا رَجَعْتُمْ مِنْهُمْ شَيْئًا فَادْعُوْهُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ فَاِذَا قُلْتُمْ فَاِذَا طَرَفَا طَرَفًا

۵۸۴۰- عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُبَيْدٍ يُخْبِرُ عَنْ رَجُلٍ يُقَالُ لَهُ السَّابُّ وَهُوَ عَيْنُ الْاَوَّلِ السَّابُّ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى اَبِي سَيِّدٍ الْخُدْرِيِّ فَبَسَّامَا نَحْنُ خُلُوصًا اِذْ سَمِعْنَا نَحْنُ سَمِعْنَا حَرَكَةَ قَطْرَةٍ فَاِذَا حَبَّةٌ وَسَقَطَتْ فَخَلَّيْتُ بِقَصِيْرِ نَحْوِ حَدِيْثٍ مَّا لَيْسَ عَلَيَّ صَحِيْحٌ وَقَالَ فِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (( اِنْ لِيْطَلُوْهُ اَلْيَوْمَ غَوَامِرٌ فَاِذَا رَاَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا فَخَرُّوْا عَلَيَّهَا ثَلَاثًا فَاِنْ لَمْ تَكُنْ وَاَلَا فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّهٗ كَاْفِرٌ وَقَالَ لَهُمْ اَذْعَبُوْا فَاَذْعَبُوْا صَاحِبِكُمْ ))

۵۸۴۱- عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (( اِنْ بِالْمَدِيْنَةِ حَاضِرًا مِنْ الْجَنِّ قَدْ اَسْلَمُوا فَمَنْ رَاٰ شَيْئًا مِنْ هَذِهِ الْغَوَامِرِ فَلْيَقُوْذِلْهُ ثَلَاثًا فَاِنْ يَنْ لَهٗ بَعْدَ هَلِيْعَتِهٖ فَاِنَّهٗ شَيْطَانٌ ))

## باب استحباب قتل الوزغ

۵۸۴۲- عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَبَهَا بِقَتْلِ الْوَزْغِ وَهِيَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ.

۵۸۴۳- عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ أَنَّهَا اشْفَرَتْ النَّبِيَّ ﷺ فِي قَتْلِ الْوَزْغِ فَإِذَا قَالَ يَقْتُلُهَا وَأُمُّ شَرِيكٍ بِحَدَّثِ نِسَاءَ نَبِيٍّ غَيْرِ لِيُؤْخِرَ عَنْهُ لَقَطُ حَبِيبَتِ أَبِي حَلَفٍ وَغَيْلِ بْنِ حَنْبَلٍ وَحَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مِمَّنْ.

۵۸۴۴- عَنْ سَعْدِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزْغِ وَنِسَاءَ فَوَيْفَا.

۵۸۴۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِلْوَزْغِ (( الْفَوَيْسِقُ )) وَذَلِكَ خَرْمَةٌ قَالَتْ وَلَمْ أَسْمَعْهُ نَحْوَهُ.

۵۸۴۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( مَنْ قَتَلَ وَزْغًا فِي أَوَّلِ صُرْبَةٍ فَلَهُ كَنَاءٌ وَكَذَا حَسَنَةٌ وَفِي قَتْلِهَا فِي الصُّرْبَةِ الثَّانِيَةِ فَلَهُ كَنَاءٌ وَكَذَا حَسَنَةٌ لِدُونِ الْأَوَّلَى وَإِنْ قَتَلَهَا فِي الصُّرْبَةِ الثَّالثَةِ فَلَهُ كَنَاءٌ وَكَذَا حَسَنَةٌ لِدُونِ الثَّانِيَةِ ))

۵۸۴۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَالِ بْنِ حَنْبَلٍ وَابْنِ حَرِيرٍ وَحَدَّثَ قَالَ فِي حَدِيثِهِ (( مَنْ قَتَلَ وَزْغًا فِي أَوَّلِ صُرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ بِمَقْعَةٍ حَسَنَةٌ وَفِي الثَّانِيَةِ ذُنُوبٌ ذَلِكَ ))

## باب : گرگٹ کا مارنا مستحب ہے

۵۸۴۲- ام شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا گرگٹوں کے مارنے کا۔

۵۸۴۳- ام شریک رضی اللہ عنہ نے اہل بیت رضی اللہ عنہم سے کہنے کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ان کو مارنے کا۔ یہ ام شریک بنی عامر کے قبیلہ کی ایک عورت تھی۔

۵۸۴۴- سعد بن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گرگٹ کو مار ڈالنے کا اور اس کا نام فویق رکھا (یعنی چھوٹا سا)۔

۵۸۴۵- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے گرگٹ کو فویق کہا جس نے کہا میں نے یہ نہیں سنا کہ آپ نے حکم دیا اس کو مار ڈالنے کا۔

۵۸۴۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گرگٹ کو پہلی بار میں مار ڈالے اس کو اتنا ثواب ہے اور جو دوسری بار میں مارے اس کو اتنا ثواب ہے لیکن پہلی بار سے کم اور جو تیسری بار میں مار ڈالے اس کو اتنا ثواب ہے لیکن دوسری بار سے کم۔

۵۸۴۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہی جو لوہے کی گھڑی۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جو شخص گرگٹ کو پہلی بار میں مار ڈالے اس کی سوچیاں نکلی جاویں گی اور دوسری بار میں اس سے کم اور تیسری بار میں اس سے کم۔

۵۸۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ (( هِيَ أَوَّلُ ضَرْبَةٍ سَبْعِينَ حَسَنَةً ))

۵۸۴۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک عیہاد میں جو گرگت کو مار دالے تو اس کے لیے ستر نیکیاں لکھی جادیں گی۔

### باب: چوٹی کے مارے کی ممانعت

۵۸۴۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( أَنْ تَمْلَأَ فُرْصَتَ نَيْبٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَأَمْرَ بِقُرْبَةِ النَّسْلِ فَأَخْرَجَتْ فَلَاؤُخَى اللَّهِ إِلَيْهِ لَيْبِي أَنْ فَرَصْتُكَ نَمْلَةً أَهْلَكَتُ لُئِمَةً مِنَ الْأَنْفَمِ مُسْتَحْضِرًا ))

۵۸۴۹- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چوٹی میں کسی ظہیر کو کاٹا انہوں نے حکم دیا تو چوٹیوں کا سارا گھر جلا دیا گیا۔ جب اللہ نے ان پر وحی بھیجی کہ چوٹی کے کاٹنے میں تم نے ایک امت کو ہلاک کر دیا تو اللہ تعالیٰ کی پائی بولتی تھی۔

۵۸۵۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( تَوَلَّى نَيْبٌ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَحْلًا شَجَرَةً فَلَدَغْلَغَتْ نَمْلَةً فَأَمْرَ بِجَهَادِهِ فَأَخْرَجَ مِنْ نَحْلِهَا ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَأَخْرَجَتْ فَلَاؤُخَى اللَّهِ إِلَيْهِ فَهَذَا نَعْلَةٌ وَاحِدَةٌ ))

۵۸۵۰- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک ظہیر خفیروں میں سے ایک درخت کے تلے اتنے ان کو ایک چوٹی نے کاٹا انہوں نے حکم دیا تو چوٹیوں کا پھر لٹا لٹا گیا پھر انہوں نے حکم دیا وہ جلا گیا۔ جب اللہ نے ان کو وحی بھیجی ایک چوٹی کو (جس نے کاٹا تھا) تو نے سزا دی ہوئی (دوسروں کا کیا تصور تھا)۔

۵۸۵۱- ترمذی اور ابوداؤد میں

۵۸۵۱- عَنْ هِشَامِ بْنِ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَخْبَاهُ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( مَوْلَى نَيْبٍ مِنْ ))

(۵۸۴۸) کوئی نے کہا گرگت جس کو دوزخ اور جہنم میں بھی کہتے ہیں اس کے قتل کا حکم دیا کیونکہ وہ سزا دی ہے۔ اور ایک روایت میں جو سونگیوں کا کہہ اور دوسری میں سزا کا تو ان میں اختلاف نہیں ہے اس لیے کہ غرض صبر نہیں ہے چوں کہ پہلے ستر نیکیوں کا حکم دیا پھر اللہ تعالیٰ نے ہدایت دیا کہ کوئی کھنڈوں کو ستر کا شائبہ نہ دے۔ بعضوں کو سوا کا اختیار حسنیت اور اخلاص میں مرتب ہے۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ جب حضرت ابوالاعمالیہؓ کو آگ میں ڈالا تھا تو سب جانور آگ بچھاتے لیکن گرگت آگ کو بھونک کر بھونک بھونک بھونک بھونک اس دانستہ اس بد ذات کے بدلے میں ثواب ہے۔

(۵۸۴۹) میں لکھا کہ اللہ تعالیٰ کسی امت کے شرک اور کفر کی وجہ سے ان کو ہلاک کرے اور ان کی ذلیل میں دوزخ دے گا یہ بھی چاہو جادیں تو کیا امید ہے۔ نوٹی نے لکھا کہ سب میں چوٹی کا قتل جائز نہیں ہے اور اس میں ایک حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع کیا چوٹی اور شہد کی بھی اور بد اور چوٹی کو مارنے سے۔ روایت کیا اس کو ابو داؤد نے اسے بھی بخاری اور مسلم کی شرح ہے۔

الْأَنْبِيَاءُ نَحْتِ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ سَلْمَةٌ فَأَمَرَ فَأَمَرَ بِجَهَارِهِ  
فَأَخْرَجَ مِنْ نَحْيِهَا وَأَمَرَ بِهَا فَأَخْرَجَتْ فِي النَّارِ  
قَالَ فَأَوْخَى اللَّهُ إِلَيْهِ فَيَلَأُ سَلْمَةً وَاحِدَةً

بَابُ تَخْرِيمِ قَتْلِ الْهَرَّةِ

باب: بلی کے مارنے کی ممانعت

۵۸۵۲- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا ایک عورت کو بلی کے لیے عذاب ہوا اس نے بلی کو پکڑ کے رکھا یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ پھر اسی بلی کی وجہ سے وہ جہنم میں گئی۔ (تفسیر میاض نے کہا شاید وہ کار ہوگی اور اس قصور سے سزا اس کی اور بڑھ گئی۔ نووی نے کہا صحیح یہ ہے کہ وہ مسلمان تھی لیکن اس گناہ کی وجہ سے جہنم میں گئی اور یہ گناہ صغیرہ نہیں ہے بلکہ اس کے اسرار سے کبیرہ ہو گیا اور حدیث میں یہ نہیں ہے کہ وہ ہمیشہ جہنم میں رہے گی۔ اس نے ہی کو نہ کھانا دیا نہ پانی جب اس کو قید میں رکھا اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے جانور کھاتی۔

۵۸۵۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَحُمَيْدٍ لَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( غَضِبْتُ امْرَأَةً فِي هَرَّةٍ سَجَنَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ فَلَدَغَتْ فِيهَا النَّارُ لَمْ يَكُنْ هِيَ أَطْعَمَهَا وَسَقَمَهَا إِذْ حَسَنَهَا وَلَمْ يَكُنْ قَرْنُهَا فَأَكَلَ مِنْ حَشَاشِ الْأَرْضِ ))

۵۸۵۳- مذکورہ بالا حدیث کے ہم معنی حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۸۵۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ مَعْنَاهُ

۵۸۵۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۵۸۵۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِذَلِكَ

۵۸۵۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عورت کو عذاب ہوا ایک بلی کی وجہ سے جس کو اس نے کھانا دیا نہ پانی نہ اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے جانور کھاتی۔

۵۸۵۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( غَضِبْتُ امْرَأَةً فِي هَرَّةٍ لَمْ يُطْعَمَهَا وَلَمْ تَسْقَمَهَا وَلَمْ تَقْرْنُهَا فَأَكَلَ مِنْ حَشَاشِ الْأَرْضِ ))

۵۸۵۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۵۶- عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ وَهِيَ حَدِيثُهَا (( وَنَطَقَهَا )) وَهِيَ حَدِيثُ أَبِي ثَعْلَبَةَ (( حَشَوَاتِ الْأَرْضِ ))

۵۸۵۷- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۵۸۵۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهَا مِنْ عُرْوَةَ

۵۸۵۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۵۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ خَدِيعِهِمْ

بَابُ فَضْلِ سَفِيِّ الْبُهَاتِمِ اِطْعَامُهَا

باب: جانوروں کو پلانے اور کھلانے کی فضیلت

۵۸۵۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص راہ میں ہمارا تھا اس کو بہت پیاس لگی۔ ایک کنویں ملا وہ اس میں اترا اور پانی پیا پھر اٹھا تو ایک کتے کو دیکھا اپنی زبان نکالی ہوئی باغپتہ ہے (پیاس کی وجہ سے) کھور گئی مٹی کھا رہا ہے۔ وہ شخص بولا اس کتے کا یہ حال پیاس کے بارے دیکھا تو گھبرا گیا میرا حال تھا پھر وہ کنویں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھرا اور موزہ منہ میں لے کر لوہ چڑھا اور وہ پانی کتے کو پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کو قبول کیا اور اس کو بخش دیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم کو ان جانوروں کے پلانے اور کھلانے میں بھی ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا ہر تازے جگر والے میں ثواب ہے (یعنی ہر حیوان کے جو موزی نہ ہو)۔

۵۸۶۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں نبی ﷺ سے کہ ایک حرام کار عورت نے ایک کتے کو دیکھا گرمی کے دنوں میں جو کنویں کے گرد پھر رہا تھا اور اپنی زبان باہر نکال دی تھی۔ اس عورت نے اپنے موزے سے پانی نکالا اور اس کتے کو پلایا اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

۵۸۶۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک کتا ایک کنویں کے گرد پھر رہا تھا جو پیاس کے مارے مرنے کو تھا اس کو کئی اسرائیلی کی ایک کسب نے دیکھا تو اپنا موزہ اٹھا اور اس کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کے بدلے اس کو بخش دیا۔

۵۸۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( يَتِمُّمَا زَجَلٌ بَشَرِي بِطَرِيقِ اِشْتَدَّ عَلَيْهِ اَلْعَطَشُ فَوَجَدَ بَشَرًا قَرِيزًا فِيهَا فَضْرَبَ ثُمَّ عَرَّجَ قَدًّا كَلَبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ اَلْعَرِي مِنَ اَلْعَطَشِ فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هَذَا اَلْكَلَبُ مِنَ اَلْعَطَشِ مِثْلَ الَّذِي كَانَ يَلْغُ مَنِي فَزَوَّلَ اَلْبَتَرُ لَمَنَّا حُمَةً هَاءُ ثُمَّ اَمْسَكَ بِيَدِهِ حَتَّى رَفَعَنِي فَسَقَى اَلْكَلَبُ فَشَكَرَ اَللَّهَ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ )) فَتَلَوْا مَا رَسُوهُ اَللَّهُ وَابْنُ لَنَا فِي هَذِهِ اَلْبُهَاتِمِ اٰخَرًا فَقَالَ (( فِي كُلِّ كَبِدٍ وَطَبْعٍ اُجْرٌ ))

۵۸۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ (( اَنَّ امْرَاةً نَعِيًا رَأَتْ كَلَبًا فِي يَوْمٍ حَارٍّ يُطِيفُ بِشَرِّ قَدْ اَذْلَعَ لِسَانَهُ مِنَ اَلْعَطَشِ فَزَعَتْ لَهُ بِشَوْفِهَا فَغَفِرَ لَهَا ))

۵۸۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَلْكَلَبُ يَطِيفُ بِرَكْبَةٍ قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ اَلْعَطَشُ اِذْ رَأَتْهُ نَعِيٍّ مِنْ بَغْلَانِ يَتِيٍّ اِسْرَاطِيلَ فَزَعَتْ مَوْفَهَا فَامْسَكَتْ لَهُ بِه فَغَفَرَ لَهَا فَغَفِرَ لَهَا ))



## کِتَابُ الْأَلْفَاظِ مِنَ الْأَدَبِ وَغَيْرِهَا الفاظ ادب وغیرہ کی کتاب

باب: زمانے کو برا کہنے کی ممانعت

۵۸۶۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدمی برا کہتا ہے زمانے کو حالانکہ زمانہ میرے ہاتھ میں ہے۔ رات اور دن میرے اختیار میں ہے۔

۵۸۶۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدمی مجھے ایذا دیتا ہے برا کہتا ہے زمانے کو اور میں خود زمانہ ہوں (یعنی زمانے سے کوئی کام نہیں ہوتا ہے بلکہ کام کرنے والا میں ہوں) چلتا ہوں رات اور دن کو۔

۵۸۶۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا تکلیف دیتا ہے مجھ کو آدمی کہتا ہے ہائے کبھی زمانے کی تو کوئی تم میں سے یوں نہ کہے ہائے کبھی زمانے کی اس لیے کہ زمانہ میں ہوں رات اور دن میں لا تا ہوں جب میں چاہوں گا تو رات اور دن موقوف کر دوں گا۔

۵۸۶۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے اسے کبھی زمانہ کی اس واسطے کہ زمانہ تو خدا ہی کے ہاتھ میں ہے۔

۵۸۶۶- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

باب: النہی عن سب اللہ

۵۸۶۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (( قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُسَبُّ الْإِنْسَانُ آدَمَ الذُّهْرَ وَأَنَا الذُّهْرُ بَيْنَ النَّيْلِ وَالنَّهَارِ ))

۵۸۶۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤَذِّبُنِي الْإِنْسَانُ آدَمَ يُسَبُّ الذُّهْرَ وَأَنَا الذُّهْرُ أَفْلَبُ أَفْلَبُ النَّيْلِ وَالنَّهَارِ ))

۵۸۶۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُؤَذِّبُنِي الْإِنْسَانُ آدَمَ يَقُولُ يَا حَبِيبَةَ الذُّهْرُ فَلَا يَقُولُنَّ أُخَذْتُمْ يَا حَبِيبَةَ الذُّهْرُ فَإِنِّي أَنَا الذُّهْرُ أَفْلَبُ لَيْلَةً وَنَهَارَةً فَإِذَا حَبِطَ قَبَضْتُمَهُمَا ))

۵۸۶۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( لَا يَقُولُنَّ أُخَذْتُمْ يَا حَبِيبَةَ الذُّهْرُ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الذُّهْرُ ))

۵۸۶۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ

(۵۸۶۵) جو نوٹ ہے کہ جب جو فرمایا اللہ تعالیٰ خود میرے ہاتھ میں ہے اس کا سبب یہ ہے کہ آپ کے لوگ مصیبت اور دک کے وقت دیر کو برا کہتے۔ آپ نے فرمایا دیر کو برا کہتے کہ کیونکہ اللہ تعالیٰ دیر ہے یعنی تم جس کو مصیبتوں کا لالہ لالہ اور دک کا پانی پلانتے والا سمجھتے ہو وہ درحقیقت مجھ اختیار نہیں کرتا بلکہ فعل اللہ ہے تو تمہاری گالی اللہ پر جس کی ممانعت۔

براہ کے کوئی تم میں سے وہر کو یعنی زمانے کو اس واسطے کہ اللہ تعالیٰ خود دیر ہے (یعنی دیر کچھ نہیں کر سکتا کرتے والا اللہ ہی ہے کہ

باب: انگور کو کرم کہنے کی ممانعت

۵۸۶۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم براہ کے کوئی تم میں سے زمانے کو کہو کہ اللہ ہی کے ہاتھ میں زمانہ ہے اور سب کچھ اللہ ہی کرتا ہے پھر زمانہ کو برا کہنا معاذ اللہ اللہ کو برا کہنا ہے۔ اور کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے اس لیے کہ کرم مسلمان آدمی کو کہتے ہیں۔

۵۸۶۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کہو کرم (انگور کو) اس لیے کہ کرم مسلمان کا دل ہے۔

۵۸۶۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگور کو کرم نہ کہو اس لیے کہ کرم مسلمان کو کہتے ہیں۔

۵۸۷۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے کرم انگور کو نہ کہے کیونکہ کرم مومن کا دل ہے۔

۵۸۷۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے انگور کو کرم نہ کہے کیونکہ کرم مسلمان آدمی ہے۔

۵۸۷۲- واصل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کہو کرم بلکہ جلد کہو (یعنی

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ «لَا تَقُولُوا الذُّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الذُّهْرُ».

نَابَ كَرَاهَةً تَسْوِيَةً لِّلْعَبِّ كَرُمًا (۱)

۵۸۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «لَا يَسُبُّ أَحَدُكُمْ الذُّهْرَ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الذُّهْرُ وَلَا يَقُولُونَ أَحَدُكُمْ لِلْعَبِّ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرُّوحُ الْمُسْلِمَ».

۵۸۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ «لَا تَقُولُوا كَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ».

۵۸۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ «لَا تَسْمُوا الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرُّوحُ الْمُسْلِمَ».

۵۸۷۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «لَا يَقُولُونَ أَحَدُكُمْ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ».

۵۸۷۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَدْ تَمَرَّ أَخْبَارُ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «لَا يَقُولُونَ أَحَدُكُمْ لِلْعَبِّ الْكَرْمَ فَإِنَّ الْكَرْمَ الرُّوحُ الْمُسْلِمَ».

۵۸۷۲- عَنْ وَاصِلِ بْنِ حَجَرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ «لَا تَقُولُوا الْكَرْمَ

(۱) عرب کے لوگ انگور کو اور انگریزی شراب کو کرم کہتے۔ کرم کے معنی بزرگی اور عزت اور مرغان کے ہیں اور کھتے کہ شراب پینے سے بھی انسان میں کرم پیدا ہوتا ہے اس لیے خود غرور کو اور اس کی شراب کو کرم کہتے ہیں۔ جب شراب حرام ہوا تو آپ نے انگور کے لیے اس نام کے بدلنے کی بھی ممانعت کر دی اس خیال سے کہ یہ نام شراب کو یاد دلا دے اور اس سے یہ کہ شراب کی عزت نہ کی جائے۔

وَلَكِنْ قُولُوا الْحَقُّ عَلَيْنَا الْعَبْدُ

انگور کو۔

۵۸۷۳- عَنْ وَائِلٍ بْنِ حَسْبٍ أَنَّ لَاسِيَّ عَلَيْهِ  
قَالَ لَا تَقُولُوا لَكُمْزَمَ وَلَكِنْ قُولُوا الْعَبْدُ  
وَالْحَقُّ

۵۸۷۳- وائل بن حبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کرم مت کہو بلکہ عیب یا جلد  
کہو (انگور کو)۔

بَابُ حُكْمِ اِطْلَاقِ لَفْظَةِ الْعَبْدِ وَالْأَمَةِ

باب عبد یا امہ یا مولیٰ یا سید ان لفظوں کے بولنے کا

وَالْمَوْلَى وَالسَّيِّدُ

بیان

۵۸۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( لَا  
يَقُولُونَ أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَأَنْصِي كُلَّكُمْ عَبْدُ اللَّهِ  
وَكُلُُّ بَسَائِكُمْ إِيَّاهُ اللَّهُ وَلَكِنْ لِيَقُلْ غُلَامِي  
وَجَارِيَّتِي وَقَتَايَ وَقَتَايَ ))

۵۸۷۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ  
وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے اپنے غلاموں کو یوں نہ کہے میرا امید  
یعنی میرا بندہ اور اپنی لونڈی کو میری امہ یعنی میری بندہ کہے تم سب  
لوگ خدا کے بندے ہو اور تمہاری عورتیں خدا کی بندیاں ہیں  
لیکن یوں کہنا چاہیے میرا غلام 'میری لونڈی' میرا جوان 'مرد'  
میری جوان عورت۔

۵۸۷۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ (( لَا يَقُولُونَ أَحَدُكُمْ عَبْدِي فَكُلَّكُمْ عَبْدُ  
اللَّهِ وَلَكِنْ لِيَقُلْ قَتَايَ وَلَا يَقُلْ الْعَبْدُ رَضِيَ  
وَلَكِنْ لِيَقُلْ سَيِّدِي ))

۵۸۷۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ  
نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے میرا بندہ اس لیے کہ تم سب  
اللہ کے بندے ہو اہل بیت یوں کہے میرا جوان۔ اور نہ غلام یوں کہے  
میرا رب بلکہ یوں کہے میرا سید۔

(۵۸۷۳) دوسری روایت میں ہے غلام بھی یوں کہے میرا رب بلکہ یوں کہے میرا سید۔ لہذا یہ کہان احادیث سے دو باتیں مقصود ہیں  
ایک تو غلام کو ممانعت ہے اس کا عرب کہنے سے کہ تو رب کے متقی نالائق ہلکے اور ہڈ کے جدا اور حدیث میں ہے جو ایسے کہ لونڈی اپنے رب  
کو کہے گی اس کا جواب: 'میرے لیے ایک تو یہ کہ رب کہتا ہے تو میرا ممانعت تو یہی ہے نہ کہ قرینہ۔ دوسرے یہ کہ ممانعت اس لفظ کی  
انکار کہنے سے ہے نہ کہ ثناء اور کہنے سے۔ قاضی نے اسی جواب کو اختیار کیا ہے۔ اور سید کے کہنے سے ممانعت نہیں ہے کیونکہ سید کا لفظ اللہ  
سے خاص نہیں ہے بلکہ بعضوں نے سید کا طلاق اللہ تعالیٰ پر کر دیا اور کہا ہے اور حضرت نے فرمایا سیدنا حسن کو یہ بتا میرا سید ہے اور فرمایا ابو  
اپنے سید کے لیے یعنی سید بن حجاز کے واسطے۔ اسی طرح مولیٰ کے کہنے سے کیونکہ مولیٰ کے سوا حق ہیں۔ دوسرا مقصود یہ ہے کہ سید اپنی  
بات کی اور غلام کو عبد اور امہ نہ کہے اس لیے کہ عبودیت حقیقی خدا کی ہے اور اس لفظ میں ایسی تقسیم ہے جو حق تعالیٰ سے خاص ہے۔ اسی  
مختصر اس حدیث سے یہ نکلا کہ عبد یعنی یا عبد حسن یا عبد محمد یا عبد اعلیٰ ایسے نام رکھنا مکروہ ہے گو نام رکھنے والے کی نیت عبد سے  
عبودیت حقیقی نہ ہو بلکہ غلام کے معنی ہوں اور اگر عبودیت حقیقی کی نیت ہو تو نام رکھنے والا مشرک اور کافر ہے اور غلام نور غلام حسن غلام  
حسین غلام علی یا نام رکھنا اگرچہ درست ہے اس پر سنت کے موافق نہیں لیکن نور بن مامون میں ایک طرح کا کذب بھی اس لیے کہ غلامی جو عبودیت کی  
محرک ہے وہ بالی نہیں جاتی البتہ غلام کے معنی حق غلام اور حدیث کرم کے بن کے ہیں جس میں بھڑ ہے کہ عبد اللہ اور عبد الرحمن  
اور عبد الرحمن میں اللہ تعالیٰ کی عبودیت لفظ سے ماہرین علماء کے نام کے جیسے مولیٰ یعنی امیر الکریم اور صالح اور نوح اور غیر وہ۔

۵۸۷۶- ترجمہ وحی جو اوپر گزر رہا ہے کہ غلام اپنے سید کو مولیٰ نہ کہے کیونکہ مولیٰ تمہارا اللہ ہے۔

۵۸۷۶- عَنْ فَاطِمَةَ بِهَذَا الْإِسْلَامِ وَهِيَ حَدِيثُهَا وَلَا يَقُلُ الْعَبْدُ لِسَيِّدِهِ مَوْلَانِي وَرَأَى هِيَ حَدِيثُ أَبِي مُعَاوِيَةَ (( لَنْ مَوْلَاكُمْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ))

۵۸۷۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے (اپنے غلام سے) (پانی پلا اپنے رب کو یا کھانا کھلا اپنے رب کو یا دھوا کر اپنے رب کو اور کوئی تم میں سے دوسرے کو اپنا رب نہ کہے بلکہ سید یا مولیٰ کہے اور کوئی تم میں سے یوں نہ کہے میرا بند یا میری بندگی بلکہ جو ان مرد و زنان غورت کہے۔

۵۸۷۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَرِهَ أَحَادِيثُ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ اسْتَيْ رَثْلِكَ أَوْ لَعْنُكَ وَصَلَّى رَثْلِكَ وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ رَبِّي وَلَقُلْ سَيِّدِي مَوْلَانِي وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ عَبْدِي أَوْ لَقُلْ لَعْنِي لَعْنِي غُلَامِي ))

باب: یہ کہنا کہ میرا نفس پلید ہو گیا مکروہ ہے  
۵۸۷۸- ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی نہ کہے میرا نفس غیث ہو گیا (یعنی پلید اور نجس) بلکہ یوں کہے میرا نفس کال اور ست ہو گیا (غیث اور پلید کافر کا لقب ہے اور بہت کریمہ لفظ ہے اس لیے مسلمان کو اپنے تئیں یہ لفظ کہنے سے منع کیا اور ایک حدیث میں جو آیا ہے کہ پھر صبح کو الٹا ہے غیث النفس جو وہ غیر کی محبت ہے اور شخص مبہم کا بیان ہے ایسا اطلاق منع نہیں)۔

باب: كَرَاهَةِ قَوْلِ الْإِنْسَانِ حَيْثُ نَفْسِي  
۵۸۷۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ حَيْثُ نَفْسِي وَلَكِنْ يَقُلْ لَيْسَتْ نَفْسِي )) قَدْ حَدَّثْتُ أَبِي كَرَسًا وَ قَالَ أَبُو نَحْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ (( لَكِنْ ))

۵۸۷۹- ترجمہ وحی جو اوپر گزر رہا

۵۸۷۹- عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ بِهَذَا الْإِسْلَامِ

۵۸۸۰- ترجمہ وحی جو اوپر گزر رہا

۵۸۸۰- عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ بِهَذَا الْإِسْلَامِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنْشَلٍ عَنْ أَبِي أَدْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ حَيْثُ نَفْسِي وَلَقُلْ لَيْسَتْ نَفْسِي ))

(۵۸۷۶) نوٹی: یہ کہنا کہ میرا بند یا میری بندگی اور اس کا عکس نہ کہنا صحیح ہے اور مولیٰ کا اطلاق سوا خدا کے غور وں پر آیا ہے۔

بَابُ اسْتِعْمَالِ الْمِسْكِ وَالْأُطْبُيِّ

الطَّيِّبِ وَكَرَاهَةُ رَدِّ الرِّيحَانِ وَالطَّيِّبِ

۵۸۸۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ «كَانَتْ امْرَأَةٌ مِنْ نَبِيِّ إِسْرَائِيلَ لَصِيفَةً تَمُشِي مَعَ امْرَأَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ فَتَعْلُذَتِ رِجْلَيْنِ مِنْ حَسْبٍ وَخَانِمًا مِنْ ذَهَبٍ مُعَلَّقٌ مُطْبِقٌ ثُمَّ حَفَّتَهُ مِسْكًا وَهُوَ أَطْيَبُ الطَّيِّبِ فَمَرَّتْ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ فَلَمْ يَعْرِفُوهُا فَقَالَتْ يَبْهَاهُ هَكَذَا» وَتَقَطَّ شُعْبَةٌ مِنْهُ.

۵۸۸۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَرَّرَ امْرَأَةً مِنْ نَبِيِّ إِسْرَائِيلَ حَفَّتَ حَاتَمُهَا مِسْكًا وَالْمِسْكِ أَطْيَبُ الطَّيِّبِ.

۵۸۸۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ «مَنْ عَرَّصَ عَلَيْهِ رِيحًا فَلَا بُدَّ لَهُ قَلْبُهُ عَفِيفٌ الْمُخْمِلِ طَيِّبُ الرِّيحِ»

۵۸۸۴- عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ أَبُو عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا اسْتَحْضَرَ اسْتَحْضَرَ بِالْمَاءِ غَيْرَ مُطَرَّبًا وَكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْمَاءِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ تَسْتَحْضِرُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

بَابُ مَسْكِ كَابِيَانِ أَوْ خُشْبُو كُو بَحِيرِ دِينَ كِي

ممانعت

۵۸۸۱- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے قریبانی اسرائیل کی قوم میں ایک عورت تھی چلا کرتی تھی دو لمبی عورتوں کے ساتھ۔ اس نے نگری کی دو کڑا ایسے بنا کر پہنیں اور سونے کی غولی دار اگو تھی بنائی جو بند ہوتی تھی اسکی مسک بھری اور وہ تو بڑی عمدہ خوشبو ہے پھر چلی ان دونوں عورتوں کے ساتھ میں تو لوگوں نے اس کو نہ پہچانا اس نے اپنے ہاتھ سے یوں اشارہ کیا۔ شہد نے جو اس حدیث کا ربوی ہے اپنا ہاتھ جھاڑ کر اس عورت کے اشارہ کو دکھایا۔

۵۸۸۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

۵۸۸۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو خوشبو دلو گھاں دیا جائے یا خوشبو دار پھول دیا جائے تو اس کو نہ بھیرے اس لیے کہ اس کا کچھ بوجھ نہیں اور خوشبو عمدہ ہے۔

۵۸۸۴- نافع سے روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب وضو کرتے تھے تو خود کی پلینے جس میں اور کچھ مٹا نہ ہوتا یا کافور کی اس کو خود کے ساتھ لائے پھر کہتے رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح خوشبو پلینے۔



(۵۸۸۱) ☆ اس حدیث میں حضرت نے یہ فرمایا کہ مسک عمدہ خوشبو ہے اور مکی مقصود ہے باب کا۔ نوٹی نے کہا مسک پاک ہے اور اس کا استعمال دین اور کپڑے میں درست ہے اور اس کی صفات کا ذکر ہے یا ارجاس اور مسک اس کا قاعدہ ہے مستحبی ہے کہ جو بچہ زائدہ و خوار میں سے چھائی چاندی سے یا اس کا حکم مثل ہے اور اٹھ سے اور ۱۱۱۱ کے ہے۔ اور اس عورت نے جو نگری کی کڑی لمبی بنیں کر اپنے تئیں لہا کیا اس سے فرض کر اپنے تئیں چھانپے تاکہ لوگوں کی ایذا سے بچے تو وہ جائز ہے اور اگر غریب یا اسی لانا لکھ کے لیے کرے تو وہ حرام ہے۔

## کِتَابُ الشَّعْرِ

### کتاب شعر کے بیان میں

۵۸۸۵- عَنْ عُمَرَ بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِي قَالَ رَفِعتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَوْمًا فَقَالَ (( هَلْ مَعَكَ مِنْ شَعْرِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ حَيَّةَ )) قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ (( حَيَّةَ )) مَالَتْ ذُنُّهُ يَتَا فَقَالَ (( حَيَّةَ )) ثُمَّ انْشَدَنِي يَتَا فَقَالَ (( حَيَّةَ )) حَتَّى انْشَدَنِي مِائَةً يَتَا.

۵۸۸۵- عمرو بن شریہ سے روایت ہے انہوں نے خالچے باپ سے وہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سوار ہوا ایک دن آپ نے فرمایا تجھ کو امیہ بن ابی الصلت کے کچھ شعر یاد ہیں؟ میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا پڑھ میں نے ایک شعر پڑھا آپ نے فرمایا اور پڑھ یہاں تک کہ میں نے سو اشعار پڑھے۔

۵۸۸۶- عَنْ الشَّرِيدِ قَالَ أُرَدِّفِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلْفَةً فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

۵۸۸۶- ترجمہ وہی جواب پر گزری

۵۸۸۷- عَنْ عُمَرَ بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِي قَالَ اسْتَشْفَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ ابْنِ عَبَّاسٍ وَزَافَ قَالَ ابْنُ كَثَّافٍ لَيْسَ لِي وَمِثْلِي حَدِيثُ ابْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ (( فَلَقَدْ كَادَ يَسْلِمُ فِي شِعْرِهِ )).

۵۸۸۷- ترجمہ وہی جواب پر گزری۔

۵۸۸۸- ابُو بَرْدٍ رَوَى عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ (( أَشْعَرُ كُلِّمَةٍ تَكَلَّمْتُ بِهَا الْغَرَبُ كُلِّمَةٍ لَيْدٍ أَلْ كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ )).

۵۸۸۸- ابو برد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سب سے عمدہ شعر جو عرب کے لوگوں نے کہا ہے لید کا یہ کلام ہے (لید بن ربیعہ ایک صحابی تھے شاعر) اس کا ترجمہ اردو میں یہ ہے کہ ہر ایک شے لغو ہے۔

۵۸۸۹- ابُو بَرْدٍ رَوَى عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ (( أَصْلَقُ كُلِّمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كُلِّمَةٍ لَيْدٍ أَلْ كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ )).

۵۸۸۹- ابو برد روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ سچا کلام لید کا ہے اور ابی الصلت کا بیٹا اسلام کے قریب تھا (کیونکہ اس کے عقائد اچھے تھے گو وہ

(۵۸۸۷) نوٹ: یہاں سے یہ ہے کہ لید کا یہ کلام رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا اور زیادہ پڑھنے کی خواہش کی کہ یہ کہ میں قرار تھا تو یہ الٹی کلام قرار تھا شاعر اس سے معلوم ہوا کہ جس شعر میں قیل معنون نہ ہوا اس کا پڑھنا اور سننا بہاؤ ہے اگرچہ جاہلیت کے زمانہ کا شعر ہو اور یہی ہے کہ بہت شعر پڑھا کر سچا بہت شعر یاد کرے لیکن قیل میں کوئی قیاحت نہیں۔

بَاطِلٌ وَكَذَّابٌ أَتَيْتُهُ مِنْ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسَلِّمَ»

۵۸۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

فَلَا أُصَدِّقُ نِسْبَةَ قَالَةِ الشَّاعِرِ إِلَّا كُلُّ شَيْءٍ مَا

حَلَا اللَّهُ بَاطِلٌ وَكَذَّابٌ مِنْ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسَلِّمَ

۵۸۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «أُصَدِّقُ نِسْبَةَ قَالَةِ الشُّعْرَاءِ

إِلَّا كُلُّ شَيْءٍ مَا حَلَا اللَّهُ بَاطِلٌ»

۵۸۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنْ أُصَدِّقُ كَلِمَةً فَأَلْقَاهَا شَاعِرٌ

كَلِمَةً لِيَسْبُ إِلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا حَلَا اللَّهُ بَاطِلٌ»

مَا زَادَ عَلَيَّ ذَلِكَ.

۵۸۹۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «لَا أُصَدِّقُ جَوْفَ

الْمُؤْجَلِ قَبِيحًا يُرِيدُ خَيْرًا مِنْ أَنْ يُصَلِّيَ شِعْرًا»

قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنْ أُلْحِصَ لَمْ يَقُلْ غَيْرَهُ

۵۸۹۴- عَنْ مَعْقِلِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا أُصَدِّقُ جَوْفَ أَحَدِكُمْ قَبِيحًا

يُرِيدُ خَيْرًا مِنْ أَنْ يُصَلِّيَ شِعْرًا»

۵۸۹۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا

اسلام سے محروم رہا۔

۵۸۹۰- ترجمہ: وہی جو لوہے گزرا۔

۵۸۹۱- ترجمہ: وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۹۲- ترجمہ: وہی جو اوپر گزرا۔

۵۸۹۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا اگر کسی مرد کا پیٹ پیچ سے بھرے یہاں تک کہ اس

کے پیچھڑے تک پہنچے یہ اس کے حق میں بھڑے اپنے پیٹ میں

شعر بھرنے سے۔

۵۸۹۴- سعد بن ابی وقاص سے بھی انکی ہی روایت ہے۔

۵۸۹۵- ابو سعید خدری سے روایت ہے ہم عرج (ایک گاؤں) سے

(۵۸۹۳) کوئی نے کہا اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ انسان شعر گوئی یا شعر غزلی میں ایسا مصروف رہے کہ علوم شرعیہ اور احکامات قرآن

اور حدیث کی فرصت نہ پائے اور اگر قرآن وحدیث کے ساتھ خود اسے شعر بھی یاد ہوں تو کچھ قیاحت نہیں اس لیے کہ اس کا پیٹ شعروں

سے نہیں بھرا بعض علماء نے مطلقاً شعر کو محروم رکھا ہے اور یہ اس میں حق نہ ہو اور کھوکھلے قول ہے کہ شعر مہذب ہے اگر اس میں فحش نہ ہو۔

کہتے ہیں شعر بھی ایک کام ہے عہد اس کا مذہب ہے اور یہ اس کا ہے اور آنحضرت نے شعر سے ہیں اور پڑھو اسے ہیں اور حسان بن ثابت کو حکم ہوا

آپ نے شعر کوئی بھی شعر کہیے گا اور آپ کے اصحاب نے آپ کے سامنے سزا وغیرہ میں شعر پڑھے ہیں اور علقمہ اور صحابہ اور

فضائے سلف نے شعر پڑھے ہیں اور کئی نے اللہ نہیں کیلینت برے شعر کا کیا ہے۔ اور جس شاعر کو آپ نے عین بیان کہہ دیا اس کے شعر کی

اہم سے اہم گویا روایات ان شعر میں مصروف ہو گئیں اس کے شعر برے ہوں گے۔





## کِتَابُ الرُّؤْيَا

### کتاب خواب کے بیان میں

۵۸۹۷- ابو سلمہ سے روایت ہے میں خواب دیکھتا تھا تو میری بخاری سی حالت ہو جاتی تھی مگر کپڑے نہیں ہلکا کرتا تھا یہاں تک کہ میں ابو قتادہ سے ما ان سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔ پھر جب کوئی تم میں سے برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھوکے یا تھو تھو کرے (بے تھوکے ہوئے) اور اللہ کی پناہ مانگے اس کے شر سے بھر وہ خواب اس کو ضرر نہ کرے گا۔

۵۸۹۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا

۵۸۹۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا

۵۹۰۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اور ابو سلمہ نے کہا میں بعض خواب ایسا دیکھتا جو پہاڑ سے بھی زیادہ بھروسہ پر بخاری ہوتے تب میں نے یہ حدیث سنی مجھ کو کچھ پرواہ نہ رہی۔

۵۸۹۷- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا أُخْرِجُ مِنْهَا غَيْرَ أَنِّي لَا أَرْمُلُ حَتَّى تَقْبَلَ أَمَا عَادَةً فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْخُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا خُلِمَ أَحَدُكُمْ خُلُمًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْتَفِثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ)).

۵۸۹۸- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا أُخْرِجُ مِنْهَا غَيْرَ أَنِّي لَا أَرْمُلُ.

۵۸۹۹- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ بَقِيَ الْإِسْلَامُ وَلَيْسَ فِيهِ حَدِيثٌ أَطْرَى مِنْهَا وَرَكَهُ فِي حَدِيثِ يُونُسَ ((فَلْيَنْتَفِثْ عَلَى يَسَارِهِ حِينَ يَهْبُ مِنْ قَوْمِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ)).

۵۹۰۰- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ وَالْخُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْتَفِثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا لِأَنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ)) فَقَالَ بَلْ كُنْتُ أَرَى الرُّؤْيَا أَتَقَلُّ عَلَيْهِ مِنْ حَتَّى قَدْ هُوَ بَلْ لَا أَسْمَعُ مِنْهُ لِحَدِيثِ مَا تَقَالِبُ.

۵۹۰۱- ترجمہ وہی جواب پر گزرا۔ ایک روایت میں اتنا زیادہ اور ہے کہ تین بار تھو تھو کرے اور اللہ کی پناہ مانگے پھر اس کروٹ سے پھر جاوے۔

۵۹۰۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے۔ پھر جو کوئی خواب دیکھے اور اس کو برا سمجھے تو وہ بائیں طرف تین بار تھو تھو کرے اور اٹھو، ہاتھ من الشیطان الرحیم کہے اپ وہ خواب اس کو ضرر نہ کرے گا اور چاہیے کہ وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے اور اگر نیک خواب دیکھے تو خوش ہووے اور اسی سے بیان کرے جو دوست ہو۔

۵۹۰۳- حضرت ابو سلمہؓ سے روایت ہے میں بعض خواب ایسا دیکھتا کہ پیار ہو جاتا (اس کے ڈر سے) پھر میں ابو قتادہؓ سے ملا انہوں نے کہا میرا بھی یہی حال تھا یہاں تک کہ میں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے۔ سو جب کوئی تم میں سے اچھا خواب دیکھے تو نہ بیان کرے مگر اپنے دوست سے اور جب برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار تھو کے اور شیطان کے شر سے پناہ مانگے اللہ کی اور کسی سے بیان نہ کرے تو اس کو نقصان نہ ہوگا۔

۵۹۰۴- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے ایسا خواب دیکھے جس کو برا سمجھے تو بائیں طرف تین بار تھو کے اور شیطان سے پناہ مانگے اللہ کی تین بار اور جس کروٹ پر لیٹا ہو اس سے پھر جاوے۔

۵۹۰۱- عَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدٍ قَالَ إِذَا الْإِسْخَارُ وَجِيءَ حَدِيثُ النَّعْمِيِّ فَإِنْ أُمِرَ سَلَّمَ فَإِنْ كُنْتَ لَأَرَى الرُّؤْيَا وَلَيْسَ فِيهِ حَدِيثُ الْكَلْبِ وَفِيهِ تَسْمِيرُ خَوْلٍ أَمِي سَلَّمَ إِلَى أَمِيرِ الْخَدِيمِ وَرَأَى أَنَّهُ دُفِعَ فِي رُؤْيَا فَعَدَا فَحَدَّثَ وَلَيْسَ خَوْلٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ كَانَ عَلَيْهِ.

۵۹۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ وَالرُّؤْيَا السُّوءُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَأَى رُؤْيَا فَكَّرَ بِهَا مِنْهَا شَيْئًا فَلْيَلْغُظْ عَنْ بَاسِهَا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ لَا تَضُرُّهُ وَلَا تُغَيِّرُ بِهَا أَحَدًا فَإِنْ رَأَى رُؤْيَا حَسَنَةً فَلْيَتَسَبَّحْ وَلَا يُخْبِرْ إِلَّا مَنْ يُحِبُّ))

۵۹۰۳- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ إِذَا كُنْتَ لَأَرَى الرُّؤْيَا شَرَّ شَيْءٍ فَإِنْ فَلَيْتَ بِهَا عَدَاةً فَتَانَ وَأَنَا كُنْتُ لَأَرَى ((الرُّؤْيَا فَتَمْرُضُنِي حَتَّى سَبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ مَا يُحِبُّ لَمَّْا يُحَدِّثْ بِهَا إِلَّا مَنْ يُحِبُّ وَإِنْ رَأَى مَا يَكْرَهُ فَلْيُغْضُظْ عَنْ بَاسِهَا فَلَا تَأْتِي وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَبَشَرِهَا وَلَا يُحَدِّثْ بِهَا أَحَدًا فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ)).

۵۹۰۴- عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَغْضُظْ عَنْ بَاسِهَا فَلَا تَأْتِي وَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلَا تَأْتِي وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ حَبِيبِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ)).

(۵۹۰۲) تاکہ عمرو تعمیر دے دے۔ دھن سے بیان کرنے میں یہ آفت ہے کہ وہ بری تعمیر دے گا اور اچھا ہے کہ وہ ایسا واضح ہو جائیگا

رئی ہو۔



ہی الْحَدِيثُ قَوْلُهُ وَاتَّكُرَةُ لَعَلَّ بَرِي نَسَامَ لِكَلَامِ  
رَأَيْتُمْ نَذَكْرُ (( الرَّؤْيَا جُزْءٌ مِنْ مِيقَةِ وَالرَّعِيْنِ  
جُزْءٌ مِنَ السُّبُوءَةِ ))

۵۹۰۹- عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کا خواب نبوت کے چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۵۹۰۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ مِيقَةٍ وَالرَّعِيْنِ جُزْءٌ مِنَ السُّبُوءَةِ ))

۵۹۱۰- انسؓ سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۵۹۱۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ شَرِيٍّ مَوْلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

۵۹۱۱- ترجمہ دی جواو پر گزرا۔

۵۹۱۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( إِنْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ مِيقَةٍ وَالرَّعِيْنِ جُزْءٌ مِنَ السُّبُوءَةِ ))

۵۹۱۲- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا مسلمان کا خواب وہ خود دیکھے یا کوئی اور اس کے لیے دیکھے ان سب کی روایت میں نیک خواب ہے ایک حصہ نبوت کے چھالیس حصوں میں سے ہے۔

۵۹۱۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( رُؤْيَا الْمُسْلِمِ بَرَأَها أَوْ تَرَوَى لَهُ )) وَفِي حَدِيثٍ آخَرٍ مُسْنَدٍ (( الرَّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ مِيقَةٍ وَالرَّعِيْنِ جُزْءٌ مِنَ السُّبُوءَةِ ))

۵۹۱۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نیک آدمی کا خواب نبوت کے چھالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۵۹۱۳- قَالَ (( رُؤْيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِنْ مِيقَةٍ وَالرَّعِيْنِ جُزْءٌ مِنَ السُّبُوءَةِ ))

۵۹۱۴- ترجمہ دی جواو پر گزرا۔

۵۹۱۴- عَنْ نَحْيِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ يَهْدَى الْأَسَدَاو.

۵۹۱۵- ترجمہ دی جواو پر گزرا۔

۵۹۱۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ شَرِيٍّ مَوْلَى حَبِيبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَحْيِ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي

۵۹۱۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک خواب نبوت کے چھ حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔

۵۹۱۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ شَرِيٍّ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (( الرَّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنَ السُّبُوءَةِ ))

۵۹۱۷- مذکور بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۹۱۷- عَنْ شَرِيٍّ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَهْدَى الْأَسَدَاو.

۵۹۱۸- ترجمہ دی جواو پر گزرا۔ اس میں ہے کہ حضرت انسؓ

۵۹۱۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَهْدَى الْأَسَدَاو.

مُسْلِمٌ قَالَ بَعِثَ خَشْنَاءُ ابْنُ عَمْرِو قَالَ  
(« جُزْءٌ مِنْ سِتِّينَ جُزْءًا مِنَ السُّوَةِ »)

باب: رسول اللہ کے اس قول کا بیان کہ جس نے مجھ کو  
خواب میں دیکھا یقیناً اس نے مجھ کو نبی دیکھا

۵۹۱۹- عن أبي هريرة رضي الله عنه عن رواية رسول الله ﷺ  
فرمایا جس نے مجھے خواب میں دیکھا یقیناً اس نے مجھ کو نبی دیکھا اس  
لئے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔

۶۹۲۰- عن أبي هريرة رضي الله عنه عن رواية رسول الله ﷺ  
نے فرمایا جو شخص مجھ کو خواب میں دیکھے وہ قریب مجھ کو جانے میں  
دیکھے گا یا جو خواب میں مجھے دیکھے اس نے گویا بیداری میں مجھے  
دیکھا شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔

۵۹۲۱- ابو سلمہ نے کہا کہ ابو قتادہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا  
جس نے مجھے دیکھا اس نے نبی دیکھا۔

۵۹۲۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۲۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

(۵۹۱۹) ۶۱۰ م ہجری میں کہا مطلب یہ ہے کہ اس کا خواب صحیح ہے اور خیال نہیں کہ شیطان کے احوال سے ہے۔ اور بھی دیکھنے والا آپ  
کے علیہ کے ساتھ چل رہا تھا کہ جیسے آپ کو ڈاکہ لگا کر سلیپ دیکھے اور بھی وہ شخص آپ کو ایک ہی وقت میں مختلف مکانات میں دیکھتے ہیں۔  
بازاری کے کھادیت اپنے ظاہر پر محمول ہے اور کوئی دلیل اس پر نہیں ہے کہ آپ کا جسم مبارک ظاہر کیا جاتا ہے۔ اس کی ہر نفی ہے۔  
قاضی نے کھادیت محمول ہے اس حالت پر سب آجکے مطالب آپ کے علیہ کے دیکھے اور یہ قول ضعیف ہے اور صحیح ہے کہ ہر صورت میں وہ  
خواب صحیح ہے اور شیطان کو یہ کمال نہیں کہ آپ کی صورت پر ہے۔ اس لیے کہ اگر یہ طاقت ہوتی تو شیطان آپ کی صورت ہی کر جھوٹ کہہ  
دیتا اور حق اور باطل میں امتیاز ہو نہ۔ قاضی نے کہا کہ نبی کو بھی خواب میں دیکھ سکتا ہے۔

(۵۹۲۱) ۶۱۰ م ہجری میں آپ کے زمانے میں تھے یعنی جس نے ہجرت نہیں کی اور دوسرے ملک میں گئے تو خواب میں دیکھا اور ہجرت  
سے شرف ہو گا اور مجھ سے ملے گا اور یہ ہے کہ آخرت میں مجھ کو دیکھے گا اور اپنے خواب کو کھا جائے گا اس لیے کہ آخرت میں آپ کو سب  
مسلمان دیکھیں گے یا یہ مراد ہے کہ آخرت میں ایک خاص قرب کے ساتھ جو اور دن کو نہ ہو گا مجھے دیکھے گا۔

اللہ سُبْحٰنَہُ وَّعَظِیْمَہُ قَالَ (( مِنْ رَأٰی  
فِی النَّوْمِ فَقَدْ رَأٰی اِنَّہٗ لَا یَنْبَغِیْ لِلشَّیْطَانِ اَنْ  
یَتَسَلَّ فِیْ صُورِیْ وَاقَالَ اِذَا حَلَمَ اَحَدُکُمْ فَلَا  
یُخْبِرْ اَحَدًا بِتَلَعِبِ الشَّیْطَانِ بِہِ فِی النَّوْمِ ))  
- ۵۹۲۴- عَنْ حَابِرِ بْنِ عَدِیٍّ اَنَّہُ یَقُوْلُ قَالَ  
رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ (( مِنْ رَأٰی فِی النَّوْمِ فَقَدْ  
رَأٰی لِقَآءَ لَا یَنْبَغِیْ لِلشَّیْطَانِ اَنْ یَتَسَلَّ بِہِ فِی  
بَابِ لَا یُخْبِرْ بِتَلَعِبِ الشَّیْطَانِ بِہِ فِی

فرمایا جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے بے شک مجھ کو دیکھا  
اس لیے کہ شیطان میری صورت میں نہ سکتا اور جب کوئی تم  
میں سے بر خواب دیکھے تو کسی سے بیان نہ کرے شیطان خواب  
میں اس سے کھیلتا ہے۔

- ۵۹۲۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے بے شک دیکھا کہ وہ  
شیطان کا یہ کام نہیں کہ میری صورت ہے۔  
باب بری اور شیطانی خواب کو نہ بیان کرنے کا

### بیان

- ۵۹۲۵- جابر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک گنوار  
آیا اور کہنے لگا میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر آٹ گیا ہے  
اور میں اس کے پیچھے جا رہا ہوں۔ آپ نے اس کو جھڑکا اور فرمایا جو  
شیطان تجھ سے کہیں کہ تاجے خواب میں مت بیان کر کسی سے۔

- ۵۹۲۶- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم! میں نے خواب میں دیکھا میرا سر کاٹا گیا وہ ڈھنگا جا رہا  
ہے میں اس کے پیچھے دوڑ رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا مت بیان کر  
لوگوں سے جو شیطان تجھ سے کھیلتا ہے خواب میں۔ جابر نے کہا  
میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور اس کے بعد آپ  
فرماتے تھے خطبہ میں کوئی تم میں سے بیان نہ کرے جو شیطان اس  
سے کھیلتا خواب میں۔

- ۵۹۲۷- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ

النَّمَامِ  
- ۵۹۲۵- عَنْ حَابِرِ بْنِ عَدِیٍّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّہٗ  
قَالَ لِاَعْرَابِیٍّ جَاءَہُ قَدَانِ یَمِیْ سَلَسَتْ اُذُنُ رَاسِیْ  
فَطَلَعْتُ مَا لَا تُبْعَثُ فَرَجَعْتُہُ فَنَبِیُّ ﷺ وَقَالَ (( لَا  
تُخْبِرْ بِتَلَعِبِ الشَّیْطَانِ بَلْ فِی النَّوْمِ ))  
- ۵۹۲۶- عَنْ حَابِرِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ  
اَعْرَابِیٌّ بِمِی الْاِسْنِ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ  
رَأَیْتُ فِی اَنْفُسِیْ سَکَّآءَ رَاسِیْ حَتّٰی یَخْرُجُ  
فَاَسْتَنْدَسْتُ عَلٰی کَتَمِہُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ  
لِلْاَعْرَابِیِّ (( لَا تُخَدِّثُ النَّاسَ بِتَلَعِبِ الشَّیْطَانِ  
بَلْ فِیْ نَمَانِکَ )) وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَعْنِ  
تَحَنُّنًا فَقَالَ (( لَا یُخَدِّثُنْ اَحَدُکُمْ بِتَلَعِبِ  
الشَّیْطَانِ بِہِ فِی نَمَانِہِ ))

- ۵۹۲۷- عَنْ حَابِرِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِمِی الْاِسْنِ  
ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ رَأَیْتُ فِی اَنْفُسِیْ سَکَّآءَ

(۵۹۲۵) یہ دعویٰ ہے کہ آپ کوئی سے باہر کسی کو گالے چ خواب تو اور پیروں سے روئے نہیں سر کھینچنے کی بات کہتے  
ہیں کہ اس کی حکمت یہ ہے کہ اس میں خلل آئے گا۔ البتہ اگر غلام یہ خواب دیکھے تو تکرار ہو گا یا نہ ہو دیکھے تو غلام کو یہ فرض اور  
ہو گا جس نے جحد کیا ہو اور حج کرے گا مستغفر کیجئے تو غفرانی ہو گی تو غفر ہو کیجئے تو بے خوف ہو گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

میں نے خواب میں دیکھا جیسے میرا سرگٹ گیا ہے یہ سن کر آپ نے فوراً فرمایا جب تم میں کسی کے ساتھ شیطان کھیل کرے خواب میں تو کسی سے ڈر نہ کر۔

رَأْسِي قُلْتُع قَالَ فَتَجَلَّتْ أَسْمِي عَلَيْهِ وَقَالَ  
(إِذَا لَعِبَ الشَّيْطَانُ بِأَحَدِكُمْ فِي مَنَامِهِ فَلَا يَحْدُثُ بِهِ شَيْءٌ) رَوَاهُ أَبُو نَعْرٍ  
(إِذَا لَعِبَ بِأَحَدِكُمْ وَلَمْ يَذْكُرْ الشَّيْطَانُ)

### باب خوابوں کی تعبیر کا بیان

۵۹۲۸- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے رات کو خواب میں دیکھا ایک اور کے ٹکڑے سے لگی اور شہد لیک رہا ہے لوگ اس کو اپنی بیویوں سے لیتے ہیں کوئی زیادہ لیتا ہے کوئی کم۔ اور میں نے دیکھا آسمان سے زمین تک ایک رسی لگی آپ اس کو پکڑ کر اوپر چڑھ گئے پھر آپ کے بعد ایک شخص نے اس کو تھامہ بھی اوپر چڑھ گیا پھر اور ایک شخص نے تھامہ بھی چڑھ گیا پھر اور ایک شخص نے تھامہ وہ ٹوٹ گئی پھر جڑی اور وہ بھی اوپر چلا گیا۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ امیر المومنین آپ پر قربان ہو مجھے اس کی تعبیر کہئے دیجئے۔ آپ نے فرمایا اچھا کہ۔ ابو بکر نے کہا وہ ایر کا ٹکڑا تو اسلام ہے اور لگی اور شہد سے قرآن کی علامات اور نرمی مراد ہے۔ اور لوگ جو زیادہ اور کم لیتے ہیں وہ بھی بعضوں کو بہت قرآن پڑھے اور بعضوں کو کم۔ اور یہی جو آسمان سے زمین تک لگی وہ دین حق ہے جس پر آپ ہیں پھر خدا آپ کو اسی دین پر اپنے پاس بلائے گا آپ کے بعد ایک اور شخص اس کو تھامے گا (آپ کا خلیفہ) وہ بھی اسی طرح چڑھا جائے گا پھر اور

### باب فی تأویل الرؤیا

۵۹۲۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَأَ رَحُلًا أَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنِي حَزْمَةُ بْنُ مَتَّى عَمِّي وَالْقَلْبَةُ فَهُ أَخْبَرَنَا نُونٌ وَشَيْبَةُ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَلَّمَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَحُلًا أَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرَى قَالِبَةً بِي السَّمَاءِ مَلَقَةً تَطْلُقُ السَّحَابَ وَالْمَسَلَّ فَأَرَى النَّاسَ يَذْكُقُونَ مِنْهَا بِأَبْوَابِهِمْ فَالْمَسَلَّ نَجْوَى وَالْمَسَلَّ وَارَى سَتَ وَأَصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَرَاكَ أَهْدَيْتَ بِهِ مَعْلُومٌ ثُمَّ أَحَدٌ بِهِ رَحُلٌ مِنْ بَعْدِكَ مَعًا ثُمَّ أَحَدٌ بِهِ رَحُلٌ آخَرُ فَقَالَ ثُمَّ أَحَدٌ بِهِ رَحُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ بِهِ ثُمَّ وَصِلَ لَكَ فَقَالَ أَبُو نَعْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَابِي أَنْتَ وَاللَّهِ لَتَدْعُنِي فَتَأْخِذَنِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَنَا قَالَ أَبُو نَعْرٍ أَنَا أَنْطَلَّةُ فَلَمَّا الْإِسْلَامَ وَأَمَّا لَيْلِي نَجِيفُ مِنْ السَّحَابِ وَالْمَسَلَّ فَالْقُرْآنُ خَلْقُهُ وَرَبِّي وَأَمَّا مَا

(۵۹۲۸) اور طلحی بیان شخص کی کہ لے کر اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا ہوگا۔ ملانے کہا کہ ابو بکر نے تعبیر میں طلحی بیان نہیں کی بلکہ ان کی طلحی یہی حق کی جلدی کہ اور رسول اللہ کو تعبیر نہیں کیجئے۔ اگر آپ فرماتے تو خوب ہو گا کہ یہ قول سچے سے اس لیے کہ ابو بکر کو خود آپ نے لہذا دی اس صورت میں تعبیر کی طلحی یہ ہوگی کہ تمہاری اور شہد سے انہوں نے قرآن کی علامات اور نرمی مراد کی جلا کہ شہد سے مراد قرآن ہے اور لگی سے مراد حدیث ہے۔ یا یہ ہوگی کہ تمہارے شخص کی ملاقات میں انہوں نے بیان کیا کہ ظلل پر کر مت جانے گا اس سے معلوم ہے

ایک شخص تھا جسے گا اور اس کا بھی یہی حال ہو گا پھر ایک شخص تھا جسے گا تو کچھ غلط پڑے گا لیکن وہ آخر غلط مٹ جاوے گا اور وہ بھی چند جاوے گا۔ اور مجھ سے بیان کیجئے یا رسول اللہ! میں نے ٹھیک تعبیر کی یا غلط؟ آپ نے فرمایا کچھ تو نے ٹھیک کہا کچھ غلط کہا۔ اور ابو بکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! خدا کی قسم آپ بیان کیجئے میں نے کیا غلطی کی؟ آپ نے فرمایا غلطی ستر کر، قسم مت خد۔

بَكَعْتُ النَّاسَ مِنْ ذَلِكَ فَأَلَمْتُكَزُّ مِنْ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقْلُ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنْ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالْحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ تَأْخُذُ بِهِ فَكَيْفَ لَكَ اللَّهُ بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِيكَ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَقْطَعُ بِهِ ثُمَّ يُوصِلُ لَكَ فَيَعْلُو بِهِ فَأَخْبَرَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَنِّي أَنْتَ أَصَبْتُ ثُمَّ أَعْطَاكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ «أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَاكَ بَعْضًا» قَالَ فَوَافَقَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمُحَمَّدٍ مَا أَنَبِي أَعْطَاكَ قَالَ «لَا تَقْسِمُ».

۵۹۲۹- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس جب آپ احد سے لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اس رات کو خواب میں ایک بدلی دیکھی جس سے کئی اور شہد یک رہا تھا پھر تک۔  
۵۹۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۲۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَالَ رَسُولِ النَّبِيِّ ﷺ مُتَّصِفَةً مِنْ أَحَدٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي رَأَيْتُ هَذِهِ الْمَلَائِكَةَ فِي السَّمَاءِ فَلَمَّا نَظَرْتُ لَهَا السَّمَاءُ وَالْفَسَلُ يَنْتَحِلُ حَدِيثُ بُوَيْسٍ.

۵۹۳۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ لَوْ أَنِّي مَرْثِيَةٌ قَالَ عَلِيٌّ مَرْثِيٌّ كَانَ مَعَهُ أَحَدًا يَقُولُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَحَدًا يَقُولُ عَنْ ابْنِ مَرْثِيَّةٍ أَنَّهُ رَحِلًا أَنَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي لَرَى قَبِيلَةَ قَلْبَةٍ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ.

۵۹۳۱- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب سے فرماتے جس شخص نے تم میں سے کوئی خواب دیکھا ہو وہ بیان کرے میں اس کی تعبیر کروں گا۔ ایک

۵۹۳۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْمَعُ يَقُولُ بِأَمْرٍ خَائِبٍ (( مِنْ رَأَى جَنَّتَكُمْ وَوَلَّيَا

لا ہو تا ہے کہ وہی شخص اس غلط کو دور کرے گا حالانکہ اب نہیں ہو ا بلکہ حضرت صاحبِ غیرِ اخلافت سے اس سے لگے اور حق ہونے پھر حضرت عائشہؓ نے اس کو دور کیا اور ابو بکرؓ نے اس کو پکارا کہ اس سے معلوم ہو کہ جس کا راکر نامی وقت ضروری ہے جب اس میں کوئی ملوث ہو اور اس کے پاس میں کوئی ملوث نہ ہو گا وہ کہ حضرت عائشہؓ کے قتل اور فساد کی خبر پہلے سے دے دینا

۵۹۳۱- (نور الیوم)



فحص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں نے ایک امیر کا گلا دیکھا پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

۵۹۳۲- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے ایک رات کو دیکھا اس حالت میں جس میں سو تا آدھی رات تک ہے جیسے ہم عقیقہ بن رافع کے گھر میں ہیں سو ہمارے آگے ترچہ اور سے لائے گئے اس قسم کے جس قسم کا ابن عتاب ہم ہے۔ میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ ہمارا درجہ دنیا میں بلند ہو گا اور آخرت میں ایک انجام ہو گا اور اللہ ہمارا دین بیکر اور حمد ہے۔

۵۹۳۳- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے خواب میں ایسا معلوم ہوا کہ میں مسواک کر رہا ہوں اس وقت دو شخصوں نے مجھ کو کھینچا (یعنی ہر ایک نے مسواک مانگی) ایک ان میں بلا تھا تو میں نے چھوٹے کو مسواک دی۔ مجھ سے کہا گیا بڑے کو دے میں نے بڑے کو دے دی۔

۵۹۳۴- ابو موسیٰ سے روایت ہے حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہجرت کرنا ہوں مکہ سے اس زمین کی طرف جہاں کجور کے درخت ہیں تو میرا گمان یہاں اور ہجرت کی طرف گیا لیکن وہ مدینہ نکلا جس کا نام یثرب بھی ہے۔ اور میں نے وہی اسی خواب میں دیکھا کہ میں نے کوار کو بلایا تو وہ اوپر سے ٹوٹ گئی تو اس کی تعبیر مسلمانوں کی شہادت نکلے احد کے دن پھر میں نے کوار کو دوسری بار بلایا تو وہی ہی علامت

فَلْيَقْضِيهَا أُخْبِرَهَا لَهُ) قَالَ فَخَاتَا رَسُولُ عَمَانَ مَا رَسُولُ اللَّهِ رَأَيْتُ مَلَكًا يَنْحَوِي حَتْمَهُمْ.

۵۹۳۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( رَأَيْتُ دَاوُدَ لَيْلَةً فِيمَا يُوزِي النَّاسُ كَأَنَّهُ فِي دَاوُدَ غُلْفَةٍ بَيْنَ رِجْلَيْهِ فَأَتَيْنَا بِرُطْبٍ مِنْ رُطْبِ ابْنِ طَابٍ فَأَوَلْتُ الرُّطْبَةَ لَنَا فِي اللَّيْلِ وَالْعَاقِبَةُ فِي الْأُخْرَى وَأَنْ جَسَا قَدْ طَابَ )).

۵۹۳۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ سَدَدَةُ ابْنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ (( أَرَأَيْتُمْ فِي النَّصَامِ اتَّسَوْا بِسِوَاكَ فَحَدَّثَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْثَرُ مِنَ الْآخَرِ فَأَوَلْتُ السَّوَاكَةَ الْفَاضِلَ مِنْهُمَا فَحِيلَ لِي كَيْتُ فَذَفَعْتُهُ إِلَى الْآخَرِ )).

۵۹۳۴- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (( رَأَيْتُ فِي النَّصَامِ نَبِيَّ نَاحِزٍ مِنْ مَكَّةَ إِلَى أَرْضٍ بِهَا مَعْلٌ فَذَهَبَ وَخَلَّى إِلَى أَنَّهَا الْيَمَامَةُ أَوْ هَجَرَ فَإِذَا هِيَ الْمَدِينَةُ يَنْتَبِزُ وَرَأَيْتُ فِي رُؤْيَايَ هَذِهِ أَنِّي هَزَرْتُ سَبْعًا فَانْقَطَعَ صَدْرُهُ فَإِذَا هُوَ مَا أَصْبَحَ مِنَ الْمَوْتِينَ يَوْمَ أُحُدٍ ثُمَّ هَزَرْتُهُ

(۵۹۳۲) :- آپ نے یہ تعبیر لفظوں سے نکالی یا نہی یعنی رفعت رافع سے اور عاقبت کی بھری عقیقہ سے اور محمد کی طالب سے۔ معلوم ہوا ہے کہ تعبیر کا بھی ایک طریقہ ہے کہ صرف لفظوں سے بطور فال کے مطلب سمجھ۔

(۵۹۳۳) :- یہاں اور ہجرت عرب میں دو ملک ہیں وہاں کجور کے درخت بہت ہیں۔ حدیث سے معلوم ہوا کہ حکیموں کے خواب کی ہوتے ہیں لیکن تعبیر میں کجی چوک پرانے سے ہجرت کا نام تو اصل حقیقت میں مدینہ تھا لیکن آپ کا خیال اور طرف گیا۔ اسی طرح اولیاء اللہ کی بھی خواب اور کشف کی ہوتے ہیں لیکن اس کے مطلب اور قصص میں غلطی ہو جاتی ہے پر اولیاء کی خواب یا کشف و کلم شری نہیں ہوتا ان کی عمل کرنا ضروری ہے بلکہ عمل سب اور سخت پر لازم ہے۔

أُخْرِى لِعَادِ أَحْسَنَ مَا كَانَ إِذَا هُوَ مَا جَاءَ  
 اللَّهُ بِهِ مِنَ الْفَتْحِ وَاجْتِنَاعِ الْمُؤْمِنِينَ وَرَأَيْتُ  
 فِيهَا أَيْضًا بَقَرًا وَاللَّهُ عَزَّ إِذَا هُوَ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ  
 الْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ أُخْبِرَ وَإِذَا الْخَبَرُ مَا جَاءَ اللَّهُ بِهِ  
 مِنَ الْخَبَرِ يَغْزُو وَغَوَابِ الصَّدَقِ الَّذِي آتَانَا اللَّهُ  
 يَغْزُو يَوْمَ يَنْبُرُ ))

ہو گئی آگے سے اچھی۔ اس کی تعبیر یہ تھی کہ خدا تعالیٰ نے فتح  
 نصیب کی اور مسلمانوں کی جماعت و قوم کو جنت (یعنی جگہ احد کے  
 بعد خیر اور مکہ فتح ہوا اور اسلام کے غلبے نے زور پکڑا اور میں  
 نے اسی خواب میں گائیں دیکھیں (جو کافی جاتی تھیں) اور اللہ تعالیٰ  
 بہتر ہے (یعنی یہ جملہ کسی کی زبان سے سننا اللہ خیر) وہ لوگ تھے  
 مسلمانوں کے جو احد کے دن کام آئے اور خیر سے مراد وہ خیر تھی  
 جو اللہ تعالیٰ نے بھیجی اس کے بعد اور خواب سچائی کا جو اللہ نے ہم کو  
 عنایت کیا بعد کو بدر کے دن۔

۵۹۳۵- عَنْ أَبِي عِثَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
 قَدِمَ مُسْلِمَةُ الْمَكْدَانِ عَلَى عَهْدِ أَبِيهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ مَحْتَلٌّ يَقُولُ إِذَا حَقَّ لِي  
 مَحْتَمٌ فَأَمْرٌ مِنْ بَعْدِهِ تَبَعُهُ فَقَدِمَهَا فِي نَفْسٍ  
 كَثِيرَةٍ مِنْ قَوْمِهِ فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ وَنَعَتْهُ فَأَسْتَأْذِنَ فَنَسَبَ بِي شَتَابٌ وَبِي  
 بَدِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَعَهُ حَرِيصَةً  
 حَتَّى وَقَفَتْ عَلَى مُسْلِمَةَ فِي أَصْحَابِهِ قَالَ  
 (( لَوْ مَنَعْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا أَطْعَمْتُكَهَا وَلَنْ  
 أَتَعَذَّبَ أَمْرَ اللَّهِ بِكَ وَلَكِنْ أَذِنْتُ لَتَجْعَلَكَ  
 اللَّهُ وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي أُرِيَتْ بِكَ مَا أُرِيَتْ  
 وَهَذَا ثَابِتٌ بِجَيْشِكَ عَنِّي )) ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ  
 فَقَالَ أَبُو عِثَابٍ فَمَسَّاتُ عَنْ قَوْلِ أَبِيهِ صَلَّى  
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( إِنَّكَ أَرَى النَّبِيَّ أُرِيَتْ

۵۹۳۵- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے مسلمانہ  
 کذاب (جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتا تھا) اور اسی وجہ سے اس کا لقب  
 کذاب رہا اور رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد فتح اپنے تالیفین  
 کے بارگاہ پر رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مدینہ منورہ میں آیا اور  
 کہنے لگا اگر محمدؐ اپنے بعد اپنی خلافت کچھ گودیں تو میں ان کی پیروی  
 کرتا ہوں۔ مسلمانہ اپنے ساتھ بہت سے اپنی قوم کے لوگ لے کر  
 آیا تھا رسول اللہ ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور آپ کے ساتھ  
 حاجت بن قیس بن شہان تھے اور آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی کا  
 ٹکڑا تھا۔ آپ مسلمانہ کے لوگوں کے پاس ٹھہرے اور فرمایا اے  
 مسلمانہ! اگر تو مجھ سے یہ لکڑی کا ٹکڑا مانگے تو مجھ کو نہ دوں اور میں  
 خدا کے حکم کے خلاف میرے ہاتھ میں کرنے والا نہیں ہوں مگر تو  
 میرا کہنا نہ مانے گا تو اللہ تجھ کو قتل کرے گا یہ فرمایا آپ کا صحیح  
 ہو گیا) اور یہاں میں تھے وہی جانتے ہوں جو مجھ کو خواب میں دکھایا  
 گیا اور یہ ثابت تھا کہ میری طرف سے جواب دے گا۔ پھر آپ

(۵۹۳۵) بتا: متناہی میں ایک شہر ہے وہاں حضرت کے وقت مبارک میں ایک شخص پیدا ہوا تھا یعنی (۱۱) سو عیسٰی جو تعبیر کی کار ہوئی کرتا  
 تھا اور حضرت کی تعبیر کی کار ہو کر تھا۔ سو حضرت کے سامنے میرا وہی کے ہاتھ سے ہوا گیا۔ (۱۱) بعد عرب میں ایک ملک ہے وہاں مسلمانہ  
 کذاب حضرت کی شرکت کا دعویٰ کرتا تھا اور حضرت کی جی دھوت کا ٹکڑا تھا جس میں وہ حضرت کے ایک ہر صدیق کی خلافت میں دھنسی کے ہاتھ سے  
 ہوا گیا۔ حضرت کو خواب میں اللہ نے تعالیٰ نے فتح اسلام دکھادی صرف یہ ۱۱ مردوں کو لے کر سنا اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی ہوا کیا۔

وہاں سے چلے گئے۔ ابن عباسؓ نے کہا میں نے لوگوں سے پوچھا یہ حضرتؓ نے کیا فرمایا کہ تو ہی ہے جو خواب میں مجھے دکھایا گیا؟ ابو ہریرہؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میں سو رہا تھا میں نے اپنے ہاتھ میں سونے کے دو ٹکڑے دیکھے دو مجھ کو برسے معلوم ہوئے۔ خواب ہی میں مجھ کو حکم ہوا ان کو پھونک مار۔ میں نے پھونکا وہ دونوں اڑ گئے۔ میں نے ان کی تعمیر یہ کہی کہ وہ دونوں جھوٹے ہیں جو میرے بعد نکلیں گے ایک ان میں کا پتلی صنعا والا اور دوسرا ہمام والا۔

۵۹۳۶- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سو رہا تھا کہ میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھ میں دو ٹکڑے سونے کے ڈالے گئے۔ وہ مجھے بھروسے لگے اور رنج ہوا تب اللہ نے مجھ کو حکم بھیجا ان کو پھونک کے میں نے پھونکا وہ دونوں چلے گئے۔ اس کی تعمیر میں نے یہ سمجھی یہ دونوں جھوٹے جن کے سچ میں میں ہوں ایک تو صنعا کا بیٹا والا دوسرا ہمام کا۔

۵۹۳۷- سرہ بن جب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھتے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوتے اور فرماتے تم میں سے کسی نے گذشتہ رات کو کوئی خواب دیکھا ہے۔

بَلَّغْتُ مَا أَرَيْتُ فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ وَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سَوَازِينَ مِنْ ذَهَبٍ فَأَخْبَسَنِي شَأْنُهُمَا فَأَوْحَى إِلَيَّ فِي الْمَدَامِ أَنَّ الْفُحْشَةَمَا فَفُحِشْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَابَيْنِ بَخْرَجَانِ مِنْ بَعْدِي فَكَانَ أَحَدُهُمَا الْفُحْشَى صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَالْآخَرُ مُسْلِمَةُ صَاحِبُ الْهَمَامَةِ))

۵۹۳۶- عَنْ هَمَامِ بْنِ مَسْرُورٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (( بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَتَيْتُ خَزَائِنَ الْأَرْضِ فَوَضَعَ فِي يَدَيَّ سَوَازِينَ مِنْ ذَهَبٍ فَكُنْتُ عَلَيَّ وَالْأُخْرَى فِي يَدِي فَأَوْحَى إِلَيَّ أَنَّ الْفُحْشَةَمَا فَفُحِشْتُهُمَا فَطَارَا فَأَوَّلْتُهُمَا الْكَذَابَيْنِ اللَّذَيْنِ أَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ الْهَمَامَةِ ))

۵۹۳۷- عَنْ سَرِ بْنِ جَبْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ أَقْبَلَ عَلَيْنَهُمْ يَوْحِيهِمْ فَقَالَ (( هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ الْبَارِحَةَ رُؤْيَا ))



یہ معلوم ہوا کہ اگر مرد و عورت میں کسی نے خواب میں اس کی تعمیر سمجھ لی اور قبول کی ہے۔ اس تعمیر نے لکھا ہے کہ عورتوں کو زیادہ اگر مرد خواب میں دیکھے ہیں تو وہ بے گھر خلائ کے میں رہنا چاہتے ہیں۔ عورتوں میں گھر کے دیکھنا قید ہونے کی دلیل ہے۔ (فتح المجلد)

# ضیاء الکلام

از قلم: ابو ضیاء محمود احمد غففر

زیر طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ گیا ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں منقول حلق علیہ احادیث پر مشتمل یہ کتاب اردو دان طبقے کی سہولت کو پیش نظر رکھتے ہوئے درج ذیل راز باطل پر اور دلکش انداز میں مرتب کی گئی ہے۔

♦ سب سے پہلے حدیث کا متن مع اعراب، پھر ان حدیث کا ترجمہ پھر حدیث میں مذکور مشکل الفاظ کے معانی، پھر حدیث کا آسان انداز میں مفہوم اور آخر میں حدیث سے ثابت ہونے والے مسائل و احکام بیان کر دیئے گئے ہیں۔

♦ ہر حدیث کا تفصیلی حوالہ بھی درج کر دیا گیا ہے۔

♦ کاغذ طباعت اور جلد پر لحاظ سے اعلیٰ عمدہ اور نفیس ہیں۔

♦ اہل نظر اہل ذوق اور اہل دل کے لیے خوش نما کلمات احادیث کا ایک مجموعہ تھیں۔

♦ ہر گھر کی ضرورت اور ہر لائبریری کی زینت۔

♦ خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی رحمت دلائیں۔

بکھرے معیار کیساتھ

اجواب کتب

بازوق قارئین کیلئے

حق سستورٹ  
اردو بازار لاہور

بیان فی کتاب خیر